

تُحْفَةٌ بَغْدَادُ

كَرَامَاتُ الصَّادِقِينَ

تَرْغِيبُ الْمُؤْمِنِينَ

فِي

إِعْلَاءِ كَلِمَةِ الدِّينِ

(اردو ترجمہ)

تصانیف

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

عرض ناشر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف جو عربی زبان میں تحریر فرمائی گئی تھیں ان کے اردو زبان میں تراجم کرنے اور افادہ عام کے لئے ان کی اشاعت کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ یہ جلد جو قارئین کو دستیاب کی جا رہی ہے، یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تین کتب کے اردو تراجم پر مشتمل ہے۔ اس میں عربی متن اور اس کا اردو ترجمہ بالمقابل دیا گیا ہے تاکہ پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو۔

(۱) تحفہ بغداد۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کتاب میں سید عبدالرزاق قادری بغدادی صاحب کے ایک اشتہار اور ایک خط کا جو عربی زبان میں حیدرآباد دکن سے آپ کو بھجوایا گیا اور جس میں آپ (علیہ السلام) کے دعویٰ کو خلاف شریعت اور ایسے مدعی کو واجب القتل قرار دیا گیا تھا نیز آپ کی تصنیف ”التبلیغ“ کو معارض قرآن قرار دیا تھا، کے اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب تحریر فرمایا تا وہ اپنے خیالات کی اصلاح کریں اور تحفہ بغداد کے نام سے ۱۳۱۱ھ بمطابق جولائی ۱۸۹۳ء میں شائع فرمایا۔

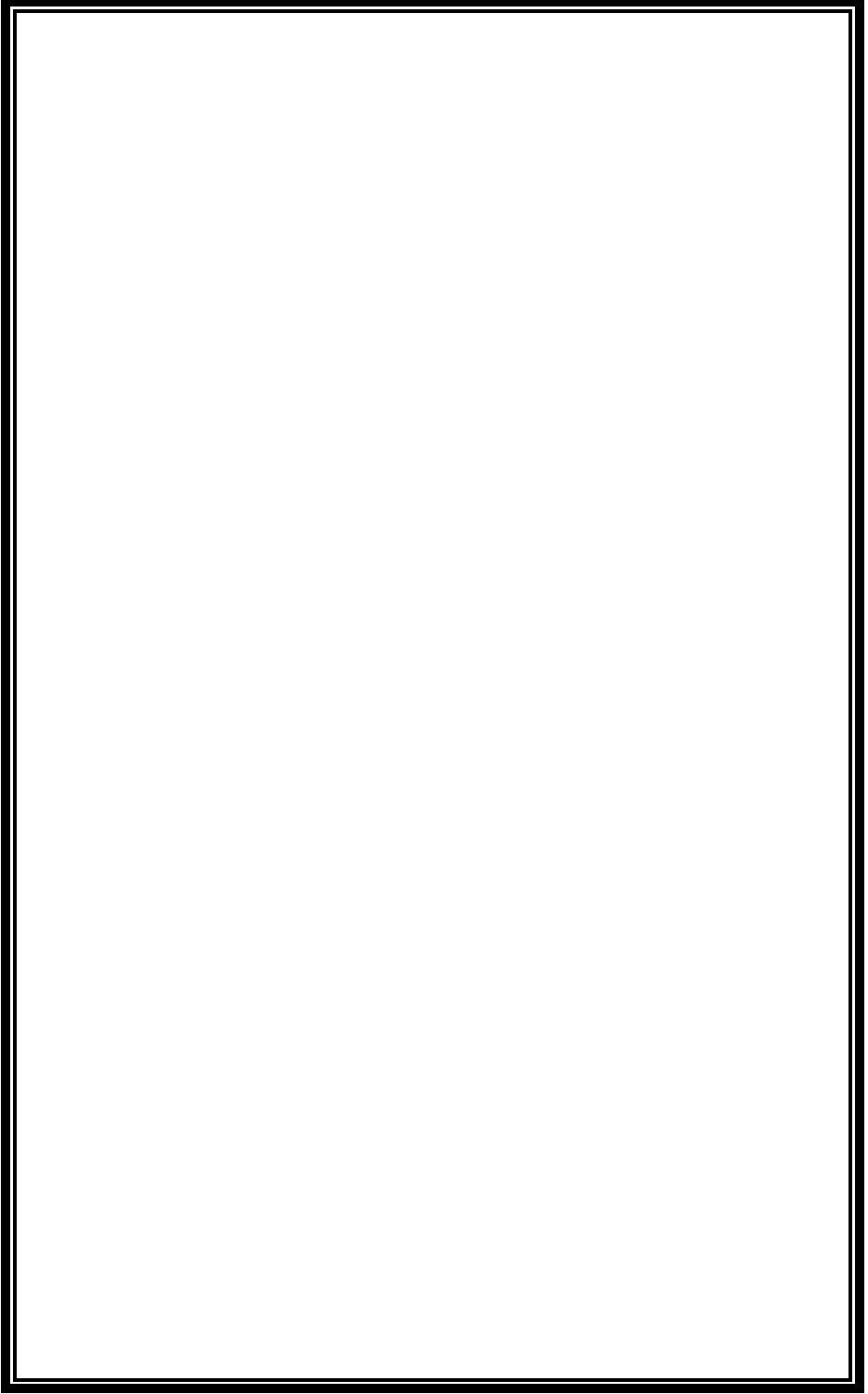
(۲) کرامات الصادقین۔ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۵ نمبر ۱ بابت ماہ جنوری ۱۸۹۳ء میں ایک مضمون شائع کیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں دعویٰ کیا کہ آپ عربی علوم سے بالکل بے بہرہ اور

علم قرآن سے بالکل بے خبر ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اشتہار میں صدق و کذب جانچنے کے لئے یہ تجویز تحریر فرمائی کہ کوئی سورہ قرآن نکال کر اس کی فصیح زبان عربی اور مفہمی عبارت میں تفسیر لکھی جائے۔ اس تفسیر میں ایسے حقائق و معارف لکھے جائیں جو دوسری کتابوں میں نہ پائے جائیں۔

مولوی محمد حسین بٹالوی نے مقابلہ میں آنے سے گریز کیا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اتمام حجت کے لئے مقررہ شرائط اور معینہ مدت کے اندر تفسیر سورہ فاتحہ اور سوا شعرا پر مشتمل نعتیہ قصیدہ لکھ کر شائع کیا اور تمام علماء اور فضلاء کو چیلنج کیا کہ وہ تمام اکٹھے ہو کر اس کی نظیر پیش کریں اور یہ دعویٰ کیا کہ وہ ایسا نہیں کر سکیں گے۔ چنانچہ تمام مکلف علماء اکیلے اکیلے اور تمام کر بھی اس کتاب کی نظیر پیش کرنے سے عاجز رہے۔

(۳) ترغیب المؤمنین فی اعلاء کلمة الدین - ۱۸۹۷ء میں ایک عیسائی

احمد شاہ نے ایک نہایت ہی گندی اور دل آزار کتاب ”امہات المؤمنین“ کے نام سے شائع کی اور اس کا ایک ہزار نسخہ بذریعہ ڈاک ہندوستان کے علماء اور معززین اسلام کو مفت بھیجا گیا تا ان میں سے کوئی اس کا جواب لکھے۔ تمام مسلم انجمنوں نے تو اس کتاب کی اشاعت رُکوانے کے سلسلہ میں گورنمنٹ میں میموریل بھجوانے شروع کر دیئے اور ان کی توجہ اسی طرف مبذول رہی مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مئی ۱۸۹۸ء میں اس کتاب کے رد میں ایک کتاب البلاغ جس کا دوسرا نام فریادِ دود ہے، تحریر فرمائی اور اس کا ایک حصہ عربی فصیح بلغ میں بعنوان ”ترغیب المؤمنین فی اعلاء کلمة الدین“ تحریر فرمایا۔ یہ عربی حصہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فوری طور پر ۱۳۱۶ھ بمطابق مئی ۱۸۹۸ء میں ”ترغیب المؤمنین فی اعلاء کلمة الدین“ کے نام سے فارسی ترجمہ کے ساتھ شائع کر دیا تھا۔



تُحْفَةُ بَغْدَاد

(اردو ترجمہ)

تصنیف

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

رسالة
مُعَادَاة
حَقِّقِهَا

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ آتَىٰكُمُ السَّلَامُ لَسْتُمْ مُؤْمِنًا وَمَا كَانَ اللَّهُ
لِيُطَلِعَكُمَ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ مَنِ ارْتَدَّىٰ
مَنْ يَشَاءُ فَاْمَنُوا بِاللَّهِ وَرِسَالَهُ وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ
وَتَقَوُّوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝

سال ۱۳۱۱ھ
في شهر المحرم

طبع في مطبع بنجاب برين سين الكوٹ

بإتمام المنشئ غلام قادر الفعيج

مالد المطبع

رسالہ مُعَادَاةِ كُفْرٍ

اور جو تم پر سلام کہے اس سے یہ نہ کہا کرو کہ تو مومن نہیں ہے۔ (النساء: ۹۵)
اور اللہ کی یہ سنت نہیں کہ تم (سب) کو غیب سے مطلع کرے۔ بلکہ اللہ
اپنے پیغمبروں میں سے جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے۔ پس ایمان
لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر اور اگر تم ایمان لے آؤ
اور تقویٰ اختیار کرو تو تمہارے لئے بہت
بڑا اجر ہے۔ (ال عمران: ۱۸۰)

۱۳۱۱ھ

ماہ محرم الحرام میں

مطبع پنجاب پریس سیالکوٹ میں

باہتمام منشی غلام قادر فصیح،

مالک مطبع شائع ہوا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿۲﴾

تمام تر تعریف اللہ کے لئے ہے اور سلامتی ہو اُس کے اُن بندوں پر جنہیں اس نے منتخب کیا۔ (حمد و سلام) کے بعد واضح ہو کہ ان دنوں ایک اشتہار اور ایک مکتوب میری نظر سے گزرا جسے سید عبدالرزاق قادری بغدادی نے حیدرآباد دکن سے مجھے ارسال کیا۔ جب میں نے وہ اشتہار پڑھا تو وہ ایک ایسے مومن بھائی کی طرف سے تھا جو مجھے یوں ڈرا دھمکا رہا ہے جیسے کوئی بہت طاقتور بادشاہ کسی مرتد کافر اور فاجر کو دھمکا رہا ہو۔ اور میرے قتل کے لئے شمشیرِ براں سونت رہا ہو اور اس نے مجھ پر ایسا حملہ کیا ہے جیسے کوئی شخص دوسرے شخص پر ٹوٹ پڑے۔ وہ آتشِ غضب سے بھڑک اٹھا اور قریب تھا کہ شدتِ غیظ سے پھٹ پڑے اور اس نے مجھے تیکھی نظر سے دیکھا اور میں نے پایا کہ اسے وسائلِ عرفان سے کوئی مس نہیں اور نہ تحقیق بیان

الحمد لله والسلام على عباده
الذين اصطفى، وبعد:
فإني رأيت في هذه الأيام
اشتهاراً ومكتوباً أرسل إليّ
السيد عبدالرزاق القادري
البغدادى من حيدرآباد دكن.
فلما قرأت الاشتهار إذا هو
من أخ مؤمن يخوفنى كما
يخوف الملك المقتدر
المرتد الكافر الفجار
ويسل لقتلى السيف البتار
وقد صال على كرجل
يهجم على رجل فزفر زفرة
القيظ وكاد يتميز من الغيظ
ونظر إليّ كالمحمقين.
ورأيت أنه ما مسّ وسائل
العرفان وما دنا أو اصر

تحقیق البیان و کفرنی
 و سبّنی و حسبنی من الذین
 کفروا أو ارتدوا فأراد
 أن یکون أوّل اللاعنین
 والقاتلین . وإنه قد فتن
 قلوب بعض الناس وأدناهم
 من شر الوسواس فسبح
 لی أن أکتب فی هذه
 الرسالة ما ینفعه و ینفع
 عرب الحرمین و یسرّ
 الناظرین . فالآن نکتب
 أوّلاً اشتھاره و مکتوبه ثم
 نکتب جوابه و نهذب
 أسلوبه . فأیها القاری!
 انظر فیہ بنظر الوداد
 زادک اللّٰه فی الصلاح
 والسادد و هُنیّت بما أُوتیت
 و مُلّیت بما أُولیت و ما توفیقی
 إلا باللّٰه النصیر المعین .

سے کوئی واسطہ ہے۔ اس نے میری تکفیر کی،
 مجھے گالیاں دیں اور مجھے کافروں اور مرتدوں
 میں سے گمان کیا۔ اس طرح اس نے چاہا کہ وہ
 لعنت کرنے والوں قتل کرنے والوں میں سے
 پہلے ہو۔ اس نے بعض لوگوں کے دلوں کو فتنے
 میں ڈالا اور انہیں شیطان کے شر کے قریب کر
 دیا۔ تب میرے لئے یہ تقریب پیدا ہوئی کہ
 میں اس رسالہ میں وہ باتیں لکھوں جو اس کے
 لئے بھی اور حرّین میں بسنے والے عربوں کے
 لئے بھی مفید ہوں اور ناظرین کو خوش کریں۔
 سوا اب ہم ابتداء میں اس کا اشتہار اور اس کا
 مکتوب درج کرتے ہیں۔ پھر اس کا جواب
 تحریر کریں گے اور اس کے اسلوب کی اصلاح
 کریں گے۔ سوائے قاری! اللہ تجھے نیکی اور
 راست روی میں بڑھائے تو اس (رسالے) کو
 محبت کی نگاہ سے دیکھ! اور جو تجھے دیا جا رہا ہے وہ
 تجھے مبارک ہو اور جو تجھے عطیہ کیا جا رہا ہے اس
 سے متمتع ہو اور میری جو بھی توفیق ہے وہ اللہ کی
 مرہون منت ہے جو بہترین معین و مددگار ہے۔

الاشتهار من السيد البغدادي رحمه الله وهداه

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله وحده، والصلاة
والسلام على من لا نبى بعده،
وعلى آله وصحبه وحزبه و
بعد: فمما لا يخفى على
أساطين الدين المتين وعلماء
أئمة المسلمين ما ظهر ظهور
الشمس وما بان بيان الأمس
من خرافات وكفريات المرزا
غلام أحمد القادياني البنجابي
وما ادّعه من أنه المسيح بن
مریم وأنه يُلقى إليه الإلهامات
من حضرة الحق سبحانه وتعالى
ويُوحى إليه ويُكلمه كفاً و
يُخاطبه شفاهاً وأن الله أرسله
لكسر الصليب وقتل الخنزير
وإقامة الحدود الشرعية
والله تعالى يُخاطبه ويُناجيه
بقوله: يا عيسى بن مریم

سید بغدادی صاحب کا اشتہار

اللہ اس پر رحم کرے اور اسے ہدایت دے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

ہر قسم کی حمد خدائے واحد کو زیبا ہے۔ اور
درو و سلام ہو اس ذات گرامی پر جس کے
بعد کوئی نبی نہیں نیز آپ کی آل، صحابہ اور
آپ کی جماعت پر۔ اَمَّا بَعْدُ جوبات عمائدین
دین متین اور علماء ائمہ مسلمین سے مخفی نہیں اور
جو ایسی ظاہر و باہر ہے جیسے ظہور آفتاب، اور
ایسی واضح ہے جیسے روزِ گذشتہ، اور وہ ہیں
مرزا غلام احمد قادیانی پنجابی کی خرافات
اور کفریات اور اس کا یہ دعویٰ کہ وہ مسیح بن
مریم ہے اور یہ کہ اُسے اللہ سبحانہ و تعالیٰ
کی جناب سے الہامات ہوتے ہیں اور
اس پر وحی ہوتی ہے اور اس سے بالمواجہ
ہمکلام ہوتا ہے اور اس سے بالمشافہ مخاطب
ہوتا ہے اور یہ کہ اللہ نے اُسے کسرِ صلیب،
قتلِ خنزیر اور شرعی حدود کو قائم کرنے کے
لئے بھیجا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اُس سے ان
الفاظ کے ساتھ مخاطب ہوتا اور راز و نیاز
کے انداز میں کہتا ہے کہ اے عیسیٰ ابن مریم!

إِنِّي أُرْسَلْتُكَ لِلنَّاسِ كَافَّةً
فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ
عَنِ الْجَاهِلِينَ وَأَنْ بَيْعَتَهُ
حَقٌّ وَأَنْ عَيْسَىٰ تَوْفَاهُ اللَّهُ
وَلَيْسَ بِحَيٍّ وَأَنْهُ هُوَ عَيْسَى
بِذَاتِهِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا تَرْتَجِّحُ
مِنْهُ الْأَضَالِعُ وَتَسْتَكِّمُنْهُ
الْمَسَامِعُ كَمَا رَأَيْتَهُ مَسْطُورًا
فِي كِتَابِهِ الْمَسْمُومِ بِمِرَاةِ
كَمَالَاتِ الْإِسْلَامِ الَّذِي عَارِضُ
بِهِ الْقُرْآنَ وَهَتَكَ بِهِ شَرِيعَةَ
سَيِّدِ وُلْدِ عَدْنَانَ عِلَاوَةَ
عَلَى مَا ذَكَرَهُ فِي كِتَابِهِ
السَّابِقَةِ مِنْ أَسَاطِيرِهِ الْكَاذِبَةِ.
وَهَذَا مِمَّا لَا يَطِيقُ الصَّبْرَ
عَلَيْهِ إِلَّا مَنْ طَمَسَ اللَّهُ بَصْرَهُ
وَطَبَعَ عَلَى بَصِيرَتِهِ. وَالْعَجَبُ
الْعَجَابُ أَنْ فِي دِيَارِ الْهِنْدِ
عَامَّةً وَفِي رِيَّاسَةِ حَيْدَرِ آبَادِ
خَاصَّةً مِنْ فُحُولِ الْعُلَمَاءِ
وَأَشْبَالِ الْفَضْلَاءِ مَا يُضِيقُ
عَنْ كَثْرَتِهِمْ نَطَاقَ الْحَصْرِ

میں نے تجھے تمام بنی نوع انسان کی طرف بھیجا
ہے۔ اور جس بات کے پہنچانے کا تجھے حکم
دیا جاتا ہے وہ کھول کر لوگوں کو بتا دے اور
ان جاہلوں کی بات سے اعراض کر اور یہ کہ
اُس کی بیعت فرض ہے اور یہ کہ اللہ عیسیٰ کو
وفات دے چکا ہے اور وہ زندہ نہیں اور یہ کہ
وہ خود ہی عیسیٰ ہے اور اس کے علاوہ ایسے
ایسے دعوے کہ جنہیں سن کر پسلیاں پھڑک
اُٹھیں اور کان کے پردے پھٹ جائیں۔
جیسا کہ میں نے اُس کی آئینہ کمالاتِ اسلام
نامی کتاب میں لکھا ہوا دیکھا ہے۔ جس
(کتاب) کے ذریعہ اس نے قرآن کا مقابلہ
کیا ہے اور سید ولد عدنان (محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم) کی شریعت کی ہتک کی ہے۔ اس
کے علاوہ بھی اس نے اپنی سابقہ کتب میں ایسے
جھوٹے قصے بیان کئے ہیں کہ جنہیں صرف وہی
شخص برداشت کر سکتا ہے جس کی آنکھوں کو
اللہ نے بے نور کر دیا ہو اور جس کی بصیرت پر
مہر لگا دی ہو۔ اور انتہائی تعجب کی بات یہ ہے
کہ بلا ہند میں عموماً اور ریاست حیدرآباد میں
خصوصاً ایسے ایسے فحول علماء اور شیر دل فضلاء
موجود ہیں جن کی کثرت احاطہ شمار سے باہر

هذا مع كونهم علموا واطلعوا
 على شقاشق ذلك الدجال
 المضلل الضال البطل الذي لا
 يطهره في الدنيا إلا السيف
 البتار ولا في الآخرة إلا النار
 فلم أر من شمر عن ساعد
 جدّه وأرّوى في مجال
 ميدان الحق فرنّده وكفّحه
 بصارم همّته وبيانه وطعنه
 بسنان قلمه وتبيانه وردّ
 أقواله وأوقفه على شؤم
 أفعاله وأنقذ عباد الله المؤمنين
 من شرفنته ونصر دين رسول
 الله صلعم وشريعته . فوا
 أسفاه! ووا أسفاه! ثم وا أسفاه
 على أهل همّة البطون إنّنا لله
 وإنّا إليه راجعون . وحيث إنى
 اطلعت على كل صفحات
 كتاب ذلك الضال الممسوخ
 الدجال وماهتك به شريعة
 سيّد الأنام وما تعدّى بالازدراء
 على سيدنا عيسى عليه السلام

ہے۔ باوجود اس کے کہ ان کو اس دجال، گمراہ
 کنندہ، گمراہ اور نہایت جھوٹے شخص کی چرب
 زبانی کا علم تھا اور وہ اس سے آگاہ تھے ایسے
 شخص کا اس دنیا میں ایک شمشیر بڑاں اور
 آخرت میں دوزخ کی آگ ہی قصہ پاک کر
 سکتی ہے۔ مجھے کوئی شخص ایسا نظر نہ آیا جس
 نے (اُسے قتل کرنے کے لئے) اپنی کمر ہمت
 کسی ہو اور اس کی اپنی شمشیر آبدار کی حق کے
 میدان کی جولانگاہ میں پیاس بجھائی ہو اور اپنی
 ہمت اور بیان کی تلوار سے اُس کا مقابلہ کیا
 ہو اور اپنے قلم و زبان کے تیر سے اسے زخمی کیا
 ہو اور اس کے اقوال کا رد کیا ہو اور اس کے
 منحوس افعال سے اسے روکا ہو اور اللہ کے مومن
 بندوں کو اُس کے فتنے کے شر سے بچایا ہو اور
 رسول اللہ ﷺ کے دین اور آپ کی شریعت کی
 اعانت کی ہو، پس شکم کی خاطر ان دوڑ دھوپ
 کرنے والوں پر افسوس، افسوس اور پھر افسوس،
 اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ۔ اور جیسے ہی میں
 نے اس گمراہ مسخ شدہ صورت والے دجال کی
 کتاب کے تمام صفحات کا مطالعہ کیا اور جو اس
 نے سید الانام ﷺ کی شریعت کی ہتک کی۔ اور
 سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرتے ہوئے حد سے

ووقفْتُ على تمام عباراته
 التي لا يتفوه بها إلا كل
 مخذول أو زنديقاً شاكاً
 في رسالة الرسول مع تناقض
 أقواله عن بعضها بعض التزمت
 وبالله أستعين إذ هو الناصر
 والمعين أن أزد كتابه حرفاً
 بحرفٍ وصفًا بصفٍ بكتاب
 أسميه "كشف الضلال والظلام
 عن مرآة کمالات الإسلام"
 ردًا يسرّ إن شاء الله نظر الناظر
 ويشرح بفضل الله القلب
 والخاطر. ثم عزم أن أرسل
 كتاب المردود عليه إلى العراق
 وبغداد ليحكمون العلماء
 الأعلام على مُصنّفه كونه من
 أهل الزيغ والإلحاد فأكون
 إن شاء الله السبب الأقوى
 لحسم مادّة هذا الفساد وجلاء
 تلك الغمّة المدلّهمة عن سائر
 العباد خدمةً منى للشريعة
 الأحمدية وغيره على ناموس

تجاوز کیا۔ نیز (جیسے ہی) مجھے اس کی ان تمام عبارتوں
 سے آگاہی ہوئی جن (عبارتوں) کو بجز ایسے شخص
 کے جو اللہ کی نصرت سے محروم ہو یا وہ زندیق اور رسول
 اللہ ﷺ کی رسالت میں شک کرنے والا ہو کوئی بھی
 اپنی زبان پر نہیں لاسکتا۔ (خصوصاً) ایسی صورت
 میں کہ اس کے اقوال میں باہدگر تضاد بھی پایا جاتا
 ہو۔ تو میں نے اپنے اوپر لازم کر لیا اور میں اللہ کی
 مدد مانگتا ہوں کیونکہ وہی حقیقی معین و مددگار ہے کہ
 ایک کتاب کے ذریعہ جس کا نام میں کشف
 الضلال و الظلام عن مرآة کمالات الاسلام
 رکھوں گا۔ میں اس (مرزا غلام احمد) کی کتاب کا
 حرف بحرف اور سطر بسطر رد لکھوں۔ ایسا رد جو
 انشاء اللہ قاری کی نظر کو سرور بخشے گا اور بفضل اللہ
 سینے اور دل کو کھول دے گا۔ پھر میں نے ارادہ کیا
 کہ (پہلے) اس کتاب کو جس کا رد لکھنا مقصود ہے
 عراق اور بغداد بھیجوں تاکہ (وہاں کے) نامی
 گرامی علماء یہ فیصلہ کریں کہ اس (آئینہ کمالات
 اسلام) کا مصنف ایک منحرف اور ملحد شخص ہے۔ سو
 (اس طرح) میں ان شاء اللہ اس فسادى مادّے کی
 بیخ کنی کرنے اور تمام بندگان خدا سے گہری تاریکی
 کو دور کرنے کا قوی تر سبب بن جاؤں گا اور یہ
 میری طرف سے شریعت احمد (ﷺ) کے لئے

الْمِلَّةُ الْمَحْمُودِيَّةُ. وَأَوْمِلْ وَالْأَمَلِ
بِاللَّهِ قَوِيٌّ أَنْ يَكُونَ إِكْمَالِ
هَذَا الرَّدِّ عَلَى الْمَرْدُودِ
بِظَرْفِ ثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ فَوْجِبَ
أَوَّلًا شَهْرُ الْحَالِ بَوَجْهِ
الِاشْتِهَارِ لِكَافَّةِ مَنْ وَقَفَ
عَلَيْهِ أَنْ يَعْلَمُوا عِلْمًا يَقِينًا
لَا مِرْيَةَ فِيهِ مِنْ أَنْ هَذَا
الْمَسْخُوحُ وَأَمْثَالُهُ يُطْلَقُ
عَلَيْهِمْ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ
يَأْتُونَكُمْ بِالْأَحَادِيثِ
بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ
فِي آيَاتِكُمْ وَإِيَاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ
وَلَا يَفْتَنُونَكُمْ. هَذَا وَاللَّهِ
الْهَادِي إِلَى سِوَاءِ السَّبِيلِ
فَهُوَ حَسْبُنَا وَنَعْمَ الْوَكِيلُ فَقَطْ.

المشتھر السید عبد الرزاق
القادری النقشبندی الرفاعی
البغدادی وارد حال بلدة
حیدر آباد.

بہت بڑی خدمت اور ملت محمدیہ کی ناموس کے لئے
غیرت کا (بہت بڑا) اظہار ہوگا اور میں امید رکھتا
ہوں اور مجھے اللہ سے قوی امید ہے کہ اس مردود
(کتاب) کا رد تین مہینے کی مدت میں پایہ تکمیل کو
پہنچ جائے گا۔ لیکن سب سے پہلے ضروری ہے کہ
تمام واقفان حال کو اسی مہینے میں بذریعہ اشتہار
بلاشک و شبہ یقینی طور پر یہ معلوم ہو جائے کہ اس مسخ
شدہ صورت والے شخص اور اس جیسے دوسرے لوگوں
پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث اطلاق
پاتی ہے کہ بہت سے جھوٹے دجال تمہارے
سامنے ایسی ایسی احادیث پیش کریں گے کہ جنہیں
نہ تو تم نے اور نہ ہی تمہارے آباؤ اجداد نے سنا ہو
گا۔ اس لئے تم ان سے ایسا بچ کر رہنا کہ وہ نہ تو
تمہیں گمراہ کر سکیں اور نہ ہی فتنے میں ڈال سکیں۔
یہ (میرا پیغام ہے) اور اللہ ہی راہ راست کی طرف
راہنمائی کرنے والا ہے۔ پس وہی ہمارے لئے
کافی ہے اور وہی سب سے اچھا کارساز ہے۔ فقط

المشتھر
سید عبد الرزاق قادری، نقشبندی
الرفاعی البغدادی
حال حیدر آباد.

مکتوب السید البغدادی

رحمہ اللہ و ہداه

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله والصلاة والسلام

على رسول الله وآله وصحبه

ومن والاه. الوصية لى ولاخوانى

بتقوى الله من العبد المفتقر إلى

رحمة الملك الحنان المدعو

بالسيد عبد الرزاق القادری

النقشبندی البغدادی أناله الله

شفاعة نبيه الهادى وحفظه من

كيد الشياطين والأعدى إلى

خدمة الأجل والمطاع المبعجل

العالم الفاضل والمجتهد الكامل

حلال رموز المشكلات بالطف

المعانى وأطرف الترصيف

والمباني المولوى مرزا غلام

أحمد القادبانى حفظه الله من

زلة القدم وعثرة اللسان والقلم

بحرمة النبى الأكرم صلى الله

عليه وسلم آمين. أما بعد

فالسalam عليكم ورحمة الله

بغدادی صاحب کلمتوب

(اللہ اس پر رحم فرمائے اور اسے ہدایت دے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حقیقی ستائش صرف اللہ کو زیبا ہے، درود و سلام

ہو رسول اللہ (صلعم) پر، آپ کی آل اور سب

صحابہ پر اور ہر اُس شخص پر جو آپ سے رشتہ موڈت

رکھتا ہے۔ (یہ تحریر) اپنے اور اپنے بھائیوں کے لئے

اللہ کے تقویٰ کی وصیت ہے۔ اس عاجز بندہ کی

طرف سے جو مالک الکُلّ اور بے حد شفیق خدا کی

رحمت کا محتاج ہے جسے سید عبد الرزاق قادری

نقشبندی بغدادی کے نام سے پکارا جاتا ہے اللہ

اسے ہادی برحق نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شفاعت میسر

فرمائے اور اسے تمام شیطانوں اور دشمنوں کے

منصوبوں سے محفوظ رکھے۔ بخدمت عالی جناب مطاع،

عزت مآب، عالم، فاضل، مجتہد کامل جو مشکل سے

مشکل رموز و اسرار کی نہایت لطیف معانی اور

بے حد خوبصورت ماہرانہ ترکیب و ترتیب کے ساتھ

گرہ کشائی کرنے والے مولوی مرزا غلام احمد قادیانی

ہیں۔ (اللہ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

عزت و حرمت کے طفیل ہر لغزش پا اور زبان و قلم کی

ہر ٹھوک سے محفوظ رکھے) آمین۔ اما بعد السلام علیکم

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ امر مخفی نہیں کہ میں نے آپ

و برکاتہ۔ لا یخفی أنه قد
اطلعت علی کتابکم المسمی
بمرآة کمالات الإسلام و علمت
بما فیہ و أحطت فہمًا بمعانیہ
و فحایوہ و نکاتہ و مبانیہ
و الجواب ما نری لا ما تسمع
و لو لم تقسمون علی من اطلع
علی ذلک الکتاب بأن یردّ
خطأه و یوضّح لفظه لما صرفنا
عنان القلم إلی ردّه. و قد جرت
سنة أهل العلم من قدیم الزمان
و حادثہ فی الردّ علی الباطل
و بالتزییف علی العاقل. و لعل
و ردکم الاشتهار فی هذا الباب
فلا تکونوا بالوجل و ارفعوا
عنکم نقاب الخجل. فاعلم أن لا
یتیسر طبع کتابنا لقرب سفرنا
إلی الوطن لکن أرجو أن
تتحفونی بنسخة من مرآتکم فإن
النسخة التي هی عندی عاریة

کی کتاب موسومہ آئینہ کمالاتِ اسلام کا غور سے
مطالعہ کیا ہے اور جو کچھ اس میں تحریر کیا گیا ہے
اس کا مجھے علم ہوا، نیز میں نے اس کے معانی و
مفہیم اور اس کے نکات و اصول کا اچھی طرح
سے احاطہ کر لیا جو اب دیدنی پر ہوتا ہے شنیدنی پر
نہیں اور اگر تم نے اس کتاب کے مطالعہ کرنے
والے شخص کو یہ قسم نہ دی ہوتی کہ وہ اس کتاب کی
ہر غلطی کی تردید اور اس کے ہر لفظ کی تشریح
کرے تو ہم عنانِ قلم کا رخ اس (کتاب) کی
تردید کی جانب نہ پھیرتے۔ لیکن زمانہ قدیم و
جدید سے اہل علم کا یہی طریق رہا ہے کہ وہ
(ہمیشہ) باطل کی تردید کرتے اور جاہل کی
جہالت کو ظاہر کرتے ہیں۔ غالباً آپ کو اس
بارے میں ہمارا اشتہار مل چکا ہوگا۔ پس آپ
خوفزدہ نہ ہوں اور خجالت کا نقاب اپنے
(چہرے) سے اٹھا دو۔ اپنے وطن کو واپسی کا سفر
قریب ہونے کی وجہ سے شاید ہماری کتاب طبع
نہ ہو سکے۔ لیکن مجھے امید ہے کہ آپ اپنی کتاب
”آئینہ کمالاتِ اسلام“ کا ایک نسخہ مجھے تحفہً
عنایت کریں گے۔ چونکہ جو نسخہ میرے پاس ہے

وہ عاریٹھا ہے۔ اس لئے آپ سے بذریعہ ڈاک
جلد روانہ کر دیں۔ والسلام خیر الختام۔
التماس گزار سید عبدالرزاق
قادری نقشبندی بغدادی
اللہ اس کے گناہ بخشے
مورخہ ۲۸ ذی الحجۃ ۱۳۱۰ ہجری

اشتہار اور مکتوب کا جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حقیقی ستائش صرف اللہ کو زیبا ہے جو سب
جہانوں کا پروردگار ہے اور درود و سلام ہو
اُس کے رسول حضرت محمد ﷺ سید الانبیاء،
خاتم المرسلین، فخر الاولین والآخرین پر جو ہر
فہم دانش اور نور و ہدایت کے سرچشمہ اور
تمام اتباع کرنے والے سالکوں کے لئے
سراج منیر ہیں۔ اور (درود و سلام ہو)
آپ کی آل پر، جو ہادی و رہبر ہیں اور آپ
کے صحابہ پر جنہوں نے دین کو محکم اور مضبوط
کیا۔ نیز اولیاء، شہداء اور صلحاء کے ہر فرد پر
(درود و سلام ہو) جنہوں نے آپ ﷺ
کی پیروی کی۔ اے صاحبانِ عزت و توقیر و تعظیم
زمرہ صلحاء! تمہیں اپنے ان بھائیوں کی
طرف سے السلام علیکم جو حقیر سمجھے گئے،

بشرط أن تُسرعون بإرسالها في
البريد والسلام خیر الختام.
ملتسمه السيد عبد الرزاق
القادري النقشبندی البغدادی
غفر الله له

مؤرخة ۲۸ ذی الحجۃ سنة ۱۳۱۰ھ

جواب الاشتهار والمکتوب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
رسوله محمد سيد النبيين
وخاتم المرسلين وفخر
الاولين والآخرين ومنبع
كل فهم وحزم ونور وهدى
وسراج منير للسالكين المتبعين
وعلى آله الهادين وأصحابه
الذين شادوا الدين وعلى
كل من تبعه من الأولياء
والشهداء والصلحاء أجمعين.
السلام عليكم أيها الصلحاء
المعزرون الموقرون المعظمون
من إخوانكم المحققين

کا فرقرار دیئے گئے ، دھتکارے گئے اور جنہیں الگ تھلگ کر دیا گیا۔

اما بعد اے میرے بھائی! تمہارا خط اور اشتہار مجھے اپنی بستی قادیان میں مل گئے ہیں۔ جس کے لئے میں تمہارا شکر گزار ہوں اور تمہارے لئے دعا کرتا ہوں کیونکہ تم نے مجھے نصیحت کی اور مجھے وہ راہیں یاد دلائیں جنہیں تم راست خیال کرتے ہو۔ نیز تم نے اللہ اور اس کے رسول کے دین کے لئے غیرت کرتے ہوئے غضبناک لوگوں کی طرح مجھے ہدف ملامت بنایا فجزاک اللہ احسن الجزاء وہ تجھ پر احسان فرمائے۔ اور وہ احسان کرنے والوں میں سے سب سے بہتر ہے۔ میری رائے ہے کہ تم صالح اور اچھے انسان ہو اس لئے تم اپنے سینے کی خلش اور چھین کو برداشت نہ کر سکتے اور تم نے نصیحت کرنے میں کوئی کوتاہی نہ کی اور نہ قولاً کوئی مدہانت اختیار کی اور یہی نیک لوگوں کا طریق ہے۔ لیکن اے پیارے دوست اور محبوب رفیق! (اللہ تمہیں معاف فرمائے) تم نے جلد بازی سے کام لیا اور تم نے اللہ اور اس کے رسول اور اس کی کتاب پر ایمان لانے والے اپنے بھائی کو مرتد اور کافر خیال کیا اور حقیقت الامر کی چھان بین کرنے، کلام کے راز کو سمجھنے یا محققین کا طریق اختیار کرنے والوں کی طرح مجھ سے استفسار

المکفرین المطرودین
المہجورین۔

وبعد فإنه قد بلغنی
مکتوبک و اشتہارک یا اخی
بقریتی "قادیان" فأشکرک
و أذعو لک فإنک ذکرتنی
وذاکرتنی سُبُلاً تحسبها
مستقیمة و اُمتنی غیرة علی دین
اللہ ورسولہ کالمغضبین
فجزاک اللہ أحسن الجزاء
و أحسن إلیک و هو خیر
المحسنین . و أری أنک رجل
صالح طیب فإنک ما صبرت
علی ما حاک فی صدرک ولم
تأل نصحاً ولم تداهن قولاً
و کذلک سیر الصالحین . ولكن
أيها الخُلُود و الحبُّ
المودود عفا اللہ عنک قد
استعجلت و حسبت أحاک
المؤمن باللہ ورسولہ و کتابہ
مرتداً و من الکافرین . و لو متنی
و رمیتنی بالسَّهام قبل أن تُفتش
حقیقة الأمر و تفهم سرَّ الکلام أو

تستفسر منی کدأب المحققين .
والعجب منك ومن مثلک
رجل صالح تقیّ نقیّ حلیم کریم
أنک تکتب فی اشتھارک أن
جزاء هذا الرجل المرتد أن یقتل
بالسيف البتار أو یلقى فی النار
کما هو جزاء المرتدين .

أیها الأخ الصالح أسرک الله
ورعاک وحفظک وحماک
وفتح عینک وهداک لا
تخوفنی من سيفٍ بتارٍ ولا رُمح
ولا نارٍ وقد قُتلنا قبل سيفک
بسيفٍ لا تعلمه ودُقنا طعم
نارٍ لا تعرفها وإن شاء الله
بعد ذلك من المنعمین . ایها
العزیز إن الذین أخلصوا قلوبهم
لله وأسلموا وجوههم لله
وشربوا كأسًا من حُبِّ الله فلا
یضیعهم الله ربهم ولا یترکهم
مولاهم ولو عاداهم کلّ ورق
الأشجار وکل قطرة البحارِ وکل
ذرة الأحجار وکل ما فی

کرنے سے پہلے ہی تم نے مجھے ملامت کی اور
مجھ پر تیر برسا دیئے۔ تم پر اور تمہارے جیسے مرد
صالح، متقی، پاک و صاف اور حلیم و کریم پر تعجب
ہوتا ہے کہ تم اپنے اشتہار میں لکھتے ہو کہ اس
مرتد شخص کی سزا یہ ہے کہ یا تو اسے شمشیر براں
سے قتل کر دیا جائے یا اسے آگ میں ڈال دیا
جائے جیسا کہ مرتدوں کی سزا ہوتی ہے۔

اے نیک بھائی! اللہ تجھے خوش رکھے۔ تیری نگہبانی
فرمائے، تیری حفاظت و حمایت فرمائے، تیری
آنکھیں کھولے اور تجھے ہدایت دے۔ تو نہ تو مجھے
شمشیر قاطع سے ڈرا اور نہ کسی نیزے سے اور نہ
آگ سے۔ ہم تو تیری تلوار سے پہلے ہی ایک ایسی
تلوار کے قتل ہیں جسے تو نہیں جانتا۔ اور ہم نے
اُس آگ کا مزہ چکھا ہے جس سے تو نا آشنا ہے۔
ہمیں انشاء اللہ اس کے بعد انعامات سے سرفراز کیا
جائے گا۔ عزیز من! ایسے لوگ جنہوں نے اپنے
دلوں کو اللہ کے لئے خالص کر لیا ہو اور اللہ کے
سامنے سر تسلیم خم کر چکے ہوں اور اللہ کی محبت کا جام
نوش کر چکے ہوں، انہیں اُن کا پروردگار اللہ ضائع
نہیں کرتا اور نہ ان کا مولا انہیں چھوڑتا ہے خواہ
درختوں کا ہر پتہ، سمندروں کا ہر قطرہ، پتھروں کا
ہر ذرہ، اور دنیا جہاں کی ہر چیز ان کی دشمنی پر

اتر آئے۔ بلکہ جو لوگ اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی مرضیات کے سوا اور کچھ نہیں چاہتے ایسے لوگوں کو اس کے فراق کے سوا اور کوئی چیز غم نہیں پہنچاتی اور پھر جب وہ اپنا مقصود پالیتے ہیں تو اس کے بعد ان کے لئے کوئی ہم و غم باقی نہیں رہتا خواہ وہ قتل کئے جائیں یا جلا دیئے جائیں۔ کسی قوم کی دشنام طرازی اور کسی فرقے کا لعن طعن انہیں نقصان نہیں پہنچاتا۔ اور اللہ ہر لعنت کو ان کے لئے برکت اور ہر دشنام کو ان کے حق میں رحمت بنا دیتا ہے کیا ہمارا رب ہمارے سینوں کی باتوں کو نہیں جانتا؟ کیا تم اس سے زیادہ جانتے ہو؟ پس جلد باز مت بنو۔

اے میرے بھائی! میں نے راہ (حق) نہیں چھوڑی اور نہ ہی میں نے ربّ جلیل کی نافرمانی کی ہے۔ فرقانِ کریم کے سوا ہماری کوئی کتاب نہیں اور رحیم مصطفیٰ (ﷺ) کے علاوہ ہمارا کوئی نبی اور محبوب نہیں۔ اللہ کی لعنت ہو ان لوگوں پر جو آپ کے دین سے ذرہ برابر بھی باہر نکلتے ہیں۔ وہ لوگ ملعون ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے لیکن اے میرے بھائی! اللہ کی کتاب (قرآن کریم) میں ایسے ایسے نکات اور معارف ہیں کہ کوئی عقیدہ ان کے مقابلے پر ٹھہر نہیں سکتا اور کوئی حکم اس کو توڑ نہیں سکتا۔

العالمین۔ بل الذین یطیعونہ ولا یتغنون إلا مرضاتہ ہم قوم لا یحزنہم إلا فراقہ وإذا وجدوا ما ابتغوا فلا یبقی لہم ہم ولا غم بعد ذلک ولو قتلوا وأُحرقوا ولا یضرہم سبُّ قوم ولا لعنُ فرقة ویجعل اللہ کلَّ لعنةٍ برکةً علیہم وکلَّ سبِّ رحمةً فی حقہم۔ ألا یعلم ربنا ما فی صدورنا؟ أنت أعلم منہ؟ فلا تکن من المستعجلین۔

یا اخی! ما ترکْتُ السبیل وما عاصیتُ الربَّ الجلیل۔ ولس کتابنا إلا الفرقان الکریم ولس نبینا ومحبوبنا إلا المصطفیٰ الرحیم ولعنة اللہ علی الذین یخرجون عن دینہ مثقال ذرّة فهم یدخلون جہنم ملعونین۔ ولكن یا اخی إن فی کتاب اللہ نکاتاً ومعارف لا یزاحمها عقیدة ولا یناقضها حکم

ان (نکات و معارف) کو امتوں میں سے صرف وہی حاصل کرے گا کہ جس نے ان کے ظہور کا وقت پایا اور وہ فنا فی اللہ افراد اور مبعوثین میں سے ہو گا۔ اللہ کے اسرار ہیں اور ایسے پوشیدہ در پوشیدہ ہیں کہ جن کے ستارے صرف اپنے وقت پر ہی طلوع کرتے ہیں۔ پس اللہ سے اُس کے اسرار کے بارے میں جھگڑانہ کر۔ کیا تو اپنے رب کے سامنے بیباکی کرتے ہوئے یہ کہہ سکتا ہے کہ تو نے یوں کیوں کیا یا تو نے یوں کیوں نہیں کیا؟ اے میرے بھائی! اللہ کے غیب کو اللہ کے پاس ہی رہنے دے اور اُس کے غیبی امور میں دخل نہ دے اور ان دقیق معارف کو جن کے مآخذ شرع کے ظواہر میں بڑے گہرے ہیں انہیں نظر انداز نہ کر۔ اور جس چیز کا تجھے علم نہیں، اس کے پیچھے مت لگ اور اپنے آپ کو متقیوں کی روش پر برقرار رکھ۔

اعلیٰ مرتبہ کے صحابہ اور تابعین کا نزول مسیح علیہ السلام (کے عقیدے) پر صرف اجمالی ایمان تھا۔ اور وہ نزول پر مجمل ایمان رکھتے تھے اور اس کی تفصیلات خالق السموات و الارض اللہ کے سپرد کرتے تھے۔ مسیح علیہ السلام کا نزول حقیقی معنی میں کیسے جائز ہو سکتا ہے

وَلَا يُلْقَاهَا مِنَ الْأُمَمِ إِلَّا الَّذِي وَجَدَ وَقْتَ ظُهُورِهَا وَكَانَ مِنَ الْمُنْقَطِعِينَ الْمَبْعُوثِينَ .
وَلِلَّهِ أَسْرَارٌ وَأَسْرَارٌ وَرَاءَ أَسْرَارٍ لَا تَطَّلِعُ نَجْمُهَا إِلَّا فِي وَقْتِهَا فَلَا تَجَادِلُ اللَّهَ فِي أَسْرَارِهِ . أَتَجْتَرءُ عَلَى رَبِّكَ وَتَقُولُ لِمَا فَعَلْتُ كَذَا وَلَمْ مَّا فَعَلْتُ كَذَا؟
يَا أَخِي فَوَضَّ غَيْبَ اللَّهِ إِلَيَّ اللَّهُ وَلَا تَدْخُلُ فِي غَيْبِهِ وَلَا تَزُخِّ دَقَائِقَ الْمَعَارِفِ الَّتِي دَقَّ مَأْخِذُهَا فِي ظَوَاهِرِ الشَّرْعِ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ وَتُبِّتُ نَفْسَكَ عَلَى سَبِيلِ الْمُتَّقِينَ .

مَا كَانَ إِيْمَانُ الْأَخْيَارِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ بِنُزُولِ الْمَسِيحِ عَلَيْهِ السَّلَامِ إِلَّا إِجْمَالِيًّا وَكَانُوا يُؤْمِنُونَ بِالنُّزُولِ مَجْمَلًا وَيَفُوضُونَ تَفَاصِيلَهَا إِلَى اللَّهِ خَالِقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِينَ . وَكَيْفَ يَجُوزُ نَزُولُ الْمَسِيحِ عَلَيْهِ السَّلَامِ عَلَى الْمَعْنَى

جبکہ اللہ نے اپنی کتاب عزیز میں یہ بتا دیا ہے کہ وہ وفات پا چکے اور فوت ہو گئے ہیں فرمایا۔
 يُعِيْسِي اِنِّي مُتَوَقِّفِكَ وَرَافِعَكَ
 اِلَيَّ ۱ نيز فرمایا: فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي
 كُنْتُ اَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۲ نيز
 فرمایا: فَيَمْسِكُ اَلَّتِي قَضَى عَلَيْهَا
 الْمَوْتَ ۳ نيز فرمایا: وَحَرَّمَ عَلَيَّ
 قَرْيَةَ اَهْلَكْنَهَا اَتَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۴
 نيز فرمایا: وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ
 قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۵

یعنی وہ سب وفات پا چکے جیسا کہ صدیق اکبرؓ نے نبی (کریم) صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے موقعہ پر اس سے استدلال فرمایا تھا۔ پس اگر تم اللہ اور اس کی آیات پر ایمان رکھتے ہو، اس کے بعد مسیح کی وفات اور ان کے واپس دنیا میں نہ آنے

الحقیقی واللہ قد أخبر فی کتابه العزیز أنه توفی ومات؟
 وقال: یعیسی اِنِّي مُتَوَقِّفِكَ
 وَرَافِعَكَ اِلَيَّ. وقال:
 فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ اَنْتَ
 الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وقال:
 فَيَمْسِكُ اَلَّتِي قَضَى عَلَيْهَا
 الْمَوْتَ. وقال: وَحَرَّمَ
 عَلَيَّ قَرْيَةَ اَهْلَكْنَهَا اَتَهُمْ
 لَا يَرْجِعُونَ وقال: وَمَا
 مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ
 خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔

یعنی ماتوا کلہم کما استدل بہ الصّدیق الأكبر عند وفاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما بقی شک بعد ذلک فی وفاة المسيح و امتناع رجوعه ان کنتم

۱۔ اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور پھر عزت کے ساتھ اپنی طرف اٹھانے والا ہوں (آل عمران: ۵۶) ۲۔ پھر جب تو نے مجھے وفات دے دی تو اس وقت تو تو ہی ان کا نگہبان اور محافظ اور نگران تھا۔ (المائدہ: ۱۱۸) ۳۔ پھر وہ جس کی موت کا حکم جاری کر چکا ہوتا ہے اس کی روح کو روک رکھتا ہے۔ (الزمر: ۴۳) ۴۔ اور ہر ایک بستی جسے ہم نے ہلاک کیا ہے اس کے لئے یہ فیصلہ کر دیا گیا ہے کہ اس کے بسنے والے لوٹ کر اس دنیا میں نہیں آئیں گے۔ (الانبیاء: ۹۶) ۵۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم محض ایک رسول ہیں اور ان سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں۔ (آل عمران: ۱۴۵)

باللہ و آیاتہ مؤمنین .

وقد ختم اللہ برسولنا النبیین
وقد انقطع وحی النبوة فكيف
يجيء المسيح ولا نبى بعد
رسولنا؟ أيجيء معطلا من النبوة
كالمعزولين؟ وقد بشرنا رسول
اللہ صلى اللہ عليه وسلم
أن المسيح الآتى يظهر من
أمتہ وهو أحد من المسلمین .
وفى الصحاح أحاديث صحيحة
مرفوعة متصلة شاهدة على وفاة
عیسی عليه السلام خصوصا فى
البخارى بیان مصرح فى هذا
الأمر . فالعجب كل العجب على
فهم رجل يشك فى وفاته بعد
كتاب اللہ ورسوله ویتذبذب
كالمرتابین . وبأى حدیث بعد
اللہ و آیاتہ نترك متواترات
القرآن؟ أنوثر الشك على
اليقین؟

والقوم لا يتفق على صعود
المسيح حيا إلى السماء بل لهم

کے بارے میں کوئی شک نہ رہا۔

اللہ نے ہمارے رسول کے ذریعہ نبیوں کو
ختم کر دیا اور وحی نبوت منقطع ہو گئی۔ تو پھر مسیح
کیسے آ سکتا ہے جبکہ ہمارے رسول (ﷺ)
کے بعد کوئی نبی نہیں؟ کیا وہ معزول لوگوں کی
طرح نبوت سے معطل ہو کر آئے گا؟ جبکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بشارت
دی ہے کہ آنے والا مسیح آپ کی امت سے
ظاہر ہوگا اور وہ مسلمانوں کا ایک فرد ہوگا اور
صحاح (ستہ) میں ایسی صحیح، مرفوع متصل
احادیث ہیں جو عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی
گواہی دیتی ہیں، خصوصا صحیح بخاری میں اس امر
کے متعلق واضح بیان موجود ہے۔ اس لئے ایسے
شخص کے فہم پر بے حد تعجب ہوتا ہے۔ جو اللہ کی
کتاب اور اس کے رسول کے ارشاد کے بعد
بھی مسیح کی وفات پر شک کرتا ہے اور شکلی لوگوں
کی طرح تردید کرتا ہے۔ اللہ اور اس کی آیات
کے بعد کس حدیث کی بناء پر ہم قرآنی
متواترات کو ترک کر سکتے ہیں؟ کیا ہم شک کو
یقین پر ترجیح دیں؟

مسیح کے زندہ آسمان پر چلے جانے پر سب
لوگ متفق نہیں ہیں۔ بلکہ ان کی آراء مختلف

آراء شتى بعضهم يقول بالوفاة
وبعضهم بالحياة. ولن تجد من
النصوص الفرقانية والأحاديث
النبوية دليلاً على حياته بل
تسمع من الأخبار والآثار ومن
كل جهة نعى الموت. وقد توفى
رسولنا صلى الله عليه وسلم أهو
خير منه أم هو ليس من الفانين؟
ورآه رسول الله صلى الله عليه
وسلم في ليلة المعراج في
الموتى من الأنبياء عليهم السلام
أفتظن أن رسول الله صلى الله
عليه وسلم أخطأ في رؤيته أو قال
ما يخالف الحق؟ حاشا بل إنه
أصدق الصادقين.

فهذا هو السبب الذى ألجأنا
إلى اعتراف وفاة المسيح
وشهد عليه إلهامى المتواتر
المتتابع من الله تعالى. وما
نرى فى هذه العقيدة مخالفة
بقول رسول الله صلى الله
عليه وسلم ولا بعقيدة الصحابة

ہیں۔ بعض ان کی وفات اور بعض حیات
کے قائل ہیں۔ قرآنی نصوص اور
احادیثِ نبویہ کی رو سے ان کی حیات پر
ایک دلیل بھی تجھے نہیں ملے گی۔ بلکہ اخبار
و آثار اور ہر طرف ان کی وفات کی
خبر پائے گا۔ ہمارے رسول ﷺ وفات
پاگئے۔ (بتاؤ) کیا وہ (مسیح) آپ سے
بہتر ہیں؟ یا یہ کہ وہ غیر فانی ہیں حالانکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ
معراج انہیں وفات یافتہ انبیاء علیہم
السلام کے گروہ میں دیکھا۔ کیا تو سمجھتا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس
دیکھنے میں غلطی لگی تھی یا آپ نے حق کے
خلاف بات کی؟ حاشا و کلاً بلکہ آپ تو
أصدق الصادقين ہیں۔

پس یہی وہ سبب ہے جس نے ہمیں وفاتِ مسیح
کے اعتراف پر مجبور کیا اور جس پر اللہ تعالیٰ کی
طرف سے مجھ پر متواتر اور لگاتار (نازل
ہونے والے) الہامات نے گواہی دی۔ ہمیں
اپنے اس عقیدے میں نہ تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرمان کی مخالفت نظر آتی ہے اور
نہ ہی صحابہؓ اور تابعینؓ کے عقیدے کی۔ سب

صحابہ وفات مسیح پر ایمان رکھتے تھے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے وہ صاحب بصیرت بندے بھی جو ان کے بعد آئے۔ کیا تو صحیح بخاری پر غور نہیں کرتا کہ کس طرح عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس میں آیت **يُحْيِي اِنِّي مُتَوَفِّكَ وَرَافِعُكَ** کی تفسیر کی اور انہوں نے **مُتَوَفِّكَ** (کے معنی) **مُمِيتُكَ** کئے اور امام بخاری نے آیت **اِنِّي مُتَوَفِّكَ** کو اسے اپنی جگہ سے دوسری جگہ لا کر (ابن عباس) کے اس قول کی صحت کی جانب اشارہ کیا ہے اور جیسا کہ ماہرین پر یہ امر مخفی نہیں کہ امام بخاری اجتہاد اور اپنی رائے کے اظہار کے موقع پر یہی طریق اختیار کرتے ہیں۔

اے نیک بھائی! دیکھ کہ کس طرح امام بخاری رحمہ اللہ نے ان دونوں آیتوں کو غیر محل میں یکجا کر کے اور ان کا ایک دوسرے کو تقویت دینے کا اظہار کر کے اپنے مسلک کی جانب اشارہ کیا ہے اور اعتراف کیا ہے کہ مسیح وفات پا گئے ہیں۔ پس تو تدبر کر کیونکہ اللہ تدبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ مجھے اللہ کی کتاب

ولا التابعين. والصحابة كلهم كانوا يؤمنون بوفاة المسيح وكذلك الذين جاؤوا بعدهم من عباد الله المتبصرين. ألا تنظر صحيح البخارى كيف فسره فيه عبد الله بن عباس آية **يُحْيِي اِنِّي مُتَوَفِّكَ وَرَافِعُكَ** فقال: متوفيك: مميتك. وأشار الإمام البخارى إلى صحة هذا القول بإيراد آية **اِنِّي مُتَوَفِّكَ** فى غير محله وهذه عادة البخارى عند الاجتهاد و إظهار مذهبه كما لا يخفى على الماهرين. أيها الأخ الصالح! انظر كيف أشار البخارى رحمه الله إلى مذهبه بجمع الآيتين فى غير المحل وإراءة تظاهرهما. واعترف بأن المسيح قدمات فسدبر فإن الله يحب المتدبرين. وما كان لى منفعة وراحة فى

اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور پھر عزت کے ساتھ اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ (آل عمران: ۵۶)

ترک کتاب اللہ و سنن رسولہ
 و حمل أوزار خسران الدنيا
 والآخرة و سماع لعن اللاعنين .
 أيها الأخ الكريم! لَلْحَقُّ أَحَقُّ أَنْ
 يُتَّبَعَ وَالصَّدَقُ حَقِيقٌ بِأَنْ يُقْبَلَ
 وَيُسْتَمَعَ وَيَدَّ الْحَقُّ تَصَدَّعَ رِءَاءَ
 الشَّكِّ وَالْحَقُّ هُوَ الْجَوْهَرُ
 الَّذِي يَظْهَرُ عِنْدَ السَّبْكِ وَيَتَأَلَّأُ
 فِي وَقْتِهِ الَّذِي قَدَّرَ اللَّهُ لَهُ وَلِكُلِّ
 نَبِيٍّ مُسْتَقَرٌّ وَلِكُلِّ نَجْمٍ مَطْلَعٌ وَلَا
 تُعْرَفُ الْأَسْرَارُ إِلَّا بَعْدَ وَقُوعِهَا .
 فَطَوَّبِي لِمَنْ فَهَمَ هَذَا السَّرَّ
 وَأَدْرَكَ الْأَمْرَ كَالْعَاقِلِينَ . وَإِنِّي
 أَتَيْقِنُ أَنْ مِثْلَكَ مَعَ كَمَالِ
 فَضْلِكَ وَتَقْوَاكَ لَوْ كَانَ مُطْلَعًا
 عَلَى مَعَارِفِ أَطْلَعْتُ عَلَيْهَا لَكَفَّ
 لِسَانَهُ مِنْ لَعْنِي وَطَعْنِي وَلَقَبِلَ مَا
 قُلْتُ مِنْ مَعَارِفِ الْمَلَّةِ وَالِدِّينِ
 وَلَكِنِّي أَظْنُكَ مَا فَهَمْتَ حَقِيقَةَ
 مَقَالِي وَمَا عَلِمْتَ صُورَةَ مَحَالِي
 وَمَا ظَنِّي فِيكَ إِلَّا الْخَيْرَ وَأَسْأَلُ

(قرآن) اور اس کے رسول کے طریقہ ہائے کار کو
 چھوڑنے میں اور دنیا و آخرت کے خسران کا بوجھ
 اٹھانے اور لعن طعن کرنے والوں کی لعن طعن سننے میں
 کوئی فائدہ اور راحت نہیں ہے۔ اے معزز بھائی! حق
 اس کا زیادہ سزاوار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے اور
 صداقت کا یہ حق ہے کہ اسے قبول کیا جائے اور اسے غور
 سے سنا جائے۔ دستِ حق شک کا پردہ چاک کرتا ہے اور
 حق وہ جو ہر ہے جو ڈھلائی کے وقت نمایاں ہوتا اور اپنے
 وقت پر جو اللہ نے اس کے لئے مقدر فرمایا ہے چمکتا
 ہے، ہر اہم خبر کی ایک قرار گاہ اور ہر ستارے کے لئے
 ایک جائے طلوع ہوتی ہے اور اسرار و قوع پذیر ہونے کے
 بعد ہی شناخت کئے جاتے ہیں۔ پس مبارک وہ جس
 نے اس راز کو سمجھ لیا اور اس نے عقلمندوں کی طرح اس امر کا
 ادراک کر لیا اور مجھے یقین ہے کہ آپ جیسے فضل و تقویٰ
 میں صاحب کمال کو اگر ان معارف سے وہ آگہی ہوتی جو
 مجھے حاصل ہے تو اس کی زبان مجھے لعن طعن کرنے سے
 ضرور رک جاتی اور شریعت و دین کے معارف کی نسبت
 جو میں نے کہا ہے وہ اسے ضرور قبول کر لیتا۔ لیکن
 تیرے متعلق میرا یہ خیال ہے کہ تم نے میری باتوں کی
 حقیقت کو نہیں سمجھا اور میرے حال کی کیفیت سے تمہیں
 آگاہی نہیں۔ تمہارے بارے میں میرا خیال اچھا ہے
 اور میں اللہ سے تمہارے لئے اس کا فضل اور اس کی

رحمت مانگتا ہوں کیونکہ وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

اے ارضِ مبارکہ کی ٹھنڈک اور اے وہاں کے رہنے والوں کی اولاد! تم بجز اللہ متقی، پرہیزگار اور صالح ہو مجھے تم سے پیار ہے اور میں تم سے مخلصوں کی طرح پر خلوص محبت کرتا ہوں۔ میں اللہ کی موکد قسم کھا کر تم سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر تم مجھے اپنے دعوے کی صحت پر قرآنی آیات دکھا دو اور واضح دلیل پیش کر دو تو میں تمہارے ساتھ اتفاق کر لوں گا اور تمہاری بات قبول کر لوں گا، میں تو صرف حق کا خواہش مند ہوں۔ میں نے تو مخالفت و دشمنی کے عصا کو توڑ دیا ہوا ہے اور موافقت کے دودھ سے سیراب ہوا ہوں۔ پس تم مجھ سے حکمت سے اور اللہ کی سب سے برتر کتاب (قرآن) کی آیات کے ساتھ بحث کرو۔ ان شاء اللہ تم مجھے انصاف کرنے والوں میں سے پاؤ گے۔ لیکن اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تم مجھے گالیاں دو، مجھ پر لعنت ڈالو یا میری تکذیب کرو، یا تیغِ بُراں سے مجھے قتل کرو یا مجھے آگ میں ڈالو، تو پھر تمہاری مرضی جو چاہو کرو۔ اس کے جواب میں (انشاء اللہ) میں تمہارے لئے صرف خیر اور عافیت کی ہی دعا کروں گا۔ اے اہل بیت! اللہ تم پر دنیا اور آخرت میں رحم کرے اور مرحومین میں جگہ دے۔

اللہ لک فضلہ ورحمته وهو أرحم الراحمين.

يَا قُرَّةَ أَرْضٍ مَبَارَكَةٍ وَسُلَالَةٍ أَهْلَهَا! أَنْتَ بِحَمْدِ اللَّهِ تَقِيٍّ وَنَقِيٍّ وَزَكِيٍّ وَابْنِي أَحَبُّكَ وَأَصْفِيكَ كَمَا لِمَخْلَصِينَ. وَأُوْتِيكَ مُوْتَقًا مِّنَ اللَّهِ عَلَيَّ أَنْيُّ أَوْ أَفْكَ وَأَقْبَلُ قَوْلِكَ إِنْ تُرِنِي آيَاتِ الْفِرْقَانِ عَلَيَّ صَحَّةَ زَعْمِكَ وَتَأْتِنِي بِسُلْطَانٍ مَّبِينٍ. وَمَا أَبْتَغِي إِلَّا الْحَقَّ وَقَدْ شَقَقْتُ عَصَا الشِّقَاقِ وَارْتَضَعْتُ أَفَاوِيْقَ الْوِفَاقِ فَجَادِلْنِي بِالْحِكْمَةِ وَآيَاتِ كِتَابِ اللَّهِ السَّبَّاقِ وَسَتَجِدْنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الْمُنْصَفِينَ. وَإِنْ كُنْتَ أَنْ تَشْتَهِي أَنْ تَسْبِنِي أَوْ تَلْعَنِي أَوْ تَكْذِبْنِي أَوْ تَقْتَلْنِي بِسَيْفٍ بَتَّارٍ أَوْ تَلْقِنِي فِي نَارٍ فَاصْنَعِ مَا شِئْتَ وَمَا أُرِدُّ عَلَيْكَ إِلَّا دَعَاءَ الْخَيْرِ وَالْعَافِيَةِ. يَا أَهْلَ الْبَيْتِ يَرْحَمُكُمْ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَوَاكِمَ فِي الْمَرْحُومِينَ.

اے شیخ! جھگڑا چھوڑ، جھگڑا ہونا بھی نہیں چاہیے۔ پس اللہ سے ڈرا اور اس فرصت کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔ میری طرف ایک مستعد راستباز کی طرح سفر کر اور سنجیدگی کا طریق اختیار کرتے ہوئے میری طرف آ۔ زحمت اٹھا کر میرے گھر تشریف لا۔ دو مہینے تک میری طرف سے روٹی سالن کھا۔ اللہ تعالیٰ تم پر جلد وہ حالت منکشف کر دے گا جسے میرے سوا ان شہروں کے مکین اور سیاحوں میں سے کسی کا ہاتھ منکشف نہیں کر سکتا اور نہ ہی محدود البیان تالیفات کر سکتی ہیں۔ پس تم مجھے یقین کی آنکھ سے شناخت کر لو گے اور اگر تم اخلاص کے ساتھ میرا قصد کرو گے تو میں رات کی گھڑیوں اور دن کے اوقات میں تمہارے لئے دعا کروں گا۔ مجھے امید ہے کہ تمہارا دل اطمینان پائے گا اور میں قبولیت دعا کے آثار دیکھ رہا ہوں۔ اور شک و شبہ کا پردہ چاک ہو جائے گا اور اللہ تقدیر اور معین و مددگار ہے۔

اے نیک شریف بھائی! علماء کی تکفیر و تکذیب کو نہ دیکھ، کیونکہ میں اللہ کی جانب سے وہ جانتا ہوں جو وہ نہیں جانتے۔ میں اپنے رب کی طرف سے حقیقت الامر جانتا ہوں اور وہ غافل ہیں۔ تو میرے بھائیوں کی نگاہ میں پائی جانے والی میری ذلت، کمتری اور حقارت کو نہ دیکھ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ

أيها الشيخ! دع النزاع وما ينبغي النزاع فاتق الله وأدرك فرصة لا تُضاع وارتحل إلى رحلة الصادق المُعَدِّ وسِرْ نحوى سير المُجِدِّ وتفضّل وتجنّمْ إلى بيتي وكنل إلى شهرين من قرصى وزيتى سِيرِكِ اللهُ حَالاً لا ينكشف عن يد غيري من أهل البلدان وجوّابتها ولا من تالیفاتٍ محدودة البيان فتعرفنى بعين اليقين. وإن تقصدنى مُخْلِصاً فأدعولك فى آناء الليل وأطراف النهار وأرجو أن يطمئن قلبك وأرى آثار الاستجابة وتنجاب غشاوة الاسترابة والله قدير ونصير ومُعين.

أيها الأخ الشريف الصالح! لا تنظر إلى تكفير العلماء وتكذيبهم فإننى أعلم من الله ما لا يعلمون وقد علمت حقيقة الأمر من ربى وهم من الغافلين. ولا تنظر إلى ذلتى وهوانى

کی طرف سے مجھے ہر روز وہ نگاہ حاصل ہے جسے میں بائیں اور دائیں طرف گھماتا ہوں اور ہر دو حالتوں عُسْر و یُسْر میں رہتا ہوں۔ تیز اور دھیمی دونوں ہواؤں کے ساتھ منتقل ہوتا رہتا ہوں۔ انشاء اللہ میرا انجام بخیر ہوگا اور میں بشارت دیئے جانے والوں میں سے ہوں۔ وہ آج مجھے حقیر سمجھتے ہیں۔ تکذیب اور تکفیر کرتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ اگر انہیں مجھ پر قدرت حاصل ہو جائے تو وہ میرے قتل کے درپے ہیں لیکن وہ زمانہ آتا ہے جس میں میری سچائی ظاہر ہو جائے گی اور اللہ اپنے بندوں کو مجھ پر ہونے والے اپنے فضلوں کے نشان دکھائے گا تو وہ اُس کی عنایات کے انوار اور اس کی نوازشات کے عجائبات دیکھیں گے تب وہ میرے پاس انکساری کے ساتھ آئیں گے۔

پس اس آنکھ کو مبارک ہو! جس نے میرے (آنے والے) وقت سے پہلے مجھے دیکھ لیا اور اُس سعادت مند کو مبارک ہو! جو مخلصوں کی طرح میرے پاس آیا۔ اے شیخ! مقررہ وقت قریب آ گیا ہے اور عمر کا بیشتر حصہ گزر چکا ہے۔ لہذا صبر و ثبات اور ہدایت قبول کرنے کی شرط پر میرے پاس آ، حق کی طرف رجوع کر اور دشمنی کو ترک کر دے اور

و حَقَّارَتِي فِي أَعْيُنِ إِخْوَانِي
فَإِنَّ لِي مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فِي كُلِّ
يَوْمٍ نَظْرَةً. أَقْلَبُ نَحْوَ الشَّمَالِ
وَنَحْوَ الِیْمِينِ وَأَتَقَلَّبُ فِي
الْحَالِیْنِ بؤْسٍ وَرُخَاءٍ وَأَنْقَلُ
مَعَ الرِّیْحِیْنِ زَعزَعٌ وَرُخَاءٌ
وَالعَاقِبَةُ خَیْرٌ لِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ
وَإِنِّي مِنَ الْمُبَشِّرِينَ. الْيَوْمَ
يُحَقَّرُونَ وَيَكْذَبُونَ وَيَكْفُرُونَ
وَأُرَاهِمُ عَلَيَّ حَرِیصِينَ لَوْ كَانُوا
قَادِرِينَ وَسَيَأْتِي زَمَانٌ يَظْهَرُ
صَدَقِي فِيهِ وَيُرِي اللَّهُ عِبَادَهُ
آيَاتٍ فَضْلَهُ عَلَيَّ فَيَجْتَلُونَ
أَنْوَارَ عِنَايَاتِهِ وَمَطَارِفَ تَفَضُّلَاتِهِ
فِيأْتُونَنِي مُنْكَسِرِينَ.

فَطَوَّبَنِي لِعَيْنِ رَأْتَنِي قَبْلَ وَقْتِي
وَطَوَّبَنِي لِسَعِيدِ جَاءِنِي
كَالْمُخْلِصِينَ. أَيُّهَا الشَّيْخُ!
الْوَقْتُ قَدْ دَنَى وَمَعْظَمُ الْعَمْرِ قَدْ
فَنَى فَاتْنِي عَلَيَّ شَرِيطَةَ الصَّبْرِ
وَالتَّوَقُّفِ وَقَبُولِ الْهُدَى وَعُدِّي إِلَى
الْحَقِّ وَدَعِ الْعَدَاءَ وَلَا تَنْسَ

عقبیٰ میں اپنے حق کو مت بھول۔ اور مولیٰ سے مقابلہ نہ کر۔ تائب ہو کر جلدی سے میرے پاس چلا آ۔ تاکہ اللہ تیرے پہلے اور گذشتہ گناہ بخش دے۔ حق کی اطاعت کر اور فرمانبرداروں میں سے ہو جا۔

اور اگر تو اس دور کے سفر کی طاقت نہیں رکھتا تو پھر تیرے لئے ایک اور راستہ بھی ہے۔ اگر تو اسے اختیار کرنا چاہتا ہے تو سب سے پہلے اپنے سینے سے ہر وہ بدظنی نکال دے جو اس میں داخل ہو چکی ہے۔ پھر اٹھ اور وضو کر اور دو رکعت نماز ادا کر (رسول اللہ پر) درود و سلام بھیج اور توبہ کرنے والوں جیسی مغفرت طلب کر، پھر قبلہ رخ ہو کر جائے نماز پر لیٹ جا اور تنہائی میں اپنے مولیٰ کے حضور مناجات کر اور میری حالت اور میرے دعوے کی حقیقت سے پردہ اٹھانے کے لئے اللہ سے دریافت کر پھر یہ دعا کرتے کرتے سو جا۔ اے خدائے خبیر! مجھے احمد ابن غلام مرتضیٰ قادیانی کے معاملہ کے بارے میں یہ بتا کہ کیا وہ تیری جناب میں مردود ہے یا مقبول؟ کیا وہ تیری بارگاہ میں ملعون ہے یا مقرب؟ تو اپنے بندوں کے دلوں کا حال خوب جانتا ہے۔ تیری نگاہ کبھی غلطی نہیں کرتی اور تو بہترین شاہد ہے۔

حقک فی العُقبیٰ ولا تُبارز
المولیٰ وسارِعْ اِلَیْ مُرْتَدَعًا لِیَغْفِر
لک اللّٰہ ما سلف وما مضی
وطاوعِ الحق وکن من
المطاوعین .

وإن كنت لا تقدر علی هذا
السفر البعید فلک طریق
أخری . فإن كنت فاعْلِهَا فَأُخْرِجْ
أَوَّلًا مِنْ صَدْرک کُلَّ مَا دَخَلَ
فیه من سوء الظن ثم قُمْ وَتَوَضَّأْ
وَصَلِّ رَکْعَتین وَصَلِّ وَسَلِّمْ
وَاسْتَغْفِرْ اسْتَغْفَارَ التَّائِبینَ ثُمَّ
اضْطَجِعْ مُسْتَقْبِلًا عَلَی مُصَلَّاکِ
وَتَخَلَّ بِمُنَاجَاةِ مَوْلَاکِ وَاسْأَلِ
اللّٰہَ لِاسْتِکْشَافِ حَالِی وَحَقِیْقَةِ
مَقَالِی ثُمَّ نَمِّ قَائِلًا : یا خبیر
أُخْبِرْنِی فِی أَمْرِ أَحْمَدِ بْنِ غُلَامِ
مَرْتَضَی الْقَادِیَانِی أَهُوَ مَرْدُودٌ
عِنْدَکِ أَوْ مَقْبُولٌ ؟ أَهُوَ مَلْعُونٌ
عِنْدَکِ أَوْ مَقْرُونٌ ؟ إِنَّکِ تَعْلَمُ
مَا فِی قُلُوبِ عِبَادِکِ وَلَا تُخْطِئِ
عَیْنِکِ وَأَنْتَ خَیْرُ الشَّاهِدِینَ .

اے ہمارے رب! اپنی جناب سے ہمیں ایسا علم عطا فرما جو حق کی طرف کھینچ کر لے جانے والا ہو اور ایسی نظر عطا کر جو گناہوں کی زمین کی جانب قدم اٹھانے سے محفوظ رکھنے والی ہو اور ہمیں توفیق پانے والوں کے زمرے میں داخل فرما! ہماری کیا مجال کہ تجھ سے آگے بڑھیں یا تیرے بندوں کے راز ہائے دروں میں تصرف کر سکیں۔ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ اور اپنے معاملے میں ہماری زیادتیوں کو بخش دے۔ ہماری آنکھیں کھول! ہمیں ان لوگوں میں شامل نہ فرما جو تیرے اولیاء سے عداوت رکھتے اور مفسدوں سے پیار کرتے ہیں۔ آمین، ثم آمین۔

میرے بھائی! استخارہ کر، ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک۔ استخارے کی ان دو رکعتوں کے بعد اپنی تہجد ادا کر۔ اور جب تو اس کو شروع کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے اس کی اطلاع دینا تاکہ میں بھی تیرا رفیق دعا ہو جاؤں اور میں تیرے اس مقصود میں تیرے لئے دعا کروں۔ اور مجھے امید ہے کہ میرا رب میری پکار سنے گا اور میری دعا قبول فرمائے گا کیونکہ وہ مجھ پر بہت مہربان ہے اور وہ میری آنکھ کا نور اور میرے اعضاء کی قوت ہے۔ بخدا میں مقبولین میں سے ہوں۔ اے عزیز!

ربنا آتنا من لدنک علماً
جاذباً الی الحق ونظراً
حافظاً من نقل الخطوات
الی خطط الخطیّات وأدخِلنا
فی الموفّقین. ما کان لنا
أن نُقدّم بین یدیک أو
نتصرّف فی سرائر عبادک
ربنا اغفر لنا ذنوبنا وإسرافنا
فی أمرنا وافتح عیوننا ولا
تجعلنا من الذین یُعادون
أولیاءک أو یحبّون المفسدین.
آمین ثم آمین.

واستخِرْ یا أخی من جمعة إلی
جمعة أُخری وعقبُ تهجّدک
بهذه الرکعتین وأخبرنی إذا
أردت أن تشرع فی هذا
لأرافقک فی دُعائک وأدعو
لک فی ابتغائک وأرجو أن
یسمع ربی ندائی ویقبل دُعائی
إنه کان بی حفیاً وإنه نور عینی
وقوّة أعضائی واللّه إنی
لمن المقبّلین. أیها العزیز!

اراک فتیٰ صالحاً فارجو
 أن تقبل ما قلت لك وأرجو
 أن تُدرِكك رِقَّةُ علي دین
 سیّدی و سیّدک و جدک
 صلی اللہ علیہ وسلم و تسلک
 مسلک العارفين.

میری نگاہ میں تو صالح نوجوان ہے۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ میں نے تمہیں جو کہا ہے وہ تم قبول کرو گے، نیز مجھے یہ بھی امید ہے کہ تم پر میرے آقا اور اپنے آقا اور جد امجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی خاطر رقت طاری ہوگی۔ اور تم عارفوں کی راہ پر گامزن ہو گے۔

﴿۱۱﴾

تَذَكَّرِيَا أَخِي يَوْمَ التَّنَادِي وَ تَبَّ قَبْلَ الرَّحِيلِ إِلَى الْمَعَادِ
 اے میرے بھائی! حشر کے دن کو یاد کرو اور آخرت کی طرف کوچ سے پہلے توبہ کر لے۔

فَأَخْرِجْ كُلَّ حَفْدِكَ مِنْ جَنَانٍ وَ زَكِّبِ النَّفْسَ مِنْ سَمِّ الْعِنَادِ
 اپنے ہر کینے کو دل سے نکال ڈال اور نفس کو دشمنی کے زہر سے پاک کر۔

وَ خَفَّ قَهْرَ الْمُهَيِّمِينَ عِنْدَ ذَنْبٍ وَ قَفَّ ثَمَّ انْتَهَجَ سُبُلَ الرَّشَادِ
 اور نگران خدا کے قہر سے گناہ کرتے وقت ڈر اور رُک جا۔ پھر ہدایت کے راستوں پر چل۔

وَ أَقْسِمُ أَنْ نَبِيَّ يَا ابْنَ الْكِرَامِ لَقَدْ أُرْسِلْتُ مِنْ رَبِّ الْعِبَادِ
 اور اے شریفوں کی اولاد! میں قسم کھاتا ہوں کہ میں یقیناً بندوں کے رب کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔

وَ قَدْ أُعْطِيتُ عِلْمًا بَعْدَ عِلْمٍ وَ كَأَسَا بَعْدَ كَأَسٍ مِنْ جَوَادِي
 اور میں اپنے سخی خدا کی طرف سے علم پر علم اور جام پر جام سے نوازا گیا ہوں۔

وَ حَبِيَّ كُلِّ حِينٍ يَجْتَبِيَنِي وَ يُدْنِيَنِي وَيُعْطِيَنِي مُرَادِي
 اور میرا محبوب ہر وقت مجھے برگزیدہ کرتا ہے اور اپنے قریب کرتا اور میری مراد مجھے عطا کرتا ہے۔

فَمَا أَشْقَى بَلَعِنِ اللَّاعِنِينَ وَ صَدَقِي سَوْفَ يُذَكَّرُ فِي الْبِلَادِ
 پس لعنت کرنے والوں کی لعنت سے میں بد بخت نہیں ہو سکتا اور میری سچائی کا ضرور ملکوں میں ذکر کیا جائے گا۔

وَكَأْسٍ قَدْ شَرِبْنَا فِي وَهَادٍ وَأُخْرَى نَشْرَبُنْ فَوْقَ الْمَصَادِ
اور بہت سے پیالے تو ہم نے پست زمین میں پیئے ہیں اور دوسرے پیالے ہم پہاڑ کی
چوٹی پر پیئیں گے۔

وَلَسْتُ أَخَافُ مِنْ مَوْتِي وَ قَتْلِي إِذَا مَا كَانَ مَوْتِي فِي الْجِهَادِ
میں اپنی موت اور قتل سے نہیں ڈرتا جب کہ میری موت جہاد میں واقع ہو۔
وَأَثَرْنَا الْحَيِّبَ عَلَى حَيَاةٍ وَقُمْنَا لِلشَّهَادَةِ بِالْعَنَادِ
اور ہم نے اپنے محبوب کو اپنی زندگی پر ترجیح دی ہے اور ہم پوری تیاری سے شہادت پانے پر کمر بستہ ہیں۔
وَمَا الْخُسْرَانُ فِي مَوْتِ بِنَفْوَى وَخُسْرُ الْمَرْءِ فِي سُبُلِ الْفَسَادِ
اور تقویٰ پر موت آنے میں کوئی خسارہ نہیں انسان کا خسارہ تو فساد کی راہوں میں ہوتا ہے۔

وَإِنِّي قَدْ خَرَجْتُ إِلَى ذُكَاةٍ فَفَارَتْ عَيْنُ نُورٍ مِّنْ فُؤَادِي
اور بے شک میں ایک سورج کی طرف نکل کھڑا ہوا تو میرے دل سے ایک نور کا چشمہ پھوٹ پڑا۔
بِحَمْدِ اللَّهِ إِنَّ الْحَبَّ مَعَنَا وَمَا يَرْمِي مَتَاعِي بِالْكَسَادِ
الحمد للہ کہ ہمارا محبوب (خدا) ہمارے ساتھ ہے اور وہ میرے سامان کو کساد بازاری کا
شکار نہیں ہونے دے گا۔

وَيُدِينُنِي بِحَضْرَتِهِ بِلُطْفٍ وَيَسْقِينِي مُدَامَ الْإِتِّحَادِ
اور وہ مہربانی سے مجھے اپنی جناب میں قریب کرتا ہے اور مجھے وصل کی شراب پلاتا ہے۔
وَإِنَّ هِدَايَةَ الْفَرَقَانِ دِينِي وَأَدْعُوكُمْ إِلَى نَهْجِ السِّدَادِ
اور بے شک قرآن کی ہدایت ہی میرا دین ہے اور میں تمہیں بھی درست راستے کی طرف بلاتا ہوں۔
فَقُمْ إِنْ شِئْتَ كَالْأَحْبَابِ طَوْعًا وَإِمَّا شِئْتَ فَاجْلِسْ فِي الْأَعَادِي
اگر تو چاہے تو دوستوں کی طرح (اپنی) خوشی سے اٹھ اور اگر چاہے تو تو دشمنوں میں بیٹھا رہ۔

وَقَدْ بَارَى الْعَدُوَّ بِعَزْمٍ حَرَبٍ وَبَارَزْنَا فَيَا قَوْمِي بَدَادٍ
اور بے شک دشمن لڑائی کے ارادے سے سامنے آ گیا اور ہم بھی مقابلہ میں نکلے ہیں۔ پس اے میری قوم!
میرے مد مقابل کو سامنے لا۔

وَكَانَ نَصِيحَةً لِّلَّهِ فَرَضِي فَقَدْ بَلَّغْتُ فَرَضِي بِالْوَدَادِ
اور خدا کے لئے نصیحت کرنا میرا فرض تھا اور میں نے اپنا فرض دوستانہ جذبات کے ساتھ پورا کر دیا ہے۔

پیارے بھائی! میں رات کو (چھپ کر) آنے
والے شخص کی طرح نہیں آیا۔ نہ میں سیلاب کی
خس و خاشاک ہوں۔ میں عین ضرورت کے وقت
اور صدی کے سر پر آیا ہوں اور اللہ نے مجھے اس
صدی کا مجدد بنایا ہے تاکہ تجدید دین کروں۔ اور یہ
(بات) احادیث صحیحہ میں بھی آئی ہے کہ اللہ اس
امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک شخص مبعوث
فرمائے گا جو اُس کے دین کی تجدید کرے گا۔ سو
اس صدی کے مجدد کو تلاش کرو اور اس پر غور و فکر کرو،
کیونکہ اللہ غور و فکر کرنے والوں کی تائید فرماتا ہے۔
اور دیگر احادیث میں آیا ہے کہ جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو زمین نے
چیخ کر یہ کہا: اے میرے رب! میں تو انبیاء
صلوات اللہ علیہم اجمعین کی تشریف آوری سے تا
روز قیامت خالی رہ گئی ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ

أيها الأخ العزيز! ما جئت
كطارق ليل أو غشاء سيل إن
جئت إلا في وقت الضرورة
وعلى رأس المائة وجعلني الله
لهذه المائة مجددًا لأجدد الدين
وقد جاء في الأخبار الصحيحة
أن الله يبعث لهذه الأمة على
رأس كل مائة من يجدد دينها
فتحسس من مجدد هذه المائة؟
وتفكر فإن الله يؤيد المتفكرين.
وقد جاء في أخبار أُخرى أن
رسول الله صلى الله عليه وسلم
لما توفى صاحت الأرض
فقال: يا رب بقيت خالية إلى
يوم القيامة من أقدام الأنبياء

نے اُس (زمین) کی طرف وحی کی اور فرمایا کہ میں تیری دھرتی پر ایسے لوگ پیدا کروں گا جن کے دل انبیاء کے دلوں کی مانند ہوں گے، اُن میں بعض قطب، بعض ابدال اور بعض غوث ہوں گے اور کچھ ان کے علاوہ ہوں گے اور یہ سب ایسے ہوں گے جن سے اللہ کلام کرے گا اور انہیں الہام فرمائے گا۔ ان میں بعض ایسے ہوں گے جن کا دل نوح، ابراہیم اور موسیٰ کے دل جیسا ہو گا اور ان میں ایک وہ بھی ہوگا جس کا دل عیسیٰ کے دل جیسا ہوگا اور یہ سب انبیاء کے قدموں پر آئیں گے۔

پس اے میرے بھائی! اللہ کی رحمت کے آثار دیکھ کہ کس طرح اس نے اس امت کو عزت بخشی اور انہیں بنی اسرائیل کے نبیوں کے مشابہ بنا دیا۔ اگر تو تعجب کرے تو تعجب تو ان لوگوں کی بات پر ہے جو یہ کہتے ہیں کہ مسیح کا مثیل کیسے آ گیا؟ اور یہ تو سراسر کلمہ کفر ہے۔ وہ نہ تو اللہ اور اس کے رسول کے قول پر نگاہ ڈالتے ہیں اور نہ ہی وہ آیات و احادیث پر غور کرتے ہیں۔ بس نیند کے ماتوں کی طرح زندگی گزار رہے ہیں۔

اے میرے بھائی! بخاری اور دیگر صحاح پر غور کر کہ ہمارے نبی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم

صلاة الله عليهم أجمعين .
فأوحى الله تعالى إليها وقال :
إني أخلق عليك أناساً قلوبهم
كقلوب الأنبياء منهم الأقطاب
ومنهم الأبدال ومنهم الغوث .
وَمِنْهُمْ دُونَ ذَلِكَ وَكُلٌّ مِنَ
الْمُكَلَّمِينَ الْمَلْهُمِينَ وَمِنْهُمْ مَنْ
يَكُونُ قَلْبُهُ كَقَلْبِ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ
وَمُوسَى وَمِنْهُمْ الَّذِي كَانَ قَلْبُهُ
كَقَلْبِ عِيسَى وَيَجِئُونَ عَلِيَّ
أَقْدَامَ النَّبِيِّينَ .

فانظر يا أخي آثارَ رحمة الله
كيف أكرم هذه الأمة وجعلهم
بأنبياء بنى إسرائيل مُشابهين .
وإن تعجب فعجب قول الذين
يقولون : كيف جاء مثيل المسيح
وإن هذه إلا كلمة الكفر ولا
ينظرون إلى ما قال الله ورسوله
ولا يتفكرون في الآيات والآثار
ويعيشون كالتائميين .

يا أخي انظر في البخاری
وغیره من الصحاح كيف بشر

نَبِيْنَا وَرَسُولْنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِهِ قَوْمٌ يَكْفُرُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ وَيُسَمَّوْنَ مُحَدِّثِينَ. وَقَالَ اللَّهُ جَلَّ شَأْنُهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ. وَثَلَاثَةٌ مِنَ الْآخِرِينَ. وَحَثَّ عِبَادَهُ عَلَى دَعَا: إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ فَمَا مَعْنَى الدَّعَاءِ لَوْ كُنَّا مِنَ الْمُحْرَمِينَ؟ وَأَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَوْلَادُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ وَمَا كَانَ الْإِنْعَامُ مِنْ قِسْمِ دَرَاهِمٍ وَدِينَارِ بَلْ مِنْ قِسْمِ عُلُومٍ وَمَعَارِفٍ وَنَزُولِ بَرَكَاتٍ وَأَنْوَارٍ كَمَا تَقَرَّرَ عِنْدَ الْعَارِفِينَ.

وَإِذَا أَمَرْنَا بِهَذِهِ الدَّعَاءِ فِي كُلِّ صَلَاةٍ فَمَا أَمَرْنَا رَبَّنَا إِلَّا لِيُسْتَجَابَ دَعَاؤُنَا وَنُعْطَى مَا

نے کس طرح بشارت دی اور فرمایا کہ: آپ کی امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو نبی نہ ہوتے ہوئے بھی شرف مکالمہ پائیں گے اور وہ محدث کہلائیں گے۔ نیز اللہ جل شانہ نے فرمایا: ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ. وَثَلَاثَةٌ مِنَ الْآخِرِينَ۔ نیز اس نے اپنے بندوں کو اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی دعا کی ترغیب دی (بتاؤ) اگر ہم نے محروم ہی رہنا تھا تو پھر اس دعا کا کیا مطلب؟ تو جانتا ہے کہ جن پر اللہ نے اول طور پر انعام فرمایا وہ نبی اور رسول ہی ہیں۔ اور یہ انعام از قسم درہم و دینار نہیں بلکہ علوم و معارف اور برکات و انوار کے نزول کی طرح کا انعام ہے۔ جیسا کہ عارفوں کے ہاں مسلم ہے۔

اور جب ہر نماز میں یہ دعا کرنے کا ہمیں حکم ہے تو ہمارے رب نے ہمیں یہ حکم صرف اس لئے دیا ہے تاکہ ہماری یہ دعا قبول کی جائے اور ہمیں

۱۔ پہلوں میں سے ایک بڑی جماعت ہے اور پچھلوں میں سے بھی ایک بڑی جماعت ہے۔ (الواقعة: ۲۰، ۲۱)

۲۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیا۔ (الفاتحة: ۷، ۶)

بھی وہ انعامات دیئے جائیں جو اس نے مرسلوں کو عطا کئے۔ اللہ عَزَّ اسْمُهُ نے ہمیں اُن انعامات کے دیئے جانے کی بشارت دی ہے جو اس نے ہم سے پہلے انبیاء اور رسولوں پر انعام کئے اور اُس نے ہمیں اُن (رسولوں) کا وارث بنایا۔ پھر ہم ان انعامات کا کیسے انکار کر سکتے ہیں؟ اور ہم کیسے اندھے لوگوں کی طرح ہو جائیں؟ اور یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ اپنے وعدوں کو موکد کرنے کے بعد وعدہ خلافی کرے اور ہمیں خائب و خاسر بنا دے۔

اے میرے بھائی! تو جانتا ہے کہ منعم علیہ گروہ کے سردار انبیاء اور رسل ہی ہیں اور اللہ نے ان کی ہدایت اور ان کی سی کامل بصیرت عطا کئے جانے کی ہمیں بشارت دی ہے جو صرف اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے اور اس کے نشانات دیکھنے کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تجھے معاف فرمائے، تو نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ اللہ کے اولیاء مکالمات و مخاطبات الہیہ سے محروم ہوتے ہیں اور (اللہ) اُن سے ہمکلام نہیں ہوتا؟

اے میرے بھائی! تو جانتا ہے کہ امت مسلمہ کی کتابیں، اللہ کے اپنے اولیاء سے مکالمات اور حق تعالیٰ کے اپنے مقرب بندوں کے ساتھ

أُعْطَى مِنَ الْإِنْعَامَاتِ لِلْمُرْسَلِينَ .
وَقَدْ بَشَّرْنَا عَزَّ اسْمُهُ بَعْطَاءِ
إِنْعَامَاتٍ أَنْعَمَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءِ
وَالرُّسُلِ مِنْ قَبْلِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ
وَارِثِينَ . فَكَيْفَ نَكْفُرُ بِهَذِهِ
الْإِنْعَامَاتِ وَنَكُونُ كَقَوْمِ عَمِينَ؟
وَكَيْفَ يُمْكِنُ أَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ
مَوَاعِيدَهُ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَيَجْعَلْنَا مِنَ
الْمُخَيَّبِينَ؟

أَنْتَ تَعْلَمُ يَا أُخِي أَنْ سِرَاةَ
الْمُنْعَمِينَ عَلَيْهِمْ هُمُ الْأَنْبِيَاءُ
وَالرُّسُلُ وَقَدْ بَشَّرْنَا اللَّهُ بَعْطَاءِ
هُدَاهُمْ وَبصيرتهم الكاملة التي
لَا تَحْصُلُ إِلَّا بَعْدَ مُكَالِمَةِ اللَّهِ
تَعَالَى أَوْ رُؤْيَا آيَاتِهِ . عَفَا اللَّهُ
عَنْكَ كَيْفَ زَعَمْتَ أَنْ أَوْلِيَاءِ
اللَّهِ مُحْرَمُونَ مِنْ مُكَالِمَةِ اللَّهِ
وَمُخَاطَبَاتِهِ وَليَسُوا مِنَ
الْمُكَلَّمِينَ؟

يَا أُخِي أَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ كُتُبَ
الْقَوْمِ مَمْلُوءَةٌ مِنْ ذِكْرِ مُكَالِمَاتِ
اللَّهِ بِأَوْلِيَائِهِ وَمُخَاطَبَاتِ حَضْرَةِ

الحق بعباده المقربين وهو
الكريم الذي يُلقى الروح على
من يشاء من عباده ويزيد من
يشاء في الإيمان واليقين. أما
قرأت في "فتوح الغيب" الذي
لسيدى الشيخ عبد القادر
الجيلانى كيف ذكر حقيقة
المكالمات؟ وقال: إن الله تعالى
يكلم أولياءه بكلام بليغ لذيد
وينبئهم من أسرار ويخبرهم من
أخبار ويعطيهم علم الأنبياء
ونور الأنبياء وبصيرة الأنبياء
ومعجزات الأنبياء ولكن وراثه
لا أصالة ويجعلهم متصرفين في
الأرض والسموات وفي جميع
ملكوت الله. فانظر إلى مراتبهم
ولا تتعجب فإن الله فياض يعطى
عباده ما يشاء وليس بضنين.
والله قص علينا قصص الملهمين
في كتابه العزيز وأنبأنا أنه كلم
أم موسى عليه السلام وكلم
ذا القرنين وكلم الحواريين.

مخاطبات کے ذکر سے بھری پڑی ہیں۔ اور وہ کریم
ذات ہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے
وحی نازل فرما دیتی ہے اور جسے چاہے اُسے ایمان
اور یقین میں بڑھا دیتی ہے۔ کیا تو نے فتوح
الغیب میں جو سیدی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ
عنه کی تصنیف ہے، نہیں پڑھا کہ کس طرح انہوں
نے مکالمات کی حقیقت کا ذکر فرمایا ہے؟ وہ
فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء سے نہایت
بلیغ ولذیذ کلمات سے ہمکلام ہوتا، اپنے رموز و اسرار
سے انہیں آگاہ کرتا اور اہم خبروں سے باخبر رکھتا
ہے اور انہیں انبیاء کا علم، انبیاء کا نور، انبیاء کی
بصیرت اور انبیاء کے معجزات عطا فرماتا ہے۔ لیکن
(یہ عطا) انہیں (ظلی طور) وراثتاً ملتی ہے نہ کہ
اصالتاً۔ اور وہ (خدا) انہیں زمین اور آسمانوں اور
تمام الہی بادشاہت میں تصرف عطا کرتا ہے۔ پس
تو ان کے مراتب کو دیکھ اور تعجب مت کر کیونکہ اللہ
بڑا فیاض ہے، اپنے بندوں کو جو چاہتا ہے عطا
کردیتا ہے اور وہ بخیل نہیں۔ اللہ نے اپنی کتاب
عزیز: (قرآن) میں الہام پانے والوں کے
واقعات ہمارے لئے بیان فرمائے ہیں۔ اور اس
نے ہمیں بتایا ہے کہ اس نے موسیٰ علیہ السلام کی
والدہ سے کلام کیا۔ ذوالقرنین سے اور حواریوں

سے بھی کلام فرمایا۔ جبکہ ان میں سے کوئی ایک بھی نبی تھا نہ رسول۔ ہاں یہ سب اس کے محبوب بندوں میں سے تھے۔ کیا یہ عجیب تر بات نہیں کہ اللہ بنی اسرائیل کی خواتین سے تو ہمکلام ہو اور انہیں اپنے مکالمات و مخاطبات کا عز و شرف بخشے۔ (لیکن) وہ اس امت کے مردوں کو بھی ان (مکالمات و مخاطبات) سے بہرہ مند نہ فرمائے، حالانکہ یہ خیر المرسلین ﷺ کی امت ہے اور اُس نے خود اس کا نام خیر الامم رکھا۔ اور تمام امتوں کا اس پر خاتمہ فرمایا۔ اور فرمایا کہ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْآخِرِينَ یعنی اس (گروہ) میں کامل خواتین اور کامل مرد بڑی کثرت سے ہوں گے۔

اے میرے بھائی! اللہ تجھے دونوں جہانوں میں عافیت سے رکھے، تجھے معلوم ہے کہ اس زمانہ میں ایک ایسے مجدد کے ظہور کی ضرورت کس قدر شدت اختیار کر گئی ہے جو دین کی تائید کرے، دلائل و براہین قائم کرے اور شیطانوں کو رجم کرے۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ ضلالت غالب آچکی ہے۔ کافروں کے حملے عام ہو گئے ہیں اور ہر طرف سے احاطہ کر لیا ہے۔ کتنی ہی امتیں تباہ اور ہلاک ہو گئیں۔ کیا تو یہ مفسد نہیں دیکھ رہا؟ کیا اسلام پر نازل ہونے والے مصائب سے تجھے دکھ

وما كان أحدٌ منهم نبياً ولا رسولاً ولكن كانوا من عبادة المحبوبين. أليس من أعجب العجائب أن يكلم الله نساء بنى إسرائيل ويعطى لهنّ عِزَّةَ مكالماته وشرف مخاطباته وما يعطى لرجال هذه الأمة نصيباً منها وهي أمة خير المرسلين؟ وقد سماها خير الأمم وختَمَ بها الأمم كلها وقال: ثَلَاثَةٌ مِنَ الْآخِرِينَ يعنى فيها كثير من المكملات والمكملين.

وَأنت تری یا اخی عافاک اللہ فی الدارین کیف اشتدت الحاجة فی هذه الأيام إلی ظهور مجدد یؤید الدین و یقیم البراہین و یرجم الشیاطین. ألا تری أن الضلالة قد غلبت و غارات الکافرین عمّت و أحاطت. و کم من أمم تبّت و هلکت؟ ألا تنظر هذه المفساد؟ ألسنت من المتألّمین علی مصائب الإسلام؟

ألم تأتک أخبارها أو أنت من الغافلین؟ أما تکاثرت فتن الکفار؟ أما جاء وقت ظهور الآثار؟ أما عمّت الفتن فی البراری والبلاد والدیار؟ أما جاء وقت رحمة أرحم الراحمین؟ أما عنّ لنا فی زمننا هذا قبل الذیاب فی لیلۃ فتیة الشیاب غدافیة الإهاب وصرنا کالمحصورین؟
 أنظر یا أخی کیف أحاط بالناس ظلام وظلم ومظلمة وخوفنا من کلّ طرف بأنواع النباح وارتفعت الأصوات بالأرنان والنیاح وضربت علینا المسکنة بالاکتساح وصال الکفار کالحین المجتاح وعفت آثار التقوی والصلاح وصبت علینا مصائب لو صبت علی الجبال لدکتها وكسرتها کالرداح وامتألت الأرض شرکاً وکذبا وزوراً ومن الأفعال القباح وتراءت صفوف الطالحین.

نہیں پہنچتا؟ کیا یہ خبریں تجھ تک نہیں پہنچیں یا پھر تو اس سے بے خبر ہے؟ (بتا) کیا کافروں کے فتنے بڑھتے ہی نہیں جارہے؟ کیا علامات و نشانات کے ظہور کا وقت نہیں آ گیا؟ کیا بیابانوں، شہروں اور ملکوں میں فتنے عام نہیں ہو گئے؟ کیا ارحم الراحمین خدا کی رحمت کا وقت نہیں آ گیا؟ کیا ہمارے اس زمانہ میں سخت تاریک و تار رات میں بھیڑیوں کے غول کے غول ظاہر نہیں ہوئے کہ ہم محصور ہو کر رہ گئے ہیں۔

اے میرے بھائی دیکھ! ظلم و جور اور گھٹا ٹوپ اندھیروں نے کس طرح لوگوں کو گھیر رکھا ہے۔ ہر طرف سے کتوں کی طرح طرح کی آوازوں نے ہمیں خوفزدہ کیا ہوا ہے۔ سسکیوں اور نوحوں کی آوازیں بلند ہو گئی ہیں۔ لوٹ مار کر کے ہم پر بے بسی مسلط کر دی گئی ہے۔ اور مہلک موت کی طرح کافر ہم پر ٹوٹ پڑے۔ اور تقویٰ اور نیکی کے آثار معدوم ہو گئے اور ہم پر ایسے مصائب آن پڑے ہیں کہ اگر وہ پہاڑوں پر پڑتے تو وہ انہیں ٹکڑے ٹکڑے اور پیالہ کی طرح چکنا چور کر دیتے۔ اور زمین شرک، کذب، جھوٹ اور افعالِ قبیحہ سے بھر گئی ہے اور بد فطرت لوگ صف در صف ظاہر ہو گئے۔

میں اُن دنوں اسلام کی کسمپرسی کی حالت پر درِ ذہ میں مبتلا عورت کی طرح روتا رہا ہوں۔ میں ہلاکت کی راہوں کو دیکھتا رہا ہوں اور میں خدائے عَلاَم کی مدد کا منتظر رہا۔ پس اللہ قَسَامِ اَزَل کے الطاف و عنایات کی بادِ نسیم چلنے لگی۔ مجھے اعلیٰ درجہ کے الہام اور شرابِ وصل کے مصفاً جام کی بشارت دی گئی جیسے حاملہ عورت کو درِ ذہ کے وقت بیٹے کی بشارت دی جاتی ہے اور میں مسرور ہو گیا اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں اپنی اس خیر کو اپنے رفقاء میں تقسیم کروں اور میرا بھروسہ اللہ کی ذات پر تھا۔ اس پر انہوں نے میری تکفیر کی لعن طعن کیا اور گالیاں دیں اور مجھے سخت مصائب میں مبتلا کر دیا اور مجھے اپنوں اور پرایوں کی زبان درازیوں سے اذیت دی گئی۔

میں نے اکثر علماء کو اپنے نفسوں اور اپنی ہوا و ہوس کے ہاتھوں اسیر پایا۔ اور میں نے انہیں چیتھڑوں میں ملبوس ایسے غلام کی طرح دیکھا جس کی چال میں لنگڑاپن، اس کے کانوں میں بہرہ پن، اس کی آنکھ پر پردہ اور اس کے دل میں بیماری ہو اور وہ اپنے آقا پر بوجھ ہو اور اس میں کوئی ایسی خوبی نہ ہو جو خریداروں کو بھائے اور وہ اپنے بھائیوں کو تو ظلم کا نشانہ بناتے ہیں لیکن اپنے دشمنوں کے وار کو بھول

و كنت أبكى بكاء الماخذ
على ضعف الإسلام في تلك
الأيام وأرى مسالك الهلك
وأنظر إلى عون الله العلام فإذا
العناية تراءت وهبت نسيم الطاف
الله القسام وبُشِّرْتُ بأعلى مراتب
الإلهام وأصفي كأس المُدام كما
تُبشِّرُ الحامل عند مخاضها
بالغلام فصرت من المسرورين.
فأمرت أن أفرق خيري على
رفقتي وكان على الله ثقني
فكفروني ولعنوا وسبوا واضروا
بي الخطوب وألبوا وأوذيت من
السنة القاطنين والمتغربين.

ورأيت أكثر العلماء أسارى
في أيدى أنفسهم وأهوائهم
ورأيتهم كغلام عليه سمل وفي
مشيه قزل وفي آذانه قر وعلی
عینه غشاوة وفي قلبه مرض وهو
كل علی مولاہ و لیس فیہ خیر
یسر المشتريين. يُظهِرون علی
الإخوان شباثة اعتدائهم

وينسون صولة أعدائهم وأرى
 قلوبهم مائلة إلى الصّلات لا إلى
 الصّلاة ويستعجلون للاستهداء
 لا للاستهداء ويُؤثرون ثوب
 الخيلاء على ثواب مواساة
 الأخلاء ويأبرون إخوانهم
 كالعقارب ولو كانوا من الأقارب
 لا يخافون رب الأرباب ولا
 يتقونه في أساليب الاكتساب
 ويسعون إلى باب الأمراء
 وينسون حضرة الكبرياء ثم
 يكفّرون إخوانهم ويحسبون
 أنهم من المحسنين. والذين
 يؤثرون الله على نفوسهم
 وأعراضهم وأموالهم لا يضربهم
 إكفار المكفرين ولا تكذيب
 المكذبين. أليس الله بكاف
 عبده؟ ومن يُصافي مثله
 بالمصافين؟ سبقت رحمته
 حسنات العاملين ولا يضيع
 فضله سعي المجاهدين.

أيها الأخ المكرّم! ارفق فإن

جاتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل صلہ اور
 انعام لینے کی جانب مائل ہیں نہ کہ نماز کی جانب۔
 وہ لوگوں سے ہدیے لینے میں جلدی کرتے ہیں نہ
 کہ ہدایت حاصل کرنے میں۔ دوستوں سے
 عنحواری کرنے کے ثواب پر تکبر کے لباس کو ترجیح
 دیتے ہیں اور اپنے بھائیوں پر بچھوؤں کی طرح
 نیش زنی کرتے ہیں۔ خواہ وہ قریبی رشتے دار ہی
 ہوں۔ انہیں رب الارباب کا کوئی خوف نہیں اور نہ
 ہی کمائی کے ذرائع اختیار کرنے میں وہ اس سے
 ڈرتے ہیں۔ امراء کے دروازوں کی طرف دوڑ کر
 جاتے ہیں۔ (مگر) خدائے کبریا کی بارگاہ کو بھول
 جاتے ہیں۔ پھر وہ اپنے بھائیوں کی تکفیر کرتے ہیں
 اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ عمدہ کام کرنے والے ہیں اور
 وہ لوگ جو اللہ کو اپنے نفوس، اپنی عزتوں اور اپنے
 مالوں پر مقدم رکھتے ہیں، انہیں مکفرین کی تکفیر اور
 مکذبین کی تکذیب کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ کیا
 اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں؟ اور کون ہے
 جو اخلاص رکھنے والوں کے ساتھ اس جیسی خالص
 محبت کر سکتا ہو؟ اس کی رحمت عمل کرنے والوں کی
 نیکیوں پر سبقت لے گئی ہے اور اس کا فضل مجاہدہ
 کرنے والوں کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔

اے معزز بھائی! نرمی اختیار کر کیونکہ نرمی

تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہے اور نیک لوگوں کی علامات میں سے ہے اور تجھ پر لازم ہے کہ اپنے شبہات کو میرے سامنے پیش کرتا کہ تجھے ضائع شدہ چیز عطا کروں اور تو مجھے انشاء اللہ سچا دوست اور خدمت گزاروں کی طرح رفیق راہ پائے گا اور مجھے اللہ نے اپنی جناب سے ایسی قوت عطا فرمائی ہے جس سے میں لوگوں کے دلوں سے ہر طرح کا شبہ دور کرتا ہوں اور اُس نے مجھ پر خلق (خدا) کو تعلیم دینے، اتمام حجت اور حق نمائی کے دروازے کھول دیئے ہیں اور میں بفضلہ تعالیٰ یقیناً تائید یافتہ ہوں۔ لیکن وہ لوگ جو حق جوہ نہیں وہ مجھے نہیں پہچانتے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نشانات دیکھے مگر پھر بھی وہ منکر ہیں وہ (مجھ پر) حملہ کرتے، گالیاں دیتے اور گہری تیز نظروں سے دیکھتے ہیں اور قریب ہیں کہ وہ غصے کے مارے پھٹ پڑیں وہ ہدایت کے طالبوں کی طرح غور و فکر نہیں کرتے۔

بخدا میں صادق ہوں، مفتری نہیں۔ اور بخدا میں اس حقیر دنیا اور اس کے مردار کا طلب گار نہیں۔ بدگمانی کرنے والوں پر افسوس اور اسی طرح حد سے بڑھنے والوں پر افسوس صد افسوس!

الرفق رأس الخیرات ومن علامات الصالحین. وعلیک أن تعرض علی شُبہاتک لکی أعطیک ما فاتک وستجدنی إن شاء اللہ صديقاً صادقاً ورفیق الطریق کالخدامین. وقد أعطانی اللہ من لدنہ قوة فادراً بها عن قلوب الناس شبهة وفتح علی أبواب تعلیم الخلق وإتمام الحجّة وإراءة الحق وإنی من فضلہ لمن المؤمنین. ولكن الذین لا یتبعون الحق فهم لا یعرفوننی وقد رأوا آیات من اللہ تعالیٰ ثم هم من المنکرین. یصولون ویسبون ویحملقون وکادوا یتمیرون من الغیظ ولا یفکرون کالمسترشدین.

وواللہ انی صادق ولست من المفترین. وواللہ انی لست خاطب الدنيا الدنیة وجیفتها فیا حسرة علی الظانین ظنّ السوء ویا حسرة علی المسرفین!

إنما مثلى كمثل رجل آثر حباً
 على كل شيء وتبتل إليه وسعى
 فى ميادين الاقتراب واقترعد
 للقاءه غارب الاغتراب وترك
 تراب الوطن وصحبة الأتراب
 وقصد مدينة حبيبه وذهب
 وترك لِحبه البيت والفضة
 والذهب وترك النفس
 لمحبوبه حتى صار كالفانين .
 وبعزة الله وجلاله إني آثرت
 وجه ربى على كل وجه وبابه
 على كل باب ورضاءه على كل
 رضاء . وبعزته إنه معى فى كل
 وقتى وأنا معه فى كل حين .
 وآثرت دولة الدين وهى تكفينى
 ولو لم يكن حبة لتجهيزى
 وتكفينى . وإنى منعم مع يد
 الإملاق وفارغ من الأنفس
 والآفاق وشغفنى ربى حباً
 وأشرب فى قلبى وجهه وأنا منه
 بمنزلة لا يعلمها أحد من
 العالمين . أيها العزيز! كان بعض

میری حالت ایک ایسے شخص کی سی ہے جس
 نے (اپنے) محبوب کو ہر دوسری چیز پر ترجیح دی ہو
 اور اُس کا ہو گیا ہو اور قرب پانے کے میدانوں
 میں پوری کوشش کی ہو اور اس کی ملاقات کے لئے
 لمبے سفر پر روانہ ہوا ہو۔ اور اس نے خاکِ وطن اور
 صحبتِ یاراں کو خیر باد کہہ دیا ہو اور دیارِ حبیب کا
 قصد کیا اور چل دیا ہو اور اس نے اپنے محبوب کی خاطر
 گھر بار اور سیم و زر کو خیر باد کہہ دیا ہو بلکہ اس حد
 تک کہ اپنے محبوب کے لئے خود فراموش ہو چکا ہو
 کہ اس کی حالت فانیوں جیسی ہو گئی ہو۔ مجھے اللہ کی
 عزت اور جلال کی قسم کہ میں نے اپنے رب کے
 رخِ تاباں کو ہر چہرے پر اور اس کے دروازے کو
 ہر دروازے پر اور اُس کی رضا کو ہر رضا پر مقدم رکھا
 ہے اور قسم ہے اُس کی عزت کی کہ وہ ہر آن میرے
 ساتھ اور میں ہر دم اُس کے ساتھ ہوں۔ میں نے
 دین کی دولت کو ترجیح دی اور وہی میرے لئے کافی
 ہے خواہ میری تہمید و تکفین کے لئے ایک دانہ تک نہ
 ہو۔ تنگدستی اور انفس و آفاق سے تہی دامن ہونے
 کے باوجود میں آسودہ ہوں۔ میرے رب کی محبت
 میرے رگ و پے میں سرایت کر گئی ہے اور اس کا
 وجہ کریم میرے دل میں گھر کر گیا ہے اور میرا مرتبہ
 اس کی بارگاہِ عالی میں وہ ہے جسے کائنات کا کوئی فرد

الأسرار في أوائل الزمان مستورًا
وكذلك كان قدرا مقدورًا ثم
في زماننا تبين القضاء وبرح
الخفاء وظهر خطأ العاسفين.

وكذلك فعل ربنا ليقيم
المتكبرين من علماء السوء
ويظهر قدرته على رغم أنف
المتعصبين. وإن مثل نزول
المسيح كمثل نزول إيليا قد
وعد الله لنزوله ثم جاء يحيى
مقامه إن في ذلك لهدى
للمتفكرين. وإن كنت لا تعلم
فاسأل اليهود والنصارى وقد
تواترت هذه القصة عندهم وما
اختلف فيها اثنان ففتش ولا تكن
من المتعاسين.

أيها الأخ العزيز! إن قصة
إيليا من المتواترات القطعية
اليقينية في أهل الكتاب و
كشف الله تلك الحقيقة
على أنبيائهم فبهدهم اقتده
ولا تكن من المبدعين. ثم

نہیں جانتا۔ اے عزیز من! ابتدائے زمانہ میں کچھ
اسرار و رموز در پردہ تھے اور ایسا ہونا مقدر تھا۔ مگر پھر
ہمارے اس زمانے میں وہ قضا و قدر کھل کر سامنے
آگئی، پردہ ہٹ گیا اور ظالموں کی غلطی ظاہر ہوگئی۔

ہمارے رب نے ایسا ہی کیا تاکہ وہ علماء سوء
میں سے متکبر گروہ کا صفایا کرے اور متعصب
لوگوں کے علی الرغم اپنی قدرت کو ظاہر کرے۔
نزول مسیح کی مثال نزول ایلیا جیسی ہے کہ اللہ
نے اس (ایلیا) کے نزول کا وعدہ فرمایا لیکن
اُن کی جگہ یحییٰ آ گیا۔ اس میں غور و فکر کرنے
والوں کے لئے سامان ہدایت ہے۔ اگر تجھے
معلوم نہیں تو یہودیوں اور عیسائیوں سے
دریافت کر لے۔ اُن کے ہاں یہ قصہ تو اتر سے
آیا ہے اور اس بارے میں کوئی دورائے
نہیں۔ لہذا اچھی طرح سے تحقیق کر اور اکڑ باز
نہ بن۔

اے پیارے بھائی! اہل کتاب میں ایلیا کا
قصہ قطعی یقینی متواترات میں سے ہے اور اس
حقیقت کو اللہ نے ان انبیاء (بنی اسرائیل) پر
منکشف کر دیا ہے، لہذا تو ان کی ہدایت کی
پیروی کر اور بدعتیوں میں سے نہ بن۔ پھر
واضح ہو کہ ہم نے اُسی مثال کو مضبوطی سے تھاما

اور پکڑا ہے جو پہلے سے واضح ہو چکی تھی۔ لیکن تمہارے پاس تو کوئی مثال نہیں پھر (بتاؤ) کہ ہم میں سے کونسا فریق امن کا زیادہ حقدار ہے۔ لہذا بدعتوں پر جرأت نہ کرو۔ اگر تم اللہ کی سنن سے لاعلم ہو تو اہل ذکر سے دریافت کر لو اگر فی الواقعہ تمہیں (حق کی) جستجو ہے۔ ہم نے اللہ کی اُس سنت کو جو تم سے پہلے لوگوں میں جاری ہو چکی ہے تم پر واضح کر دیا ہے۔ لیکن تم نے اپنے دعوے کے حق میں کوئی سنت الہی بیان نہیں کی۔ (سچ تو یہ ہے کہ) تم اللہ کی سنت میں ہرگز کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے، لہذا بے باک لوگوں کی طرح مخالفت نہ کرو۔

تم جانتے ہو کہ اللہ نے اپنی کتاب (قرآن) میں تمہارے اقوال کو رد کیا ہے اور وفاتِ مسیح کا ذکر اس نے توفیٰ کے لفظ کے ساتھ اُسی طرح کیا ہے جیسا کہ اُس نے ہمارے نبی کریمؐ کی وفات کا ذکر اسی لفظ (توفیٰ) سے کیا ہے۔ مسیح کے بارے میں تو تم اس لفظ کی تاویل کرتے ہو لیکن ہمارے سید و مولا ﷺ کے متعلق اس کی تاویل نہیں کرتے تب تو یہ بڑی ناقص تقسیم اور اللہ کے دین میں خیانت ہے۔ لیکن تم اللہ سے نہیں ڈرتے اور سوچ سمجھ کر

اعلم أننا قد اعتصمنا وتمسكنا
بمثال قد انجلى من قبل ولا
مثال لكم فأى فريق أحق
بالأمن؟ فلا تجترءوا على
المحدثات واسألوا أهل
الذكر إن كنتم لا تعلمون
سنن الله إن كنتم من الطالبين.
وإننا أريناكم سنة الله في
الذين خلوا من قبلكم وما
بينتم من سنة على دعواكم
ولن تجدوا السنن الله تبديلا
فلا تخالفوا كالمجترئين.

وأنتم تعلمون أن الله
قدرد على أقوالكم في
كتابه وذكر موت المسيح
بلفظ التوفى كما ذكر
موت نبينا بذلك اللفظ
فأنتم تؤولون ذلك اللفظ
في المسيح وأما في سيدنا
فلا تؤولونه فتلك إذا
قسمة ضيزى وخيانة في
دين الله ولكنكم لا تتقونه

ولا تجيئون تدبراً بل تذرِقون
 كطائر في وقت طيرانه ولا
 تنزلون لتصفية ولا تخافون
 حَبْضَ قِيَّاسِ الصَّادِقِينَ. وَإِنْ
 كُنْتُمْ عَلَىٰ حَقِّ مَبِينٍ فَلَمْ
 لَا تَأْتُونَنِي بِآيَةٍ شَاهِدَةٍ
 عَلَىٰ حَيَاةِ الْمَسِيحِ وَنَزْوَلِهِ
 وَعَلَىٰ سُنَّةِ خَلْتِ مَنْ قَبْلُ؟
 وَكَيْفَ نَقْبَلُ بِدَعَاكُمْ
 الَّتِي تُخَالِفُ كِتَابَ اللَّهِ
 وَسُنَنَ رَسُولِهِ وَسُنَنَ
 الصَّادِقِينَ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ
 قَبْلُ؟ أُنْقَبِلُ قَوْلَكُمْ وَنَذَرُ قَوْلَ
 أَصْدَقِ الْمُعَلِّمِينَ؟ فَأَيُّهَا
 الشَّيْخُ الصَّالِحُ! لَا تَكْذِبُوا
 آيَاتِ اللَّهِ وَلَا تَغْمِطُوا نِعْمَتَهُ
 بَعْدَ نَزْوَلِهَا وَلَا تَزِدْهُوا
 الْمَأْمُورِينَ. وَإِنَّ الَّذِينَ
 يُنْوِرُونَ مِنْ نُورِ رَبِّهِمْ
 لَا يَخَافُونَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ
 فَلَا تُسَمُّ أَحَدًا مِنْهُمْ وَجِلًّا
 وَلَا خَجِلًّا وَلَا تَبَارِزُ اللَّهَ

جواب نہیں دیتے۔ بلکہ تم ایک محو پرواز پرندے
 کی طرح بیٹھ کرتے ہو اور صفائی کے لئے نیچے
 نہیں اُترتے اور صادقوں کی تیر اندازی سے
 نہیں ڈرتے اور اگر تم واضح حق پر قائم ہو تو پھر
 مسیح کی حیات اور اُس کے نزول پر اور (اس
 ضمن میں) گذشتہ سنت الہی پر شاہد کوئی آیت
 پیش کیوں نہیں کرتے؟ اور ہم تمہاری ان
 بدعتوں کو کیسے قبول کر سکتے ہیں جو کتاب اللہ
 (قرآن) اور اس کے رسول کی سنت کے مخالف
 ہیں۔ نیز ان راستبازوں کے طرزِ عمل کے بھی
 مخالف ہیں جو پہلے گزر چکے ہیں؟ کیا ہم تمہارے
 قول کو قبول کر لیں اور تمام معلمین میں سے سب
 سے زیادہ راستباز (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قول
 کو چھوڑ دیں؟ پس اے نیک بزرگ! اللہ کی
 آیات کی تکذیب مت کرو اور اس کی نعمتوں کی
 اُن کے نازل ہونے کے بعد تحقیر مت کرو۔ اور
 مامورین کو نظرِ استخفاف سے نہ دیکھو۔ وہ لوگ
 جو اپنے رب کے نور سے منور کئے جاتے ہیں۔ وہ
 اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے لہذا تو ان میں
 سے کسی کو بھی ڈر پوک اور شرمندہ کے نام سے
 موسوم نہ کرو۔ اللہ سے برسرِ پیکار نہ ہو اور
 آسمانوں اور زمین کے پروردگار کے خلاف

جرات نہ دکھا اور ان واہموں کے پیچھے نہ لگ کہ جن کی حقیقت کا تجھے علم نہیں۔ اور یقیناً ظن حق کے مقابل پر کچھ بھی کام نہیں آتا۔ پس حق غالب آئے گا اور تجھے ندامت ہوگی۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے جھوٹ کا وبال مجھ پر پڑے گا اور اگر میں سچا ہوا تو اللہ میری مدد اور نصرت فرمائے گا اور تمام مخلوق کو میری صداقت اور میرا نور دکھلائے گا اور اللہ اپنے صادق بندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔

میری طرح بہت سے اولیاء و اقطاب اور ائمہ کی تکفیر کی گئی۔ ان میں سے بعض مصلوب ہوئے اور بعض مقتول ہوئے اور بعض کو ان کے وطنوں اور گھروں سے بے در کر دیا گیا اور انہیں اذیت دی گئی یہاں تک کہ اللہ کی نصرت ان کے پاس آگئی۔ نہ تو وہ ضائع کئے گئے اور نہ ہی نامراد ہوئے۔ (بلکہ) اللہ نے انہیں برکت و عزت میں بڑھایا اور کثیر دلوں کو ان کی جانب مائل کر دیا اور ان کی برکات کے آثار بعد میں آنے والی صدیوں تک پہنچا دیئے۔ اسی طرح میرے رب نے مجھے بشارت دی

ولا تجترء علی رب السماوات
والارض ولا تقف ظنونا
لا تعلم حقیقتها وإن الظن
لا یغنی من الحق شیئاً فیظہر
الحق وتکون من المتندّمین.
إِنَّ أَكْ كاذباً فعلى وبال
کذبی وإن أك صادقاً
فالله یعیننی وینصرنی
ویرى الخلق صدقى ونورى
والله لا یضیع عباده الصادقین.

وقد کُفّر مثلی کثیر
من الأولیاء والأقطاب والأئمة
فبعضهم صلبوا وقتلوا
وبعضهم أُخرجوا من
أوطانهم ویدیارهم وأوذوا
حتى جاءهم نصر الله فما
أضیعوا وما خیبوا وزادهم
الله بركةً وعزةً وجعل کثیراً
من أفئدة تهوى إلیهم
وبلّغ آثار برکاتهم إلی قرن
آخرین وکذلک بشرنی ربی

وقال:

”إِنِّي سَأُوتِيكَ ☆ بَرَكَهٗ
وَأَجَلِي أَنْوَارَهَا حَتَّى يَتَبَرَّكَ
بِشِيَابِكَ الْمَلُوكُ وَالسَّلَاطِينُ.“
وقال: ”إِنِّي مُهَيِّنٌ مَنْ أَرَادَ
إِهَانَتَكَ وَإِنَّا كَفِينَاكَ
الْمُسْتَهْزِئِينَ. يَا أَحْمَدُ
بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ مَا رَمَيْتَ
إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى
لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤَهُمْ
وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلَ الْمَجْرَمِينَ.

﴿۱۸﴾

اور فرمایا۔

میں تجھے برکت دوں گا اور اس کے انوار کو
روشن کروں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے
کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور فرمایا۔
میں اس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا
ارادہ کرے گا اور وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی ٹھٹھا
کرتے ہیں ان کے لئے ہم کافی ہیں۔ اے احمد!
خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے۔ جو کچھ تو نے
چلایا وہ تو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا تاکہ تو ان
لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے ڈرائے
نہیں گئے اور تاکہ مجرموں کی راہ کھل جائے۔

☆ الحاشية - من كان يؤمن بالله
وآياته فقد وجب عليه أن يؤمن بأن
الله يوحى إلى من يشاء من عباده
رسولا كان أو غير رسول ويكلم
من يشاء نبيا كان أو من المحدثين.
ألا ترى أن الله تعالى قد أخبر في
كتابه أنه كلم أم موسى وقال:
لَا تَخَافِ وَلَا تَحْزَنِي ۗ إِنَّا آدُوهُ إِلَيْكَ
وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ . وكذلك

حاشیہ۔ جو کوئی اللہ اور اس کی آیات پر ایمان لاتا ہے
اس پر واجب ہے کہ وہ اس امر پر بھی ایمان لائے کہ
اللہ اپنے بندوں میں سے جس کی طرف چاہتا ہے وحی
کرتا ہے، خواہ وہ رسول ہو یا غیر رسول اور جس سے
چاہتا ہے کلام کرتا ہے خواہ وہ نبی ہو یا محدث۔ کیا تم
بنظر غائر نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ
خبر دی ہے کہ اس نے اُمّ موسیٰ سے کلام کیا اور اُسے
کہا کہ لَا تَخَافِ وَلَا تَحْزَنِي ۗ إِنَّا آدُوهُ إِلَيْكَ
وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۔ اور اسی طرح اس نے

لے کوئی خوف نہ کر اور کوئی غم نہ کھا۔ ہم یقیناً اسے تیری طرف دوبارہ لانے والے ہیں اور اسے
مرسلین میں سے ایک رسول بنانے والے ہیں۔ (القصص: ۸)

قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ
 الْمُؤْمِنِينَ. قُلْ جَاءَ الْحَقُّ
 وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ
 كَانَ زَهُوقًا. كُلُّ بَرَكَةٍ
 مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عِلْمٌ
 وَتَعَلَّمَ. وَقُلْ إِنْ افْتَرَيْتُهُ
 فَعَلَىٰ إِجْرَامِي وَيَمْكُرُونَ
 وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرٌ

یعنی معلوم ہو جائے کہ کون تجھ سے برگشتہ ہوتا ہے۔
 کہہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور میں سب
 سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ کہہ حق آیا اور باطل
 بھاگ گیا اور باطل بھاگنے والا ہی تھا۔ ہر ایک
 برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔
 پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس
 نے تعلیم پائی اور کہہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو
 میری گردن پر میرا گناہ ہے۔ وہ لوگ بھی
 تدبیریں کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی تدبیر کر رہا

﴿۱۹﴾

بقیۃ الحاشیہ۔ أوحى إلى الحواریین
 و کَلَّمَ ذَا الْقُرْنَيْنِ وَأَخْبَرَنَا بِهِ فِي
 كِتَابِهِ ثُمَّ بَشَّرْنَا وَقَالَ: تَلَّةٌ
 مِنَ الْأَوَّلِينَ وَتَلَّةٌ مِنَ الْآخِرِينَ
 وَفِي هَذِهِ الْآيَةِ أَشَارَ إِلَىٰ أَنْ هَذِهِ
 الْأُمَّةُ يُكَلِّمُ كَمَا كَلَّمَتِ الْأُمَّةَ مِنْ
 قَبْلِ فَمَنْ كَانَ لَهُ صَدَقٌ رَغْبَةٌ فِي
 الْإِنْعَافِ بِالْقُرْآنِ فَلَا يَتَرَدَّدُ بَعْدَ بَيَانِ
 كِتَابِ اللَّهِ وَلَا يَكُونُ مِنَ الْمُرْتَابِينَ.
 وَمَنْ لَمْ يَبَالِ امْتِنَالًا أَوْ امْرَهُ وَانْتِهَاءً
 نَوَاهِيهِ فَمَا آمَنَ بِهِ وَمَا كَانَ مِنْ

بقیہ حاشیہ - حواریوں کی طرف وحی کی اور ذوالقرنین
 سے کلام کیا۔ اور اس کے متعلق اس نے اپنی کتاب
 میں ہمیں خبر دی پھر ہمیں بشارت دی اور فرمایا۔
 تَلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَتَلَّةٌ مِنَ الْآخِرِينَ
 اور اس آیت میں اس نے یہ اشارہ فرمایا کہ جس طرح
 پہلی امتوں سے کلام کیا گیا اسی طرح اس امت سے
 بھی کلام کیا جائے گا۔ پس جس شخص کو قرآن سے
 نصیحت حاصل کرنے کے لئے سچی رغبت ہوگی۔ تو
 اسے اللہ کی کتاب (قرآن) کی وضاحت کے بعد
 کوئی تردید نہ ہوگا اور نہ وہ شک کرنے والوں میں سے
 ہوگا۔ جو شخص قرآن کے اوامر کی بجا آوری اور اس کی

۱۔ پہلوں میں سے ایک بڑی جماعت ہے اور پچھلوں میں سے بھی ایک بڑی جماعت ہے (الواقعة: ۴۰، ۴۱)

ہے اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر سب سے بہتر ہوتی ہے۔ اسی نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا اس دین کو سب دینوں پر غالب کرے۔ خدا کی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ میں تیرے ساتھ ہوں پس تو ہر ایک جگہ میرے ساتھ رہ، تو جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہ۔ جس طرف تم رخ کرو گے اسی طرف اللہ تعالیٰ کی توجہ ہوگی۔ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے اور مومنین کے لئے موجب فخر بنا کر پیدا کی گئی۔ اور تو خدا کی رحمت سے

الماکرین. هو الذی أرسل
رسولہ بالہدی و دین الحق
لُیظہرہ علی الدین کلہ.
لا مبدلَ لکلمات اللہ.
إنی معک فکُنْ معی اینما
کنت. کُنْ مع اللہ حیثما کنت.
اینما تُولُوا فثمَّ وجہ اللہ. کنتم
خیر أُمَّة أُخْرِجَتْ للناس و فخرًا
للمؤمنین. ولا تیأس من روح

بقیہ حاشیہ۔ نواہی سے باز رہنے کی پرواہ نہیں کرتا تو وہ نہ اس پر ایمان لایا اور نہ وہ مومنوں میں سے ہے اور تمام اولیاء نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محدثوں کے ساتھ مخاطبات و مکالمات ہوتے ہیں، جیسا کہ میرے آقا اور میرے حبیب شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب ”فتوح الغیب“ میں ساکلوں کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا۔ آپ کے کلام کا حاصل یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اہل اللہ کی کچھ علامات ہوتی ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ ان (علامات) میں خوارق اور کشف اور اللہ تعالیٰ کے مکالمات اور اللہ کا خوف اور اس کی خشیت اور اس کی ذات کو دوسروں پر مقدم کرنا ہے اور جو بھی متقیوں کے

بقیة الحاشیة۔ المؤمنین. وقد اتفق
الأولیاء کلہم علی أن للہ تعالیٰ
مخاطباتٍ و مکالماتٍ بالمحدثین
کما قال سیدی و حبیبی الشیخ
عبد القادر الجیلانی رضی اللہ
عنه فی کتابہ ”الفتوح“ تعلیما
للسالکین. و من ملخصات کلامہ
أنہ قال: إن لأهل اللہ علاماتٍ
یُعرفون بها فمنہا الخوارق
والکشف و مکالمات اللہ تعالیٰ
و خوف اللہ و خشیتہ و إیثارہ علی
غیرہ و کلاما یجب للمتقین. و قال:

﴿۲۰﴾

نو امید مت ہو۔ خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔
 خبردار ہو کہ خدا کی مدد قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک دور
 کی راہ سے تجھے پہنچے گی۔ خدا اپنی طرف سے تیری مدد
 کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں
 میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ خدا کی باتیں
 ٹل نہیں سکتیں۔ اور تو ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ
 ہے اور امین ہے۔ اور کہیں گے کہ یہ وحی نہیں ہے یہ
 کلمات تو اپنی طرف سے بنائے گئے ہیں ان کو کہہ
 کہ وہ خدا ہے کہ جس نے یہ کلمات نازل کئے۔ پھر

اللہ. ألا إن روح الله قريب. ألا
 إن نصر الله قريب. يأتيك من
 كل فج عميق. ينصرك الله من
 عنده. ينصرك رجال نوحى
 إليهم من السماء. لا مبدل
 لكلمات الله وإنك اليوم
 لدينا مكين أمين. وقالوا
 إن هذا إلا اختلاق. قل
 الله ثم ذرهم فى حوضهم

بقیہ حاشیہ۔ لئے واجب ہے۔ نیز آپؐ فرماتے
 ہیں۔ جب تو دنیا والوں سے تبتل اختیار کر لے گا تو
 تجھے کہا جائے گا کہ ”اللہ تجھ پر رحم فرمائے اور تجھ سے
 تیرے ارادے اور تیری خواہشات کو مار دے اور جب
 تو اپنے ارادے اور خواہش سے منقطع ہو جائے گا تو
 تجھے کہا جائے گا کہ ”اللہ تجھ پر رحم فرمائے اور تجھے
 زندگی بخشے۔“ اس طرح تو مرحوم لوگوں میں سے ہو
 جائے گا۔ تب تجھے وہ زندگی ملے گی جس کے بعد کوئی
 موت نہیں۔ اور تجھے ایسی دولت عطا ہوگی جس کے
 بعد کوئی فقر نہیں۔ اور تجھے وہ عطا ملے گی جس کے بعد
 کوئی محرومی نہیں اور ایسی راحت ملے گی جس کے بعد
 کوئی دکھ نہیں اور ایسی نعمت عطا کی جائے گی جس کے

بقية الحاشية. إذا مت عن الخلق
 قيل لك: رحمك الله وأماتك
 عن إرادتك ومناك و إذا مت
 عن الإرادة ومناك قيل لك:
 رحمك الله وأحيأك فكن من
 المرحومين. فحينئذ تحيى حياة لا
 موت بعدها وتغنى غناء لا فقر
 بعده وتعطى عطاء لا منع بعده
 وتراخ براحة لا شقاء بعدها وتنعم
 بنعيم لا بؤس بعده وتعلم علماً لا
 جهل بعده وتؤمن أمناً لا تخاف
 بعده وتسعد فلا تشقى وتعز فلا

ان کو لہو و لعب کے خیالات میں چھوڑ دے اور اُس سے زیادہ ظالم اور کون ہے جو خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھے۔ اور تم پر میری رحمت دنیا اور دین میں ہے اور تو یقیناً ان لوگوں میں سے ہے جن کے شامل حال نصرتِ الہی ہوتی ہے۔ تجھے بشارت ہو اے میرے احمد۔ تو میری مراد اور میرے ساتھ ہے۔ میں نے تیری عزت کا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا۔ کیا ان لوگوں کو تعجب ہے تو کہہ خدا ذوالعجاب ہے۔ وہ اپنے بندوں میں

يلعبون. وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ
افتري على الله كذبا. وَإِنَّ
عليك رحمتي في الدنيا
والدين وَإِنَّكَ لَمِنَ
المنصورين. بُشْرَى لَكَ
يَا أَحْمَدَى أَنْتَ مَرَادَى
ومعي غرستُ كرامتك
بيدي. أَكُنْ لِلنَّاسِ عَجَبًا
قُلْ هُوَ اللَّهُ عَجِيبٌ. يَجْتَبِي مِنْ

بقیہ حاشیہ۔ بعد کوئی تنگی نہیں اور ایسا علم دیا جائے گا جس کے بعد کوئی جہالت نہیں اور ایسا امن بخشا جائے گا جس کے بعد کوئی خوف نہیں اور تجھے سعادت ملے گی نہ کہ شقاوت اور تجھے عزت ملے گی نہ کہ ذلت۔ اور تجھے قرب نصیب ہو گا نہ کہ بعد اور تجھے رفعت عطا ہوگی نہ کہ پستی اور تیری تعظیم کی جائے گی نہ کہ تحقیر اور تو پاک و صاف کیا جائے گا اور تجھ پر کوئی میل نہ رہے گی۔ اللہ تجھے نجات بخشے! اور فاسقوں کی راہوں کی الائنوں سے پاک کرے! تب جو امیدیں تیرے متعلق ہیں وہ متحقق ہو جائیں گی اور جو باتیں تیرے حق میں کہی جاتی ہیں وہ سچی ہو جائیں گی اور تو ایسا کبریتِ احمد بن جائے گا کہ دیکھا نہ جائے گا۔ اور تو بے مثال صاحبِ عزت ہو جائے گا اور بلا شرکتِ غیرے

بقية الحاشية. تُذَلَّ وَتُقَرَّبَ فَلَا
تُبْعَدُ وَتُرْفَعُ فَلَا تُوَضَّعُ وَتُعْظَمُ فَلَا
تُحَقَّرُ وَتُطَهَّرُ فَلَا تُدْنَسُ وَنَجَّاجُ
اللَّهِ وَطَهَّرَكَ مِنْ أَدْنَسِ طَرِيقِ
الْفَاسِقِينَ. فَيَتَحَقَّقُ فِيكَ الْأَمَانِي
وَتَصْدُقُ فِيكَ الْأَقْوَابِلُ فَتَكُونُ
كِبْرِيَّتًا أَحْمَرَ فَلَا تَكَادُ تُرَى وَعَزِيْزًا
فَلَا تُمَاتَلُ وَفَرِيدًا فَلَا تُشَارِكُ وَ
وَحِيدًا فَلَا تُجَانَسُ وَتَكُونُ عِنْدَ
رَبِّكَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ لَا مِنْ أَهْلِ
الْأَرْضِينَ. فَرُدُّ الْفَسْرِدِ وَتَسْرُ الْوَتْرِ
غَيْبِ الْغَيْبِ سَسْرَ السَّسْرِ فَحِينِيذِ

سے جسے چاہتا ہے انتخاب کر لیتا ہے۔ وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا اور لوگ پوچھے جاتے ہیں۔ اور یہ دن ہم لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں۔ اور جب خدا مومن کی مدد کرتا ہے تو اس کے کئی حاسد مقرر کر دیتا ہے۔ لوگوں سے لطف کے ساتھ پیش آ اور ان پر رحم کر تو ان میں بمنزلہ موسیٰ کے ہے اس لئے ظالموں کے ظلم پر صبر کر۔ کیا لوگ یہ گمان کر بیٹھے ہیں کہ یہ کہنے پر کہ ہم ایمان لے آئے وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور آزمائے نہیں جائیں گے۔

يَشَاءُ مَنْ عِبَادَهُ لَا يُسْأَلُ
عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ. وَتَلْكَ
الْأَيَّامُ نَدَاؤُهَا بَيْنَ النَّاسِ.
وَإِذَا نَصَرَ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ جَعَلَ
لَهُ الْحَاسِدِينَ. تَلَطَّفُ بِالنَّاسِ
وَتَرْحَمُ عَلَيْهِمْ أَنْتَ فِيهِمْ
بِمَنْزِلَةِ مُوسَى فَاصْبِرْ عَلَى
جُورِ الْجَائِرِينَ. أَحْسِبِ
النَّاسَ أَنْ يُتْرَكَوَأَنْ يَقُولُوا

بقیہ حاشیہ - یکتا اور ایسا منفرد کہ جس کا کوئی ہمتا نہ ہو اور تو اللہ کی جناب میں آسمانی وجود ہو جائے گا نہ کہ زمینی بلکہ تو یکتا اور واحد (بے مثل وجود) غیب میں فنا اور نہاں در نہاں ہو جائے گا۔ تب تو ہر رسول، نبی، اور صدیق کا وارث ہو جائے گا اور جو جو انوار و اسرار، برکات و مخاطبات، وحی و مکالمات وغیرہ رب العالمین کے نشانات انہیں عطا کئے گئے وہ تجھے بھی دیئے جائیں گے اور تجھ پر ولایت ختم ہوگی اور تو ابدال کا محور بن جائے گا۔ تیرے طفیل مشکلات دور ہوں گی اور بارشیں سیراب کریں گی اور فصلیں اُگیں گی اور تیرے طفیل ہی خواص و عام کے مصائب و شدائد اور سرحدوں میں بسنے والوں اور راعی اور رعایا اور

بَقِيَّةُ الْحَاشِيَةِ تَكُونُ وَارِثَ كُلِّ
رَسُولٍ وَنَبِيِّ وَصِدِّيقٍ فَتُعْطَى كُلَّ
مَا أُعْطُوا مِنَ الْأَنْوَارِ وَالْأَسْرَارِ
وَالْبَرَكَاتِ وَالْمَخَاطَبَاتِ وَالْوَحْيِ
وَالْمَكَالِمَاتِ وَغَيْرِهَا مِنْ آيَاتِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَبِكَ تُخْتَمُ الْوَلَايَةُ
وَإِلَيْكَ تَصُدَّرُ الْأَبْدَالُ وَبِكَ
تُنْكَشَفُ الْكُرُوبُ وَبِكَ تُسْقَى
الْغِيُوثُ وَبِكَ تُنْبِتُ الزَّرْعُ
وَبِكَ تُدْفَعُ الْبَلَايَا وَالْمَحَنُ مِنَ
الْخِصَاصِ وَالْعَامِّ وَأَهْلِ الشُّغُورِ
وَالرَّاعِي وَالرَّعَايَا وَالْأُمَّةِ وَالْأُمَّةِ

گا۔ اس جگہ ایک فتنہ ہے۔ پس صبر کر جیسا کہ
اولوالعزم (نبیوں) نے صبر کیا۔ خبردار وہ
آزمائش خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے تا وہ
تجھ سے بہت محبت کرے۔ اللہ تعالیٰ تجھے تیرا
اجر پورا پورا دے گا اور تیرا رب تجھ سے
راضی ہوگا اور تیرے نام کو کمال بخشے گا اور یہ
لوگ تو تجھے محض تمسخر کا نشانہ بناتے ہیں۔ تو
کہہ کہ میں یقیناً راستباز ہوں۔ پس تم ایک وقت
تک میرے نشانوں کا انتظار کرو۔ تمام تعریف

آمنا وهم لا يُفْتَنون. الفتنۃ
هلهنا فاصبر كما صبر أولوا
العزم. ألا إنها فتنة من الله
ليحبّ حبًّا جمًّا. وفي الله
أجرک ویرضی عنک ربک
و یتیم اسمک. و إن
یتخذونک إلا هزواً قل: إني
من الصادقین فانتظروا آیاتی
حتى حين. الحمد لله الذی

بقیہ حاشیہ۔ اماموں اور امت نیز کل جہان کے
آلام کا ازالہ ہوگا اور تو علاقوں اور وہاں کے لوگوں کا
محافظ ہوگا اور مامورین میں سے ہوگا۔ تیری طرف
پیادہ و سوار تیز قدموں سے چل کر آئیں گے۔ نیز
تمام اشیاء کے خالق خدا کے اذن سے جو دو سخا اور
خدمت کے ہاتھ ہر حال میں تیری طرف بڑھیں
گے اور زبانیں پاکیزہ ذکر کے ساتھ اور ہر جگہ
حمد و ثناء کے گیت گاتی ہوں تیری طرف آئیں گی،
اور اہل ایمان میں سے کوئی دو شخص بھی تیری طرف
سے اختلاف نہ کریں گے۔ اور علماء اور اُمّیین کے
دل تیری طرف مائل ہو جائیں گے (خدائے ازل
کی زبان تجھے پکارے گی اور رب الملک تجھے تعلیم

بقیة الحاشیة۔ وسائر البرایا فتكون
شحنة البلاد والعباد ومن
المأمورین. فينطلق إليك الأرجلُ
بالسعی والترحال والأبدی بالبدل
والعطاء والخدمة بإذن خالق
الأشیاء فی سائر الأحوال والألسنُ
بالذکر الطیب والحمد والثناء فی
جميع المحال ولا یختلف إلیک
اثنان من أهل الإيمان وتهوی
إلیک أفئدة من العلماء والأُمّیین
ویدعوك لسان الأزل و یعلمک
ربُّ الملک و یکسوک أنواراً منه

اللہ کے لئے ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ کہہ یہ میرے رب کا فضل ہے اور میں تو اپنے آپ کو تمام قسم کے خطابات سے الگ رکھتا ہوں اور میں تو مسلمانوں میں سے ایک ہوں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہہ کی پھونکوں سے بجھادیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے نور کو کمال تک پہنچائے گا اور دین کو زندہ کرے گا۔ ہم تجھ پر آسمان سے نشانات اتارنا چاہتے ہیں اور دشمنوں کو ریزہ ریزہ کر دینا چاہتے ہیں۔ خدائے رحمن کا حکم ہے اس کے خلیفہ کے لئے

جَعَلَكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ. قُلْ هَذَا فَضْلُ رَبِّي وَإِنِّي أَحْرَدٌ نَفْسِي مِنْ ضُرُوبِ الْخَطَابِ وَإِنِّي أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. يَرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ يَتِمُّ نُورَهُ وَيُحْيِي الدِّينَ. نَرِيدُ أَنْ نُنَزِّلَ عَلَيْكَ آيَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَنَمزِّقَ الْأَعْدَاءَ كُلَّ مَمزِّقٍ. حُكْمُ اللَّهِ

بقیہ حاشیہ - دے گا اور اپنی جناب سے انوار کے پیرہن اور پوشاک تجھے پہنائے گا اور تجھے انبیاء و صدیقین میں سے گزشتہ اول درجہ کے اہل علم کے مراتب پر فائز فرمائے گا۔ تب امر تکوین اور خوارق تجھے عطاء کئے جائیں گے پس یہ تصرفات ظاہر عقل اور حکم میں تجھ سے دیکھے جائیں گے اور حقیقی علم میں وہ خدا کا ارادہ اور فعل ہوں گے تب تو ایسے دردمند لوگوں اور منکسر المزاج گروہ میں شامل ہو جائے گا کہ جن کے دلوں میں انکسار ہے اور جن کی بشری خواہشات چکنا چور ہو گئی ہیں اور ان کی طبعی خواہشات ان سے الگ کر دی گئی ہیں جس کے نتیجے میں ربانی ارادہ اور روزمرہ کی خواہشات لازمہ ان کے لئے ایک نئے رنگ میں

بَقِيَةِ الْحَاشِيَةِ وَالْحُلُلِ وَيُنزِلُكَ مَنَازِلَ مَنْ سَلَفَ مِنْ أَوْلَى الْعِلْمِ الْأَوَّلِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالصِّدِّيقِينَ. فَحِينَئِذٍ يُضَافُ إِلَيْكَ التَّكْوِينِ وَخَرَقَ الْعَادَاتِ فَيُرَى ذَلِكَ مِنْكَ فِي ظَاهِرِ الْعَقْلِ وَالْحَكْمِ وَهُوَ فِعْلُ اللَّهِ وَإِرَادَتُهُ حَقًّا فِي الْعِلْمِ فَتَدْخُلُ حِينَئِذٍ فِي قَوْمٍ مُوجِعٍ وَفِي زَمْرَةِ الْمُنْكَسِرِينَ الَّذِينَ انْكَسَرَتْ قُلُوبُهُمْ وَكُسِرَتْ إِرَادَاتُهُمُ الْبَشَرِيَّةُ وَأُزِيلَتْ شَهَوَاتُهُمُ الطَّبِيعِيَّةُ فَاسْتَوْنَفَتْ لَهُمْ إِرَادَةَ رَبَّانِيَّةٍ

جس کی بادشاہت آسمانی ہے۔ پس اللہ پر توکل کر۔ ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے حکم سے کشتی بنا جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ تیری نہیں بلکہ خدا کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں پر ہوتا ہے۔ اور کئی گروہ ایسے ہیں جن پر عذاب واجب ہو چکا اور وہ تدبیریں کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں؟ پھر ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی

الرحمن لخلیفة الله السلطان.
فتوکل علی الله واصنع
الفلک بأعیننا ووحینا ان
الذین یبایعونک إنما یبایعون
الله ید الله فوق أیدیهم وأمم
حق علیهم العذاب. ویمکرون
والله خیر الماکرین. قل عندی
شهادة من الله فهل أنتم مؤمنون.
قل عندی شهادة من الله فهل

﴿۲۳﴾

بقیہ حاشیہ۔ ظہور پذیر ہو جاتی ہیں جن سے وہ بالکل بدل جاتے ہیں اور اللہ کے افعال اولیاء اور ابدال پر کچھ اس طرح منکشف ہوتے ہیں جو عقول کو دنگ کر دیتے ہیں اور وہ خارق عادت و سنت ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے پُر لطف کلام اور محبت بھری باتیں کرتا ہے اور انہیں عظیم عطایا اور مراتب عالیہ اور اپنے قرب کی ایسی بشارت دیتا ہے کہ جس سے ان کا ہر معاملہ اللہ کی طرف پلٹ جاتا ہے۔ گزشتہ زمانوں میں ان جیسے (عالی مقام بزرگوں کے کارہائے نمایاں) کا اتنا تذکرہ ہے کہ جس کے بیان سے قلم (کی سیاہی) خشک ہو گئی اور (یہ سب کچھ) اللہ کے فضل و رحم اور اس کی طرف سے انہیں (جریدہ عالم میں) تادمِ آخر

بقیة الحاشیة۔ وشهوات وظیفة
وکانوا من المبدلین. ویكشف
لأولیاء والأبدال من أفعال الله ما
یبهر العقول ویخرق العادات
والرسوم ویکلمهم الله تعالی
بالکلام اللذیذ والحديث الأیس
والبشارة بالموهب الجسام
والسمازل العالیة والقرب منه مما
سیؤول أمرهم إلیه وجفَّ به القلم
من أقسامهم فی سابق الدهور
فضلا منه ورحمة وإثباتاً منه لهم
فی الدنيا إلی بلوغ الأجل وهو

گواہی ہے پس کیا تم قبول کرو گے یا نہیں؟ میرے ساتھ میرا رب ہے عنقریب وہ میرا راہ کھول دے گا۔ اے میرے رب! مجھے دکھلا کہ تو کیونکر مڑوں کوزندہ کرتا ہے۔ اے میرے رب! مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر۔ اے میرے رب! مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تُو خیر الوارثین ہے۔ اے میرے رب! امتِ محمدیہ کی اصلاح کر۔ اے ہمارے رب! ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر دے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے اور

أنتم مسلمون. إن معی ربی
سیہدین.

رب ارنی کیف تحیی
الموتی. رب اغفر وارحم
من السماء. رب لا تذرنی
فرداً وأنت خیر الوارثین.
رب أصلح أمة محمد.
ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق
وأنت خیر الفاتحین.

بقیہ حاشیہ - ثبات بخشے کی وجہ سے ہوا اور یہی ان کے لئے ارحم الراحمین خدا کی طرف سے وقتِ مقدر تھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی کتاب میں فرمایا ہے۔ کہ اے ابن آدم! میں اللہ ہوں اور میرے سوا کوئی معبود نہیں (جب) میں کسی شے کے متعلق کہتا ہوں کہ ہو جا، تو وہ ہونے لگتی ہے اور ہو کر رہتی ہے۔ تو میری اطاعت کر۔ میں تجھے بھی ایسا بنا دوں گا کہ (اگر) تو کسی شے کے متعلق یہ کہے گا کہ ہو جا تو وہ ہونے لگے گی۔ اللہ نے فی الواقعہ اپنے اولیاء کو زمین کے لئے بطور پہاڑ اور برج بنایا ہے اور دنیا کو ان کے لئے جَنَّة المَآوِی بنا دیا ہے۔ اُن کے لئے دو جنتیں ہیں۔ دنیا اور آخرت۔ اور وہ اُس پہاڑ کی مانند ہیں جو زمین میں

بقیة الحاشیة۔ الوقت المقدر لهم
من ارحم الراحمین. وقال اللہ
تعالیٰ فی بعض کتبہ: یا بن آدم أنا
اللہ لا إله إلا أنا. أقول للشیء: کُن
فیکون. أعطنی أجعلک تقول
للشیء: کُن فیکون. قد جعل اللہ
أولیاءه أوتاد الأرض وجعل الدنیا
لهم جنة المأوی فلهم جنتان:
الدنیا والآخرة. وهم كالجبل الذی
رسا و تفرّدوا فی الصدق والوفاء
والتقوی فتَنَحَّ عن طریقهم ولا
تُزاحمُ یا مسکین. الرجال الذین ما

اللہ کے سوا تجھے اوروں سے ڈراتے ہیں۔ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا۔ خدا عرش سے تیری تعریف کر رہا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ اے احمد! تیرا نام پورا ہو جائے گا اور میرا نام پورا نہیں ہوگا۔ تو دنیا میں ایسے طور پر رہ کہ گویا تو ایک غریب الوطن بلکہ ایک راہرو ہے اور صالح اور راستباز لوگوں میں سے ہو۔ میں نے تجھے چن لیا اور اپنی محبت تیرے پر ڈال دی۔ توحید کو پکڑو۔ توحید کو پکڑو

وَيُخَوِّفُونَكَ مِنْ دُونِهِ إِنَّكَ
بِأَعْيُنِنَا. سَمَّيْتُكَ الْمَتَوَكَّلَ.
يُحْمَدُكَ اللَّهُ مِنْ عَرْشِهِ.
نُحْمَدُكَ وَنُصَلِّي. يَا أَحْمَدُ يَتَمَّ
اسْمُكَ وَلَا يَتَمَّ اسْمِي. كُنْ فِي
الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ
سَبِيلٍ وَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ
الصَّادِقِينَ. أَنَا اخْتَرْتُكَ
وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِنِّي.
خُذُوا التَّوْحِيدَ التَّوْحِيدَ

بقیہ حاشیہ - محکم گڑا ہو، وہ (اولیاء) صدق و وفا اور تقویٰ میں منفرد ہو گئے۔ لہذا (بہتر یہی ہے کہ) اے مسکین! تو ان کے راستے سے ہٹ جا۔ اور مزاحمت نہ کر۔ یہ (اولیاء) وہ لوگ ہیں کہ (ان کے) باپوں، ماؤں، بیٹیوں اور بیٹوں میں سے کوئی بھی انہیں قصد حق سے روک نہ سکا۔ اس لئے یہ لوگ میرے رب نے جو پیدا کیا اور زمین میں پھیلا یا اُس میں سے بہترین مخلوق ہیں۔ پس اُن سب پر اللہ کی سلامتی اور اُس کی عنایات و برکات نازل ہوں۔ اے سالکِ راہ! جب تیرا علم اور تیرا یقین مضبوط اور تجھے شرح صدر عطا ہو جائے گا اور جب تیرا نورِ قلب قوی ہو جائے اور

بقية الحاشية - قَيَدَهُمْ أَحَدٌ عَنْ قَصْدِ
الْحَقِّ مِنَ الْآبَاءِ وَالْأُمَّهَاتِ وَالْبَنَاتِ
وَالْبَنِينَ فَهَمَّ خَيْرٌ مِمَّنْ خَلَقَ رَبِّي وَبَثَّ
فِي الْأَرْضِ وَذُرّاً فَعَلِيهِمْ سَلَامُ اللَّهِ
وَتَحْيَاتِهِ وَبَرَكَاتِهِ أَجْمَعِينَ. أَيُّهَا
السَّالِكُ! إِذَا قَوِيَ عِلْمُكَ وَ
يَقِينُكَ وَشَرِحَ صَدْرُكَ وَقَوِيَ
نُورُ قَلْبِكَ وَزَادَ قَرْبُكَ مِنَ
مَوْلَاكَ وَمَكَانُكَ لَدَيْهِ وَأَمَانَتُكَ
عِنْدَهُ وَأَهْلِيَّتُكَ لِحِفْظِ الْأَسْرَارِ
فَعُلِّمَتْ مِنْ لَدُنْهِ وَيَأْتِيكَ قِسْمُكَ

اے فارس کے بیٹو! اور تو ان لوگوں کو جو ایمان لائے
یہ خوشخبری سنا کہ ان کا قدم خدا کے نزدیک صدق
کا قدم ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے روگردانی نہ
کر اور لوگوں کے ملنے سے نہ تھک اور اطاعت
اختیار کرنے والوں کے لئے اپنے بازو کو جھکا۔ جو
صُفَّہ میں رہنے والے ہیں اور تُو کیا جانتا ہے کہ کیا
ہیں صُفَّہ میں رہنے والے۔ تو دیکھے گا کہ ان کی
آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ وہ تیرے پر
درود بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا!

يا أبناء الفارس. وبشّر الذين
آمنوا أن لهم قدم صدقٍ
عند ربهم. ولا تصعّر
لخلق الله ولا تسأم من
الناس واخفض جناحك
للمسلمين. أصحاب الصفة وما
أدراك ما أصحاب الصفة؟
تري أعينهم تفيض من الدمع
يصلون عليك ربنا إننا سمعنا

بقیہ حاشیہ - اپنے مولیٰ سے تیرا قرب اور اس کی بارگاہ
میں تیرا مرتبہ، اور اس کی جناب میں تیری امانت اور
حفظ اسرار کے لئے تیری استعداد بڑھ جائے تو تجھے اُس
کی درگاہ سے علم عطا کیا جائے گا اور موت سے پہلے ہی
تجھے تیرا نصیب مل جائے گا اور یہ اس کے فضل و احسان
اور اس کی عنایت سے تیرے لئے بہت بڑا اعزاز ہوگا
اور تیری حرمت و عفت کے لئے باعثِ توقیر۔ پس
خدا کے ایسے حکم صریح سے جس پر کوئی غبار نہیں اور روشن
سورج جیسے واضح دلائل سے اور ہر لذیذ شے سے زیادہ
لذیذ کلام سے اور ایسے سچے الہام سے جو شک و شبہ
سے پاک اور نفسانی خیالات اور شیطانِ لعین کے وساوس
سے پاک ہو تو صاحبِ تکوین بن جائے گا۔ یہاں

بقية الحاشية. قبل حين. وتلك
كرامة لك وإجلالٌ لحرمتك
فضلاً منه ومنّةٌ وموهبةٌ ثم يردُ
عليك التكوين فتكُون بالآذن
الصريح الذى لا غبار عليه
والدلالات اللاحقة كالشمس
المنيرة و بكلامٍ لذیذٍ الذّ من كل
لذیذٍ وإلهامٍ صدقٍ من غير تلّبسٍ
مُصَفّى من هواجس النفس
ووساوس الشيطان اللعين. تمّ
كلام السيد الجليل قطب الوقت
إمام الزمان رضى الله عنه وقد

ہم نے ایک منادی کرنے والے کی آواز سنی جو ایمان کی طرف بلاتا ہے۔ اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے۔ پس ہمیں بھی گواہوں میں لکھ۔ تیری شان عجیب ہے اور تیرا اجر قریب ہے اور آسمانوں اور زمینوں کی ایک فوج تیرے ساتھ ہے۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ پس وہ وقت آتا ہے کہ تُو مدد دیا جائے گا اور دنیا میں مشہور کیا جائے گا۔ اے احمد! تو برکت دیا گیا اور جو کچھ اللہ نے تجھے برکت دی وہ تیرا ہی حق تھا۔ تو میری درگاہ

منادياً ينادى للإيمان ربنا آمنا
فاكتبنا مع الشاهدين. شأنك
عجيب وأجرك قريب ومعك
جند السموات والأرضين.
أنت منى بمنزلة توحيدى
وتفريدى فحان أن تُعانَ وتُعرفَ
بين الناس. بوركت يا أحمد
وكان ما بارك الله فيك
حقاً فيك. أنت وجية فى

بقیہ حاشیہ۔ جناب جلالت مآب قطب دوران اور امام زمان رضی اللہ عنہ کا کلام ختم ہوا۔ ہم نے یہاں جو لکھا ہے وہ ہماری طرف سے ان کے (فرمودات) کا صرف خلاصہ ہے۔ اس لئے اگر تمہیں کوئی شک و شبہ ہو تو ان کی کتاب ”فتوح الغیب“ کی طرف رجوع کریں۔ امام موصوف (حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی) کے کلام سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ جس طرح انبیاء پر وحی نازل ہوتی ہے ویسے ہی اولیاء پر بھی نازل ہوتی ہے اور نزول وحی میں کوئی فرق نہیں خواہ نبی کی طرف ہو یا ولی کی جانب۔ ان میں سے ہر ایک کو اللہ کے مکالمات و مخاطبات سے حسب مدارج حصہ ملتا ہے۔

بقية الحاشية۔ كتبناہ بتلخیص مناً
فارجع إلى كتابه: ”فتوح الغيب“
إن كنت من المرتابين. وقد ظهر
من كلام الإمام الموصوف أن
الوحي كما ينزل على الأنبياء
كذلك ينزل على الأولياء ولا
فرق في نزول الوحي بين أن
يكون إلى نبي أو ولي ولكل
حظ من مكالمات الله تعالى
ومخاطباته على حسب المدارج.
نعم لوحي الأنبياء شأن أتم

میں وجیہ ہے۔ میں نے تجھے اپنے لئے چنا۔ تو میرے حضور وہ مرتبہ رکھتا ہے جس کو دنیا نہیں جانتی اور خدا ایسا نہیں کہ تجھ کو چھوڑ دے جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلاوے۔ یوسف اور اس کے اقبال کی طرف دیکھ۔ اللہ تعالیٰ اپنے امر پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ میں نے چاہا کہ میں خلیفہ بناؤں پس میں نے آدم کو پیدا کیا تاکہ وہ شریعت کو قائم کرے اور دین کو زندہ کرے۔ ولی کی

حضرتی۔ اخترتک لِنَفْسِي
وَأَنْتَ مَنِي بِمَنْزِلَةِ لَا يَعْلَمُهَا
الْخَلْقُ. وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَتْرَكَكَ
حَتَّى يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ.
انظُرْ إِلَى يَوْسُفَ وَإِقْبَالَهِ وَاللَّهُ
غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَكِنْ أَكْثَرُ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ. أَرَدْتُ أَنْ
اسْتَخْلَفَ فَاخْلَقْتُ آدَمَ لِيَقِيمَ
الشَّرِيعَةَ وَيَحْيِيَ الدِّينَ. كِتَاب

بقیہ حاشیہ۔ ہاں انبیاء کی وحی شان میں اتم اور اکمل ہوتی ہے اور وحی کی تمام اقسام میں قوی ترویجی ہمارے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی ہے۔

(حضرت) مجدد امام سرہندی شیخ احمد رضی اللہ عنہ نے ایک مکتوب میں جس میں انہوں نے اپنے ایک مرید محمد صدیق کو بعض وصیتیں تحریر کی ہیں یہ فرمایا ہے۔ میاں صدیق! یاد رکھو کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ایک بشر سے کلام بھی تو بالمشافہ ہوتا ہے اور یہ انبیاء سے ہوتا ہے اور کبھی کبھی ان کے بعض کامل تبعین سے ہوتا ہے۔ اور جب اس قسم کا کلام ان میں سے کسی کے ساتھ کثرت سے ہو تو ایسے شخص کو

بقية الحاشية. وأقوى
أقسام الوحي وحى رسولنا
خاتم النبیین.

وقال المجدد الإمام السرهندي
الشيخ أحمد رضی اللہ عنہ فی
مکتوب یکتب فیہ بعض الوصایا
إلى مریده محمد صدیق: اعلم أيها
الصدیق أن كلامه سبحانه مع
البشر قد يكون شفاهاً وذلك
الأفراد من الأنبياء وقد يكون
ذلك لبعض الكمل من متابعيهم وإذا

کتاب علی کی ذوالفقار ہے۔ اور اگر ایمان ثریا سے لٹکا ہوتا تو ابناء فارس میں سے ایک شخص اسے وہاں سے بھی لے آتا۔ قریب ہے کہ اس کا تیل روشن ہو جائے اگر چہ آگ اسے چھوئی بھی نہ ہو۔ اللہ کا رسول تمام رسولوں کے لباس میں۔ کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ اور محمد پر اور محمد کی آل پر درود بھیج جو تمام بنی آدم کا سردار اور خاتم النبیین ہے۔ تیرا رب تجھ پر رحمت کرے گا

الولیٰ ذوالفقار علی ولو کان
الإیمان معلقا بالثریا لنالہ رجل
من أبناء الفارس . یکاد زیتہ
یضیء ولو لم تمسسه نار . جرئ
اللہ فی حُلل المرسلین . قل إن
کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحیبکم اللہ . وصل علی محمد
وآل محمد سید ولد آدم وخاتم
النبیین . یرحمک ربک

بقیہ حاشیہ - محدث کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے یہ نہ ہی الہام ہوتا ہے اور نہ ہی دل میں ڈالا جانے والا القاء ہوتا ہے۔ اور نہ ہی ایسا کلام ہوتا ہے جو فرشتہ کے واسطے سے ہو بلکہ یہ وہ کلام ہے جس سے ایک کامل انسان مخاطب کیا جاتا ہے۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے مخصوص کر لیتا ہے۔ یہاں احمد سرہندی کا کلام ختم ہوتا ہے۔ اگر تو منکروں میں سے ہے تو ان کے کلام کی طرف رجوع کر اور اس شخص کے قصے کو یاد کر جس نے یہ کہا تھا کہ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي لِحالانکہ وہ رسولوں میں سے نہیں تھا۔ نیز اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو یاد کر۔

بقیة الحاشیة۔ کثر هذا القسم من
الکلام مع واحد منهم یسمی مُحدَّثًا
وهذا غیر الإلهام و غیر الإلقاء فی
الروع و غیر الکلام الذی مع الملک
إنما یخاطب بهذا الکلام الإنسان
الکامل واللہ یختص برحمته من
یشاء . تم کلامہ فارجعُ إلی کلامہ
إن كنت من المنکرین . واذکر قصة
من قال : وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي وما
کان من المرسلین . واذکر ما قال

۱! میں نے ایسا اپنی مرضی سے نہیں کیا۔ (الکھف: ۸۲)

ويعصمك من عنده وإن لم
يعصمك الناس . يعصمك الله
من عنده وإن لم يعصمك أحد
من أهل الأرضين . تَبَّتْ يَدَا
أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ مَا كَانَ لَهُ أَنْ
يَدْخُلَ فِيهَا إِلَّا خَائِفًا . وَمَا
أَصَابَكَ فَمِنَ اللَّهِ وَاعْلَمْ أَنَّ
الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ . وَأَنْذِرْ
عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ إِنَّا سُنُرِبِهِمْ

اور اپنی جناب سے تیری حفاظت کا سامان کرے گا
اگرچہ لوگ تیری حفاظت نہ کریں اللہ تعالیٰ اپنی جناب
سے تیری حفاظت کرے گا اگرچہ روئے زمین کے
لوگوں میں سے کوئی بھی تیری حفاظت نہ کرے۔ ابولہب
کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کو
نہیں چاہیے تھا کہ وہ اس کام میں (یعنی تکفیر اور تکذیب
میں) دخل دیتا مگر ڈرتے ہوئے۔ جو تجھ پر آئے وہ
اللہ کی طرف سے ہے اور جان لے کہ نیک انجام
متقیوں کا ہوتا ہے۔ اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو

﴿۲۴﴾

بقية الحاشية - الله تعالى : فَأَرْسَلْنَا
إِلَيْهَا رُوحًا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا
سَوِيًّا قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَنِ
مِنْكَ إِنَّ كُنْتُ تَقِيًّا قَالَ إِنَّمَا
أَنَا رَسُولُ رَبِّكَ لِأَهَبَ لِكَ عِلْمًا
رَبِّيًّا فَانظُرْ كَيْفَ كَلَّمَ مَلَكُ اللَّهِ
مَرْيَمَ وَمَا كَانَتْ نَبِيَّةً فَاتَّقِ اللَّهَ
وَلَا تَكُنِ مِنَ الْمُعْتَدِينَ .
وقد جاء في الحديث الصحيح

بقیہ حاشیہ - فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحًا فَتَمَثَّلَ
لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا . قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ
بِالرَّحْمَنِ مِنْكَ إِنَّ كُنْتُ تَقِيًّا . قَالَ إِنَّمَا
أَنَا رَسُولُ رَبِّكَ لِأَهَبَ لِكَ عِلْمًا رَبِّيًّا
پس غور کر کہ اللہ کے فرشتے نے مریم سے کس طرح
کلام کیا۔ حالانکہ وہ نبی نہ تھیں۔ پس اللہ سے ڈرا اور
زیادتی کرنے والا نہ بن۔
ایک حدیث صحیح میں عمرو بن الحارث سے مروی ہے

۱۔ تب ہم نے اس کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا اور اس نے اس کے لئے ایک مناسب بشر تمثیل اختیار کیا۔ اس نے
کہا میں تجھ سے رحمن کی پناہ میں آتی ہوں اگر تو تقویٰ شعار ہے۔ اس نے کہا میں تو تیرے رب کا محض ایک ایلچی
ہوں تاکہ تجھے ایک پاک خوبرو لڑکا عطا کروں۔ (سورۃ مریم ۱۸ تا ۲۰)

آنے والے عذاب سے ڈرا۔ ہم انہیں اس بیوہ کے متعلق بھی اپنا ایک نشان دکھائیں گے اور اسے تیری طرف لوٹائیں گے۔ یہ امر ہماری جناب سے مقدر ہو چکا ہے اور ہم ہی کرنے والے ہیں۔ یہ لوگ میرے نشانوں کو جھٹلاتے تھے اور مجھ پر تمسخر کرتے تھے۔ پس تجھے نکاح کے متعلق بشارت ہو۔ یہ بات تیرے رب کی طرف سے حق ہے۔ پس تو شک کرنے والوں میں سے مت ہو۔ ہم نے اس کو تیرے ساتھ ملا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی باتیں ٹل نہیں سکتیں اور ہم اسے

آية من آياتنا في الثيبۃ ونردّها
إليك أمرٌ من لدنا إنا كنا
فاعلين. إنهم كانوا يكذبون
بآياتي وكانوا بي من
المستهزئين. فبشرى لك
في النكاح الحق من ربك فلا
تكونن من الممترين. إنا
زوّجناكها لا مبدّل لكلمات
اللّه وإنا راڈوہا إليك إن

بقیہ حاشیہ - کہ ایک جمعہ کے دن (حضرت) عمر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ یکدم خطبہ روک کر دو یا تین دفعہ ایسا ساریۃ الجبل (اے ساریۃ پہاڑ کی طرف) پکارا اور پھر سے خطبہ دینے لگے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ (عمر) دیوانہ ہے۔ کہ خطبہ چھوڑ کر یا ساریۃ الجبل کہہ رہے ہیں۔ ازاں بعد عبدالرحمن بن عوف آپؐ (یعنی حضرت عمر) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بے تکلف آپ سے عرض کی کہ اے امیر المؤمنین! آپ نے اپنے خلاف لوگوں کو باتیں بنانے کا موقعہ دیا ہے۔ (اس لئے کہ) آپ نے اپنے خطبہ کے درمیان بآواز بلند یا ساریۃ الجبل کے الفاظ کہے۔ یہ کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ

بقیۃ الحاشیۃ۔ عن عمرو بن الحارث
قال: بینما عمرٌ یخطب یوم الجمعة
إذا ترک الخطبۃ ونادی
یا ساریۃ الجبل مرتین أو ثلاثاً ثم
أقبل علی خطبۃ. فقال ناسٌ من
أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم: إنه لمجنون ترک خطبۃ
ونادی "یا ساریۃ الجبل". فدخل
علیہ عبد الرحمن بن عوف وكان
ینبسط علیہ فقال: یا أمیر
المؤمنین! تجعل للناس علیک
مقالاً؟ بینما أنت فی خطبتک

تیری طرف واپس لائیں گے۔ تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ یہ ہمارا فضل ہے تا دیکھنے والوں کے لئے ایک نشان ہو۔ دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور روئے زمین کے سب لوگ فنا ہونے والے ہیں۔ اور ہم انہیں اردگرد اور خود ان کی ذات میں نشان دکھائیں گے اور انہیں ہم نافرمانوں کی سزا (کا نمونہ) دکھائیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ ہمارے طرف رجوع کرے گا (اس دن کہا جائے گا کہ) کیا یہ حق نہ تھا؟ بلکہ وہ لوگ

رَبِّكَ فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ
فَضْلٌ مِّنْ لَّدُنَّا لِيَكُونَ آيَةً
لِّلنَّاطِرِينَ . شَاتَانِ تُذَبِّحَانِ
وَ كُلُّ مِّنْ عَلَيْهَا فَا ن . وَ نَرِيهِنَّ
آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَ فِي أَنْفُسِهِنَّ وَ
نَرِيهِنَّ جَزَاءَ الْفَاسِقِينَ . إِذَا جَاءَ
نَصْرُ اللَّهِ وَ الْفَتْحُ وَ انْتَهَى أَمْرُ
الزَّمَانِ إِلَيْنَا أَلَيْسَ هَذَا بِالْحَقِّ بَلِ
الَّذِينَ كَفَرُوا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ .

بقیہ حاشیہ - بخدا مجھے اپنے اوپر اختیار نہ رہا کہ جب میں نے ساریہ اور اس کے ساتھیوں کو پہاڑ کے قریب (دشمن) سے لڑتے ہوئے دیکھا کہ (دشمن) ان پر سامنے سے بھی اور پیچھے سے بھی حملہ کر رہا ہے۔ تو (یہ دیکھ کر) مجھے اپنے آپ پر قابو نہ رہا اور میں نے بے اختیار یسا ساریہ الجبل کے الفاظ کہے۔ تاکہ وہ پہاڑ کے ساتھ ہو جائیں۔ (اور اپنے آپ کو محفوظ کر لیں) ابھی چند روز ہی گزرے تھے کہ ساریہ کا ایلچی اس کا خط لے کر آیا (جس میں یہ لکھا تھا کہ) جمعہ کے روز دشمن سے ہمارا سامنا ہوا تو ہم نے صبح کی نماز سے لے کر جمعہ کے وقت تک ان سے جنگ کی۔ تو عین اس وقت ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو بآواز بلند یہ کہہ رہا تھا کہ

بقية الحاشية - إذ ناديت: "يا سارية الجبل". أي شئء هذا؟ قال: والله ما ملكت ذلك حين رأيت سارية وأصحابه يقاتلون عند جبل ويؤتون من بين أيديهم ومن خلفهم فلم أملك أن قلت: "يا سارية الجبل" ليلحقوا بالجبل. فلم تمض الأيام حتى جاء رسول سارية بكتابه أن القوم لقونا يوم الجمعة فقاتلناهم من حين صلينا الصبح إلى أن حضرت الجمعة فسمعنا

كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَأَحْبَبْتُ أَنْ
 أُعْرَفَ. إِنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
 كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَا هُمَا. قُلْ إِنَّمَا
 أَنَا بَشَرٌ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ
 إِلَهُةٌ وَاحِدٌ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي
 الْقُرْآنِ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ.
 وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمْرًا مِّنْ قَبْلِهِ
 أَفَلَا تَعْقِلُونَ. قُلْ إِن هُدَىٰ اللَّهُ
 هُوَ الْهُدَىٰ وَإِن مَّعِيَ رَبٌّ
 سَيُهْدِيَنِي. رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مَن
 السَّمَاءِ. رَبِّ إِنِّي مَغْلُوبٌ
 فَأَنْتَصِرُ. إِيْلَىٰ إِيْلَىٰ لِمَا سَبَقْتَانِي.
 يَا عَبْدَ الْقَادِرِ إِنِّي مَعَكَ أَسْمَعُ
 وَأُرَىٰ. غَرَسْتُ لَكَ بَيْدِي
 رَحْمَتِي وَقُدْرَتِي وَإِنَّكَ الْيَوْمَ

جنہوں نے کفر کیا کھلی گمراہی میں ہیں۔ میں ایک خزانہ
 پوشیدہ تھا پس میں نے چاہا کہ ظاہر کیا جاؤں۔ آسمان
 اور زمین بند کٹھڑی کی طرح تھے پس ہم نے ان کو کھول
 دیا۔ کہہ میں محض ایک بشر ہوں جس پر وحی کی جاتی
 ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک ہے اور تمام بھلائی اور نیکی
 قرآن میں ہے اور اس کے اسرار تک وہی پہنچ سکتے
 ہیں جو پاک دل ہیں۔ اور میں نے اس سے پہلے ایک
 عمر تم میں بسر کی ہے پس کیا تم سوچتے نہیں۔ کہو اللہ کی
 ہدایت ہی اصل ہدایت ہے اور میرا رب میرے ساتھ
 ہے وہ ضرور میرے لئے رستہ نکالے گا۔ اے میرے
 رب! بخش اور آسمان سے رحمت نازل کر۔ اے
 میرے رب! میں مغلوب ہوں تو میرے دشمن سے
 انتقام لے۔ اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے
 مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ اے عبد القادر! میں تیرے
 ساتھ ہوں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ میں نے اپنے
 ہاتھ سے اپنی رحمت اور قدرت کا درخت تیرے

بَقِيَّةُ الْحَاشِيَةِ - صَوْتٌ مِّنَادٍ يُنَادِي:
 الْجَبَلُ مَرْتَيْنِ فَلِحَقْنَا
 بِالْجَبَلِ فَلَمْ نَزَلْ لِعَدْوَانَا
 قَاهِرِينَ حَتَّىٰ هَزَمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَىٰ
 وَتَرَاءَىٰ فَتَحَ مَبِينٍ - ۱۲ الْمُؤَلَّفُ

بقیہ حاشیہ - پہاڑ، پہاڑ۔ جس پر ہم پہاڑ کے
 ساتھ ہو گئے۔ (اور ایسا حملہ کیا کہ) ہم اپنے
 دشمن پر غالب آتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ
 نے انہیں ہزیمت سے دوچار کر دیا اور (ہم نے)
 فتح مبین پائی۔ ۱۲ المؤلف

لئے لگایا اور تو آج ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ اور امین ہے۔ میں تیرا لازمی چارہ ہوں۔ میں تجھے زندہ کرنے والا ہوں۔ میں نے اپنی طرف سے راستی کی روح تجھ میں پھونکی۔ اور میں نے تجھ پر اپنی جناب سے محبت ڈال دی اور ایسا کیا کہ تو میری آنکھوں کے سامنے تیار کیا جائے۔ اس کھیتی کی طرح ہے جو اپنی کوئل نکالے پھر اسے مضبوط کرے پھر وہ موٹی ہو جائے اور اپنے ڈنٹھل پر کھڑی ہو جائے۔ ہم نے تجھے کھلی کھلی فتح دے دی تا اللہ تیری طرف منسوب کردہ غلطیوں کو چاہے پہلی ہوں یا پچھلی مٹادے۔ پس تو شا کرین میں سے ہو جا۔ کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو جاننے والا نہیں؟ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کو قبول فرمایا اور لوگوں کی جھوٹی تہمتوں سے بری ثابت کیا اور وہ اپنے اللہ کے نزدیک وجیہ ہے اور جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجھلی کرے گا تو اسے پاش پاش کر دے گا اور اللہ کافروں کی تدبیر کو سست کر دے گا اور تاکہ ہم اسے لوگوں کے لئے نشان اور اپنی طرف سے رحمت بنائیں اور تاکہ ہم اسے اپنی طرف سے بزرگی عطا کریں اور ہم اسی طرح محسنوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ تو میرے ساتھ

لَدِينَا مَكِينٌ أَمِينٌ. أَنَا بُدُّكَ
الْإِلَازِمُ أَنَا مَحِييُكَ نَفْخْتُ
فِيكَ مِنْ لَدُنِي رُوحَ الصِّدْقِ.
وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةَ مَنِي
وَلتُصْنَعِ عَلَيَّ عَيْنِي كَزَرْعٍ
أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ
فَاسْتَوَى عَلَيَّ سَوْقَهُ. إِنَّا فَتَحْنَا
لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ
اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا
تَأَخَّرَ فَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ.
أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ. أَلَيْسَ
اللَّهُ عَلِيمًا بِالشَّاكِرِينَ. فَقبِلِ
اللَّهُ عَبْدَهُ وَبِرَّاهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ
عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا. فَلَمَّا تَجَلَّى
رَبُّهُ لِلْجِبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَاللَّهُ
مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ. وَلنَجْعَلْهُ
آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَلنُعْطِيَهُ
مَجْدًا مِنْ لَدُنَّا وَكَذَلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِينَ. أَنْتَ مَعِيَ

ہے اور میں تیرے ساتھ۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔
 اولیاء کے اسرار کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ تو کھلے
 کھلے حق پر ہے۔ دنیا اور آخرت میں وجیہ اور
 مقربین میں سے ہے۔ نادان آدمی ہلاکت کی مارکو
 ہی مانتا ہے وہ میرا بھی دشمن ہے اور تیرا بھی۔ وہ
 صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے
 ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے۔ کہہ اللہ کا حکم آیا سمجھو،
 اس لئے تم جلد بازی نہ کرو۔ تیرے پاس نبیوں کا
 چاند آئے گا اور تیرا کام سہل طور پر حاصل ہو جائے
 گا اور مومنوں کی مدد کرنا ہمارے ذمہ ہو چکا ہے۔
 اس دن حق آئے گا اور سچائی کھل جائے گی اور تم
 نقصان اٹھانے والے نقصان اٹھائیں گے۔ اور تم
 ان غافلوں کو دیکھو گے کہ وہ سجدہ گاہوں پر گر کر کہیں
 گے اے ہمارے رب! ہمیں بخش کہ ہم خطا کار
 تھے۔ (انہیں کہا جائے گا) آج تم پر کوئی سرزنش
 نہیں اللہ تمہیں بخش دے گا اور وہ سب سے بڑھ کر
 رحم کرنے والا ہے۔ تو اس حالت میں وفات پائے
 گا کہ میں تجھ سے راضی ہوں گا۔ تمہارے لئے
 سلامتی ہے اور خوشحالی ہے۔ پس تم اس میں امن
 کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

وَأَنَا مَعَكَ. سَرُّكَ سَرِّي.
 لَا تَحَاطُ أَسْرَارُ الْأَوْلِيَاءِ إِنَّكَ
 عَلَىٰ حَقِّ مَبِينٍ. وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا
 وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقْرَبِينَ. لَا يَصْدَقُ
 السَّفِيهَ إِلَّا ضَرْبَةُ الْإِهْلَاكِ.
 عَدُوٌّ لِي وَعَدُوٌّ لَكَ عَجَلٌ
 جَسَدٌ لَهُ خُورٌ. قُلْ أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ
 فَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُسْتَعْجِلِينَ. يَأْتِيكَ
 قَمَرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَمْرُكَ يَتَأْتِي
 وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرَ الْمُؤْمِنِينَ.
 ۳۰ جولائی ۱۸۹۳ء
 يَوْمَ يَجِيءُ الْحَقُّ وَيُنْكَشِفُ
 الصِّدْقُ وَيَخْسَرُ الْخَاسِرُونَ.
 وَتَسْرِي الْغَافِلِينَ يَخْرُونَ عَلَىٰ
 الْمَسَاجِدِ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا إِنْ كُنَّا
 خَاطِئِينَ. لَا تَشْرِبْ عَلَيْكَ الْيَوْمَ
 يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ
 الرَّاحِمِينَ. تَمُوتُ وَأَنَا رَاضٍ
 مِنْكَ. سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ
 فَادْخُلُوا آمِنِينَ.“

وَأَمَّا عَقَائِدُنَا الَّتِي ثَبَّتْنَا
اللَّهُ عَلَيْهَا فاعلم يا أخی
أَنَا آمَنَّا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا
وَأَمَنَّا بِأَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ .
وَأَمَنَّا بِالْفِرْقَانِ أَنَّهُ مِنَ اللَّهِ
الرَّحْمَنِ وَلَا نَقْبَلُ كُلَّ مَا
يُعَارِضُ الْفِرْقَانَ وَيُخَالِفُ
بَيِّنَاتِهِ وَمُحْكَمَاتِهِ وَقِصَصَهُ
وَلَوْ كَانَ أَمْرًا عَقْلِيًّا أَوْ كَانَ
مِنَ الْآثَارِ الَّتِي سَمَّاهَا أَهْلُ
الْحَدِيثِ حَدِيثًا أَوْ كَانَ مِنْ
أَقْوَالِ الصَّحَابَةِ أَوْ التَّابِعِينَ؛ لِأَنَّ
الْفِرْقَانَ الْكَرِيمَ كِتَابٌ قَدْ ثَبَتَ
تَوَاتُرُهُ لَفْظًا لَفْظًا وَهُوَ وَحْيٌ مَتَلَوٌّ
قَطَعِيٌّ يَقِينِيٌّ وَمَنْ شَكَّ فِي
قَطْعِيَّتِهِ فَهُوَ كَافِرٌ مُرَدُّدٌ عِنْدَنَا
وَمِنَ الْفَاسِقِينَ . وَالْقُرْآنُ
مَخْصُوصٌ بِالْقَطْعِيَّةِ التَّامَّةِ وَلَهُ
مَرْتَبَةٌ فَوْقَ مَرْتَبَةِ كُلِّ كِتَابٍ وَكُلِّ
وَحْيٍ مَا مَسَّهُ أَيْدِي النَّاسِ وَأَمَّا

اور رہے ہمارے وہ عقائد کہ جن پر اللہ نے
ہمیں مضبوطی سے قائم کیا ہے۔ تو میرے بھائی
تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارا یہ ایمان ہے کہ
اللہ (ہمارا) رب اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
نبی ہیں اور اس پر بھی ایمان ہے کہ آنحضرتؐ
خاتم النبیین ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ فرقان
حمید خدائے رحمن کی طرف سے ہے۔ اور ہم ہر اس
چیز کو جو فرقان (حمید) کے معارض ہے اور اس کے
کھلے کھلے نشانات، محکمات اور اس کے بیان کردہ
واقعات کے مخالف ہے قبول نہیں کرتے خواہ وہ
معاملہ عقلی ہو یا اس کا تعلق ان آثار سے ہو جسے
اہل حدیث حدیث کے نام سے موسوم کرتے
ہیں یا ان کا تعلق صحابہ یا تابعین کے اقوال سے
ہو کیونکہ قرآن کریم ایسی کتاب ہے جس کا تواتر
لفظاً لفظاً ثابت شدہ ہے اور وہ قطعی یقینی وحی متلو
ہے۔ اور جو اس کی قطعیت میں شک کرے تو وہ
ہمارے نزدیک کافر، مردود ہے اور فاسقوں میں
سے ہے اور قرآن قطعیت تامہ سے مخصوص ہے
اور اس کا مرتبہ ہر کتاب اور ہر وحی سے بالا ہے۔
اس میں انسانی ہاتھوں کا دخل نہیں۔ اور جو
اس کے علاوہ کتب اور آثار ہیں تو انہیں اس

مقام تک رسائی حاصل نہیں اور اگر کوئی شخص کسی اور کتاب کو قرآن پر مقدم کرے تو اس نے شک کو یقین پر مقدم کیا۔

اسلام کے کتنے ہی فرقے ہیں جو احادیث کو اخذ کرنے اور انہیں ترک کرنے میں ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں۔ چنانچہ وہ احادیث جنہیں شافعی قبول کرتے ہیں ان میں سے اکثر احادیث کو حنفی قبول نہیں کرتے اور جنہیں حنفی قبول کرتے ہیں انہیں شافعی قبول نہیں کرتے۔ اور یہی حال مسلمانوں کے دوسرے فرقوں کا ہے اور کتنی ہی ایسی احادیث ہیں جن کا امام بخاری نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے اور وہ اہلحدیث کے نزدیک اللہ کی کتاب کے بعد اصح الکتب ہے۔ لیکن حنفی فرقہ اس کی اکثر احادیث کو قبول نہیں کرتا جیسے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے اور آمین بالجہر پڑھنے والی حدیث وغیرہ۔ وہ ان احادیث کی طرف توجہ نہیں دیتے لیکن بایں ہمہ کسی کا یہ حق نہیں کہ وہ انہیں کافر قرار دے یا ان کے متعلق یہ خیال کرے کہ ان کی نماز ضائع ہوگی اور یہ کہ وہ بدعتی ہیں۔

غیرہ من الکتب والآثار فلا يبلغ هذا المقام ومن أثر غيره عليه فقد أثر الشك على اليقين.

وكم من فرق الإسلام يُخالف بعضهم بعضاً في أخذ بعض الأحاديث أو تركها فالأحاديث التي يقبلها الشافعية لا يقبل أكثرها الحنفية والتي يقبلها الحنفية لا يقبلها الشافعية وكذلك حال فرق أخرى من المسلمين. وكم من حديث ذكره الإمام البخاري في صحيحه. وهو أصح الكتب عند أهل الحديث بعد كتاب الله ولكن لا يقبل الفرقة الحنفية أكثر أحاديثه كحديث قراءة الفاتحة خلف الإمام والتأمين بالجهر وغيره ولا يكونون إلى تلك الأحاديث من الملتفتين. ولكن ما كان لأحد أن يسميهم كافرين أو يحسبهم من الذين أضاعوا الصلاة ومن المبتدعين.

فالحق أن الأحاديث أكثرها
 أحادٌ ولو كانت في البخاري
 أو في غيره ولا يجب قبولها
 إلا بعد التحقيق والتنقيد و
 شهادة كتاب الله بأن لا يخالفها
 في بيناته ومُحكّماته وبعد النظر
 إلى تعامل القوم وعدّة العاملين .
 فإذا كان الأمر كذلك فكيف
 يُكفّر أحدٌ لترك حديثٍ يعارض
 القرآن أو لأجل تأويلٍ يجعل
 الحديث مطابقاً بالقرآن
 ويُنجي المسلمين من أيدي
 المعترضين؟ وكيف تكفّرون
 المؤمن بالله ورسوله وكتابه
 لأجل حديث من الآحاد
 الذي يُحتمل فيه شائبة
 كذب الكاذبين؟

فانظر مثلاً إلى مسألة وفاة
 المسيح عليه السلام فإنها قد
 ثبت ببينات كتاب الله المتواتر

پس حق یہ ہے کہ اکثر احادیث آحاد ہیں۔ خواہ
 وہ بخاری میں ہوں یا اس کے علاوہ کسی اور کتاب
 میں۔ ایسی (احادیث) کو تحقیق و تنقید اور کتاب
 اللہ کی اس شہادت کے بعد کہ وہ (احادیث)
 قرآنی بیانات اور محکمات کے مخالف نہیں، انہیں
 قبول کرنا واجب ہے، نیز قوم کے تعامل اور عاملین
 کی کثرت کو دیکھنے کے بعد ہی ان (احادیث) کو
 قبول کیا جاسکتا ہے۔ پس جب صورت حال یہ ہے
 تو کسی شخص کی اس وجہ سے کہ اس نے قرآن سے
 معارض حدیث کو ترک کر دیا ہے۔ یا اس تاویل کی
 وجہ سے جو حدیث کو قرآن کریم کے مطابق کر کے
 مسلمانوں کو معترضین کے ہاتھوں نجات دلادے
 کیونکہ کافر قرار دیا جاسکتا ہے۔ تم اللہ اس کے
 رسول اور اس کی کتاب پر ایمان لانے والے کو
 آحاد احادیث میں سے ایک ایسی حدیث کی وجہ
 سے کیسے کافر ٹھہرا سکتے ہو؟ جس میں کاذبوں کے
 کذب کی آمیزش کا احتمال بھی ہو۔

مثلاً آپ مسیح علیہ السلام کی وفات کے مسئلہ پر
 نگاہ ڈالو کہ وہ کتاب اللہ متواتر صحیح کی بیانات سے
 ثابت ہو چکی ہے اور ان کی وفات پر قریباً تیس

الصحيح وتشهد على وفاته قريباً
 من ثلاثين آية بالتصريح قد
 كتبناها في كتابنا: "إزالة الأوهام"
 إفادةً للطالبيين. فإن تذكرت بعد
 ذلك حديثاً دمشقياً الذي ذكر
 في "مسلم" فاعلم أنه فُسر على
 ظاهره ولا شك أنه يعارض
 الفرقان على تفسيره الظاهر
 ويُخالف بيناته ويخالف أحاديث
 أُخرى قد ذكرناها في "الإزالة"
 ولا يرضى مسلم أن يترك
 القرآن اليقيني القطعي بحديث
 واحد لا يبلغ إلى مرتبة اليقين.
 ولو فعلنا كذلك وآثرنا
 الآحاد على كتاب الله لفسد
 الدين وبطلت الملة وُرُفِع
 الأمان وتزلزل الإيمان واشتد
 علينا صولة الكافرين. نعم
 نؤمن بالقدر المشترك الذي
 لا يُخالف القرآن وهو أنه

آیتیں صراحت سے شہادت دے رہی ہیں جنہیں
 ہم نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں متلاشیان
 (حق) کے افادہ کے لئے تحریر کر دیا ہے۔ لیکن اس
 کے بعد بھی اگر تو دمشق والی اس حدیث کا تذکرہ
 کرے جو صحیح مسلم میں مذکور ہے تو جان لو کہ اس کی
 تفسیر ظاہر پر (قیاس کرتے ہوئے) کی گئی
 ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ حدیث
 ظاہری تفسیر کے اعتبار سے قرآن کریم اور اس کے
 بیانات کے معارض ہے نیز ان دوسری احادیث
 کے بھی مخالف ہے جن کا ذکر ہم ازالہ اوہام میں کر
 چکے ہیں۔ اور کوئی مسلمان اس پر راضی نہیں ہوگا
 کہ وہ قرآن کو جو یقینی اور قطعی ہے ایک ایسی
 حدیث کی خاطر چھوڑ دے جو مرتبہ یقین تک نہیں
 پہنچتی، اگر ہم ایسا کریں اور آحاد احادیث کو
 کتاب اللہ پر ترجیح دیں تو یقیناً دین میں بگاڑ پیدا
 ہو جائے گا، شریعت باطل ہو جائے گی، امان اٹھ
 جائے گا اور ایمان متزلزل ہو جائے گا اور کافروں کا
 ہم پر حملہ شدت اختیار کر جائے گا۔ ہاں (یہ درست
 ہے) کہ ہم ہر اس قدر مشترک پر ایمان رکھتے ہیں
 جو قرآن کے مخالف نہ ہو اور وہ یہ ہے کہ نصاریٰ

يجيء المسيح الموعود مجدداً
على رأس المائة عند غلبة
النصارى على ظهر الأرض
ويخرج في أرض أفسدوها
وجعلوا مسلمي أهلها متنصرين
فيكسر صليبهم ويقتل خنازيرهم
ويُدخل السعادة في الباقين.
وإن حاك في صدرك شيء
من لفظ نزول عند منارة
دمشق فقد أثبتنا أن النزول
من السماء محال باطل لا
يصدق الفرقان بل يكذبه
بقول مبين.

فإن كنت تؤمن بالفرقان
وتؤثره على غيره فآمن بوفات
المسيح وعدم نزوله من السماء
كما تقرأ في كلام رب العالمين.
والعجب أن لفظ النزول من
السماء لا يوجد في حديث وإن
هو إلا فرية المفتريين.

کے روئے زمین پر غلبہ کے وقت مسیح موعود صدی
کے سر پر مجدد کی حیثیت سے آئے گا۔ اور ایسے
نقطہ زمین سے ظہور فرمائے گا جس میں نصاریٰ
نے فساد برپا کیا ہوگا اور وہاں کے مسلمانوں کو
عیسائی بنا لیا ہوگا۔ پس وہ (مسیح موعود) ان کی
صلیب کو توڑے گا اور ان کے سؤروں کو قتل کرے
گا اور باقیوں میں سعادت کی (روح) داخل
کرے گا اور اگر تیرے دل میں ”دمشق کے منارہ
کے نزدیک نزول“ کے الفاظ سے کوئی خلش پیدا ہو
تو ہم یہ (پہلے) ثابت کر چکے ہیں کہ آسمان سے
نازل ہونا ایسا محال اور باطل (امر) ہے جس کی
فرقان (حمید) تصدیق نہیں کرتا بلکہ کھلے لفظوں
میں اس کی تکذیب کرتا ہے۔

پس اگر تو فرقان (حمید) پر ایمان رکھتا ہے
اور اسے اس کے غیر پر ترجیح دیتا ہے تو پھر تو مسیح
کی وفات پر اور اس کے آسمان سے عدم نزول
پر بھی ایمان لاجیسا کہ تورب العالمین کے کلام
(قرآن) میں پڑھتا ہے۔ اور عجیب بات تو یہ
ہے کہ ”آسمان سے نزول“ کے الفاظ کسی حدیث
میں موجود نہیں اور یہ محض افتراء کرنے والوں کا

جھوٹ ہے، تمام احادیث اس بات پر متفق ہیں کہ مسیح موعود اس امت سے ہوگا۔ کیونکہ تشریحی نبوت تو ختم ہو چکی۔ اور یہ یقینی امر ہے کہ ہمارے رسول خاتم النبیین ہیں۔

حدیث میں لفظ نزول، مسافر کے ایک جگہ سے دوسری جگہ جا کر اترنے کے معنوں میں آیا ہے کیونکہ نزول مسافر کو کہتے ہیں۔ پس اگر حدیث کی صحت کو تسلیم کیا جائے، تو اس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ مسیح موعود (خود) یا اُس کے خلفاء میں سے کوئی ایک اپنے وطن سے سفر کرے گا اور کسی وقت دمشق میں نزول فرما ہوگا۔ پھر (نہ جانے) کیوں یہ لوگ دمشق کے لفظ پر واویلا کرتے ہیں؟ بلکہ دمشق کے منارے کے پاس نزول کے الفاظ سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود کا وہ وطن جس میں آپ کا ظہور ہوگا، کوئی دوسرا ملک ہے اور دمشق میں آپ محض مسافروں کی صورت میں نازل ہوں گے۔ یہ مفہوم تب لیا جائے گا۔ جب ہم حدیث کو اس کے الفاظ کے ساتھ تسلیم کریں اور یہ مفہوم محل نظر ہے کیونکہ احادیث ظلمات میں سے ہیں سوائے اس حصہ کے جو مومنوں کے تعامل سے

والأحادیث كلها قد اتفقت على أن المسيح الموعود من هذه الأمة فإن النبوة قد ختمت وإن رسولنا خاتم النبیین.

والنزول في الحديث بمعنى نزول المسافر من مكان إلى مكان فإن النزول هو المسافر فلو سلم صحة الحديث فيثبت أن المسيح الموعود أو أحد من خلفائه يسافر من أرض وينزل بدمشق في وقت من الأوقات فلم يَكُن الناس على لفظ دمشق؟ بل يثبت من لفظ النزول عند منارة دمشق أن وطن المسيح الموعود الذي يخرج فيه هو مُلْكٌ آخر وإنما ينزل بدمشق بطريق المسافرين. هذا إذا سلمنا الحديث بألفاظه وفيه كلام لأن الأحاديث من الظنيات إلا الحصة التي ثبتت من

تعامل المؤمنین.

ولو كانت الآثار المدونة في البخارى وغيره من اليقينيّات كالقرآن الكريم للزم من إنكارها الكفر كلزوم الكفر من إنكار آيات القرآن كما لا يخفى على الماهرين فى الشرع المتين. فحينئذ يُلزم أن يكون المسلمون كلهم كافرين ويلزم أن لا ينجو من ورطة الكفر أحد من أكابر المسلمين وأصاغرهم بل من الأئمة السابقين المتقدمين؛ لأن ترك بعض الأحاديث وإنكار بعضها بلاءٌ عام أحاطت الفقهاء والأئمة والمحدثين أجمعين.

وَمَعَ ذَلِكَ . إِذَا كَانَ نَبِيَّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ فَلَا شَكَّ أَنَّهُ مَنْ آمَنَ بِنَزُولِ الْمَسِيحِ الَّذِي هُوَ نَبِيٌّ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَدْ كَفَرَ بِخَاتَمِ النَّبِيِّينَ . فَيَا حَسْرَةً عَلَى قَوْمِ

ثابت ہو۔

اور اگر وہ روایات جو بخاری وغیرہ میں مدون ہیں وہ قرآن کریم کی طرح یقینی امور میں سے ہوتیں تو ان کے انکار سے اسی طرح کفر لازم آتا جیسے قرآنی آیات کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ جیسا کہ یہ امر شرع متین کے ماہرین پر مخفی نہیں تو ایسی صورت میں تمام مسلمانوں کا کافر ہونا لازم آتا اور یہ بھی لازم آتا کہ مسلمانوں کے بڑوں اور چھوٹوں بلکہ ائمہ سلف متقدمین میں سے کوئی بھی کفر کے گرداب سے محفوظ نہ رہے۔ کیونکہ بعض احادیث کو ترک کرنا اور کچھ دوسری احادیث کا انکار کرنا ایک ایسی عام مصیبت ہے جس نے تمام فقہاء، ائمہ اور محدثین کو اپنے گھیرے میں لیا ہوا ہے۔

﴿۲۸﴾

بائیں ہمہ جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں تو پھر اس میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص بھی اس مسیح کے نزول پر ایمان لاتا ہے جو بنی اسرائیل کا نبی ہے تو اُس نے خاتم النبیین کا انکار کیا۔ سوائے لوگوں پر افسوس جو یہ کہتے ہیں کہ مسیح عیسیٰ ابن مریم، رسول اللہ (ﷺ) کی وفات

يقولون إن المسيح عيسى بن مريم نازلٌ بعد وفاة رسول الله ويقولون إنه يجيء وينسخ من بعض أحكام الفرقان ويزيد عليها وينزل عليه الوحي أربعين سنة وهو خاتم المرسلين. وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا نبي بعدى" وسمّاه الله تعالى خاتم الأنبياء فمن أين يظهر نبي بعده؟ ألا تتفكرون يا معشر المسلمين؟ تتبعون الأوهام ظلماً وزوراً وتتخذون القرآن مهجوراً وصرتم من الباطلين.

وإننا نؤمن بملائكة الله ومقاماتهم وصفوفهم ونؤمن أن نزولهم كنزول الأنوار لا كترحل الإنسان من الديار إلى الديار لا يبرحون مقاماتهم ومع ذلك كانوا نازلين وصاعدين. وهم جند الله

کے بعد نازل ہوں گے۔ نیز وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ آ کر فرقان (حمید) کے بعض احکام منسوخ کر دیں گے اور ان (احکام) پر اضافہ بھی کریں گے اور یہ کہ ان پر چالیس سال وحی نازل ہوگی اور وہ خاتم المرسلین ہوں گے۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے۔ تو پھر (بتاؤ کہ) ان کے بعد نبی کہاں سے ظاہر ہوگا؟ اے مسلمانوں کی جماعت! تم کیوں غور نہیں کرتے؟ تم ظلم اور جھوٹ کی راہ سے اوہام کی پیروی کرتے ہو اور قرآن کو بالکل متروک اور مجبور بنا رہے ہو اور خود باطل پرست بن رہے ہو۔

ہم اللہ کے فرشتوں پر اور ان کے مقامات اور صف درصف ہونے پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ ہمارا ایمان ہے کہ ان کا نزول انوار کے نزول کی طرح ہوتا ہے۔ نہ کہ انسان کے ایک جگہ سے دوسری جگہ کوچ کر جانے کی مانند۔ وہ اپنی مقررہ جگہوں کو نہیں چھوڑتے۔ بایں ہمہ وہ نزول بھی کرتے ہیں اور صعود بھی۔ وہ اللہ کے لشکر اور آسمانوں کے مکین

اور ان کے ہم نشین ہیں۔ وہ اپنے مقامات سے الگ نہیں ہوتے اور ان میں سے ہر ایک کا ایک مقررہ مقام ہے۔ وہ وہی کچھ کرتے ہیں کہ جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔ ان کا ایک کام دوسرے کام میں مخل نہیں ہوتا اور وہ رب العالمین کی اطاعت گزاری کرتے ہیں۔

اور اگر فرشتوں کو اپنی مہمات کے انتظام و انصرام کے لئے اپنے مقامات سے جدا ہونا ہوتا تو بہت سے لوگوں کا بیک وقت وفات پانا ممکن نہ ہوتا۔ بلکہ یہ لازم ٹھہرتا کہ مشرق میں مرنے والا کوئی شخص اُس گھڑی میں جو اللہ نے اُس کے لئے مقدر کی ہوئی تھی اس وقت تک نہ مرتا جب تک کہ ملک الموت مغرب میں کسی اور ایسے ہی شخص کی روح قبض کرنے سے فارغ نہ ہو جاتا جو پہلے مرنے والے شخص کا اسی مذکور گھڑی میں شریک تھا۔ اور پھر مشرق کی طرف سفر کر کے وہاں نہ پہنچتا۔ اور یہ صریح جھوٹ ہے۔ ان (فرشتوں) کا تو بس یہی کام ہے کہ جب وہ اللہ کے حکم سے کسی امر کا ارادہ کر لیتے ہیں تو اُسے کہتے ہیں کہ ہو جا، تو وہ ہو کر رہتا ہے۔ انہیں نازل ہونے کے لئے جان

وَجِیرَةُ السَّمَاوَاتِ وَخَلَطَاؤُهَا لَا يُفَارِقُونَ مَقَامَاتِهِمْ وَإِنَّ مِنْهُمْ إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَعْلُومٌ يَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ وَلَا يَشْغَلُهُمْ شَأْنٌ عَنِ شَأْنٍ وَيُؤَدُّونَ طَاعَةَ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

ولو كان مدار انصرام مہماتہم تباعدہم من مقاماتہم لما جاز أن تُتوفى الأنفس فی آنٍ واحد بل وجب أن لا يموت میّت فی المشرق فی الآن الذی قدر اللہ له قبل أن یفرغ مَلِكُ الموت من قبض نفس رجلٍ فی المغرب الذی هو شریک بالمئات الأوّل فی الآن المذكور وقبل أن یرحل إلى المشرق، وإنّ هذا إلا کذب مبین. إنما أمرهم إذا أرادوا شیئاً بحکم اللہ أن یقولوا له کن فیکون وما کان لهم أن

ينزلوا بشقّ الأنفس و صرف
الوقت و نقل الخطوات و ترك
مكان كسگان الأرضين.

و نؤمن بأن حشر الأجساد
حق و الجنة حق و النار حق و
كل ما جاء في القرآن حق و كل
ما علمنا رسول الله صلى الله
عليه و سلم حق و هو خير الأنبياء
و ختم المرسلين. و من عزا إلينا
ما يخالف الشرع و الفرقان
مثقال ذرة فقد افتري علينا
و أتى ببهتان صريح كالمفترين.
ألا إنّنا بريئون من كل أمرٍ
يُنافي قول رسولنا صلى الله
عليه و سلم و إنّنا مؤمنون
بجميع أمورٍ أخبر بها سيّدنا
و نبينا و إنّ لم نعلم حقيقتها
أو نُودع معارفها بإلهام مبین.

و إنّنا بريئون من كل حقيقة
لا يشهد بها الشرع و اعتصمنا

کو جو کھوں میں ڈالنے، وقت خرچ کرنے، بھاگ
دوڑ کرنے اور زمین پر بسنے والے لوگوں کی طرح
جگہ چھوڑنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

اور ہمارا ایمان ہے کہ حشرِ اجساد برحق ہے۔
جنت برحق اور دوزخ برحق ہے اور جو کچھ قرآن
میں وارد ہے وہ سب کا سب برحق ہے۔ اور جو بھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا ہے وہ
سب برحق ہے۔ اور آپ خیر الانبیاء اور ختم المرسلین
ہیں۔ اور جو کوئی ہماری طرف ایسی چیز منسوب کرتا
ہے جو ذرہ بھر بھی شریعت اور فرقانِ حمید کے خلاف
ہے تو یقیناً اس نے ہم پر افترا باندھا اور مفتریوں کی
طرح کھلا کھلا جھوٹا الزام لگایا۔ سنو کہ ہم ہر اس امر
سے بیزار ہیں جو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کے قول کے منافی ہو۔ اور ہمارا ان جملہ امور پر
ایمان ہے جو ہمارے سید و مولیٰ اور ہمارے نبیؐ
نے ہمیں بتائے خواہ ہم ان امور کی حقیقت کو نہ بھی
جانتے ہوں یا ان کے معارف واضح الہام کے
ذریعے ہمیں ودیعت کئے گئے ہوں۔

ہم ہر اس حقیقت سے بیزار ہیں جس کی
شریعت گواہی نہ دے۔ اور ہم نے اللہ کی رسی کو

بِحَبْلِ اللَّهِ بِجَمِيعِ قُلُوبِنَا وَجَمِيعِ قُوتِنَا وَجَمِيعِ فَهْمِنَا وَأَسْلَمْنَا الْوَجْهَ لَكَ رَبَّنَا فَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُحْسِنِينَ. رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا عَلِيًّا مَا نُؤَدِي وَتَوْفَقًا مُسْلِمِينَ. وَمَا أَفْضَلُ رُوحِي عَلِيًّا أَرْوَاحِ إِخْوَانِي وَلَكِنَّ اللَّهَ قَدْ مَنَّ عَلَيَّ وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُنْعَمِينَ. فَمَنْ آتَاهُ اللَّهُ أَنَّهُ أَنْعَمَ عَلَيَّ بِالْمَكَالِمَاتِ وَالْمَخَاطَبَاتِ وَعَلَّمَنِي مِنْ أَسْرَارِ مَا كُنْتُ أَنْ أَعْلَمَهَا لَوْلَا أَنْ يَعْلَمَنِي اللَّهُ وَجَعَلَنِي لِلْأَنْبِيَاءِ مِنَ الْوَارِثِينَ. وَمِنْ آيَاتِهِ عَلِيٌّ أَنَّهُ وَجَدَ قَوْمَ النَّصَارَى يَفْسُدُونَ فِي الْأَرْضِ وَيَتَّخِذُونَ الْعِبَادَ إِلَهًا بَغَيْرِ الْحَقِّ وَيُضَلُّونَ عِبَادَ اللَّهِ فَبِعَثْنِي لِأَكْسَرِ صَالِحِيهِمْ وَأَمْزَقَ بَعِيدَهُمْ وَقَرِيبَهُمْ وَأَجَدَّ هَامَ الْمُجْرِمِينَ.

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّهُ آتَانِي آيَاتٍ

دل و جان سے اور اپنی پوری قوت سے اور اپنے پورے فہم و فراست سے مضبوطی کے ساتھ تھام لیا ہے۔ اے ہمارے رب! ہم نے اپنے آپ کو کلیتہً تیری سپردگی میں دے دیا ہے پس تو ہمیں محسنین میں شامل فرما! اے ہمارے رب! جو تکالیف ہمیں دی جاتی ہے تو ہمیں اس پر کامل صبر عطا کر اور مسلمان ہونے کی حالت میں ہمیں وفات دے۔ میں اپنی روح کو اپنے بھائیوں کی رُوحوں پر فضیلت نہیں دیتا۔ ہاں اللہ نے مجھ پر احسان فرمایا اور مجھے انعام یافتہ لوگوں میں سے بنایا۔ پس اس کے احسانوں میں سے یہ ہے کہ اس نے مجھ پر مکالمات و مخاطبات کا انعام فرمایا اور ایسے ایسے اسرار کا علم عطا کیا کہ اگر خود اللہ ان (اسرار) کا مجھے علم عطا نہ کرتا تو مجھے کبھی ان کا علم نہیں ہو سکتا تھا۔ اور اسی نے مجھے انبیاء کا وارث بنایا۔ نیز یہ بھی اس کا مجھ پر احسان ہے کہ (جب) اُس نے نصاریٰ کی قوم کو زمین میں فساد کرتے ہوئے اور ایک عاجز بندے کو ناحق خدا بنا کر اللہ کے بندوں کو گمراہ کرتے ہوئے پایا تو اُس نے اُن کی صلیبوں کو توڑنے اور ان کے دور و نزدیک کے لوگوں کو پارہ پارہ کرنے اور مجرموں کی کھوپڑیاں توڑنے کے لئے مجھے مبعوث فرمایا۔

اور اُس کے منجملہ احسانات میں سے یہ بھی ہے

من السماء وأتمّ الحجّة
 على الأعداء وحجّل كل
 بخيل وضمين. فوعزّته
 وجلاله إني على حق مبين.
 وترى كالأوابل آيات صدقي
 إن تصاحبنى كالتالين.
 ووالله ثم تالله إن جاءني
 أحد على قدم الصدق
 والطلب لرأى شيئاً من آيات
 ربى إلی أربعين. وأكفرنى
 الحسداء قبل أن يبارونى
 للنضال ويتوازنوا فى الكمال
 ويتحاذوا فى الفعل وعيرونى
 طاغين. ولمّا رأوا الآيات
 قالوا إن هذا إلا سحر مبين
 أو جفّر ونجوم فمشوا خبطاً
 عشواء وكانوا قومًا عمين.
 أشرقت الشمس وما كان
 معها غيمٌ ولكن لا ينفع
 العمى نورٌ ولا ضوء

کہ اُس نے مجھے آسمانی نشانات دیئے اور دشمنوں
 پر حجت تمام کی اور (یوں) ہر بخیل اور کنجوس کو
 شرمندہ کیا۔ پس اُس کی عزت اور جلال کی قسم!
 یقیناً میں واضح حق پر ہوں۔ اور اگر تو متلاشیان حق
 کی طرح میری مصاحبت اختیار کرے تو تو میری
 سچائی کے نشان موسلا دھار بارش کی طرح دیکھے
 گا۔ بخدا ہاں بخدا۔ اگر کوئی شخص صدق نیت اور
 طلب حق کی راہ سے میرے پاس آئے تو وہ
 چالیس دن تک میرے رب کے نشانوں میں سے
 کوئی نشان ضرور دیکھ لے گا۔ افسوس حسدوں
 نے میری تکفیر کی قبل اس کے کہ مقابلے کے لئے
 میدان میں اترتے اور کمال میں میرا مقابلہ کرتے
 اور اچھے افعال میں میری برابری کرتے مگر انہوں
 نے سرکشی کرتے ہوئے میری عیب چینی کی۔ اور
 جب انہوں نے نشانات دیکھے تو کہنے لگے کہ یہ
 تو کھلم کھلا جادو یا علم جفر و نجوم ہے۔ پھر وہ
 بے سوچے سمجھے اندھا دھند چلنے لگے اور فی الواقعہ
 وہ اندھے لوگ ہیں۔ سورج اپنی پوری تابانی سے
 چمکا اور اُس کے ساتھ کوئی بادل نہ تھا۔ لیکن اندھوں
 کو نہ تو کوئی نور فائدہ دے سکتا ہے اور نہ کوئی روشنی۔

واستخلصهم الشيطان لنفسه
فهو لهم قرين.

يَا أَحْيَىٰ تَحْسِبَنِي كَافِرًا
وَإِنِّي مُؤْمِنٌ مَّوْحَدٌ أَتَّبِعُ
رَسُولِي وَسِيدِي صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَنِي اللَّهُ
وَارثًا لِعُلُومِهِ وَبِعَاثِهِ وَبِعَاثِهِ
وَأَرْجُو أَنْ يَشِيْعَ نَعَشِي فِي
اتِّبَاعِهِ وَمَعَ ذَلِكَ أَخْضَعُ
لَكَ بِالْكَلامِ وَأَسْتَنْزِلُ
مِنْكَ رَفَقَ الْكِرَامِ فَلَا تَغْلُظْ
عَلَيَّ وَلَا تُشْمِتْ بِي الْكُفَّارَ
وَلَا تُرِنِي النَّارَ وَلَا تَسْلُلْ
سَيْفَكَ الْبِتَّارَ وَالْمُؤْمِنَ هَيْئًا
لَيْنًا وَالصَّالِحِينَ يَحْمِلُونَ
أَوْزَارَ إِخْوَانِهِمْ وَيَسَارِعُونَ
إِلَىٰ تَسْلِيَةِ قُلُوبِهِمْ وَتَسْرِيَةِ
كُرُوبِهِمْ وَلَا يَرِيدُونَ أَنْ يَقتُلُوهُمْ
تَقْتِيلاً وَأَنْ يَجْعَلُوهُمْ عَضِينَ.

والاختلاف في فرق الإسلام

شیطان نے ان لوگوں کو اپنے لئے خالص کر لیا ہے
اور وہ ان کا ساتھی ہے۔

﴿۳۰﴾

اے میرے بھائی! تو مجھے کافر خیال کرتا ہے
حالانکہ میں موحد مؤمن ہوں۔ میں اپنے رسول
اور سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہوں۔ اللہ
نے مجھے آپ کے علوم، اخلاق و عادات اور
روحانی متاع کا وارث بنایا ہے اور میں امید رکھتا
ہوں کہ میرا جنازہ بھی آنحضرت کی متابعت میں
اٹھے گا۔ بایں ہمہ میں تیرے ساتھ بات کرنے
میں نرمی اختیار کرتا ہوں اور تجھ سے بھی باعزت
لوگوں جیسے رفیق کی امید رکھتا ہوں۔ لہذا تو مجھ
سے درشتگی سے پیش نہ آ اور کافروں کو مجھ پر ہنسی کا
موقع نہ دے اور مجھے آگ نہ دکھا۔ اور اپنی تیغ
براں نہ سونت۔ مومن تو حلیم اور نرم خو ہوتا ہے اور
نیک لوگ اپنے بھائیوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں
اور ان کے دلوں کو تسلی دینے کے لئے اور ان کے
ہم غم غم غلط کرنے کے لئے تیزی سے آگے آتے
ہیں اور انہیں قتل کرنا بالکل نہیں چاہتے اور نہ وہ
انہیں ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں۔

اسلامی فرقوں میں بہت سے اختلافات ہیں۔

كثيرة ولكن لا تنهض فرقة لقتل
فرقة وقد قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم: إن اختلاف
أمتي رحمة. فأطفء يا أحمي
نارك وأعمد بتارك
واقصد بسنن الصالحين.
لِمَ تُوذَى مِنْ يَحِبُّ خَيْرِ
الوروى؟ أَسْرُبُهُ رُوْحُ
المصطفى؟ أَوْ تُرَضَى بِهِ
رَبَّنَا الْأَعْلَى؟ فَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ بَرِيَّانٍ مِنَ الَّذِينَ
يُعَادُونَ أَوْلِيَاءَهُمَا فَإِنْ كُنْتَ
تَرْجُو شَفَاعَةَ رَسُولِنَا فَلَا تُؤْذِ
الْمُحِبِّينَ الْمَصَافِينَ وَاتَّقِ اللَّهَ
ثُمَّ اتَّقِ اللَّهَ ثُمَّ اتَّقِ اللَّهَ لِيَغْفِرَ
ذُنُوبَكَ وَيُجَلِّكَ مَقْعَدَ
الْمُنْعَمِينَ. أَيُّهَا الْإِنْسَانُ الضَّعِيفُ
الْمُحْتَاجُ إِنَّ مَقَّتَ اللَّهُ أَكْبَرَ
مَنْ مَقَّتَكَ فَخَفَّ فَأَسْهَ
وَكُنْ مِنَ الْمُرْتَعَشِينَ.

لیکن کوئی فرقہ دوسرے فرقے کو قتل کرنے کے
لئے نہیں اٹھتا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ میری امت کا اختلاف رحمت
ہے اس لئے اے بھائی! اپنی آتشِ غیظ و غضب
کو بجھا اور اپنی تیغِ براں کو نیام میں رکھ اور جو
طریق صالحین کے ہیں انہیں اختیار کر۔ تو ایسے
شخص کو جو خیر الوری صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا عاشق ہے کیوں
اذیت دیتا ہے؟ کیا تو محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی روح
کو خوش کر رہا ہے؟ یا اس سے ہمارے رب اعلیٰ
کو راضی کر رہا ہے؟ سو یاد رکھ کہ اللہ اور اُس کا
رسول ایسے لوگوں سے بیزار ہیں جو ان کے اولیاء
سے عداوت رکھتے ہیں۔ اگر تو ہمارے رسول کی
شفاعت کا آرزو مند ہے تو پُرِ خُلُوصِ مَحَبَّتِ كَرْنِ
والوں کو دکھ نہ دے۔ اللہ سے ڈر (میں پھر کہتا
ہوں کہ) اللہ سے ڈر، (پھر کہتا ہوں کہ) اللہ سے
ڈرتا کہ وہ تیرے گناہ بخشتے اور تجھے انعام یافتہ
لوگوں کی مسند پر بٹھائے۔ اے محتاج و ناتواں
انسان! یقیناً اللہ کی ناراضگی تیری ناراضگی سے
کہیں بڑھ کر ہے۔ پس اس کی کلہاڑی سے ڈر اور
لرزاں و ترساں لوگوں میں شامل ہو جا۔

هَذَاكَ اللَّهُ هَلْ قَتَلْتِي يَا حُ وَ هَلْ مَثَلِي يُدَمَّرُ أَوْ يُجَاحُ
اللہ تجھے ہدایت دے۔ کیا میرا قتل جائز ہے؟ اور کیا میرے جیسا شخص ہلاک اور تباہ کیا جائے گا؟
وَ هَلْ فِي مَذْهَبِ الْإِسْلَامِ أَنِّي أَرَى حَزِيئًا وَلَمْ يَثْبُتْ جُنَاحُ
اور کیا مذہب اسلام میں ایسا ہے کہ میں رسوائی پاؤں جب کہ گناہ بھی ثابت نہ ہوا ہو؟
وَ صِدْقِي بَيْنَ لَنَاظِرِينَا كِتَابُ اللَّهِ يَشْهَدُ وَ الصَّحَاحُ
اور میری سچائی دیکھنے والوں کے لئے واضح ہے۔ اللہ کی کتاب بھی گواہی دیتی ہے اور حدیث
کی مستند صحاح کی کتابیں بھی۔

وَمَا كَانَ الْأَذَى خُلُقَ الْكِرَامِ وَ لَكِنْ هَكَذَا هَبَّتْ رِيَا حُ
اور دکھ دینا شریفوں کی عادت نہیں لیکن اسی طرح سے ہوائیں چل پڑی ہیں۔
وَ إِنَّ الْحُرِّيَّةَ قَوْلٌ حُرٌّ وَ تَشْفِي صَدْرَهُ الْكَلِمُ الْفِصَاحُ
اور بے شک شریف آدمی شریف کی بات کو سمجھ جاتا ہے اور فصیح کلمات اس کے سینے کو شفا دے دیتے ہیں۔
وَ لَا أَحْشَى الْعِدَا فِي سُبُلِ رَبِّي وَ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ بَدَاحُ
اور میں اپنے رب کی راہوں میں دشمنوں سے نہیں ڈرتا اور اللہ کی زمین وسیع ہے۔ نہایت وسیع۔
لَنَا عِنْدَ الْمَصَائِبِ يَا حَبِيبِي! رِضَاءٌ ثُمَّ ذَوْقٌ وَ ارْتِيَا حُ
اے میرے پیارے! ہمیں مصائب کے وقت (پہلے) تسلیم و رضا، پھر ذوق
اور فرحت حاصل ہوتی ہے۔

﴿۳۱﴾

فَلَا تَقْفُ الْهَوَىٰ وَ انْظُرْ مَالِي وَ رَبِّي إِنَّهُ نُصِحٌ فَرَا حُ
تو خواہشات نفسانی کے پیچھے نہ پڑ اور میرے انجام کو دیکھ اور میرے رب کی قسم! یقیناً
یہ خالص خیر خواہی ہے۔

وَمِنْ عَجَبٍ أَشْرَفُكُمْ وَادْعُوا وَمِنْكَ الْمَشْرِفِيَّةُ وَالرِّمَاحُ
اور یہ عجیب بات ہے کہ میں تمہاری عزت کرتا ہوں اور تمہیں دعوت دیتا ہوں اور تیری طرف سے
تلواریں اور نیزے (دکھائے جاتے) ہیں۔

وَبَلَدُكُمْ حَدِيقَةٌ كُلِّ خَيْرٍ فَمِنْكُمْ سَيِّدِي يُرْجَى الصَّلَاحُ
اور تمہارا شہر (بغداد) تو ہر خیر کا باغچہ ہے۔ اے جناب! تم سے تو بہتری کی امید کی جاتی ہے۔
كَمْثَلِكَ سَيِّدٍ يُؤْذِنُ عَجَبٌ وَفِي بَغْدَادَ خَيْرَاتٌ كِفَاحُ
تیرے جیسا سردار مجھے ایزادے تو تعجب ہے حالانکہ بغداد میں جوق در جوق بھلائیاں موجود ہیں۔
أَرَأِي يَاحِبِّ! تَذْكُرْنِي بِسَبِّ فَمَا هَذَا؟ وَسَيَّرْتُكُمْ سَمَاحُ
اے میرے دوست! میں دیکھتا ہوں کہ تو مجھے گالیوں سے یاد کرتا ہے۔ یہ کیسا خلق ہے
حالانکہ تمہاری سیرت تو درگزر کرنے کی ہے۔

أَخَذْنَا كُلَّ مَا أَعْطَيْتَ تَحَفًا وَصَافِينَا وَزَادَ الْإِنْشِرَاحُ
جو کچھ تو نے دیا اسے ہم نے تحفے کے طور پر لے لیا ہے اور ہم نے دوستی کرنا چاہی اور
انشراح صدر بڑھ گیا۔

فَخُذْ مَنِّي جَوَابِي كَالْهَدَايَا وَلَكِنْ كَانَ مِنْكَ الْإِفْتِاحُ
سولے مجھ سے میرا جواب تحفوں کے طور پر ہی۔ لیکن ابتدا تیری طرف سے ہی ہوئی ہے۔
إِذَا اِعْتَلَقْتُ أَظْفَارِي بِخَصْمٍ فَمَرْجِعُهُ نَكَالٌ أَوْ طَلَاخُ
جب میرے ناخن کسی دشمن کے جسم میں گڑ جاتے ہیں تو اس کا انجام
عبرت ناک سزا اور خرابی ہوتا ہے۔

وَإِنْ وَاَفَيْتَنِي حُبًّا وَسَلْمًا فَلِلزَّوَارِ بَشْرَى وَالنَّجَاحُ
اور اگر تو محبت اور صلح سے میرے پاس آئے تو زائرین کے لئے بشارت اور کامیابی ہے۔

وَإِنْ لَّمْ تَقْرُبْنَا نَهَارَ مَاءٍ فَلَا تُعْطِيكَ مِنْ مَاءٍ رِبَاحٍ
 اور اگر تو پانی کی نہروں کے قریب نہ جائے تو ہوائیں تجھے کچھ بھی پانی نہیں دیں گی۔
 وَرَشْحُ الصَّلْدِ سَهْلٌ عِنْدَ جُهْدٍ وَيُوبِقُكُمْ قُعُودٌ وَانْسِطَاحٌ
 اور کوشش کرنے پر چٹان کا ٹپک پڑنا تو آسان ہے اور کم ہمتی اور زمین سے
 لگے رہنا تمہیں ہلاک کر رہا ہے۔

وَمَا نَالُوكَ نَصْحًا يَا حَبِيبِي وَجَاهِدْنَا لِيَرْتَبَطَ النَّصَاحُ
 اور اے میرے دوست! ہم تیری خیر خواہی میں کمی نہیں کرتے اور ہم نے تو
 کوشش کی ہے کہ خیر خواہی کے تعلقات مضبوط ہوں۔

وَنُصْحِي خَالِصٌ لَا نَوْعَ هَزَلٍ وَجِدُّ لَا يُخَالِطُهُ الْمُزَاحُ
 اور میری خیر خواہی خالص ہے بیہودہ قسم کی نہیں اور سنجیدہ ہے جس میں کوئی ہنسی مذاق شامل نہیں۔
 فَيَا حَبِيبِي! تَفَكَّرْ فِي كَلَامِي فَإِنَّ الْفِكْرَ لِلتَّقْوَى وَشَاحٌ
 سوائے میرے دوست! میرے کلام میں سوچ سے کام لے کیونکہ غور و فکر تو تقویٰ کا مزین ہار ہے۔
 وَلِيٌّ وَجِدُّ لِقَوْمِي فَوْقَ وَجِدِّ وَمَا وَجِدُّ الشَّوَائِلِ وَالنِّيَاحِ
 اور مجھے درد ہے اپنی قوم کے لئے ہر درد سے بڑا۔ اور ان عورتوں کے درد کو جن کے بچے
 مرجائیں اور ان کے رونے چلانے کو میرے درد سے کیا نسبت۔

إِلَيْكُمْ يَا أَوْلِيَّ مَجْدِ إِلَيْكُمْ وَإِنْ لَّمْ تَنْتَهُوا فَالْوَقْتُ لَاحٌ
 باز آ جاؤ اے بزرگو! باز آ جاؤ۔ اگر تم باز نہ آؤ تو وقت ملامت کرے گا۔
 وَلِيٌّ قَدْرٌ عَظِيمٌ عِنْدَ رَبِّي وَسُئْلِي لَا يُرَدُّ وَلَا يُزَاحُ
 اور میرے رب کے حضور میرا بڑا مرتبہ ہے اور میری دعا رد نہیں کی جاتی
 اور نہ ہی ٹالی جاتی ہے۔

وَمَثَلِي حِينَ يَبْكِي فِي دُعَائِي فَيَسْعَى نَحْوَهُ فَضْلٌ مُتَّاحٌ

اور میرے جیسا آدمی جب دعائیں روتا ہے تو اس کی طرف فضل مقدر دوڑ کر آتا ہے۔

وَكَأَدَتْ تَلْمَعُنْ أَنْوَارُ شَمْسِي فَيَتَّبِعُهَا الْوَرَايَ إِلَّا الْوَقَّاحُ

اور قریب ہے کہ میرے سورج کے انوار چمکیں اور پھر سوائے بے شرم کے

سارے جہان ان کے پیچھے چلے گا۔

وَيَأْتِي يَوْمُ رَبِّي مِثْلَ بَرْقٍ فَلَا تَبْقَى الْكِلَابُ وَلَا النَّبَاحُ

اور میرے رب کا دن بجلی کی طرح آئے گا۔ پس نہ کتے باقی رہیں گے نہ ہی ان کا بھونکنا۔

وَلِي مِنْ لُطْفِ رَبِّي كُلَّ يَوْمٍ مَرَاتِبُ، لِّلْعِدَا فِيهَا افْتِصَاحُ

اور میرے لئے اپنے رب کی مہربانی سے ہر روز ایسے مدارج ہیں کہ دشمنوں کے

لئے ان میں رسوائی ہی رسوائی ہے۔

وَنُورٌ كَامِلٌ كَالْبَدْرِ تَامٌ وَوَجْهَةٌ يَسْتَنْيرُ وَلَا يُبْلَاحُ

اور مجھے چودھویں کے چاند کی طرح کامل نور حاصل ہے اور ایسا چہرہ حاصل ہے

جو چمکتا ہے اور متغیر نہیں کیا جاسکتا۔

وَنَحْنُ الْيَوْمَ نُسْقَى مِنْ عَبُوقٍ وَبَعْدَ اللَّيْلِ عَيْدٌ وَاصْطَبَاحُ

اور آج تو ہم شام کی شراب (معرفت) پی رہے ہیں۔ اور رات گزر جانے کے

بعد عید ہوگی اور پھر صبح کی شراب۔

وَاعْطَانِي الْمُهَيْمِنُ كُلَّ نُورٍ وَلِي مِنْ فَضْلِهِ رَوْحٌ وَرَاحٌ

اور خدائے مہیمن نے مجھے ہر ایک نور عطا کیا ہے اور مجھے اس کے فضل سے

راحت اور آسائش حاصل ہے۔

أَتَقْتُلْنِي بِغَيْرِ ثُبُوتِ جُرْمٍ فَقُلْ مَا يَصْدُرُنْ مِنِّي جُنَاحُ
 کیا تو مجھے ثبوتِ جرم کے بغیر قتل کرے گا؟ سو بتا تو سہی مجھ سے کون سا گناہ صادر ہو رہا ہے؟
 قَتَلْنَا الْكَافِرِينَ بِسَيْفِ حُجَجٍ فَلَا يُرْجَى لِقَاتِنَا فَلَاحُ
 ہم نے کافروں کو دلائل کی تلوار سے قتل کر دیا ہے۔ پس ہمارے قتل کا ارادہ
 کرنے والے کے لئے کوئی کامیابی کی امید نہیں ہو سکتی۔

وَلَيْسَ لَنَا سِوَى الْبَارِي مَلَاذٌ وَلَا تُرْسٌ يَصُونُ وَلَا السَّلَاحُ
 اور ہمارے لئے خدا کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں اور نہ اس کے سوا کوئی
 ڈھال ہے جو بچائے اور نہ ہتھیار۔

أَتَعْلَمُ كَيْفَ يَسْفَعُ بِالنَّوَاصِي مَلِيكَ لَا يُنَاوِحُهُ الظَّمَاخُ
 کیا تو جانتا ہے کس طرح کھینچے گا پیشانیوں سے پکڑ کر وہ بادشاہ جس کے مقابل تکبر نہیں ٹھہر سکتا۔
 يَهْدُ الرَّبُّ ذِرْوَةَ كُلِّ طَوْدٍ وَتَبَعُهُ الْأَسِنَّةُ وَالصَّفَاخُ
 رب ہر ٹیلے کی چوٹی کو ڈھادے گا اور نیزے اور تلواریں اس کے پیچھے آئیں گے۔
 أَتَقْتُلْنِي بِسَيْفٍ يَا حَصِيمِي وَقَتْلِي عِنْدَكُمْ أَمْرٌ مُبَاحُ
 اے میرے دشمن! کیا تو مجھے تلوار سے قتل کرتا ہے؟ اور میرا قتل تمہارے نزدیک ایک جائز امر ہے۔
 وَقَدْ مِتْنَا بِسَيْفٍ مِنْ حَبِيبٍ عَلَي ذَرَاتِنَا تَسْفِي الرِّبَاخُ
 حالانکہ ہم تو (پہلے ہی) محبوب کی ایک تلوار سے مر چکے ہیں اور ہمارے
 ذرات پر ہوائیں چل رہی ہیں۔

وَأَيْنَ سِيُوفُكُمْ؟ يَا شَيْخَ قَوْمٍ! وَحَلَّ بَقَاعَكُمْ حَزْبُ شِحَاخُ
 اے شیخ قوم! تمہاری تلواریں کہاں ہیں اور حالانکہ تمہارے صحنوں میں ایک حریص گروہ اتر چکا ہے۔

وَ صَالَ الْحِزْبُ وَ اخْتَلَسُوا كَذِبًا وَ لَمْ يَكُ أَمْرُهُمْ إِلَّا اِحْتِسَاحُ
اور اس گروہ نے حملہ کر دیا ہے اور وہ بھیڑیے کی طرح جھپٹ پڑے ہیں اور
نہیں تھا ان کا کام مگر سب کچھ لوٹ لینا۔

وَ قَدْ صَبَّتْ عَلَيْكُمْ كُلُّ رُزْءٍ فَمَا فِي بَيْتِكُمْ إِلَّا الرِّدَاحُ
اور تم پر ہر مصیبت ڈالی گئی ہے۔ پس تمہارے گھروں میں سوائے ظلمت کے کچھ باقی نہیں رہا۔
وَ كَمْ مِّنْ مُّسْلِمٍ ذَابُوا بِجُوعٍ وَ عَاشُوا جَائِعِينَ وَ مَا اسْتَرَاخُوا
اور کتنے ہی مسلمان بھوک سے پکھل گئے اور بھوکے ہی رہے اور راحت نہ پائی۔
وَ بَحْرُ الْعِلْمِ يَعْرِفُ مَوْجَ بَحْرِيٍّ وَ لَكِنْ عِنْدَكُمْ مَاءٌ وَجَاحُ
اور علم کا سمندر ہی میرے سمندر کی موج کو پہچانتا ہے لیکن تمہارے پاس
تو صرف سطحی پانی ہے۔

نَظَّمْتُ قَصِيدَتِي مِنْ إِزْتِجَالٍ وَ أَيْنَ الْفَضْلُ لَوْلَا الْإِفْتِرَاحُ
میں نے اپنا قصیدہ فی البدیہہ نظم کیا ہے اور اگر فی البدیہہ نہ ہوتا تو فضیلت کیسے ہو سکتی تھی۔
فَخُذْ مِنِّي بَعْفًا كَالْكَرَامِ وَ ذُوْنَكَ مَا هُوَ الْحَقُّ الصُّرَاحُ
پس اسے مجھ سے عفو کے ساتھ شریفوں کی طرح لے لے اور جو کھلی سچائی ہے اسے حاصل کر۔
وَ إِنِّ بَارَزْتَنِي مِنْ بَعْدِ نُصْحِي فَتَعَلَّمَ أَنَّنِي بَطْلٌ شَنَاحُ
اور اگر تو میری نصیحت کے بعد بھی مجھ سے مقابلہ کرے تو تو جان لے گا کہ
یقیناً میں بہادر جوانمرد ہوں۔

يا اُخِي حَفِظَكَ اللهُ! اِنِّي
 قَدْ كَتَبْتُ هَذَا الْمَكْتُوبَ
 تَرْحَمًا عَلَيَّ حَالِكًا وَاصْلًا
 لِحَيْالِكَ فَاسْتَشِفْتُ لآلِيهِ
 وَالْمَحِ السَّرِّ الْمَوْدِعِ فِيهِ
 وَقَدْ أَسْمَعُ أَنَّ اخْلَاقَكَ
 تُحِبُّ وَبِعَقْوَتِكَ يُلَبُّ
 وَأَنْتَ بَادِلٌ خِرْفٌ ذُو سَمَاحَةٍ
 وَفَتْوَةٍ مِنَ الْمُحْسِنِينَ. فَلَا أَظُنُّ
 فِيكَ أَنْ تَرِدَ مَوْرَدَ مَأْثِمَةٍ
 وَتَقِفَ مَوْقِفَ مَنْدَمَةٍ وَتَتَّبِعَ
 سَبَلَ تَبَعَةٍ وَمَعْتَبَةٍ بَلْ أَظُنُّ
 أَنْ تَمِيلَ إِلَى مَعْذِرَةٍ عَنِ
 بَادِرَةٍ. وَظَنِّي فِيكَ جَلِيلٌ
 فَحَقَّقْتُ حَسْنَ ظَنِّي وَاتَّقِ
 اللَّهُ اِنِّي أَرَاكَ مِنْ وُلْدِ
 الصَّالِحِينَ.

وإن كنت في شك مما
 كتبنا في كتبنا فأئج حرج عليك

اے میرے بھائی! اللہ آپ کی حفاظت
 فرمائے۔ میں نے آپ کو یہ مکتوب آپ کی
 حالت پر رحم کرتے ہوئے اور آپ کے نظریہ کی
 اصلاح کی خاطر رقم کیا ہے۔ لہذا آپ اس
 (مکتوب) کے موتیوں پر غور کریں اور اس میں
 مضمرا سرار و رموز پر نگاہ کریں۔ میں سنتا ہوں
 کہ آپ کے اخلاق پسندیدہ ہیں اور آپ کے
 آنگن میں بسیرا کیا جاتا ہے اور آپ تجربہ کار،
 فیاض، سخی اور احسان کرنے والوں میں سے
 ایک مرد جوان ہیں۔ آپ کے بارے میں میں
 نہیں سمجھتا کہ آپ گناہ کے گھاٹ پر اتریں گے
 اور ندامت کے موقف پر کھڑے ہوں
 گے۔ اور گناہ اور خدا کی ناراضگی کی راہوں کی
 پیروی کریں گے۔ بلکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ
 آپ اپنی لغزش سے معذرت کی طرف مائل
 ہوں گے۔ میں آپ سے بڑی توقع رکھتا
 ہوں۔ پس آپ میرے اس حسن ظن کو ثابت کر
 دکھائیں۔ خوف خدا کریں۔ میں آپ کو نیک
 لوگوں کی اولاد سمجھتا ہوں۔

اگر آپ کو (فی الواقعہ) ان تحریرات کے بارے
 میں جوہم نے اپنی کتابوں میں لکھی ہیں، کوئی شک

ہے، تو اس میں کیا حرج ہے کہ آپ جس حقیقت سے نا آشنا ہیں اور اس کی ماہیت کو نہیں سمجھتے وہ سب کچھ مجھ سے پوچھ لیں۔ عین ممکن ہے کہ جسے آپ کلمہ کفر تصور کرتے ہیں وہ اللہ کی کتاب (قرآن) کے معارف اور دین (اسلام) کے حقائق ہوں ایک صاحب عقل کو جب واضح سچائی کا وجدان حاصل ہو جائے تو وہ اپنے موقف سے ہٹ جانے پر ہمیشہ تیار رہتا ہے۔ پس اٹھ اور ہمارے اس پاک اور بہتے پانی سے (اپنا) ڈول بھر لے۔ ہماری آخری پکار یہ ہے کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔

من أن تسألني كل ما لا تعرف
حقيقته ولا تفهم ماهيته
وعسى أن تحسب كلمة
من الكفر وهو من معارف
كتاب الله وحقائق الدين.
والعقل يتأهب دائما لمزاولة
مركزه عند وجدان الحق
المبين. فقوموا فاعلموا لك
سجلا من ماءنا المعين.
وآخر دعوانا أن الحمد لله
رب العالمين.



كِرَامَاتُ الصَّادِقِينَ

(اردو ترجمہ)

تصنيف

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

هذه رسالة من كتاب السيرة

كتاب ما الصادق

ولمن يات برسالة مثلها فله انعام
الف من الورق غير مقلد
كان او من المقلدين
وانها

قد طبعت بفضل الله وحسن توفيقه
بمطبع دار الفصحى مال المطبع والحمد لله العالمين

یہ مبارک رسالہ جس کا *م

کلام الصّادِقین

ہے اور جو اس رسالے کی نظیر پیش کرے گا

اس کے لئے ای - ہزار روپیہ م ہے خواہ

غیر مقلد ہو *مقلد

اور یہ: اتعالیٰ کے فضل اور رحمت سے پنجاب پریس

سیالکوٹ میں * ہتمام غلام قادر صبح مالک مطبع طبع ہوا۔

à n ^] h ù . . # , v ^

التنبیه

اے ملکہ و جو میری تکذیب پر مصر اور میرا گریبان چاک کرنے کے درپے ہو، اچھی طرح جان لو اللہ تمہیں ہدایت دے۔ یہ رسالہ میرے اور تمہارے معاملہ کو پرکھنے کے لئے ایک معیار ہے۔ سوا اگر تم سب و شتم سے باز نہیں آتے اور اپنے رب کے غضب سے نہیں ڈرتے اور یہ سمجھتے ہو کہ تم شریعت کے علمبردار، شیخ طریقت، علماء ملت اور فاضلان امت ہو، تو (میرے اس) رسالے کی نظیر لاؤ، اگر تم سچے ہو۔ لیکن اگر تم ایسا نہ کرو اور بخدا تم ہرگز ایسا نہ کر سکو گے تو پھر اللہ سے ڈرو جس کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے اور اس آگ سے ڈرو جو مجرموں کے اندرون تک کو کھا جاتی ہے۔ اور بخدا میں نے اس رسالے کو صرف تمہاری نخوت کو توڑنے اور تمہاری رعونت کے شعلے کو بجھانے کے لئے تالیف کیا ہے اور مجھے اپنی ذلت کو دیکھ کر برداشت

أيها المكفرون الذين اصرّوا على تكذیبی وهمّوا بتمزيق جلابیبی اعلموا هداكم الله ان هذه الرسالة معيارٌ لتقيد امری وأمرکم فإن كنتم لا تنأهون عن سبکم ولا تخافون قهر ربکم وتظنون انکم اعلام الشريعة وأشياخ الطريقة وعلماء الملة وفضلاء الأمة فأتوا برسالة من مثله إن كنتم صادقین. وإن لم تفعلوا ووالله لن تفعلوا فاتقوا الله الذی تُرجعون إليه واتقوا ناراً تأکل أحشاء المجرمین. ووالله إنی ما ألّفت هذه الرسالة إلا لكسر نخوتکم وإطفاء شعله رعونتکم وکنت أطيع

على رؤية ذلتي ومساغ
 غصتي ولكني أردت أن أظهر
 كيفية علمكم على المنصفين.
 فنشئت كنانتي وقضيت من
 دُرر البيان لبانتى فإن ناو حتم
 وأتيتم بكلام من مثله فلکم
 الألف بل أزيد عليه عشرين
 درهما للغالين. ووالله إني
 ما أرى فيكم إلا إجمال
 القرايح وإكداء الماتح
 والماتح وما أرى عندكم
 من ماءٍ معين. وأعجبنى
 أنكم مع كونكم حاوی
 الوفاض من المعارف الدينية
 تستكبرون ولا تستحيون
 ولا تنتهجون محجة المتقين.
 فوالذي بعثني لإلزامكم
 وإفحامكم لقد سألتُ الله
 أن يحكم بيني وبينكم و
 يوهن كيد الكاذبين. وما

کرنے اور غصے کو پی جانے پر پوری طاقت
 حاصل تھی لیکن میں نے چاہا کہ منصفوں پر
 تمہارے علم کی کیفیت کو ظاہر کروں۔ سو (اس
 غرض کے لئے) میں نے اپنے ترکش سے تیر
 نکالا اور قوتِ بیان کے موتیوں سے میں نے
 اپنا مقصد پورا کر لیا۔ پس اگر تم نے مقابلہ کیا
 اور اس جیسا کلام پیش کر دیا تو تمہیں ایک ہزار
 روپیہ (انعام) دیا جائے گا، بلکہ غالب آنے کی
 صورت میں بیس روپے مزید بھی دیئے جائیں
 گے۔ اور بخدا مجھے تم میں صرف خسیس الطبع اور
 بے فیض آب کش اور پانی بھرنے والے
 دکھائی دیتے ہیں جبکہ تمہارے پاس مجھے مصفا
 آب رواں نظر نہیں آتا۔ اور مجھے تعجب ہے کہ
 تم دینی معارف سے تہی دامن ہونے کے
 باوجود متکبر اور بے حیا ہو اور تقویٰ شعار لوگوں
 کی راہ پر نہیں چل رہے۔ پس قسم ہے اس
 ذات کی جس نے تمہیں ملزم ٹھہرانے اور تمہارا
 منہ بند کرنے کے لئے مجھے مبعوث فرمایا ہے
 میں نے اللہ کی جناب میں یہ التجا کی کہ وہ
 میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ فرمائے اور
 جھوٹوں کی تدبیر کو کمزور کرے۔ درہم و دینار

عرضت علیکم درہمًا و
 دینارًا إلا اختیارًا فإن ناضلتمونی
 تفسیراً و نظماً فهو لکم
 حتمًا. و اعلموا أن اللہ
 یخزیکم و یرى الخلق جہلکم
 و یریکم ما کنتم تکذبون
 و تستعلون مستکبرین. و قد
 نظمت هذه القصائد بارتجال
 من غیر انتحال فی بلدة
 ”عَنْبُرَسْر“ و كان ثمُّ مشاهدی
 حزبٌ من المسلمین. و لکنی
 أمهلکم إلی شهرین من وقت
 إشاعة هذه الرسالة و أرقب
 ما تجیبون أتولّون الدُّبر
 أو تکونون من المناضلین؟
 إن شیخ ”البطالة“ دعانی
 غضبانَ فنهضت إلیه عجلانَ
 و قلت: قُمْ قُمْ إنی أتیت الآنَ
 و دانیته بالمصباح المتقدِّ
 و لکنی أعلم أنه من قوم

کی تمہیں میری پیشکش تو محض تمہارا امتحان لینے
 کے لئے ہے۔ پس اگر تم نے تفسیر اور نظم کے
 (میدان) میں میرا مقابلہ کیا تو (مقررہ
 انعام) حتماً تمہارا ہوگا۔ لیکن یہ اچھی طرح
 سے جان لو کہ اللہ تمہیں رسوا کرے گا اور
 لوگوں پر تمہاری جہالت ظاہر کر دے گا اور
 تمہاری کذب بیانی، متکبرانہ تعلیٰ کی حقیقت
 ظاہر کر دے گا اور میں نے یہ قصائد فی البدیہ
 بغیر کسی سرقہ کے امرتسر شہر میں نظم کئے ہیں اور
 وہاں کے مسلمانوں کا ایک گروہ اس امر کا چشم
 دید گواہ ہے۔ لیکن میں تمہیں اس رسالہ کے
 وقت اشاعت سے لے کر دو ماہ کی مدت تک
 کی مہلت دیتا ہوں اور میں انتظار کروں گا کہ
 تم کیا جواب دیتے ہو آیا تم پیٹھ پھیرتے ہو
 یا مقابلہ کرتے ہو۔ اصلاً تو شیخ بطالہ
 (بٹالہ) نے غضناک ہو کر مجھے (مقابلہ)
 کی دعوت دی تھی جس پر میں اُس کی طرف
 فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور (اُسے) کہا: اُٹھ،
 اُٹھ، میں آ گیا ہوں۔ (اور پھر) میں اس
 کے پاس ایک روشن چراغ لے کر گیا حالانکہ
 میں یہ بخوبی جانتا ہوں کہ وہ اندھی قوم

عمین. وهذہ رسالۃ قد
 اُودِعْتُ دَقَائِقَ الْقُرْآنِ وَ
 ضُمَّخْتُ بِطِيبِ الْعِرْفَانِ وَ
 سِيقَ إِلَيْهِ شَرِبٌ مِنْ تَسْنِيمِ
 الْجِنَانِ وَسَفَرْتُ عَنْ مَرَأَى
 وَسِيمٍ وَأَرَجِ نَسِيمٍ وَتَرَاءْتُ
 بَوَاجِهِ حَسِينٍ. لِمَعَانُهَا أُرْزَأْتُ
 بِالْجُمَانِ وَصَلَيْتُ الْقُلُوبَ
 بِالنِّيرَانِ وَهَيَّجْتُ الْبَلَابِلَ
 فِي صَدُورِ الْمَعَانِدِينَ. وَكَتَبْتُهَا
 لِنَّالِيبِقَى لِلْجِدَالِ مَطْرَحٍ
 وَلَا لِلْمِرَاءِ مَسْرَحٍ وَلِيتَبِينَ
 الْحَقَّ وَليَسْتَبِينَ سَبِيلَ الْمُجْرِمِينَ.
 وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ
 رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

میں سے ہے۔ اور اس رسالے میں قرآن
 کے دقائق درج کئے گئے ہیں۔ اسے عرفان
 کی خوشبو سے خوب معطر کیا گیا ہے۔ جنتوں
 کے چشمہ تسنیم کے پانی کو اس کی طرف لایا گیا
 ہے۔ اس رسالے نے خوبصورت چہرے سے
 اور بادسیم کی مہک سے پردہ ہٹایا اور
 خوبصورت چہرہ دکھلایا اور اس کی چمک دمک
 نے موتیوں کو شرمندہ کر دیا۔ اور دل آتش
 عشق سے سوزاں ہوئے اور معاندوں کے
 سینوں میں غموں کا ایک طوفان پھا کیا۔ میں
 نے اس (رسالے کو) اس غرض سے لکھا
 ہے تاکہ بحث کی کوئی طرح اور جھگڑے کی
 کوئی گنجائش باقی نہ رہے اور تاحق کھل کر
 سامنے آجائے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو
 جائے۔ و آخر دعوانا أن الحمد لله رب
 العالمین۔



ہزار روپیہ انعام کے وعدہ پر رسالہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حقیقی ستائش کا سزاوار اللہ ہے جس کو آنکھیں نہیں پاسکتیں ہاں وہ خود آنکھوں تک پہنچتا ہے اور اس کی کنز کی تفہیم سے افکار اتنے ہی دور ہیں جتنی رات دن سے دور ہے۔ وہ ذات جس نے قرآن اور اپنے رسول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے شہروں اور جنگلوں کے تمام باسیوں کو دعوت عام دی ہے۔ پھر درود و سلام ہو اس کے حبیب محمد خاتم النبیین اور فخر المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر جو دلائل و براہین کے ساتھ آیا اور اُس نے لوگوں کی حاجتیں پوری کیں اور تمام جہانوں کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا۔ پس کتنے ہی خواہشوں کے گرد گھومنے والے تھے جو روحانی لوگوں کے حلقے میں داخل ہو گئے اور کتنے زبان دراز اور غیظ و غضب سے بھڑک اُٹھنے والے لوگ تھے جو نہایت مہذب، شائستہ اور پاک صاف ہو گئے۔ اے اللہ! اس

الحمد لله الذي لا تدرکه
الأبصار وهو يُدرک الأبصار
وتتباعد الأفكار عن فهم
كُنْهه تباعد اللیل من النهار
الذی دَعَا النَّاسَ بِالْقُرْآنِ وَ
رَسُوله المصطفى إلى مأدبة
الجفلی من أهل الحضارة
و الفلا و الصلاة و السلام
على حبیبه محمد خاتم النبیین
وفخر المرسلین الذی جاء
بالحجج والبراهین وأسعف
الناس بحاجاتهم ویمم إصلاح
العالمین. فكم من مُحَلِّقٍ إلى
الهوى دخل فی الرُوحانیین
وكم من ذی لسان سلیط
و غیظ مستشیط صار من
المهدبین المطهرین. اللهم

فَصَلَّ عَلَىٰ هَذَا الرَّسُولِ النَّبِيِّ
 الْأُمِّيِّ الَّذِي فَاقَ الرَّسُلَ كُلَّهُمْ
 فِي كَمَالَاتِهِ وَحَازَ كُلَّ فَضِيلَةٍ
 فِي سِيرِهِ وَصِفَاتِهِ وَأَلْفَ بَيْنِ
 قُلُوبِ أُمَّمٍ كَانُوا يُدَاجُونَ وَ
 لَا يُخْلِصُونَ وَأَصْلَحَ قَوْمًا
 كَانُوا يَشْرِكُونَ وَلَا يُوحِّدُونَ
 وَطَهَّرَ أَنْسَاءً كَانُوا يُفْجِرُونَ
 وَلَا يَتَّقُونَ وَيُنِيخُونَ مَطَايَا
 نَفُوسِهِمْ وَلَا يَسِيرُونَ فِي سَبِيلِ
 اللَّهِ وَلَا يَتَّقِظُونَ. وَكَانَ
 (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أُمِّيًّا
 لَمْ يَقْرَأْ شَيْئًا مِنْ عِلْمِ الدُّنْيَا
 وَالِدِينَ وَبَلَغَ أَشَدَّهُ فِي قَوْمِ
 أُمِّيِّينَ وَعَمِّيِّينَ. وَلَمْ يَرِ (صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَجْهَ الْعَالَمِينَ
 الْعَارِفِينَ. بَلْ لَمْ يَرُمْ عَنْ وَجَارِهِ
 وَلَا ظَعَنَ عَنْ إِفْهِهِ وَجَارِهِ
 وَمَعَ ذَلِكَ سَبَقَ الْعَالَمِينَ
 وَالْعَالَمِينَ فِي عَقْلِهِ وَعِلْمِهِ
 وَبَرَكَاتِهِ وَفِيوضِهِ وَأَنْوَارِهِ

﴿ ۲ ﴾

رسول نبی اُمّی پر درود بھیج جو اپنے
 کمالات میں تمام رسولوں پر فوقیت لے گئے
 اور جنہوں نے اپنی سیرت اور صفات میں ہر
 فضیلت کو اپنے اندر سمولیا اور ایسے لوگوں
 کے دلوں میں الفت پیدا کی جو منافق تھے
 اور مخلص نہ تھے۔ اور ایسی قوم کی اصلاح کی
 جو مشرک تھی، موحد نہ تھی اور ایسے لوگوں کو
 پاک کیا جو فاجر تھے، تقویٰ شعار نہ تھے۔
 جنہوں نے اپنے نفسوں کی سواریوں کو بٹھا
 رکھا تھا اور اللہ کی راہوں پر نہیں چلتے تھے اور
 بیدار نہ تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 اُمّی تھے جنہوں نے دنیا اور دین کے علوم میں
 سے کچھ بھی پڑھا نہ تھا۔ آپ اُن پڑھ اور
 اندھی قوم میں پروان چڑھے۔ اور آپ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے عالموں اور عارفوں کا
 چہرہ تک نہ دیکھا تھا بلکہ آپ اپنے گھر سے
 باہر نہیں آئے اور نہ کبھی اپنے دوستوں اور
 پڑوس کو چھوڑ کر سفر پر گئے۔ اس کے باوجود
 آپ سب عالموں اور دنیا جہان کے لوگوں
 سے اپنی عقل، اپنے علوم اور اپنی برکات
 اور اپنے فیوض و انوار میں سبقت لے گئے۔ یہاں

حتى غمرت مواهبُ هدايته
المشارك والمغارب والأجانب
والأقارب وأطال كلُّ ذى ذيلٍ
ذيلَه إلى بر كاته وامتدت
أيدى الناس إلى إفاداته
وخيراته. فأرى الناس
سبل السلام ونجّاهم من
المسالك الشاغرة وطرق
الظلام وطهرهم من شعب
النفاق والشقاق والنزاع
والمشاجرة وسير الليم.
وبصر العيون وأحسن الظنون
ونجى المسجون. حتى ألقى
فى روع الناس الاستسلام
وثبت جذبات كفرهم وثبت
الأقدام ونشطهم إلى الثبات
والاستقامة وأقام فأبصروا
ورأوا سبلهم ومنازلهم وتخيروا
المناخ ووردوا الورد النقاخ
وزكوا ومحصوا وطهروا
حتى سُموا خيار الناس و

تک کہ آپ کی ہدایت کی نوازشات نے مشارق و
مغارب اور غیروں اور اپنوں سب کو ڈھانپ دیا
اور ہر صاحبِ دامن نے اپنا دامن آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کی برکات کی طرف پھیلا یا اور لوگوں کے
ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے افادات و فیوض و
خیرات کی جانب دراز ہوئے۔ پس آپ نے
لوگوں کو سلامتی کی راہیں دکھائیں اور انہیں تفرقے
اور تاریک و تار راہوں سے نجات بخشی اور انہیں ہر
قسم کے نفاق، پھوٹ، نزاع، لڑائی جھگڑے اور
کینوں کے خصائلِ شنیعہ سے پاک کیا۔ نیز آپ
نے آنکھوں کو بصارت بخشی۔ حسن ظن پیدا کیا اور
اسیروں کی رہنمائی فرمائی۔ یہاں تک کہ آپ
نے لوگوں کے دلوں میں تسلیم و رضا کی روح پیدا
فرمائی، ان کے کفر کے جذبات کو ٹھنڈا کیا اور انہیں
ثباتِ قدم عطا فرمایا۔ پامردی اور استقامت کے
لئے مستعد کیا اور پاؤں پر کھڑا کیا تو وہ دیکھنے
لگے اور انہوں نے اپنی راہوں اور اپنی منزلوں
کو دیکھ لیا اور اپنی منزل کا تعین کر لیا اور شیریں
اور مصفا ٹھنڈے پانی کے گھاٹ پر وارد ہوئے۔
ان کا تزکیہ کیا گیا۔ اور وہ ایسے خالص اور
پاک و صاف کئے گئے کہ وہ خیار الناس سے موسوم

خُلِّصُوا مِنْ كُلِّ نَوْعِ النَّعَاسِ
وَكُمِّلُوا فِي الْعِلْمِ الْبَاطِنِيِّ
وَالْخَبْرِ الرَّوْحَانِيِّ إِلَى
أَنْ أَتَرَعُوا بِالْمَعَارِفِ
الْأَكْيَاسِ وَحَصَّحْصَ فِيهِمْ
نُورٌ يَنْبِرُ النَّاسَ وَبُدِّلَتْ
شِيمُهُمْ وَقَرَأَتْهُمْ وَنُورَتْ
نَفُوسُهُمْ وَنُشِرَتْ مَدَائِحُهُمْ
وَاعْتَلَقُوا بِالنَّبِيِّ الْكَرِيمِ
اعْتِلَاقَ الْأَثْمَارِ بِالْأَعْوَادِ
وَلَوَّوْا أَعْتَتَهُمْ مِنْ طَرَفِ
الْفَسَادِ إِلَى مَنَاجِجِ السَّدَادِ
حَتَّى وَصَلُوا مَنَازِلَ الْقُرْبِ
وَالْمَحَبَةِ وَالْوَدَادِ وَبَلَّغُوا
وَانتَهَوْا إِلَى كَمَالَاتِ قَدَرِهَا
اللَّهُ لِلْعِبَادِ.

فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَى
عِبَادَهُ بِهَذَا الرَّسُولِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
الْمُبَارَكِ وَأَحْيَا بِهِ الْعَالَمِينَ.

ہوئے اور انہیں ہر طرح کی اُونگھ (سُستی) سے نجات دی گئی اور وہ علم باطنی اور عرفان روحانی میں اتنے طاق اور کامل ہو گئے کہ انہوں نے بڑے بڑے دانائوں کو معارف سے بھر دیا اور ان میں نور اتنا ظاہر و باہر ہوا کہ لوگوں کو متور کرنے لگا اور ان کی عادات اور طبائع بدل دی گئیں۔ ان کے نفوس متور کئے گئے اور ان کی تعریف و توصیف پھیلا دی گئی اور وہ نبی کریم ﷺ سے ایسے پیوست ہوئے جیسے پھل ٹہنیوں سے پیوست ہوتے ہیں۔ انہوں نے اپنی باگیں فساد کی راہوں سے ہٹا کر سیدھی راہوں کی طرف کر لیں، یہاں تک کہ انہوں نے قرب اور محبت اور مودت کی منازل کو پایا اور وہ ان کمالات کی انتہاء تک پہنچ گئے جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے مقدر فرمائے ہیں۔

پس حقیقی حمد کی سزاوار اللہ کی ذات ہے جس نے اس مبارک اُمّی رسول نبی کے ذریعہ اپنے بندوں کی ہدایت فرمائی اور اس کے ذریعہ تمام جہانوں کو حیات بخشی۔

﴿۳﴾

آما بعد واضح ہو کہ موافق اس سنت غیر متبدلہ کے کہ ہر ایک غلبہ تاریکی کے وقت خدا تعالیٰ اس امت مرحومہ کی تائید کے لئے توجہ فرماتا ہے اور مصلحت عامہ کے لئے کسی اپنے بندہ کو خاص کر کے تجدید دین متین کے لئے مامور فرمادیتا ہے یہ عاجز بھی اس صدی کے سر پر خدا تعالیٰ کی طرف سے مجدد کا خطاب پا کر مبعوث ہوا اور جس نوع اور قسم کے فتنے دنیا میں پھیل رہے تھے ان کے رفع اور دفع اور قلع قمع کے لئے وہ علوم اور وسائل اس عاجز کو عطا کئے گئے کہ جب تک خاص عنایت الہی ان کو عطا نہ کرے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتے مگر افسوس کہ جیسا قدیم سے ناتمام اور ناقص الفہم علماء کی عادت ہے کہ بعض اسرار اپنے فہم سے بالاتر پا کر منع اسرار کو کافر ٹھہراتے رہے ہیں اسی راہ پر اس زمانہ کے بعض مولوی صاحبوں نے بھی قدم مارا اور ہر چند نصوص قرآنیہ و حدیثیہ سے سمجھایا گیا۔ مگر ایک ذرہ بھی صدق کی روشنی ان کے دلوں پر نہ پڑی بلکہ برعکس اس کے تکفیر اور تکذیب کے بارہ میں وہ جوش دکھلایا کہ نہ صرف کافر کہنے پر کفایت کی بلکہ کافر نام رکھا اور ایک مومن اہل قبلہ کے خلود جہنم پر فتوے لکھے۔ اس عاجز نے بار بار خداوند کریم کی قسمیں کھا کر بلکہ مسجد میں جو خانہ خدا ہے بیٹھ کر ان پر ظاہر کیا کہ میں مسلمان ہوں اور اللہ جل شانہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ پر ایمان لاتا ہوں مگر ان بزرگوں نے قبول نہ کیا اور کہا کہ یہ منافقانہ اقرار ہے۔ خاص کر ان میں سے جو میاں محمد حسین بتالوی ہیں انہوں نے تو اپنی ضد کو کمال تک پہنچا دیا اور کہا کہ اگر میں پچشم خود نشان بھی دیکھوں تو میں ہرگز مسلمان نہ سمجھوں گا اور ہمیشہ کافر کہتا رہوں گا۔ چنانچہ بعض نشان بھی ظاہر ہوئے مگر حضرت بطالوی صاحب نے ان کا نام استدراج یا نجوم رکھا اور ہر ایک طور سے لوگوں کو دھوکے دیئے۔ چنانچہ منجملہ ان دھوکوں کے ایک یہ بھی ہے کہ یہ شخص بالکل جاہل اور علوم عربیہ سے بالکل بے بہرہ ہے اور مع ذالک دجال اور مفتری جو خدا تعالیٰ سے بھی کچھ مدد نہیں پاسکتا اور اپنی عربی دانی کو بہت کروفر سے بیان کیا تا اس وجہ سے اس کی عظمت دلوں میں جم جاوے اور اس عاجز کو ایک جاہل اور اُمّی اور علوم عربیہ سے

بیگانہ اور ملعون اور مفتری قرار دے کر یہ چاہا کہ عوام پر تمام راہیں نیک ظنی کی بند ہو جائیں لیکن عجیب قدرت خداوند تعالیٰ ہے کہ اس امر میں بھی اس نے نہ چاہا کہ بطلالوی صاحب اور ان کے ہم مشرب علماء کی کچھ عزت اور راستی ظاہر ہو۔ سواگرچہ میں درحقیقت امیوں کی طرح ہوں لیکن محض اس نے اپنے فضل سے علم ادب و دقائق و حقائق قرآن کریم میں میری وہ مدد کی کہ میرے پاس ایسے الفاظ نہیں ہیں کہ میں اس خداوند کا شکر ادا کر سکوں اور مجھ کو بشارت دی کہ اگر میاں بطلالوی یا کوئی دوسرا اس کا ہم مشرب مقابلہ پر آئے تو شکست فاش اٹھا کر سخت ذلیل ہوگا۔ اسی بنا پر میں نے اشتہار دیا کہ میاں بطلالوی پر واجب ہے کہ میرے مقابل پر قرآن کریم کی ایک سورت کی تفسیر عربی فصیح بلغ میں لکھے جو دس اجز سے کم نہ ہو اور نیز ایک قصیدہ نعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرے جو نواشعر ہو اور ایسا ہی میرے پر واجب ہوگا کہ میں بھی اسی سورۃ کی تفسیر عربی فصیح بلغ میں لکھوں اور نیز نواشعر کا قصیدہ بھی نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تیار کروں اور پھر اگر عندالمقابلہ والموازنہ میاں بطلالوی صاحب کی تفسیر اور ان کا قصیدہ میری تفسیر اور قصیدہ سے فصیح اور اتم اور اتم اور کامل ثابت ہو تو میں اپنے دعوے سے توبہ کروں گا اور سمجھ لوں گا کہ خدا تعالیٰ نے بطلالوی صاحب کی تائید کی اور اپنی کتابیں جلا دوں گا۔ اور اگر میں غالب ہوں تو بطلالوی صاحب کو اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ اپنے ان بیانات میں سراسر کاذب اور دروغ گو تھے کہ یہ شخص مفتری اور دجال اور کافر اور ملعون ہے اور نیز علوم عربیہ سے ایسا جاہل کہ ایک صیغہ بھی درست طور پر نہیں آتا اور ساتھ اس کے میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ اگر کوئی شخص ہم میں سے اس مقابلہ سے منہ پھیرے یا بیجا جستوں اور حیلوں سے اس طریق آزمائش کو ٹال دیوے تو اس پر خدا تعالیٰ کی دین الغنّین ہوں۔ مگر افسوس کہ بطلالوی صاحب نے ان لعنتوں کی کچھ بھی پروا نہیں کی۔ اور کئی عہد اور وعدے توڑ کر آخر حیلہ جوئی کے طور پر یہ جواب دیا کہ اول ہم آپ کی عربی تالیفوں کو آزمائش کی نظر سے دیکھیں گے کہ وہ سہو اور نسیان سے مبرا ہیں یا نہیں اور کوئی غلطی صرف اور نحو کی رو سے ان میں پائی جاتی ہے یا نہیں اگر نہیں پائی جائیگی تو پھر بالمقابل تفسیر لکھنے اور نواشعر کا قصیدہ بنانے میں

﴿۴﴾

﴿۵﴾

کچھ عذر نہ ہوگا۔ مگر دانشمندیوں نے سمجھ لیا کہ بطالوی صاحب نے اپنی جان بچانے کیلئے یہ حیلہ نکالا ہے کیونکہ ان کو خوب معلوم ہے کہ عربی یا فارسی کی کوئی مبسوط تالیف سہو اور غلطی سے خالی نہیں ہو سکتی اور حیلہ جو کیلئے کوئی نہ کوئی لفظ گو سہو کا تب ہی سہی حجت پیش کرنے کیلئے ایک سہارا ہو سکتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بہت ہاتھ پیر مار کر اور مثل مشہور مرتا کیا نہ کرتا پر عمل کر کے یہ شرمناک عذر پیش کر دیا اور اپنے دل کو اس بازاری چال بازی سے خوش کر لیا کہ کسی ایک سہو کا تب یا فرض کرو اتفاقاً کسی غلطی کے نکلنے سے یہ حجت ہاتھ آجائے گی کہ اب غلطی تمہاری کسی کتاب میں نکل آئی اسلئے اب بحث کی ضرورت نہیں رہی۔ لیکن افسوس کہ بطالوی صاحب نے یہ نہ سمجھا کہ نہ مجھے اور نہ کسی انسان کو بعد انبیاء علیہم السلام کے معصوم ہونے کا دعویٰ ہے۔ جو شخص عربی یا فارسی میں مبسوط کتابیں تالیف کرے گا ممکن ہے کہ حسب مقولہ مشہورہ **قَلَّمَا سَلِمَ مِکْثَارٌ** کے کوئی صرفی یا نحوی غلطی اُس سے ہو جائے اور باعثِ خطا نظر کے اُس غلطی کی اصلاح نہ ہو سکے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ سہو کا تب سے کوئی غلطی چھپ جائے اور باعثِ ذہول بشریت مؤلف کی اسپر نظر نہ پڑے پھر اس یکطرفہ نکتہ چینی میں دونوں فریق کی علمی طاقتوں کا موازنہ کیونکر ہو۔ غرض بطالوی صاحب کے ایسے بیہودہ جوابات سے یقینی طور پر معلوم ہو گیا کہ علم تفسیر اور علم ادب میں قسّام حقیقی نے ان کو کچھ بھی حصّہ نہیں دیا اور بجز لعن و طعن اور چال بازی کی مشق کے اور کچھ بھی اُن کے دل اور دماغ اور زبان کو لوازم انسانیت نہیں ملی اسی وجہ سے اوّل مجھے اُن کے اس قسم کے تعصبات کو دیکھ کر دل میں یہ خیال آیا تھا کہ اب ہمیشہ کے لئے ان سے اعراض کیا جائے۔ لیکن عوام کا یہ غلط خیال دُور کرنے کے لئے کہ گویا میاں محمد حسین بطالوی یا دوسرے مخالف مولوی جو اس بزرگ کے ہم مشرب ہیں علم ادب اور حقائق تفسیر کلام الہی میں یدِ طولی رکھتے ہیں قرین مصلحت سمجھا گیا کہ اب آخری دفعہ **اتمام حجت** کے طور پر بطالوی صاحب اور ان کے ہم مشرب دوسرے علماء کی عربی دانی اور حقائق شناسی کی حقیقت ظاہر کرنے کے لیے یہ رسالہ شائع کیا جائے اور واضح رہے کہ اس رسالہ میں چار

قصائد اور ایک تفسیر سورۃ فاتحہ کی ہے اور اگرچہ یہ قصائد صرف ایک ہفتہ کے اندر بنائے گئے ہیں بلکہ حق یہ ہے کہ چند ساعت میں لیکن بطالوی صاحب اور ان کے ہم مشرب مخالفوں کے لیے محض اتمام حجت کی غرض سے پوری ایک ماہ کی مہلت دیکر یہ اقرار شرعی قانونی شائع کیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس رسالہ کی اشاعت سے ایک ماہ کے عرصہ تک اسکے مقابل پر اپنا فصیح بلوغ رسالہ شائع کر دیں جس میں اسی تعداد کے موافق اشعار عربیہ ہوں جو ہمارے اس رسالہ میں ہیں اور ایسے ہی حقائق اور معارف اور بلاغت کے التزام سے سورہ فاتحہ کی تفسیر ہو جو اس رسالہ میں لکھی گئی ہے تو ان کو ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا ورنہ آئندہ ان کو یہ دم مارنے کی گنجائش نہیں ہوگی کہ وہ ادیب اور عربی دان ہیں یا قرآن کریم کی حقائق شناسی میں کچھ بھی ان کو مس ہے۔ اور میں نے سنا ہے کہ یہ گروہ علماء کا اپنے اپنے مکانوں میں بیٹھ کر اس عاجز کو ایک طرف تو کاذب اور دجال اور کافر ٹھہراتے ہیں اور ایک طرف یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ شخص سراسر جاہل ہے اور علم عربی سے بھلی بیخبر۔ سو اس مقابلہ سے ہمتا متر صفائی طاہر اور ثابت ہو جائے گا کہ اس بیان میں یہ لوگ کاذب ہیں یا صادق اور چونکہ ان لوگوں کے دلوں میں دیانت اور خدا ترسی نہیں اس لئے اب میں نہیں چاہتا کہ بار بار ان کی طرف توجہ کروں۔ اور اگرچہ میں ایک صریح کشف کے رُوسے ایسے متعصب اور کج دل لوگوں کے ساتھ مباحثات کرنے سے روکا گیا ہوں جس کا ذکر میری کتاب آئینہ کمالات اسلام میں چھپ چکا ہے لیکن یہ مقابلہ نشان نمائی کے طور پر ہے اور بلحاظ توزع و تقویٰ آئندہ یہ عہد بھی کرتا ہوں کہ اگر اب میاں محمد حسین بطالوی یا کسی دوسرے مولوی نے بغیر کسی حیلہ و حجت کے میرے ان قصائد اور تفسیر کے مقابل پر عرصہ ایک ماہ تک اپنے قصائد اور تفسیر شائع نہ کی تو پھر ہمیشہ کے لئے اس قوم سے اعراض کرونگا۔ اور اگر اس رسالہ کے مقابل پر میاں بطالوی یا کسی اور انکے ہم مشرب نے سیدھی نیت سے اپنی طرف سے قصائد اور

تفسیر سورہ فاتحہ تالیف کر کے بصورت رسالہ شائع کر دی تو میں سچے دل سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر ثالثوں کی شہادت سے یہ ثابت ہو جاوے کہ ان کے قصائد اور انکی تفسیر جو سورہ فاتحہ کے دقائق اور حقائق کے متعلق ہوگی میرے قصائد اور میری تفسیر سے جو اسی سورہ مبارکہ کے اسرارِ لطیفہ کے بارہ میں ہے ہر پہلو سے بڑھ کر ہے تو میں ہزار روپیہ نقد ان میں سے ایسے شخص کو دوں گا جو روزِ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر ایسے قصائد اور ایسی تفسیر بصورت رسالہ شائع کرے اور نیز یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ بعد بالمقابل قصائد اور تفسیر شائع کرنے کے اگر ان کے قصائد اور ان کی تفسیر نحوی و صرفی اور علمِ بلاغت کی غلطیوں سے مُبرّا نکلے اور میرے قصائد اور تفسیر سے بڑھ کر نکلے تو پھر باوصف اپنے اس کمال کے اگر میرے قصائد اور تفسیر بالمقابل کے کوئی غلطی نکالیں گے تو فی غلطی پانچ روپیہ انعام بھی دوں گا۔ مگر یاد رہے کہ نکتہ چینی آسان ہے ایک جاہل بھی کر سکتا ہے مگر نکتہ نمائی مشکل۔ تفسیر لکھنے کے وقت یہ یاد رہے کہ کسی دوسرے شخص کی تفسیر کی نقل منظور نہیں ہوگی بلکہ وہی تفسیر لائق منظوری ہوگی جس میں حقائق و معارف جدیدہ ہوں بشرطیکہ کتاب اللہ اور فرمودہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخالف نہ ہوں۔ اللہ جلّ شانہ قرآن کریم کی تعریف میں صاف فرماتا ہے کہ اس میں ہر ایک چیز کی تفصیل ہے پھر معارف اور حقائق کا کوئی حصہ کیونکر اُس سے باہر رہ سکتا ہے۔ ماسوا اس کے خدا تعالیٰ کا قانون قدرت بھی یہی شہادت دے رہا ہے کہ جو کچھ اُس سے صادر ہوا ہے خواہ ایک مکھی ہو وہ بے انتہا عجائبات اپنے اندر رکھتا ہے پھر کیا ایک ایماندار یہ رائے ظاہر کر سکتا ہے کہ ایک مکھی یا مچھر کی بناوٹ تو ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے کہ اگر قیامت تک تمام فلاسفر اُس کے خواص عجیبہ کے دریافت کرنے کے بارہ میں سوچتے چلے جائیں تب بھی ان کو یہ دعویٰ نہیں پہنچتا کہ جس قدر ان میں خواص تھے انہوں نے معلوم کر لیے ہیں۔ لیکن قرآن کریم کی عبارتیں صرف سطحی خیالات تک محدود ہیں جو ایک جاہل مُلا ان پر سرسری نظر ڈال کر دعویٰ کر سکتا ہے کہ جو کچھ قرآن میں تھا

میں نے معلوم کر لیا۔ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز بدل نہیں سکتا اور اسکی مخلوقات میں سے ایک پیڑ بھی ایسا نہیں جسکو چند معلومہ خواص میں محدود کہہ سکیں بلکہ اسکی ہر ایک مخلوق خواص غیر محدودہ اپنے اندر رکھتی ہے اور اسی وجہ سے ہر ایک مخلوق میں صفت بے نظیری پائی جاتی ہے اور اگر تمام دنیا اسکی نظیر بنانا چاہے تو ہرگز اُن کے لیے میسر نہ ہو جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آپ فرمادیا ہے کہ مکھی بنانے پر بھی کوئی قادر نہیں ہو سکتا۔ کیوں قادر نہیں ہو سکتا اسکی یہی تو وجہ ہے کہ مکھی میں بھی اس قدر عجائبات صنعت صانع ہیں کہ انسانی طاقتوں بلکہ تمام مخلوق کی قوتوں سے بڑھ کر ہیں پھر خدا تعالیٰ کا کلام کیوں ایسا گرا ہوا اور ادنیٰ درجہ کا سمجھا جاوے کہ جو اپنے خواص اور حقائق کے رُو سے مکھی کے درجہ پر نہیں۔ کیا یہ وہی کلام نہیں جس کے حق میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ لِّیْنَ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ یَّاتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَتْ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا^۱ یعنی اگر جن و انس اس بات پر اتفاق کر لیں کہ اس قرآن کی نظیر بناویں تو ہرگز بنا نہیں سکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔ بعض نادان مُلّا اَخْرَاهُمُ اللّٰہُ کہا کرتے ہیں کہ یہ بے نظیری صرف بلاغت کے متعلق ہے لیکن ایسے لوگ سخت جاہل اور دلوں کے اندھے ہیں اس میں کیا کلام ہے کہ قرآن کریم اپنی بلاغت اور فصاحت کے رُو سے بھی بے نظیر ہے لیکن قرآن کریم کا یہ منشاء نہیں ہے کہ اُس کی بے نظیری صرف اسی وجہ سے ہے بلکہ اُس پاک کلام کا یہ منشاء ہے کہ جن جن صفات سے وہ متصف کیا گیا ہے اُن تمام صفات کے رُو سے وہ بینظیر ہے مگر یہ حاجت نہیں کہ وہ تمام صفات جمع ہو کر بینظیری پیدا ہو بلکہ ہر ایک صفت جدا گانہ بینظیری کی حد تک پہنچی ہوئی ہے اب ضروری سمجھ کر قرآن کریم کی وہ صفات کاملہ جو اس پاک کلام میں مندرج ہیں جن کی رُو سے قرآن کریم بینظیر کہلاتا ہے بطور نمونہ کسی قدر ذیل میں لکھی جاتی ہیں اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ بنی اسرائیل: ۸۹

الرَّ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ١ - يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَى طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ ٢ - إِنَّ
هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ - لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ ٣ - مَا فَرَضْنَا فِي الْكِتَابِ
مِنْ شَيْءٍ ٤ - هَذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ٥ - فَلَا
أَقْسَمُ بِمَوْقِعِ النُّجُومِ - وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ - إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ
فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ - لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ٦ - أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرَعُهَا فِي السَّمَاءِ -
تُوتَى أَكْلَهَا كُلِّ حِينٍ ٧ - إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ ٨ - إِنَّهُ
لَقَوْلٌ فَصْلٌ ٩ - لَا رَيْبَ فِيهِ ١٠ - حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ ١١ - وَمَهِيْمًا ١٢ - هُدًى لِلنَّاسِ
وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ ١٣ - وَإِنَّهُ لَتَذِكْرَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ١٤ - وَإِنَّهُ لَحَقُّ
الْيَقِينِ ١٥ - وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ١٦ - قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ
مُبِينٌ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ
إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ١٧ - هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ
بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظَاهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ١٨ - يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ
بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا ١٩ - الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ
وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ٢٠ - اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ
الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِي ٢١ تَقَشَّرُ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ
جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ ذَلِكَ هُدًى اللَّهُ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ ٢٢ -
قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ ٢٣ - أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ ٢٤

١ يونس: ٢ - الاحقاف: ٣١ - التكويد: ٢٩٢٨ - الانعام: ٣٩ - الجاثية: ٢١

٢ الواقعة: ٦٠ تا ٨٠ - ابراهيم: ٢٥ - بنى اسرائيل: ١٠ - الطارق: ١٣ - البقرة: ٣

٣ القمر: ٦ - المائدة: ٣٩ - البقرة: ١٨٦ - الحاقة: ٣٩ - الحاقة: ٥٢ - التكويد: ٢٥

٤ المائدة: ١٦ - الصف: ١٠ - النساء: ١٤٥ - المائدة: ٣ - الزمر: ٢٣

٥ يونس: ٣٦ - الشورى: ١٨

﴿۱۰﴾
 أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةً يَقْدَرُهَا ۱- وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا
 لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ ۲- هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَى عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ
 لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۳- يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَ تَكْمٌ مَّوْعِظَةٌ
 مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ ۴- كَتَبَ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكًا لِّيُبَيِّنَ لَكُمْ
 آيَاتِهِ وَيَلْتَدَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ۵- وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا ۶- وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ
 تَفْصِيلًا ۷- وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَّلَ ۸- وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ لَا
 يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۹- جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِي بِهِ مَنْ
 نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا ۱۰- بَيِّنَاتٍ لِّكُلِّ شَيْءٍ ۱۱- رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا ۱۲- بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ
 مُّبِينٍ ۱۳- فِيهَا كُتِبَ قِيمَةٌ ۱۴- قُلْ لِّمَنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى
 أَنْ يَأْتُوا بِشَيْءٍ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
 ظَهِيرًا ۱۵-

خلاصہ ترجمہ ان تمام آیات کا یہ ہے کہ قرآن حکیم ہے یعنی حکمت سے بھرا ہوا ہے۔ راہ
 راست کی تمام منازل طے کرا دیتا ہے اور ذکر للعالین ہے یعنی ہر ایک قسم کی فطرت کو اُسکے کمالات
 مطلوبہ یاد دلاتا ہے اور ہر ایک رتبہ کا آدمی اُس سے فائدہ اٹھاتا ہے جیسے ایک عامی ویسا ہی ایک
 فلسفی۔ یہ اُس شخص کیلئے اُتر ہے جو انسانی استقامت کو اپنے اندر حاصل کرنا چاہتا ہے یعنی انسانی
 درخت کی جس قدر شاخیں ہیں یہ کلام اُن سب شاخوں کا پرورش کرنیوالا اور حد اعتدال پر لانے
 والا ہے۔ اور انسانی قوی کے ہر ایک پہلو پر اپنی تربیت کا اثر ڈالتا ہے۔ کوئی صداقت اس سے باہر
 نہیں۔ اسکی تعلیمیں بصیرت بخشتی ہیں اور ایمان لانیوالوں کو وہ راہ دکھاتی ہیں جس سے ایمان قوی
 ہوتا ہے اور رحمانیت اور رحیمیت الہی اُن کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ جس سے وہ ایمان سے

۱ الرعد: ۱۸ ۲ النحل: ۶۵ ۳ الحديد: ۱۰ ۴ یونس: ۵۸ ۵ ص: ۳۰ ۶ مریم: ۹۸ ۷ بنی

اسرائیل: ۱۳ ۸ بنی اسرائیل: ۱۰۶ ۹ حم السجدة: ۴۲-۴۳ ۱۰ الشوری: ۵۳ ۱۱ النحل: ۹۰ ۱۲

الشوری: ۵۳ ۱۳ الشعراء: ۹۶ ۱۴ البینة: ۴ ۱۵ بنی اسرائیل: ۸۹

﴿۱۱﴾

عرفان کے درجہ تک پہنچتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں مواقع النجوم کی قسم کھاتا ہوں اور یہ بڑی قسم ہے اگر تمہیں علم ہو۔ اور قسم اس بات پر ہے کہ یہ قرآن عظیم الشان کتاب ہے اور اسکی تعلیمات سنت اللہ کے مخالف نہیں۔ بلکہ اسکی تمام تعلیمات کتاب مکنوں یعنی صحیفہ فطرت میں لکھی ہوئی ہیں اور اسکے دقائق کو وہی لوگ معلوم کرتے ہیں جو پاک کئے گئے ہیں (اس جگہ اللہ جَلَّ شَانُهُ نے مواقع النجوم کی قسم کھا کر اس طرف اشارہ کیا کہ جیسے ستارے نہایت بلندی کی وجہ سے نقطوں کی طرح نظر آتے ہیں مگر وہ اصل میں نقطوں کی طرح نہیں بلکہ بہت بڑے ہیں ایسا ہی قرآن کریم اپنی نہایت بلندی اور علو شان کی وجہ سے کم نظروں کی آنکھوں سے مخفی ہے اور جن کی غبار دور ہو جاوے وہ اُن کو دیکھتے ہیں اور اس آیت میں اللہ جَلَّ شَانُهُ نے قرآن کریم کے دقائق عالیہ کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص بندوں سے مخصوص ہیں جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے پاک کرتا ہے اور یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ اگر علم قرآن مخصوص بندوں سے خاص کیا گیا ہے تو دوسروں سے نافرمانی کی حالت میں کیونکر مواخذہ ہوگا کیونکہ قرآن کریم کی وہ تعلیم جو مدار ایمان ہے وہ عام فہم ہے جس کو ایک کافر بھی سمجھ سکتا ہے اور ایسی نہیں ہے کہ کسی پڑھنے والے سے مخفی رہ سکے اور اگر وہ عام فہم نہ ہوتی تو کارخانہ تبلیغ ناقص رہ جاتا۔ مگر حقائق معارف چونکہ مدار ایمان نہیں صرف زیادت عرفان کے موجب ہیں اس لئے صرف خواص کو اُس کو چہ میں راہ دیا کیونکہ وہ دراصل مواہب اور روحانی نعمتیں ہیں جو ایمان کے بعد کامل الایمان لوگوں کو ملا کرتی ہیں۔) پھر بعد اس کے فرمایا کہ کلمات قرآن کے اس درخت کی مانند ہیں جس کی جڑ ثابت ہو اور شاخیں اُس کی آسمان میں ہوں۔ اور وہ ہمیشہ اپنے وقت پر اپنا پھل دیتا ہے یعنی انسان کی سلیم فطرت اُس کو قبول کرتی ہے اور آسمان میں شاخوں کے ہونے سے یہ مراد ہے کہ بڑے بڑے معارف پر مشتمل ہے جو قانون قدرت کے موافق ہیں اور ہمیشہ پھل دینے سے یہ مراد ہے کہ دائمی طور پر روحانی تاثیرات اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ یہ قرآن اُس سیدھی راہ کی ہدایت دیتا ہے جس میں ذرا کجی نہیں اور انسانی سرشت سے بالکل مطابقت رکھتی ہے اور درحقیقت قرآن کی خوبیوں میں سے یہ ایک بڑی خوبی ہے کہ وہ ایک کامل دائرہ کی طرح بنی آدم کی تمام قویٰ پر محیط ہو

﴿۱۲﴾

رہا ہے اور آیت موصوفہ میں سیدھی راہ سے وہی راہ مراد ہے کہ جو راہ انسان کی فطرت سے نہایت نزدیک ہے یعنی جن کمالات کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے ان تمام کمالات کی راہ اُس کو دکھلا دینا اور وہ راہیں اُسکے لئے میسر اور آسان کر دینا جن کے حصول کیلئے اُسکی فطرت میں استعداد رکھی گئی ہے اور لفظ اَقْوَمُ سے آیت یَهْدِي لِلَّتِي هِيَ اَقْوَمُ^۱ میں یہی راستی مراد ہے۔ پھر بعد اسکے فرمایا کہ قرآن کریم تمام جھگڑوں کا فیصلہ کرتا ہے۔ اور یہ قول بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس میں تمام اقسام حکمت الہی کے موجود ہیں۔ کیونکہ جو کتاب خود ناقص اور بعض معارف سے خالی ہو وہ عام طور پر الہیات کے مخطیوں اور مصیوں کیلئے قاضی اور حکم نہیں ٹھہر سکتی بلکہ اسی وقت حکم ٹھہرے گی کہ جب جامع جمیع علوم حکمیہ ہوگی۔ اور پھر فرمایا کہ یہ قرآن تمام شکوک سے پاک ہے اور اسکی تعلیمات میں شک اور شبہ کو راہ نہیں یعنی علوم یقینیہ سے پُر ہے۔ اور پھر فرمایا کہ یہ قرآن وہ حکمت ہے جو اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہے اور تمام الہی کتابوں پر حاوی ہے اور تمام معارف دینیہ کا اُس میں بیان موجود ہے وہ ہدایت کرتا ہے اور ہدایت پر دلائل لاتا ہے اور پھر حق کو باطل سے جُدا کر کے دکھلا دیتا ہے اور وہ پرہیزگاروں کو اُنکی نیک استعدادیں جو اُن میں موجود ہیں یاد دلاتا ہے اور اُسکی تعلیم یقین کے مرتبہ پر ہے اور وہ غیب گوئی میں بخیل نہیں ہے یعنی اُس میں امور غیبیہ بہت بھرے ہوئے ہیں اور پھر صرف اتنا نہیں کہ اپنے اندر ہی امور غیبیہ رکھتا ہے بلکہ اس کا سچا پیر و بھی منجانب اللہ الہام پا کر امور غیبیہ کو پاسکتا ہے اور یہ فیض اسی پاک کتاب کا ہے جو بخیل نہیں ہے۔ اور دوسری کتابیں اگرچہ منجانب اللہ بھی ہوں مگر اب وہ بخیل کا ہی حکم رکھتی ہیں جیسے انجیل اور توریت کہ اب ان کی پیروی کرنے والا کوئی نور حاصل نہیں کر سکتا بلکہ انجیل تو عیسائیوں سے ایک ٹھٹھا کر رہی ہے کیونکہ جو عیسائی ایمانداروں کی علامتیں انجیل نے ٹھہرائی ہیں کہ وہ ناقابل علاج بیماروں یعنی مادرزاد اندھوں اور مجذوموں اور لنگڑوں اور بہروں کو اچھا کریں گے اور پہاڑوں کو حرکت دے دینگے اور زہر کھانے سے نہیں مرینگے یہ علامتیں عیسائیوں میں نہیں پائی جاتیں بلکہ حضرت عیسیٰ نے یہ بات کہہ کر کہ اگر

﴿۱۳﴾

۱۔ بنی اسرائیل: ۱۰

رائی کے دانہ کے برابر بھی تم میں ایمان ہو تو یہ تمام کام جو میں کرتا ہوں تم کرو گے بلکہ مجھ سے زیادہ کرو گے اس بات پر مہر لگا دی کہ تمام عیسائی بے ایمان ہیں اور جب بے ایمان ہوئے تو اُن کو یہ حق بھی نہیں پہنچتا کہ کسی سے سچائی دین کے بارے میں بحث کریں جب تک پہلے اپنی ایمانداری ثابت نہ کر لیں کیونکہ ان کی حالت یہ گواہی دے رہی ہے کہ بوجہ نہ پائے جانے قرار دادہ علامتوں کے یا تو وہ بے ایمان ہیں اور یا وہ شخص کاذب ہے جس نے ایسی علامتیں ان کے لئے قرار دیں جو انہیں پائی نہیں جاتیں اور دونوں طور کے احتمال کی رُو سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی لوگ سچائی سے بکلی دور و مہجور و بے نصیب ہیں مگر قرآن کریم نے اپنے پیروؤں کے لئے جو علامتیں قرار دی ہیں وہ صد ہا مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں جس سے ثابت ہو گیا کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا برحق کلام ہے لیکن اگر عیسائیوں کو ایمان دار مان لیا جاوے تو ساتھ ہی ماننا پڑیگا کہ انجیل موجودہ کسی ایسے شخص کا کلام ہے کہ جو جھوٹی پیشگوئیوں کے سہارے سے اپنے گروہ کو قائم رکھنا چاہتا ہے مگر یاد رہے کہ اس تقریر سے حضرت مسیح علیہ السلام پر ہمارا کوئی حملہ نہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر یہ باتیں حضرت مسیح کی طرف سے ہیں تو انہوں نے ایمانداروں کی یہ نشانیاں لکھ دیں۔ پھر اگر کوئی ایمانداری کو چھوڑ دے تو حضرت مسیح کا کیا قصور۔ بلکہ حضرت مسیح نے ان علامات کے لباس میں عیسائیوں کے بے ایمان ہو جانے کے زمانہ کی ایک پیشگوئی کر دی ہے یعنی یہ کہہ دیا ہے کہ جب اے عیسائیو تمہارے پر ایسا زمانہ آوے کہ تم میں یہ علامتیں نہ پائی جاویں تو سمجھو کہ تم بے ایمان ہو گئے اور ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی تم میں ایمان نہ رہا۔ اس میں شک نہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے عیسائیوں کے بعض خواص افراد میں یہ علامتیں پائی جاتی تھیں اور خوارق اُن سے ظہور میں آتے تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بعثت میں جب وہ لوگ بہ باعث نہ تمہول کرنے اُس آفتاب صداقت کے بے ایمان ہو گئے اور ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہ رہا۔ تب عموماً بے ایمانی کی علامتیں اُن میں ظاہر ہو گئیں۔ مسلمانوں کو لازم ہے کہ جب تک عیسائی اَقَامُوا التَّوْرَةَ وَالْاِنْجِيلَ کا اپنے تئیں مصداق ثابت نہ کریں یعنی ایمانداری کی علامتیں نہ دکھلائیں تب تک بار بار اُن سے یہی

مواخذہ کریں کہ وہ اُن علامات قرار دادہ انجیل کے رُو سے اپنا ایمان دار ہونا ہمیں دکھلا دیں اُن سے یہ پوچھنا چاہئے کہ تم کس دین کی طرف بلا تے ہو۔ آیا اس انجیلی دین کی طرف جس کے قبول کرنیوالوں کی یہ یہ علامتیں لکھی ہیں کہ رُوح القدس اُن کو ملتی ہے اور ایسے ایسے خوارق وہ دکھاتے ہیں اگر وہی دین ہے تو بہت خوب وہ علامتیں دکھلاؤ۔ اور اول اپنے تئیں ایک ایمان دار عیسائی ثابت کرو اور پھر اُس روشن اور مدلل ایمان کی طرف دوسروں کو بلاؤ اور جبکہ اُس ایمان کی علامتیں ہی موجود نہیں تو نجات جس کا ملنا اسی ایمان پر مبنی ہے اسی طرح باطل ہوگی جیسا کہ تمہارا ایمان باطل ہے۔ اور جھوٹے ایمان کا ثمرہ سچی نجات نہیں ہو سکتی بلکہ جھوٹی نجات ثمرہ ہوگی جو جہنم سے بچا نہیں سکتی۔ غرض کوئی عیسائی بحیثیت عیسائی ہونے کے بحث کرنے کا حق نہیں رکھتا جب تک انجیلی نشانیوں کے ساتھ اپنی تئیں سچا عیسائی ثابت نہ کرے۔ وَ اِنَّہٗ لَہُمْ ذٰلِکَ۔

پھر ہم بقیہ آیات کریمہ کا ترجمہ کر کے لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ قرآن اور رسول ایک نور ہے جو تمہاری طرف آیا یہ کتاب ہر ایک حقیقت کو بیان کرنیوالی ہے خدا اسکے ساتھ اُن لوگوں کو سلامتی کی راہ دکھلاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کی پیروی کرتے ہیں اور وہ اُن کو ظلمات سے نور کی طرف نکالتا ہے اور سیدھی راہ جو اُس تک پہنچتی ہے اُن کو دکھلاتا ہے۔ وہی خدا ہے جس نے اپنے رسول کو اس ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ اے لوگو! قرآن ایک بُرا ہاں ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے تم کو ملی ہے اور ایک کھلا کھلا نور ہے جو تمہاری طرف اُتارا گیا ہے۔ آج تمہارے لئے دین کامل کیا گیا اور تم پر سب نعمتیں پوری کی گئیں۔ اور میری رضا مندی اسمیں محدود ہوگئی کہ تم دین اسلام پر قائم ہو جاؤ۔ خدا نے نہایت کامل اور پسندیدہ کلام تمہاری طرف اُتارا اس کتاب میں یہ خاصیت ہے کہ یہ کتاب مشابہ ہے یعنی اسکی تعلیمات نہ باہم اختلاف رکھتی ہیں اور نہ خدا تعالیٰ کے قانون قدرت سے منافی ہیں بلکہ جو کمال انسان کے لئے اسکی فطرت اور اُس کے قوی کے لحاظ سے ضروری ہے اسی کمال کے مناسب حال اس کتاب کی تعلیم ہے اور یہ صفت توریت اور انجیل کی تعلیم میں نہیں پائی جاتی۔ توریت میں حد سے زیادہ سختی اور انتقام پر زور ڈالا گیا ہے اور وہ سختی مطیع اور نافرمان اور دوست اور دشمن دونوں کے حق میں ایسے

طور سے تجویز کی گئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ توریت کی تعلیم کو خاص قوم اور خاص زمانہ کے لحاظ سے یہ مجبوری پیش آگئی تھی کہ سیدھے اور عام قانون قدرت کے موافق توریت کے احکام اُن قوموں کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے تھے۔ اسی لحاظ سے توریت نے اندرونی طور پر یعنی اپنی قوم کے ساتھ یہ سختی کی کہ انتقامی احکام پر زور ڈال دیا اور عفو اور درگزر گویا یہودیوں کے لئے حرام کی طرح ہو گئے اور دانت کے عوض اپنے بھائی کا دانت نکال ڈالنا داخل ثواب سمجھا گیا اور حقوق اللہ میں بھی بہت سخت اور گویا فوق الطافت تکلیفیں جن سے معیشت اور تمدن میں حرج ہو رکھی گئیں۔

ایسا ہی بیرونی احکام توریت کے بھی زیادہ سخت تھے جن کی رو سے مخالفوں اور نافرمانوں کے دیہات اور شہر پھونکے گئے اور کئی لاکھ بچے قتل کئے گئے اور بڈھوں اور اندھوں اور لنگڑوں اور ضعیف عورتوں کو بھی تہ تیغ کیا گیا۔ اور انجیل کی تعلیم میں حد سے زیادہ نرمی اور رحم اور درگزر فرض کی طرح ٹھہرائے گئے۔ چنانچہ بیرونی طور پر اگر دشمن دین حملہ کریں تو انجیل کی رو سے مقابلہ کرنا حرام ہے گو وہ اُن کے رُو بردار اُن کے قوم کے غریبوں اور ضعیفوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور اُنکے بچوں کو قتل کر ڈالیں اور اُن کی عورتوں کو پکڑ کر لیجائیں اور ہر طرح سے بے حرمتی کریں اور اُن کے معاہدہ کو پھونک دیں اور اُنکی کتابوں کو جلا دیں غرض کیسے ہی اُنکی قوم کو تہ و بالا کر دیں مگر دشمن مذہب کے ساتھ لڑائی کا حکم نہیں۔ ایسا ہی اندرونی طور پر بھی انجیل میں قوم کی باہمی حفظ حقوق کیلئے یا مجرم کو پاداش جرم کے لئے کوئی سزا اور قانون نہیں۔ اور صرف رحم اور عفو اور درگزر کے پہلو پر اگرچہ جین مت سے بہت کم مگر تاہم اس قدر زور ڈال دیا گیا ہے کہ دوسرے پہلوؤں کا گویا خیال ہی نہیں۔ اگرچہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری بھی پھیر دینا ایک نادان کی نظر میں بڑی عمدہ تعلیم معلوم ہوگی مگر افسوس کہ ایسے لوگ نہیں سمجھتے کہ کیا کسی زمانہ کے لوگوں نے اسپر عمل بھی کیا اور اگر بفرض محال عمل کیا تو کیا یہی آبادی رہی اور لوگوں کی جان و مال اور امن میں کچھ خلل نہ ہوا۔ کیا یہ تعلیم دنیا کے پیدا کرنے والے کے اُس قانون قدرت کے مطابق ہے جس کی طرف انسانوں کی طبائع مختلفہ محتاج ہیں کیا نہیں دیکھتے کہ تمام طبائع جرائم کی سزا دینے کی طرف بالطبع جھک گئیں اور ہر ایک سلطنت نے اسداد جرائم کے لئے یہی قانون مرتب کئے جو مجرموں کو قرار واقعی سزا دی

جائے اور کسی ملک کا انتظام بجز قوانین سزا کے مجرد رحم سے چل نہ سکا۔ آخر عیسائی مذہب نے بھی اس رحم اور درگزر کی تعلیم سے بیزار ہو کر وہ خونریزیاں دکھلائیں کہ شاید ان کی دنیا میں نظیر نہیں ہوگی اور جیسے ایک پُل ٹوٹ کر ارد گرد کو تہ آب کر دیتا ہے ایسا ہی عیسائی قوم نے درگزر کی تعلیم کو چھوڑ کر کام دکھلائے۔ سو ان دونوں کتابوں کا ناتمام اور ناقص ہونا ظاہر ہے لیکن قرآن کریم اخلاقی تعلیم میں قانون قدرت کے قدم بہ قدم چلا ہے۔ رحم کی جگہ جہاں تک قانون قدرت اجازت دیتا ہے رحم ہے اور قہر اور سزا کی جگہ اسی اصول کے لحاظ سے قہر اور سزا اور اپنی اندرونی اور بیرونی تعلیم میں ہریک پہلو سے کامل ہے اور اس کی تعلیمات نہایت درجہ کے اعتدال پر واقعہ ہیں جو انسانیت کے سارے درخت کی آپاشی کرتی ہیں نہ کسی ایک شاخ کی۔ اور تمام قومی کی مُرَبّی ہیں نہ کسی ایک قوت کی۔ اور درحقیقت اسی اعتدال اور موزونیت کی طرف اشارہ ہے جو فرمایا ہے۔

كِتَابًا مَّتَشَابِهًا ۱۔ پھر بعد اس کے مَثَانِفِ کے لفظ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات معقولی اور روحانی دونوں طور کی روشنی اپنے اندر رکھتی ہیں۔ پھر بعد اس کے فرمایا کہ قرآن میں اس قدر عظمت حق کی بھری ہوئی ہے کہ خدا تعالیٰ کی آیتوں کے سُننے سے اُن کے دلوں پر قُشَعْرِيْرٌ پڑ جاتا ہے اور پھر اُن کی جلدیں اور اُن کے دل یاد الہی کے لئے بہ نکلتے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ یہ کتاب حق ہے اور نیز میزان حق یعنی یہ حق بھی ہے اور اس کے ذریعہ سے حق شناخت بھی ہو سکتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے آسمان پر سے پانی اُتارا۔ پس اپنے اپنے قدر پر ہریک وادی بہ نکلی یعنی جس قدر دنیا میں طبائع انسانی ہیں قرآن کریم اُنکے ہریک مرتبہ فہم اور عقل اور ادراک کی تربیت کر نیوالا ہے اور یہ امر مستلزم کمال تام ہے کیونکہ اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن کریم اس قدر وسیع دریائے معارف ہے کہ محبت الہی کے تمام پیا سے اور معارف ھٹھ کے تمام تشنہ لب اسی سے پانی پیتے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ ہم نے قرآن کریم کو اسلئے اُتارا ہے کہ تا جو پہلی قوموں میں اختلاف ہو گئے ہیں اُن کا اظہار کیا جائے۔ اور پھر فرمایا کہ یہ قرآن ظلمت سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ اور اُس میں تمام بیماریوں کی شفا ہے اور طرح طرح کی

برکتیں یعنی معارف اور انسانوں کو فائدہ پہنچانے والے اُمور اس میں بھرے ہوئے ہیں اور اس لائق ہے کہ اس کو تدبیر سے دیکھا جائے اور عقلمند اس میں غور کریں اور سخت جھگڑا لو اس سے مُلزم ہوتے ہیں اور ہر ایک شے کی تفصیل اس میں موجود ہے اور یہ ضرورت حقہ کے وقت نازل کیا گیا ہے۔ اور ضرورت حقہ کے ساتھ اُتر ہے اور یہ کتاب عزیز ہے باطل کو اس کے آگے پیچھے راہ نہیں اور یہ نور ہے جس کے ذریعہ سے ہدایت دی جاتی ہے اس میں ہر ایک شے کا بیان موجود ہے اور یہ رُوح ہے اور یہ کتاب عربی فصیح بلغ میں ہے اور تمام صدائیں غیر متبدل اس میں موجود ہیں ان کو کہہ دے کہ اگر جن و انس اس کی نظیر بنانا چاہیں یعنی وہ صفات کاملہ جو اس کی بیان کی گئی ہیں اگر کوئی ان کی مثل بنی آدم اور جنات میں سے بنانا چاہیں تو یہ اُن کے لئے ممکن نہ ہوگا اگرچہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔

﴿۱۸﴾

اب اس مقام میں ثابت ہوا کہ قرآن کریم صرف اپنی بلاغت و فصاحت ہی کے رو سے بینظیر نہیں بلکہ اپنی ان تمام خوبیوں کی رُو سے بینظیر ہے جن خوبیوں کا جامع وہ خود اپنے تئیں قرار دیتا ہے اور یہی صحیح بات بھی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ صادر ہے اُس کی صرف ایک خوبی ہی بیشل نہیں ہونی چاہیے بلکہ ہر ایک خوبی بیشل ہوگی۔ بلاشبہ جو لوگ قرآن کریم کو غیر محدود حقائق اور معارف کا جامع نہیں سمجھتے وہ مَا قَدَرُوا الْقُرْآنَ حَقَّ قَدْرِهِ میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ کی پاک اور سچی کلام کو شناخت کرنے کی یہ ایک ضروری نشانی ہے کہ وہ اپنی جمیع صفات میں بے مثل ہو کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو چیز خدا تعالیٰ سے صادر ہوئی ہے اگر مثلاً ایک جو کا دانہ ہے وہ بھی بینظیر ہے اور انسانی طاقتیں اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں اور بے مثل ہونا غیر محدود ہونے کو مستلزم ہے یعنی ہر ایک چیز اُسی حالت میں بے نظیر ٹھہر سکتی ہے جبکہ اُس کی عجائبات اور خواص کی کوئی حد اور کنارہ نظر نہ آوے اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں یہی خاصیت خدا تعالیٰ کی ہر ایک مخلوق میں پائی جاتی ہے مثلاً اگر ایک درخت کے پتے کی عجائبات کی ہزار برس تک بھی تحقیقات کی جائے تو وہ ہزار برس ختم ہو جائیگا مگر اس پتے کے عجائبات ختم نہیں ہونگے اور اس میں سر یہ ہے کہ جو چیز غیر محدود قدرت سے وجود

پذیر ہوئی ہے اس میں غیر محدود عجائبات اور خواص کا پیدا ہونا ایک لازمی اور ضروری امر ہے اور یہ آیت کہ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مَدَادًا لَّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْقُذَ كَلِمَاتِ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا^۱۔ اپنے ایک معنی کی رو سے اسی امر کی مؤید ہے کیونکہ مخلوقات اپنے مجازی معنوں کی رو سے تمام کلمات اللہ ہی ہیں اور اسی کی بناء پر یہ آیت ہے کہ كَلِمَاتُهَا أَلْقَاهَا إِلَى مَرِيَدٍ^۱۔ کیونکہ ابن مریم میں دوسری مخلوقات میں سے کوئی امر زیادہ نہیں اگر وہ کلمۃ اللہ ہے تو آدم بھی کلمۃ اللہ ہے اور اس کی اولاد بھی کیونکہ ہر ایک چیز كُنْ فَيَكُونُ کے کلمہ سے پیدا ہوئی ہے اسی طرح مخلوقات کی صفات اور خواص بھی کلمات ربی ہیں یعنی مجازی معنوں کی رو سے کیونکہ وہ تمام کلمہ كُنْ فَيَكُونُ سے نکلے ہیں۔ سو ان معنوں کے رو سے اس آیت کا یہی مطلب ہوا کہ خواص مخلوقات بجد اور بے نہایت ہیں اور جبکہ ہر ایک چیز اور ہر ایک مخلوق کے خواص بجد اور بے نہایت ہیں اور ہر ایک چیز غیر محدود عجائبات پر مشتمل ہے تو پھر کیونکر قرآن کریم جو خدا تعالیٰ کا پاک کلام ہے صرف ان چند معانی میں محدود ہوگا کہ جو چالیس پچاس یا مثلاً ہزار جزو کی کسی تفسیر میں لکھے ہوں یا جس قدر ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زمانہ محدود میں بیان کئے ہوں۔ نہیں بلکہ ایسا کلمہ منہ پر لانا میرے نزدیک قریب قریب کفر کے ہے۔ اگر عہد اُس پر اصرار کیا جائے تو اندیشہ کفر ہے۔ یہ سچ ہے کہ جو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے معنی بیان فرمائے ہیں وہی صحیح اور حق ہیں مگر یہ ہرگز سچ نہیں کہ جو کچھ قرآن کریم کے معارف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے اُن سے زیادہ قرآن کریم میں کچھ بھی نہیں۔ یہ اقوال ہمارے مخالفوں کے صاف دلالت کر رہے ہیں کہ وہ قرآن کریم کی غیر محدود عظمتوں اور خوبیوں پر ایمان نہیں لاتے اور ان کا یہ کہنا کہ قرآن کریم الیسوں کے لئے اُتر ہے جو اُمی تھے اور بھی اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ وہ قرآن شناسی کی بصیرت سے بکلی بے بہرہ ہیں۔ وہ نہیں سمجھتے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم محض اُمیوں کے لئے نہیں بھیجے گئے بلکہ ہر ایک رتبہ اور طبقہ کے انسان اُن کی اُمت میں داخل ہیں اللہ جلَّ شَانُهُ فرماتا ہے

۱۔ الکہف: ۱۱۰، النساء: ۱۷۲

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا^۱ پس اس آیت سے ثابت ہے کہ قرآن کریم ہر ایک استعداد کی تکمیل کے لئے نازل ہوا ہے اور درحقیقت آیت وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَحَآتِهِ النَّبِيِّينَ^۲ میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے۔ پس یہ خیال کہ گویا جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے بارہ میں بیان فرمایا اُس سے بڑھ کر ممکن نہیں بدیہی البطلان ہے۔ ہم نہایت قطعی اور یقینی دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی کلام کے لئے ضروری ہے کہ اس کے عجائبات غیر محدود اور نیز بے مثل ہوں۔ اور اگر یہ اعتراض ہو کہ اگر قرآن کریم میں ایسے عجائبات اور خواص مخفیہ تھے تو پہلوں کا کیا گناہ تھا کہ اُن کو ان اسرار سے محروم رکھا گیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ بکلی اسرار قرآنی سے محروم تو نہیں رہے بلکہ جس قدر معلومات عرفانیہ خدا تعالیٰ کے ارادہ میں ان کے لئے بہتر تھے وہ اُن کو عطا کئے گئے اور جس قدر اس زمانہ کی ضرورتوں کے موافق اس زمانہ میں اسرار ظاہر ہونے ضروری تھے وہ اس زمانہ میں ظاہر کئے گئے۔ مگر وہ باتیں جو مدار ایمان ہیں اور جن کے قبول کرنے اور جاننے سے ایک شخص مسلمان کہلا سکتا ہے وہ ہر زمانہ میں برابر طور پر شائع ہوتی رہیں۔ میں متعجب ہوں کہ ان ناقص الفہم مولویوں نے کہاں سے اور کس سے سُن لیا کہ خدا تعالیٰ پر یہ حق واجب ہے کہ جو کچھ آئندہ زمانہ میں بعض آلاء و نعماء حضرت باری عَزَّوَجَلَّ اِسْمُهُ ظاہر ہوں پہلے زمانہ میں بھی ان کا ظہور ثابت ہو بلکہ اس بات کے ماننے کے بغیر کسی صحیح الحواس کو کچھ بن نہیں پڑتا کہ بعض نعماء الہی پچھلے زمانہ میں ایسے ظاہر ہوتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں ان کا اثر اور وجود نہیں پایا جاتا۔ دیکھو جس قدر صد ہا نباتات جدیدہ کے خواص اب دریافت ہوئے ہیں یا جس قدر انسانوں کے آرام کے لئے طرح طرح کے صناعات اور سواریاں اور سہولت معیشت کی باتیں اب نکلی ہیں پہلے اُن کا کہاں وجود تھا۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ ایسے حقائق و دقائق قرآنی کا نمونہ کہاں ہے جو پہلے دریافت نہیں کئے گئے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس رسالہ کے آخر میں جو سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے اسکے پڑھنے سے تمہیں معلوم ہوگا کہ اس قسم کے حقائق اور معارف مخفیہ قرآن کریم میں موجود ہیں جو ہر ایک زمانہ میں اُس زمانہ کی

۱۔ الاعراف: ۱۵۹، ۲ الاحزاب: ۴۱

ضرورتوں کے موافق ہیں۔

بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ یہ قصائد اور یہ تفسیر کسی غرض خود نمائی اور خود ستائی سے نہیں لکھی گئی بلکہ محض اس غرض سے کہ تانیاں بطلوی اور ان کے ہم خیال لوگوں کی نسبت منصف لوگوں پر یہ ظاہر ہو کہ وہ اپنے اس اصرار میں کہ یہ عاجز مفتزی اور دجال اور ساتھ اس کے بالکل علم ادب سے بے بہرہ اور قرآن کریم کے حقائق و معارف سے بے نصیب ہے اور وہ لوگ بڑے اعلیٰ درجے کے عالم فاضل ہیں کس قدر کاذب اور دروغو غلو اور دین اور دیانت سے دور ہیں اگر میاں بطلوی اپنے ان بیانات اور ہدیانات میں جو اس نے اس عاجز کے نادان اور جاہل اور مفتزی ہونے کے بارہ میں اپنے اشاعة السنہ میں شائع کئے ہیں دیانتدار اور راست گو ہے تو کچھ شک نہیں کہ اب بلا حجت و حیلہ ان قصائد اور تفسیر کے مقابلہ پر اپنی طرف سے اسی قدر اور تعداد اشعار کے لحاظ سے چار قصیدے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں اور نیز سورۃ فاتحہ کی تفسیر بھی شائع کرے گا۔ تا سیرہ روئے شود ہر کہ در غمش باشد۔ اور ایسا ہی وہ تمام مولوی جن کے سر میں تکبر کا کیڑا ہے اور جو اس عاجز کو باوجود بار بار اظہار ایمان کے کافر اور مرتد خیال کرتے ہیں اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھتے ہیں اس مقابلہ کیلئے مدعو ہیں چاہے وہ دہلی میں رہتے ہوں جیسا کہ میاں شیخ الکل اور یا لکھو کے میں جیسا کہ میاں محی الدین بن مولوی محمد صاحب اور یا لاہور میں یا کسی اور شہر میں رہتے ہوں اور اب ان کی شرم اور حیا کا تقاضا یہی ہے کہ مقابلہ کریں اور ہزار روپیہ لیویں ان کو اختیار ہے کہ بالمقابل جو ہر علمی دکھلانے کے وقت ہماری غلطیاں نکالیں ہماری صرف و نحو کی آزمائش کریں اور ایسا ہی اپنی بھی آزمائش کرادیں لیکن یہ بات بے حیائی میں داخل ہے کہ بغیر اسکے جو ہمارے مقابل پر اپنا بھی جو ہر دکھلاویں یکطرفہ طور پر استاد بن بیٹھیں۔

اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ شیخ بطلوی نے جس قدر اس عاجز کی بعض عربی عبارات سے غلطیاں نکالی ہیں اگر ان سے کچھ ثابت ہوتا ہے تو بس یہی کہ اب اس شیخ کی خیرگی اور بے حیائی اس درجہ تک

پہنچ گئی ہے کہ صحیح اس کی نظر میں غلط اور فصیح اس کی نظر میں غیر فصیح دکھائی دیتا ہے۔ اور معلوم نہیں کہ یہ نادان شیخ کہاں تک اپنی پردہ دردی کرانا چاہتا ہے اور کیا کیا ذلتیں اسکے نصیب ہیں بعض اہل علم ادیب اس کی یہ باتیں سن کر اور اس کی اس قسم کی نکتہ چینیوں پر اطلاع پا کر اس پر روتے ہیں کہ یہ شخص کیوں اس قدر جہل مرکب کے دلدل میں پھنسا ہوا ہے۔ میں نے پہلے بھی لکھ دیا ہے اور اب پھر ناظرین کی اطلاع کے لئے لکھتا ہوں کہ اگر میاں بطالوی نے میرے ان قصائد اربعہ اور تفسیر سورہ فاتحہ کا مقابلہ کر دکھلایا اور منصفوں کی رائے میں وہ قصائد اور وہ تفسیر ان کی صرفی نحوی اور بلاغت کی غلطیوں سے مبرا نکلی تو میں ہر ایک غلطی کی نسبت جو ان قصائد اور تفسیر میں پائی جائے یا میری کسی پہلی عربی تالیف میں پائی گئی ہو پانچ روپیہ فی غلطی شیخ بطالوی کی نذر کرونگا اور میں ناظرین کو یقین دلاتا ہوں کہ شیخ بطالوی علم عربیت سے بگٹی بے نصیب ہے غلطیوں کا نکالنا ان لوگوں کا کام ہوتا ہے جو کلام جدید اور قدیم عرب پر نظر محیط رکھتے ہوں اور محاورہ اور عدم محاورہ پر انکو اطلاع ہو۔ اور ہزار ہا اشعار عرب کے ان کی نگاہ کے سامنے ہوں اور تتبع اور استقراء کا ملکہ ان کو حاصل ہو مگر یہ بیچارہ شیخ جس نے اردو نویسی میں ریش سفید کی ہے علم ادب اور بلاغت فصاحت کو کیا جانے۔ کبھی کسی نے دیکھا یا سنا کہ کوئی دو چار سوشعر عربی میں اس بزرگ نے نظم کر کے شائع کئے ہوں اور مجھے تو ہرگز ہرگز اس قدر بھی امید نہیں کہ ایک شعر بلیغ و فصیح بھی بنا سکتا ہو یا ایک سطر لوازم بلاغت و فصاحت کے ساتھ عربی میں لکھ سکتا ہو ہاں اردو خوان ضرور ہے۔ ناظرین غور سے دیکھیں کہ اس بزرگ کی عربیت کی حقیقت کھولنے کیلئے اس عاجز نے پہلے اس سے اپنے اشتہار میں لکھا تھا کہ شیخ مذکور میرے مقابل پر ایک تفسیر کسی سورۃ قرآن کریم کی بلیغ و فصیح عبارت میں لکھے اور نیز سوا شعر کا ایک قصیدہ بھی میرے مقابل پر بیٹھ کر تحریر کرے۔ اگر شیخ مذکور کو عربیت میں کچھ بھی دخل ہوتا تو وہ بڑی خوشی سے میرے مقابلہ میں آتا اور پہلو بہ پہلو بیٹھ کر اپنی عربی دانی کی لیاقت دکھلاتا۔ لیکن اسکے اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد ۱۵ کو صفحہ ۱۹۰ سے ۱۹۲ تک بغور پڑھنا چاہئے کہ

کیونکہ اس نے ریک شریوں سے اپنا پیچھا چھوڑا ہے۔ چنانچہ ان صفحات میں لکھا ہے کہ اس مقابلہ سے پہلے کتاب دافع الوسوس کی عربی عبارت کی غلطیاں ثابت کریں گے اور نیز کتاب فتح اسلام اور توضیح مرام کے کلمات کفر والحاد پیش کریں گے اور نیز ان پچاسی سوالات کا جواب طلب کریں گے جو مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی موت کی نسبت مراسلت نمبر ۲۰ مورخہ ۹ جنوری ۱۸۹۳ء میں ہم لکھ چکے ہیں اور یہ بھی سوال کرینگے کہ کیا تم نجوم نہیں جانتے اور کیا تم رمل اور جفر اور مسمریزم سے واقف نہیں ہو۔ اور پھر جوابات کے جواب الجوابات کا جواب پوچھا جائیگا اور اسی طرح سلسلہ وار جواب الجواب ہوتے جائیں گے اور پھر یہ پوچھا جائیگا کہ بالمقابل عربی میں تفسیر لکھنے کو اپنے ملہم اور مؤید ہونے پر دلیل بتلاویں یعنی عربی دانی سے ملہم ہونا کیونکر ثابت ہوگا اور پھر کوئی دلیل اپنے الہامی اور مؤید من اللہ ہونے کی پیش کریں۔ پھر جب ان سوالات سے عہدہ برا ہوگے تو پھر تفسیر عربی اور نیز قصیدہ نعتیہ میں مقابلہ کیا جائیگا ورنہ نہیں۔

اب اے ناظرین للہ خود ان تینوں صفحوں ۱۹۰-۱۹۱ اور ۱۹۲ اشاعت السنۃ مذکورہ کو غور سے پڑھو اور دیکھو کہ کیا یہ جواب اور ایسے طرز کی حیلہ سازیاں ایسے شخص کی طرف سے ہو سکتی ہیں جو حقیقت میں اپنے تئیں عربی دان اور ایک فاضل آدمی خیال کرتا ہو اور اپنے فریق مقابل کو ایسا جاہل یقین رکھتا ہو کہ بقول اس کے ایک صیغہ عربی کا بھی اُس کو نہیں آتا۔ اور پھر خدا تعالیٰ سے بھی مدد نہیں پاسکتا۔ ہماری اس درخواست کی بنا تو صرف یہ بات تھی کہ اس شیخ چالباز نے جا بجا جلسوں اور وعظوں اور تقریروں اور تقریروں میں یہ کہنا شروع کیا تھا کہ یہ شخص یعنی یہ عاجز ایک طرف تو اپنے دعویٰ الہام میں مفتری اور دجال اور کاذب ہے اور دوسری طرف اس قدر علوم عربیت اور علم ادب اور علم تفسیر سے جاہل اور بے خبر ہے کہ ایک صیغہ بھی صحیح طور سے اس کے منہ سے نکل نہیں سکتا اور جن آسمانی نشانوں کو دیکھا تھا ان کا تو پہلے انکار کر چکا تھا اور ان کو رمل اور جفر قرار دے چکا تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس طور سے بھی اس شخص کو ذلیل اور رسوا کرنا چاہا۔ صاف ظاہر ہے کہ اگر یہ

﴿۲۴﴾

شخص اہل علم اور اہل ادب میں سے ہوتا تو ان سو دو سو شرانظ اور حیلوں کی اس جگہ ضرورت ہی کیا تھی۔ تنقیح طلب تو صرف اس قدر امر تھا کہ شیخ مذکور اپنے ان بیانات میں جو جا بجا شائع کر چکا ہے صادق ہے یا کاذب اور یہ عاجز بالمقابل عربی بلغ اور تفسیر لکھنے میں شیخ سے کم رہتا ہے یا زیادہ، کم رہنے کی حالت میں میں نے اقرار کر دیا تھا کہ میں اپنی کتابیں جلادوں گا اور توبہ کروں گا اور شیخ مذکور کی رعایت کے لئے اس مقابلہ کے بارے میں دن بھی چالیس مقرر کر دیئے تھے جن کے معنی شیخ نے خباثت کی راہ سے یہ کئے کہ گویا میرا چالیس دن کے مقرر کرنے سے یہ منشاء ہے کہ شیخ مذکور چالیس دن تک مر جائے گا۔ حالانکہ صاف لکھا تھا کہ چالیس دن تک یہ مقابلہ ہونہ کہ یہ کہ چالیس دن کے بعد شیخ اس جہان سے انتقال کر جائے گا۔ اب چونکہ شیخ جی نے اس طور پر مقابلہ کرنا نہ چاہا اور بیہودہ طور پر بات کو ٹال دیا اس لئے ہمیں اب اس مقابلہ کیلئے دوسرا پہلو بدلنا پڑا۔ اور ہم فراست ایمانیہ کے طور پر یہ پیشگوئی کر سکتے ہیں کہ شیخ صاحب اس طریق مقابلہ کو بھی ہرگز قبول نہیں کریں گے اور اپنی پرانی عادت کے موافق ٹالنے کیلئے کوشش کریں گے۔ بات یہ ہے کہ شیخ صاحب علم ادب اور تفسیر سے سراسر عاری اور کسی نامعلوم وجہ سے مولوی کے نام سے مشہور ہو گئے ہیں مگر اب شیخ صاحب کے لئے طریق آسان نکل آیا ہے کیونکہ اس رسالہ میں صرف شیخ صاحب ہی مخاطب نہیں بلکہ وہ تمام مکلف مولوی بھی مخاطب ہیں جو اس عاجز متبع اللہ اور رسول کو دائرہ اسلام سے خارج خیال کرتے ہیں۔ سو لازم ہے کہ شیخ صاحب نیاز مندی کے ساتھ ان کی خدمت میں جائیں اور ان کے آگے ہاتھ جوڑیں اور روویں اور ان کے قدموں پر گریں تا یہ لوگ اس نازک وقت میں ان کی عربی دانی کی پردہ دری سے ان کو بچالیں کچھ تعجب نہیں کہ کسی کو ان پر رحم آجاوے۔ ہاں اس قدر ضرور ہے کہ اگر حنفی مولوی کے پاس جائیں تو اسکو کہہ دیں کہ اب میں حنفی ہوں اور اگر شیعہ کی خدمت میں جائیں تو کہہ دیں کہ اب میں شیعہ ان اہلبیت میں سے ہوں چنانچہ یہی وتیرہ آجکل شیخ جی کا سنا بھی جاتا ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ اس عاجز کو شیخ جی اور ہر یک مکلف

بداندیش کی نسبت الہام ہو چکا ہے کہ اِنْسِيْ مُهِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ اس لئے یہ کوششیں شیخ جی کی ساری عبث ہوں گی اور اگر کوئی مولوی شوخی اور چالاکی کی راہ سے شیخ صاحب کی حمایت کے لئے اُٹھے گا تو مُنہ کے بل گرایا جائیگا۔ خدا تعالیٰ ان متکبر مولویوں کا تکبر توڑے گا اور انہیں دکھلائیگا کہ وہ کیونکر غریبوں کی حمایت کرتا ہے اور شریروں کو جلتی ہوئی آگ میں ڈالتا ہے۔ شریر انسان کہتا ہے کہ میں اپنے مکروں اور چالاکیوں سے غالب آ جاؤں گا اور میں راستی کو اپنے منصوبوں سے مٹا دوں گا اور خدا تعالیٰ کی قدرت اور طاقت اسے کہتی ہے کہ اے شریر میرے سامنے اور میرے مقابل پر منصوبہ باندھنا تجھے کس نے سکھایا۔ کیا تو وہی نہیں جو ایک ذلیل قطرہ رحم میں تھا۔ کیا تجھے اختیار ہے جو میری باتوں کو ٹال دے۔

بالآخر پھر میں عامہ ناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اللہ جَلَّ شَانُهُ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میرا عقیدہ ہے۔ اور لَكِنَّ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَحَاتَمَ النَّبِيْنَ^۱ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے فرمودہ کے برخلاف نہیں۔ اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اُسکی غلط فہمی ہے اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اُس کو پوچھا جائیگا میں اللہ جَلَّ شَانُهُ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ میں تو بفضلہ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہوگا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿۲۶﴾

اے مسلمانوں کی جماعت! آپ کو معلوم ہو کہ اس شیخ (بٹالوی) نے بغیر کسی علم و ہدایت کے میری تکذیب و تکفیر کی اور اس تکفیر میں حد سے بڑھ گیا اور مسلسل مجھے گالیاں دے رہا ہے اور مجھے ان لوگوں میں شمار کرتا ہے جو جہنم میں داخل ہو کر ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے نکلیں گے نہیں۔ پس میں نے کہا۔ اے گمراہ شیخ! تجھ پر افسوس، کیا تو اس بات کے پیچھے لگ گیا ہے جس کا تجھے علم نہیں۔ اللہ جانتا ہے کہ میں مومنوں میں سے ہوں۔ میرے رب اور میرے محبوب نے میری پرورش اور تربیت کی اور مجھے عمدہ ادب سے آراستہ کیا۔ مجھ پر رحم کیا، مجھے عمدہ مرتبہ سے نوازا اور میں انعام یافتہ لوگوں میں سے ہوں۔ اُس کے فیضان اور احسان مسلسل اور متواتر مجھ پر وارد ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ میں بیضہ بشریت سے باہر نکل آیا اور مجھے روحانی لوگوں میں داخل کر دیا گیا اور اس کے بعد میرے رب نے مجھے گمراہوں کی اصلاح کے لئے نازل فرمایا تاکہ میں دین

واعلموا یا معشر المسلمین
أن هذا الشيخ قد كذّبنى
وأكفرنى بغير علم وهُدَى
واعتدى فى الإكفار وطفق
يسبّنى ويحسبنى من الذين
يدخلون جهنم خالدين فيها
وليسوا منها بخارجين. فقلتُ
ويحك أيها الشيخ الضال
أقفوت ما ليس لك به علم
والله يعلم أنى من المؤمنين.
وقد ربّانى ربّى وحبیبى
وأدبنى فأحسن تأديبى
ورحمنى وأحسن مشواى
وإنى من المُنعمين. ولم يزل
ينتابنى فيضانه ويتواتر علىّ
إحسانه حتى خرجتُ من
البيضة البشرية وأُدخلتُ
فى الرُّوحانيين. ومن بعد
أنزلنى ربّى لإصلاح الضالين

لأنصر الدين وأرجم الشياطين.
 وإن كنتَ في شك من
 أمري فسوف يُريك ربي
 آياته فكن من الصابرين
 الذين يتقون الله ولا تكن
 من المستعجلين. فأبى
 واستكبر وأراد أن يكون
 أول المُكفرين. وما اقتصر
 على التكفير بل سبني و
 لعنني وحسبني من الملعونين.
 واللهُ يعلم قلبي وقلبه وهو
 خير المحاسبين. ثم دعوته
 للمباهلة ليحكم الله بيننا
 وهو خير الحاكمين. فلم يُباهل
 وفرّ وعلى الفرار أصرو
 لم يكن فراره بنية الصلاح
 بل لتوقّي الافتضاح والافتضاح
 ملاقيه وإن كان من الهاربين.
 وكان قد ادّعى أنه عالم
 أديب وأنا من الجاهلين.

کی مدد کروں اور شیطانوں کو سنگسار
 کروں۔ اگر تجھے میرے امر میں شک ہے تو
 میرا رب بہت جلد اپنے نشانات تجھے دکھلا
 دے گا۔ لہذا تو ایسے صبر کرنے والوں میں
 سے ہو جا جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور جلد باز
 مت بن۔ لیکن اُس (شیخ) نے انکار کیا اور
 تکبر کیا اور اول المکفرین بنا چاہا۔ اس نے
 صرف تکفیر پر ہی بس نہ کی بلکہ مجھے گالیاں
 دیں، لعنت ڈالی اور ملعونوں میں سے خیال
 کیا۔ حالانکہ اللہ میرے اور اس کے دل کو
 جانتا ہے اور وہ بہترین محاسب ہے۔ پھر
 میں نے اسے دعوتِ مباہلہ دی تاکہ اللہ
 ہمارے درمیان فیصلہ کرے اور وہ فیصلہ
 کرنے والوں میں سے بہترین ہے۔ لیکن
 اس نے مباہلہ نہ کیا اور بھاگ گیا اور فرار
 پر مصر ہوا اور اس کا یہ فرار خیر کی نیت سے نہ
 تھا، بلکہ رسوائی سے بچنے کی خاطر تھا۔ حالانکہ
 یہ رسوائی تو اسے ملے گی۔ خواہ وہ بھاگ ہی
 جائے۔ اور اس سے پہلے اس نے بڑا دعویٰ
 کیا تھا کہ وہ عالم ادیب ہے اور میں جاہل

فدعوتہ للنضال فی کلام
 عربی مبین وقلت تعال
 أناضلك فی النظم العربی
 ونشره و أقول ماتقول و فی
 کلّ واد معک أجول وانی
 إن شاء اللّٰه من الغالین.
 فأشاع فی شیاطینه أنه قرّن
 مجالی وقرین جدالی فلزقت
 به كالداء العُضال لیبارزنی
 للنضال إن كان من الصادقین.
 فخاف وأبی ونحت الحیل
 وتولّی ولا یفلح الكاذب
 حیث أتى - فألهمنی ربی
 طریقا آخر لیهلك من
 كان من الهالكین وهو
 أنسی نظمت فی هذه الأيام
 قصائد وثقتها فی ثلاثة
 أيام أو أقل منها واللّٰه
 علیه شاهد وهو خیر
 الشاهدین. وزینتها بالنکات

ہوں۔ تب میں نے اسے فصیح عربی کلام میں
 مقابلہ کرنے کی دعوت دی اور کہا کہ آؤ،
 میں تمہارا عربی نظم اور نثر میں مقابلہ کرتا ہوں
 اور تمہارے ہر کلام کا جواب دوں گا اور
 تمہارے ساتھ ہر وادی میں گھوموں گا اور میں
 ہی انشاء اللہ غالب آؤں گا۔ پھر اُس نے
 اپنے چیلے چانٹوں میں یہ بات پھیلائی کہ وہ
 میدان میں میرا مد مقابل اور بحث میں میرا
 ہم پلہ ہے۔ پھر میں لاعلاج بیماری کی طرح اس
 سے چمٹ گیا تاکہ وہ میرے مقابلے کے لئے
 میدان میں نکلے اگر وہ سچا ہے۔ لیکن وہ ڈر گیا
 اور اس نے انکار کر دیا، حیلے بہانے تراشنے لگا
 اور پیٹھ پھیر گیا اور جھوٹا جہاں سے بھی آئے گا
 کامیاب نہ ہوگا۔ میرے رب نے بذریعہ
 الہام مجھے ایک اور طریق بتایا تاکہ ہلاک
 ہونے والا ہلاک ہو اور وہ (طریق یہ تھا کہ)
 میں نے انہی ایام میں چند قصائد نظم کئے اور
 انہیں تین دنوں بلکہ اس سے بھی کم وقت میں
 مہارت کے ساتھ تحریر کیا اور اللہ اس کا گواہ
 ہے اور وہ گواہوں میں سے بہترین ہے اور

المهذبة والاستعارات
المستعذبة ملتزما جد
القول وجزله وأيدنى
رَبِّي وَعَلَّمَنِي سَبْلَهَا وَإِن
كُنْتَ مِنَ الْأُمِّيِّينَ. فَالآن
وَجِبَ عَلَى الشَّيْخِ الْمَذْكَورِ
أَنْ يُنَاضِلَنِي فِي ذَلِكَ
وَيَنْظِمَ قَصِيدَةَ فِي تِلْكَ
الْأُمُورِ بَعْدَ آيَاتِ هَذِهِ
الْقَصَائِدِ وَأَسَالِبِ بِلَاغَتِهَا
فَإِن أْتَمَّ شَرْطِي فَلَهُ أَلْفٌ
مِنَ الدَّرَاهِمِ الْمَرْوُجَةِ إِنْعَامًا
مَنِي عَلَيْهِ وَلِكُلِّ مَنَاضِلَنِي
مِنَ الْعُلَمَاءِ الْمَكْفُرِينَ.
وَمَعَ ذَلِكَ أَوْتِيَهُمْ مَوْثِقًا
مِنَ اللَّهِ لِأَكْتُبَ لَهُمْ بَعْدَ
غَلْبِهِمْ كِتَابًا فِيهِ أَقْرَبُ بَأْنِهِمْ
الْعَالِمُونَ الْأَدْبَاءُ وَإِنِّي مِنَ
الْجَاهِلِينَ الْكَاذِبِينَ الْمَفْتَرِينَ.
وَلَكِنْ لَا يَجِبُ عَلَيَّ إِيفَاءُ

میں نے (ان قصائد) کو بڑے شائستہ نکات
اور شیریں استعارات سے مزین کیا ہے جس
میں سنجیدہ بیانی اور شکستگی کا پورا التزام کیا گیا
ہے۔ اور میرے رب نے میری تائید فرمائی
اور اگرچہ میں اُمّی تھا لیکن پھر بھی اس نے مجھے
ان راہوں کا علم دیا۔ پس اب شیخ مذکور پر
واجب ہے کہ وہ اس میں میرا مقابلہ کرے اور
ان امور کی نسبت ایسا قصیدہ نظم کرے جس میں
ان قصائد کے اشعار جتنی تعداد ہو اور ان
(قصائد) جیسا اسلوب بلاغت ہو۔ اگر اس
نے میری یہ شرط پوری کر دی تو اس شرط کے
پورا کرنے پر رانج الوقت ہزار روپے میری
طرف سے بطور انعام ہوگا اور اسی طرح علماء
مکفرین میں سے ہر ایک کو یہ (انعام ملے گا) جو
میرا مقابلہ کرے۔ مزید براں میں اللہ کی موکد
قسم کے ساتھ ان کے ساتھ یہ عہد کرتا ہوں کہ ان
کے غالب آنے کی صورت میں میں ایک کتاب
لکھوں گا جس میں میں اس امر کا اقرار کروں گا
کہ وہ (واقعی) ادیب عالم ہیں اور میں جاہل
کاذب اور مفتری ہوں۔ لیکن اس شرط کا پورا

هَذَا الشَّرْطُ وَأَدَاءُ هَذَا
 الْإِنْعَامِ إِلَّا بَعْدَ شَهَادَةِ
 فِرْسَانَ الصَّنَاعَةِ وَأَرْبَابِ
 الْبِرَاعَةِ وَتَصَدِيقِ مَنْ كَانَ
 جَهْبِذَ تَنْقِيدِ الْكَلَامِ مِنْ
 الْأَدْبَاءِ الْمَاهِرِينَ. وَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا
 وَلَنْ يَفْعَلُوا فَاعْلَمُوا أَنَّهُمْ مِنْ
 الْكَاذِبِينَ الْجَاهِلِينَ الْمَفْنَدِينَ.
 وَهَذَا آخِرُ الْحَيْلِ لَسَبْرِ قَلْبِ
 ذَلِكَ الشَّيْخِ الْمُضِلِّ فَإِنَّهُ
 أَهْلَكَ خَلْقًا كَثِيرًا بَعْوَاتِلَهُ
 فَظَلُّوا عُمِيًّا وَعُورًا وَكَانُوا
 عَلَى عِلْمِهِ مَتَكَبِّينَ. وَأَرْجُو
 بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُنَجِّيَهُمُ اللَّهُ
 مِنْ شَرِّهِ وَهُوَ خَيْرُ الْمُنْجِينَ.
 وَالْآنَ أَكْتُبُ قَصِيدَتِي وَمَا
 تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ الَّذِي هُوَ
 رَبِّي وَنَاصِرِي وَمُعَلِّمِي فِي
 كُلِّ حِينٍ.

کرنا اور اس انعام کا ادا کرنا صرف اسی صورت
 میں مجھ پر واجب ہو گا جب (شعروں کی)
 صنعت گری کے شاہسوار اور اس فن (شعری)
 کے ماہرین اس کی شہادت دیں اور ماہر ادیبوں
 میں سے صاحب الرائے نقاد (غالب آنے
 کی) تصدیق کریں اور اگر وہ ایسا نہ کر پائے اور
 وہ ہرگز ایسا نہ کر سکیں گے تو جان لو کہ وہ علماء
 جھوٹے، جاہل اور سر پھرے کم عقل ہیں اور یہ
 اس گمراہ کرنے والے شیخ کے چاہ علم کی گہرائی
 آزمانے کی آخری تدبیر ہے۔ کیونکہ اس نے
 اپنے شیطانی حملوں سے بہت سی خلق خدا کو
 ہلاک کیا ہے اور وہ اندھے اور کانے ہو گئے
 ہیں اور اس کے علم پر تکیہ کئے بیٹھے ہیں۔ اس
 کے بعد مجھے امید ہے کہ اللہ انہیں اس کے شر
 سے نجات دے گا اور وہ نجات دینے والوں
 میں سے بہترین ہے۔ اب میں اپنا قصیدہ رقم
 کرتا ہوں اور میری توفیق فقط اس اللہ سے
 وابستہ ہے جو میرا رب ہے اور ہر آن میرا
 مددگار اور معلم ہے۔

الْقَصِيدَةُ الْأُولَى فِي نَعْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں پہلا قصیدہ

﴿۲۸﴾

يَا قَلْبِي اذْكُرْ أَحْمَدًا عَيْنَ الْهُدَى مُفْنِي الْعِدَا
اے میرے دل! احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کر جو ہدایت کا سرچشمہ اور دشمنوں کو فنا کرنے والا۔
بِرًّا كَرِيمًا مَّحْسِنًا بَحْرَ الْعَطَايَا وَالْجَدَا
نیک، کریم، محسن، بخششوں اور سخاوت کا سمندر ہے۔

بَدْرٌ مُنِيرٌ زَاهِرٌ فِي كُلِّ وَصْفٍ حَمِيدًا
وہ چودھویں کا نورانی روشن چاند ہے۔ وہ ہر وصف میں تعریف کیا گیا ہے۔

إِحْسَانُهُ يُصْبِي الْقُلُوبَ وَحُسْنُهُ يُرْوِي الصِّدَا
اس کا احسان دلوں کو موہ لیتا ہے اور اس کا حسن پیاس کو بجھا دیتا ہے۔

الظَّالِمُونَ بِظُلْمِهِمْ قَدْ كَذَّبُوا تَمْرُدًا
ظالموں نے اپنے ظلم کی وجہ سے اسے سرکشی سے جھٹلایا ہے۔

وَالْحَقُّ لَا يَسْعُ الْوَرَىٰ إِنَّكَ آرَةٌ لَمَّابِدَا
اور سچائی ایسی شے ہے کہ مخلوق اس کا انکار نہیں کر سکتی جب وہ ظاہر ہو جائے۔

أَطْلُبُ نَظِيرَ كَمَالِهِ فَسَتَنُنَدِمَنَّ مُلَدَّدًا
تو اُس کے کمال کی نظیر تلاش کر۔ سو تو (اس میں) یقیناً حیران ہو کر شرمندہ ہوگا۔

مَا إِنْ رَأَيْنَا مِثْلَهُ لِنَنَائِمِينَ مُسَهَّدًا
ہم نے اس کی مانند سو توں کو جگانے والا کوئی نہیں دیکھا۔

نُورٌ مِّنَ اللَّهِ الَّذِي أَحْيَى الْعُلُومَ تَجَدُّدًا
وہ اللہ کا نور ہے جس نے علوم کو نئے سرے سے زندہ کر دیا۔

الْمُصْطَفَى وَالْمُجْتَبَى وَالْمُقْتَدَا وَالْمُجْتَدَا

وہ برگزیدہ ہے چنا ہوا ہے اس کی پیروی کی جاتی ہے اس سے فیض طلب کیا جاتا ہے۔

جُمِعَتْ مَرَابِيعُ الْهُدَى فِي وَبْلِهِ حِينَ النَّدَى

ہدایت کی بارشیں سخاوت کے وقت اس کی موسلا دھار بارش میں جمع کر دی گئیں۔

نَسِيَ الزَّمَانَ رَهَامَهُ مِنْ جَوْدِ هَذَا الْمُقْتَدَا

زمانہ اپنی مسلسل تھوڑی بارش کو بھول گیا ہے اس مقتدا کی موسلا دھار بارش کے مقابلہ میں۔

الْيَوْمَ يَسْعَى النَّكْسُ أَنْ يُطْفِئُ هُدَاهُ وَيُخْمِدَا

آج مکینہ کوشش کرتا ہے کہ اس کی ہدایت کو بجھا دے اور ٹھنڈا کر دے۔

وَاللَّهُ يُبْدِي نُورَهُ يَوْمًا وَإِنْ طَالَ الْمَدَى

اور اللہ اس کے نور کو ظاہر کر دیگا کسی نہ کسی دن خواہ مدت لمبی ہی ہو جائے۔

يَاقَطْرَ سَارِيَةٍ وَغَادٍ قَدْ عَصِمْتَ مِنَ الرَّدَا

اے رات کو برسنے والی اور دن کو برسنے والی بارش! تو ہلاکت سے محفوظ کر دی گئی ہے۔

رَبَّيْتِ أَشْجَارَ الْأَسْرَةِ بِالْفَيْوُضِ وَقَرَّدَا

تُو نے اپنے فیوض سے پست زمین کے درختوں کی پرورش کی ہے اور اونچی زمین کے بھی۔

إِنَّا وَجَدْنَاكَ الْمَلَاذَ فَبَعَدَ كَهْفٍ قَدْ بَدَا

بے شک ہم نے تجھے جائے پناہ پایا ہے سو ایسی عظیم الشان پناہ گاہ کے بعد جو ظاہر ہو چکی ہے۔

لَا تَنْقِي قَوْسَ الْخَطُوبِ وَلَا نُبَالِي مُرْجَدَا

ہم حادثات کی کمان سے نہیں ڈرتے اور نہ ہم لرزہ طاری کر دینے والی تلوار کی پرواہ کرتے ہیں۔

لَا تَنْقِي نَوْبَ الزَّمَانِ وَلَا نَخَافُ تَهْدُدَا

ہم زمانے کے حادثات سے نہیں ڈرتے اور نہ ہی ہم کسی دھمکی سے خوف کھاتے ہیں۔

وَنَمُدُّ فِي أَوْقَاتِ أَفَاتِ الْمَوْلَى يَدَا

اور ہم مصیبتوں کے اوقات میں اپنے مولا کی طرف ہاتھ پھیلاتے ہیں۔

كَمْ مِنْ مُنَاذِعَةٍ جَرَتْ بَيْنِي وَاقْوَامِ الْعِدَا
بہت سے مقابلے ہیں جو میرے اور دشمنوں کی قوموں کے درمیان ہوئے۔

حَتَّىٰ انْتَنِيتُ مُظْفَرًا وَمُوقَفَرًا وَمُؤَيَّدًا
یہاں تک کہ میں کامیاب معزز اور مؤید ہو کر لوٹا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا يَوْمًا يُشِيبُ ثَوَهَدَا
اے لوگو! ڈرو اس دن سے جو ایک جواں مرد انسان کو (بھی) بوڑھا کر دے گا۔

الْأُمَّةَ مَا تَنْقَضِي وَأَسِيرُهُ مَا يُفْتَدَى
اس دن کے دکھ ختم نہیں ہوں گے اور اس دن کے قیدی کو فدیہ دے کر چھڑایا نہ جاسکے گا۔

وَاللَّهِ إِنِّي مَا ضَلَلْتُ وَمَا عَدَلْتُ عَنِ الْهُدَى
اللہ کی قسم بے شک میں نہ گمراہ ہوا اور نہ ہی میں راہ ہدایت سے ہٹا ہوں۔

لَكِنِّي مُذَلِّمٌ أَزَلُّ مِمَّنْ إِذَا هُدِيَ اهْتَدَى
لیکن میں جب سے کہ میں وجود میں آیا ان لوگوں میں سے ہوں کہ جب وہ راہ دکھائے جائیں تو راہ پا جائیں۔

لِلَّهِ حَمْدٌ مَّ حَمْدٌ قَدْ عَرَفْنَا الْمُقْتَدَى
اللہ ہی کی سب تعریف ہے پھر تعریف ہے کہ ہم نے اپنے مقتدا کو پہچان لیا ہے۔

كَادَتْ تُعْفِينِي ضَلَالَاتٌ فَادَّرَ كِنِّي الْهُدَى
قریب تھا کہ گمراہیاں مجھے مٹا دیتیں پر ہدایت نے مجھے پالیا۔

يَا صَاحِبَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى لَنَا هَذَا جَدَا
اے ساتھی! بے شک اللہ (تعالیٰ) نے ہمیں یہ عطیہ بخش دیا ہے۔

هُوَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ الَّتِي تُعْطَى نَعِيمًا مُخْلَدًا
وہ ایسی لیلۃ القدر ہے جو دائمی نعمت عطا کرتی ہے۔

أَتَجُولُ فِي حَوَامِتِ نَفْسِكَ تَارِكًا سُنَنَ الْهُدَى
کیا تو! (اے مخاطب) اپنے نفس کے میدانوں میں ہدایت کے طریقوں کو چھوڑ کر گھوم رہا ہے؟

هَلَّا انْتَهَجْتَ مَحَجَّةَ الْأَحْيَاءِ يَاصَيْدَ الرَّدَا
تو کیوں زندوں کے طریق کار پر گامزن نہ ہوا؟ اے ہلاکت کے شکار!
يَا مَنُ غَدَا لِمُؤْمِنِينَ أَشَدُّ بُغْضًا كَالْعِدَا
اے وہ شخص جو مومنوں کے لئے دشمنوں کی طرح شدید ترین بغض رکھنے والا ہو گیا ہے!
اخْتَرْتَ لَذَّةَ هَذِهِ وَنَسِيتَ مَا يُعْطَى غَدَا
تُو نے اس دنیا کی لذت کو اختیار کر لیا اور جو گل ملے گا اسے بھلا دیا ہے۔
يَا خَاطِبَ الدُّنْيَا الدُّنْيَا قَدْ هَلَكْتَ تَجَلُّدَا
اے حقیر دنیا کے طالب! تو گناہوں پر دلیری کی وجہ سے ہلاک ہو گیا ہے۔
عَادَيْتَ أَهْلَ وَلايَةٍ وَقَفَوْتَ اِثَارَ الْعِدَا
تُو نے (اللہ سے) دوستی کرنے والوں سے دشمنی کی اور دشمنوں کے نشان قدم پر چلا ہے۔
الْيَوْمَ تُكْفِرُنِي وَتَحْسِبُنِي شَقِيًّا مُلْحِدَا
آج تو مجھے کافر کہتا ہے اور مجھے بد بخت اور بے دین خیال کرتا ہے۔
وَتَرَى بِوَقْتِ بَعْدَهُ فِي زِيِّ أَحْمَدَ أَحْمَدَا
اور تو کسی وقت اس کے بعد احمد کو احمد کے لباس میں دیکھ لے گا۔
يَا مَنُ تَطْنَى الْمَاءَ مِنْ حُمُقِ سَرَابًا وَاعْتَدَى
اے وہ شخص جس نے بے وقوفی سے سراب کو پانی خیال کیا اور حد سے بڑھ گیا!
السُّبْرُ سَهْلٌ هَيِّنٌ إِنْ كَانَ فَهْمٌ أَوْ صَدَا
آزمائش سہل اور آسان ہو جاتی ہے اگر فہم یا پیاس موجود ہو۔
وَاللَّهِ لَوْ كُشِفَ الْغِطَاءُ وَجَدْتَنِي عَيْنَ الْهُدَى
اللہ کی قسم! اگر پردہ کھول دیا جاتا تو تو مجھے ہدایت کا چشمہ پاتا۔
وَنُظِمْتَ فِي سِلْكِ الرَّفَاقِ وَجِئْتَنِي مُسْتَرْشِدَا
اور تو پرو دیا جاتا میرے رفقاء کی لڑی میں۔ اور میرے پاس ہدایت کا طالب ہو کر آتا۔



القصيدۃ الثانية دوسرا قصیدہ

أَيَّامُحْسِنِيْ اُنْتِنِيْ عَلَيْكَ وَ اَشْكُرُ فِدَى لَكَ رُوْحِيْ اَنْتَ تُرْسِيْ وَ مَا زُرُ
اے میرے محسن! میں تیرا اور شکر کرتا ہوں۔ میری روح تجھ پر فدا ہو۔ تو میری ڈھال اور قوت ہے۔

بِفَضْلِكَ اِنَّا قَدْ غَلَبْنَا عَلَيِ الْعِدَايِ بِنَصْرِكَ قَدْ كُسِرَ الصَّلِيْبُ الْمُبَطَّرُ
تیرے فضل سے ہم نے دشمنوں پر غلبہ پایا ہے اور تیری نصرت سے ہی اترانے والی صلیب توڑ دی گئی ہے۔

فَفَتَحَتْ لَنَا فَتْحًا مُّبِينًا تَفَضُّلاً بِفَوْجٍ اِذَا جَاءَ وَ اَفْزَهَقَ التَّنَصُّرُ
تُو نے ہمیں اپنی مہربانی سے فتح مبین عطا کی ایسی فوج سے کہ جب اس کے سپاہی پہنچے تو عیسائیت بھاگ نکلی۔

قَسَلَتْ خَنَازِيْرَ النَّصَارِيْ بِصَارِمٍ وَ اَرْدَايِ عِدَانَا فَضْلُكَ الْمُتَكَثِّرُ
تُو نے نصاریٰ کے خنزیریوں کو تیز تلوار سے مار ڈالا۔ اور تیرے عظیم فضل نے ہمارے دشمنوں کو ہلاک کر دیا۔

بِوَجْهِكَ مَا اَنْسَى عَطَايَاكَ بَعْدَهُ وَ فِيْ كُلِّ نَادٍ نَبَأُ فَضْلِكَ اَذْكُرُ
تیری ذات کی قسم! اسکے بعد میں تیرے احسانات کو نہ بھولوں گا۔ اور ہر مجلس میں تیرے فضل کی
عظیم الشان خبر کا ذکر کرتا رہوں گا۔

تُلَبِّيْكَ رُوْحِيْ دَائِمًا كُلِّ سَاعَةٍ وَ اِنَّكَ مَهْمَا تَحْسُرِ الْقَلْبُ يَحْضُرُ
میری روح ہمیشہ ہر گھڑی تجھے لبیک کہتی ہے۔ اور بے شک تو جب بھی میرے دل کو بلاتا ہے وہ حاضر ہو جاتا ہے۔

وَ تَعْصِمْنِيْ فِيْ كُلِّ حَرْبٍ تَرْحُمًا فِدَى لَكَ رُوْحِيْ اَنْتَ دِرْعِيْ وَ مِغْفَرُ
اور تُو مجھے ازراہِ رحم ہر لڑائی میں بچالیتا ہے۔ میری روح تجھ پر قربان جائے۔ تو ہی میری

زرہ اور خود ہے۔

﴿۳۰﴾

يُنَوِّرُ ضَوْءَ الشَّمْسِ وَجَهَ خَلَائِقٍ وَ لَكِنْ جَنَانِي مِنْ سَنَاكِ يُنَوِّرُ
 سورج کی روشنی تو مخلوق کے چہرے کو منور کرتی ہے۔ لیکن میرا دل تیرے نور سے منور ہوتا ہے۔
 تُحِيطُ بِكُنْهِ الْكَائِنَاتِ وَ سِرِّهَا وَ تَعْلَمُ مَا هُوَ مُسْتَبَانٌ وَ مُضْمَرٌ
 تو کائنات کی کُنہ اور بھیدوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اور جو ظاہر ہے اور جو (دل میں) پوشیدہ
 ہے تو اسے خوب جانتا ہے۔

وَ نَحْنُ عِبَادُكَ يَا إِلَهِي وَ مَلْجَأِي نَخِرُ أَمَامَكَ خَشِيئَةً وَ نُكَبِّرُ
 اور اے میرے معبود اور میری پناہ! ہم تیرے بندے ہیں۔ ہم خشیت سے تیرے آگے ہی
 گرتے ہیں اور تیری بڑائی کرتے ہیں۔

نَصَرْتُ لِإِفْحَامِ النَّصَارَى قَرِيحَتِي وَ هَدَمْتُ مَا يُعْلَى الْخَصِيمِ وَ يَعْمُرُ
 تو نے میری فطرت کو نصاریٰ کا منہ بند کرنے کیلئے مدد دی ہے اور تو نے اس عمارت کو جو دشمن
 بلند کرتا ہے ڈھا دیا ہے۔

وَ أَخَذْتَهُمْ وَ كَسَرْتَ دَايَا مُنْضَدًّا وَ أْتَمَمْتَ وَعْدَكَ فِي صَلَيبٍ يُكْسَرُ
 تو نے انکو گرفت میں لیا اور سینے کی مرتب پسیلیوں کو توڑ ڈالا۔ اور (اس طرح) صلیب کے بارہ
 میں اپنے وعدہ کو، کہ وہ توڑ دی جائیگی پورا کر دیا۔

فَسُبْحَانَ مَنْ بَارَى لِنَصْرَةِ دِينِهِ وَ أَخْزَى النَّصَارَى فَضْلُهُ الْمُتَكَبِّرُ
 پس پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے دین کی نصرت کے لئے مقابلہ کیا اور اس کے فضل کیلئے
 نصاریٰ کو رسوا کر دیا۔

سَقَانِي مِنَ الْأَسْرَارِ كَأَسَارِ وَبِيَّةٍ وَ إِنْ كُنْتُ مِنْ قَبْلِ الْهُدَى لَا أَعْتَرُ
 اس نے مجھے اسرار کا سیر کن پیالہ پلایا اگرچہ میں اس راہنمائی سے پہلے (اس سے) آگاہ نہیں تھا۔

غَيُورٌ يُبِيدُ الْمُجْرِمِينَ بِسُخْطِهِ غَفُورٌ يُنَحِّي التَّائِبِينَ وَيَغْفِرُ
وہ غیرت مند ہے۔ اپنے غضب سے مجرموں کو ہلاک کر دیتا ہے۔ وہ بخشتا ہے توبہ کرنے
والوں کو نجات دیتا ہے اور بخش دیتا ہے۔

وَحَيْدٌ فَرِيدٌ لَا شَرِيكَ لِدَاتِهِ قَوِيٌّ عَلَى مُسْتَعَانَ مُقَدِّرُ
وہ یگانہ ویکتا ہے اپنی ذات میں لاشریک ہے قوی (اور) بلند مرتبہ ہے اسی سے مدد مانگی جاتی
ہے (اور) تقدیر بنانے والا ہے۔

لَهُ الْمُلْكُ وَالْمَلَكُوتُ وَالْمَجْدُ كُلُّهُ وَكُلُّ لَّهُ مَا بَانَ فِينَا وَيَظْهَرُ
اسی کے لئے حکومت بادشاہی اور ساری بزرگی ہے اور سب اسی کا ہے جو ہم میں ظاہر ہوا اور ظاہر ہوگا۔
وَدُوْدٌ يُحِبُّ الطَّائِعِينَ تَرَحُّمًا مَلِيكٌ فَيُزْعَجُ ذَا شِقَاقٍ وَيَحْصِرُ
وہ بہت محبت کرنے والا ہے۔ فرمانبرداروں سے ازراہ شفقت پیار کرتا ہے۔ وہ بادشاہ ہے سو وہ
مخالف کو مضطرب کر دیتا ہے اور گھیرے میں لے لیتا ہے۔

يُحِيْطُ بِكَيْدِ الْكَائِدِيْنَ بِعِلْمِهِ فَيَهْلِكُ مَنْ هُوَ فَاسِقٌ وَ مُزَوَّرُ
وہ اپنے علم سے مکاروں کے مکر کا احاطہ کر لیتا ہے سو وہ اس شخص کو جو فاسق اور فریبی ہو
ہلاک کر دیتا ہے۔

وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَا كُفُوًا لَهُ وَحَيْدٌ فَرِيدٌ مَا ذَنَاهُ التَّكْثُرُ
نہ اس نے کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔ وہ یگانہ اور ویکتا ہے۔ کثرت اس کے
قریب بھی نہیں آئی۔

وَمَنْ قَالَ إِنَّ لَهُ إِلَهًا قَادِرًا سِوَاهُ فَقَدْ نَادَى الرَّدَى وَيُدْمَرُ
اور جو شخص کہے کہ اس کا ایک قادر معبود اس کے سوا ہے تو اس نے ہلاکت کو پکارا اور وہ ہلاک کیا
جائے گا۔

وَبَشَّرَنِي قَبْلَ الْجِدَالِ بِلُطْفِهِ فَقَالَ لَكَ الْبُشْرَىٰ وَ أَنْتَ الْمُظْفَرُ
اور مقابلہ سے پہلے ہی اس نے اپنی مہربانی سے مجھے بشارت دے دی۔ سو کہا: تجھے بشارت ہو تو
ہی کامیاب ہونیوالا ہے۔

فَقَاصَتْ دُمُوعُ الْعَيْنِ مِني تَذُلًّا وَ قَصَدْتُ عَنبرَ سَرَ وَ قَطَرِي يَمْطُرُ
تب میری آنکھوں سے عاجزی سے آنسو جاری ہو گئے اور میں نے اس حال میں امرتسر کا
ارادہ کیا کہ میرے آنسوؤں کی چھڑی لگ رہی تھی۔

فَجِئْتُ النَّصَارَىٰ فِي مَقَامِ جُلُوسِهِمْ فَتَخَيَّرُوا مِنْهُمْ خَصِيمًا وَ أَنْظَرُ
پس میں نصاریٰ کے پاس انکی جلسہ گاہ میں پہنچ گیا اور میں دیکھ رہا تھا کہ انہوں نے اپنے میں
سے ایک بحث کرنیوالے کا انتخاب کیا ہے۔

وَ ظَلَّ النَّصَارَىٰ يَنْصُرُونَ وَ كَيْلَهُمْ وَ كُلُّ تَسْلَحٍ صَائِلًا لَوْ يَقْدِرُ
اور نصاریٰ اپنے ذلیل کو مدد دینے لگ گئے اور اگر بس چلتا تو ہر شخص حملہ آور ہونے کے لئے مسلح ہو جاتا۔
رَأَيْتُ مُبَارَزَهُمْ كَذِئْبٍ بِظُلْمِهِ يَصُورُ عَلَى سُبُلِ الْهُدَىٰ وَ يَزُورُ
میں نے انکی طرف سے مقابلہ کرنیوالے کو اسکے ظلم کی وجہ سے بھیڑیے کی طرح پایا جو ہدایت
کی راہوں پر حملہ کرتا تھا اور مکر سے کام لے رہا تھا۔

﴿۳۱﴾ فَخَاصَمَ ظُلْمًا فِي ابْنِ مَرْيَمَ وَ اجْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ فِيمَا كَانَ يَهْدِي وَيَهْجُرُ
اس نے ابن مریم کے بارے میں ظلم سے جھگڑا کیا اور جرأت کی اللہ پر اسی بات میں جو وہ بک
رہا تھا اور جس میں بے ہودگی دکھا رہا تھا۔

وَ قَالَ لَهُ وَ لَدَّ مَسِيحُ ابْنِ مَرْيَمَ فَسُبْحَانَ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا تَصَوَّرُوا
اس نے کہا کہ مسیح ابن مریم خدا کا بیٹا ہے اور عرش کا مالک (تو) اس عیب سے پاک ہے
جس کا انہوں نے تصور کیا۔

وَقَالَ بَانَ اللّٰهُ اِسْمٌ ثَلَاثَةٌ اَبٌ وَّابْنُهُ حَقًّا وَّ رُوْحٌ مُّطَهَّرٌ
 اور اس نے کہا کہ اللہ تین شخصیتوں کا نام ہے۔ باپ۔ اس کے حقیقی بیٹے اور روح القدس کا۔
 فَقُلْتُ لَهُ اِحْسَانًا لِّئَسَّ عِيسَى بِخَالِقِ وَ خَالِقَنَا الرَّبُّ الْوَحِيدُ الْاَكْبَرُ
 میں نے اس سے کہا: تجھے پھٹکار۔ عیسیٰ ہرگز خالق نہیں ہے۔ ہمارا خالق تو رب یگانہ ہے جو سب
 سے بڑا ہے۔

اُتْبِتُ فِيْ مُلْكِ لَهٗ مِنْ بَرِيَّةٍ مِّنَ الْاَرْضِ اَوْ هُوَ فِي السَّمَاءِ مُدْبِرٌ
 کیا تو ثابت کر سکتا ہے کہ اس (عیسیٰ) کے اقتدار میں زمین کی کوئی مخلوق ہے؟ یا (کیا تو ثابت کر
 سکتا ہے) کہ وہ آسمان میں مدبر ہے۔

وَ اِنَّ عَلٰى مَعْبُوْدِكَ الْمَوْتُ قَدْ اَتٰى وَ الْهِنَا حَيٌّ وَّ يَبْقٰى وَ يَعْمُرُ
 اور یقیناً تیرے معبود پر تو موت آچکی ہے اور ہمارا معبود زندہ ہے باقی رہے گا اور دائم ہے۔
 وَ لَيْسَ لِمُسْتَعْنٍ اِلٰى الْاِبْنِ حَاجَةٌ وَ حَاشَا مَا الْاَوْلَادُ شَيْئًا يُوقَّرُ
 اور مستغنی ذات کو بیٹے کی کوئی حاجت نہیں ہے وہ اس سے منزہ ہے۔ اولاد کوئی ایسی شے نہیں جسے
 عظمت دی جائے۔

اَعِيسَى الَّذِى لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ ذَرَّةً اِلٰهٌ وَ تَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يَقْدِرُ
 کیا عیسیٰ جو ذرہ بھر (بھی) علم غیب نہیں رکھتا، معبود ہو سکتا ہے؟ اور تو جانتا ہے کہ اسے کوئی قدرت
 حاصل نہیں۔

فَاَتٰنِىْ عَلٰى اِبْلِيسَ بِالْعِلْمِ وَ الْهُدٰى وَ قَالَ هُوَ الشَّيْخُ الَّذِى لَا يَنْكُرُ
 پھر مخاصم نے علم و ہدایت میں ابلیس کی تعریف کی اور اس نے کہا کہ وہ ایسا بزرگ ہے جس کا انکار
 نہیں کیا جاسکتا۔

وَيُؤْمِنُ بِالْإِبْنِ الْوَحِيدِ تَيْقُنًا وَمَذْهَبُهُ مِثْلَ النَّصَارَى تَنْصُرُ
اور (کہا کہ) وہ (شیطان) اکلوتے بیٹے پر پورے یقین کی راہ سے ایمان رکھتا ہے اور اسکا
مذہب (بھی) عیسائیوں کی طرح عیسائیت (ہی) ہے۔

فَقُلْتُ لَهُ يَا أَيُّهَا الضَّالُّ مَنْ هُوَیْ أَتَشْنَى عَلٰی غَوْلٍ يُضِلُّ وَيُدْخِرُ
میں نے اسکو جواب دیا کہ اے نفسانی خواہش کے باعث گمراہ شخص! کیا تو ایک چھلاوے کی
تعریف کرتا ہے جو گمراہ اور ذلیل کرتا ہے۔

وَمَا كَانَ حَامِدَهُ بِصِيرٍ قَبْلَكُمْ وَلَكِنَّكُمْ عُمَى فَكَيْفَ التَّبَصُّرُ
اور کوئی (بھی) بصیرت رکھنے والا اس سے پہلے اس کی تعریف کر نیوالا نہیں ہوا۔ پر تم لوگ تو
اندھے ہو تم کیسے دیکھ سکتے ہو؟

فَمَا تَابَ مِنْ هُدْيَانِهِ وَضَلَّالِهِ وَكَانَ كَدَجَّالٍ يُدَاجِي وَيَمُكِّرُ
پر وہ مخاصم اپنی بکواس اور گمراہی سے تائب نہ ہوا۔ اور وہ دجال کی طرح عداوت کو چھپاتا
اور مکر سے کام لیتا تھا۔

وَكَمْ مِنْ خُرَافَاتٍ وَكَمْ مِنْ مَفَاسِدٍ تَقَوْلُ خُبْرًا ذَلِكَ الْمُتَنَصِّرُ
اور بہت سی خرافات اور بہت سی مفسدانہ باتیں اس عیسائی نے خباثت سے گھڑ کر بیان کیں۔
وَقَالَ لِي إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ وَخَالَقَ وَمَسِيحُنَا عَبْدٌ وَرَبُّ أَكْبَرُ
اس نے مجھے کہا کہ اللہ مخلوق بھی ہے اور خالق بھی اور ہمارا مسیح بندہ بھی ہے اور رب اکبر بھی۔

فَقُلْتُ لَهُ يَا تَارِكَ الْعَقْلِ وَالنُّهْيِ إِلَهٌ وَعَبْدٌ ذَاكَ شَيْءٌ مُنْكَرٌ
سو میں نے اس سے کہا: اے عقل و دانش کو چھوڑ دینے والے! خدا بھی؟ بندہ بھی؟ یہ تو
اوپری بات ہے۔

إِذَا قُلَّ دِينَ الْمَرْءِ قَلَّ قِيَاسُهُ وَمَنْ يُؤْمِنَنْ يُرْشِدُهُ عَقْلٌ مُطَهَّرٌ
 جب انسان کے دین میں کمی آجائے اسکے انداز فکر میں بھی کمی آجاتی ہے اور جو پورا مومن ہو پاک
 عقل اسکی رہنمائی کرتی ہے۔

وَإِنِّي أَرَى فِي خَبْطِ عَشَوَاءٍ عُقُولَكُمْ تَقُولُونَ مَا لَا يَفْهَمُ الْمُتَفَكِّرُ
 اور میں تمہاری عقلوں کو کم نظر اونٹنی کی طرح بھٹکتا ہوا پاتا ہوں تم ایسی باتیں کہتے ہو جنہیں عقلمند سمجھ
 نہیں سکتا۔

وَإِنِّي أَرَاكُمْ فِي ظَلَامٍ دَائِمٍ وَمَا فِي يَدَيْكُمْ مِّنْ دَلِيلٍ يُنَوِّرُ
 میں تمہیں دائمی ظلمت میں پاتا ہوں اور تمہارے ہاتھوں میں کوئی (بھی) روشنی دینے والی
 دلیل نہیں۔

وَإِنَّهُوَ إِلَّا بِدْعَةٌ غَيْرُ ثَابِتٍ وَاثْبَاتُهُ مُسْتَنْكَرٌ مُتَعَدِّرٌ
 یہ تو صرف ایک بدعت ہے جو ثابت نہیں اور اس کا ثابت کرنا ناممکن اور محال ہے۔
 أَتَعْرِفُ فِي الصُّحُفِ الْقَدِيمَةِ مِثْلَهُ وَقَدْ جَاءَ هَدْيٌ بَعْدَ هَدْيٍ وَمُنْذَرٌ
 کیا تو پرانے صحیفوں میں اس کی مثل عقیدہ پاتا ہے؟ جبکہ ہدایت کے بعد ہدایت آتی رہی ہے اور
 ہوشیار کرنے والا بھی۔

أَناجِيلُ عَيْسَى قَدْ عَفَتْ آثَارُهَا وَحَرَفَهَا قَوْمٌ خَبِيثٌ مُعِيرٌ
 عیسیٰ کی انجیلوں کے نشانات مٹ گئے ہیں اور انہیں ایک خبیث اور عیب دار قوم نے حُرَف
 و مبدل کر دیا ہے۔

نَبَذْتُمْ هِدَايَتَهُ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ وَهَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ هَدْيٌ آخِرٌ
 تم نے عیسیٰ کی ہدایت کو تو اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیا ہے اور یہ دوسرا مذہب شیطان کی
 طرف سے ہے۔

أَقَمْتُمْ جَلَالَ اللَّهِ فِي رُوحِ عَاجِزٍ وَهَيْهَاتَ لَا وَاللَّهِ بَلْ هُوَ أَحَقَرُ
تم نے اللہ کے جلال کو ایک عاجز کی روح میں قائم سمجھ رکھا ہے۔ نہیں۔ اللہ کی قسم! یہ بات حقیقت
سے دور ہے۔ بلکہ وہ تو ایک حقیر انسان ہے۔

فَقَبِيرٌ ضَعِيفٌ كَالْعِبَادِ وَمَيِّتٌ نَعَمٌ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ عَبْدٌ مُعَزَّرٌ
وہ محتاج بندوں کی طرح کمزور اور مردہ ہے۔ ہاں وہ خدا کے بندوں میں سے ایک معزز بندہ ہے۔
وَإِنْ شَاءَ رَبِّي يُبْدِ الْأَفْئِدَةَ وَأَرْسَلَنِي رَبِّي مَثِيلًا فَتَنْظُرُ
اور اگر میرا رب چاہے اس جیسے ہزار پیدا کر سکتا ہے اور میرے رب نے مجھے (اس کا)
مثیل بنا کر بھیج دیا ہے۔ سو تو دیکھ رہا ہے۔

وَكَذَلِكَ أَصْطَفَانِي مِثْلَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَطُوبَى لِمَنْ يَأْتِيَن صِدْقًا وَيُبَصِّرُ
اور اس نے مجھے عیسیٰ بن مریم کی طرح برگزیدہ کیا ہے پس اس کے لئے خوشی ہے جو میرے
پاس صدق سے آئے اور دیکھے۔

أَنْبَيْنَا مَيِّتٌ وَعِيسَى لَمْ يَمُتْ أَجَزْتُمْ حُدُودًا يَا بَنِي الْغَوْلِ فَاحْذَرُوا
کیا ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) تو وفات یافتہ ہیں اور عیسیٰ نہیں مرا؟ اے چھلاوے کی اولاد!
تم حدود سے تجاوز کر گئے ہو۔ سو ڈرو۔

تُؤْفَى عِيسَى هَكَذَا قَالَ رَبُّنَا فَلَا تَهْلِكُوا مُتَجَلِدِينَ وَفَكَّرُوا
عیسیٰ وفات پا گیا ہے۔ اسی طرح ہمارے رب نے فرمایا ہے۔ پس تم جرأت دکھاتے
ہوئے ہلاکت میں نہ پڑو اور سوچ سے کام لو۔

أَتَتَّخِذُ الْعَبْدَ الضَّعِيفَ مُهَيِّمًا أَتَعْبُدُ مَيِّتًا أَيُّهَا الْمُتَنَصِّرُ
کیا تو ایک ضعیف بندے کو خدائے نگران بنا رہا ہے۔ اے نصرانی! کیا تو ایک مردے کی
پوجا کر رہا ہے۔

أَلَا إِنَّهُ عَبْدٌ ضَعِيفٌ كَمِثْلِنَا فَلَا تَتَّبِعْ يَا صَاحِبَ قَوْمٍ خَسِرُوا
سن لے کہ وہ ہماری طرح ہی ایک عاجز بندہ ہے۔ سوائے دوست! تو ان لوگوں کی پیروی
نہ کر جو نقصان اٹھا چکے ہیں۔

وَاللَّهُ يَأْتِي وَفَتْ تَصْدِيقِ كَلِمَتِي وَيُؤَيِّدِي لَكَ الرَّحْمَنُ مَا كُنْتَ تُضْمِرُ
اور خدا کی قسم! میری باتوں کی تصدیق کا وقت آ جائے گا اور رحمن تجھ پر ظاہر کر دے گا جو
تو دل میں چھپا رہا تھا۔

فَلَا تَسْمَعَنَّ مِنْ بَعْدِ ذُنْبًا وَعَقْرَبًا يَصُولُ بِوَثْبٍ أَوْ تَدِبُّ وَتَأْبِرُ
پس تو نہیں سنے گا اس کے بعد کسی بھیڑیے کے متعلق کہ وہ اچھل کر حملہ کرتا ہے اور پچھو کے
متعلق جو ریٹکتا ہے اور ڈنگ مار دیتا ہے۔

مَقَامِي رَفِيعٌ فَوْقَ فِكْرِ مُفَكِّرٍ وَقَوْلِي عَمِيقٌ لَا يَلِيهِ الْمَصْعَرُ
میرا مقام سوچنے والے کی سوچ سے بلند تر ہے اور میرا قول گہرا ہے اور تکبر سے منہ موڑنے والا اس
تک نہیں پہنچ سکتا۔

إِذَا قَلَّ عِلْمُ الْمَرْءِ قَلَّ اعْتِقَادُهُ وَمَا يَمْدَحُنْ حُسْنًا ضَرِيرٌ مُعَذَّرُ
جب انسان کا علم تھوڑا ہو تو اس کا اعتقاد بھی کمزور ہوتا ہے اور ایک انتہائی طور پر معذور
اندھا تو حسن کی تعریف نہیں کر سکتا۔

أَلَا رَبُّ مَجْدٍ قَدْ يُرَى مِثْلَ ذَلَّةٍ إِذَا مَا تَعَالَى شَانُهُ الْمُتَسْتَرُ
آگاہ رہو کہ بہت سی عظمتیں ذلت کی طرح نظر آتی ہیں جبکہ (درحقیقت) ان کی چھپی ہوئی شان
(نگاہ سے) بلند ہوتی ہے۔

أَلَمْ تَعْلَمَنْ أَيْ جَرِيٍّ مُبَارِزٍ وَإِنْ كُنْتَ فِي شَكِّ فَبَارِزٌ فَحَضْرُ
کیا تو نہیں جانتا کہ میں ایک بہادر جنگجو ہوں اور اگر تجھے شک ہو تو مقابلہ میں نکل تو ہم بھی آجائیں گے۔

وَبَارَزْتُ أَحْزَابَ النَّصَارَى كَضِيغٍ بِأَيْدٍ وَفِي الْيَمَنِ حُسَامٌ مُشَهَّرٌ
اور میں نے نصاریٰ کے گروہوں سے شیر کی طرح مقابلہ کیا۔ پوری قوت سے جبکہ میرے
دائیں ہاتھ میں کچی ہوئی تلوار تھی۔

﴿۳۳﴾

وَمَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ بِرُمُحٍ مُدْرَبٍ إِلَىٰ أَنْ أَبَانَ الْحَقُّ وَالْحَقُّ أَظْهَرَ
اور میں انہیں تیز نیزے بھی مارتا رہا یہاں تک کہ حق ظاہر ہو گیا اور حق ہی غالب آنے والا ہے۔
وَأَنَا إِذَا قُمْنَا لِصَيْدٍ أَوْ أَبَدٍ فَلَا الظُّبَىٰ مَتْرُوكٌ وَلَا الْعَيْرُ يُنْظَرُ
اور جب ہم وحشیوں کا شکار کرنے لگتے ہیں تو نہ ہرن چھوڑا جاتا ہے اور نہ کسی
گورخر کو ڈھیل دی جاتی ہے۔

وَقَتْلُ خَنَازِيرِ الْبَرَارِيِّ وَخَوْشُهُمْ أَشَاشٌ لِّقَلْبِي بَلْ مَرَامٌ أَكْبَرُ
اور جنگلی خنزیریوں کا قتل کرنا اور انہیں زخمی کرنا میرے دل کی خوشی ہے بلکہ مقصودِ اعظم ہے۔
وَفِي مُهَجَّتِي جَيْشٌ وَآزَعَمُ أَنَّهُ يُكَافِي جَيْشَ الْقَدْرِ أَوْ هُوَ أَكْثَرُ
اور میری جان میں ایک ابال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہنڈیا کے ابال کے برابر ہے یا اس
سے بھی بڑھ کر۔

إِذَا مَا تَكَلَّمْنَا وَبَارَىٰ مُخَاصِمِي وَلَا حَتَّ بَرَاهِينِي كَنَارٍ تَزْهَرُ
اور جب ہم نے کلام کی اور میرے مخاصم نے مقابلہ کیا اور میرے دلائل روشن آگ کی طرح
ظاہر ہو گئے۔

فَأَوْجَسَ مَبْهُوتًا وَآيَقَنْتُ أَنبِيَّ نَصْرْتُ وَآيَدِنِي قَدِيرٌ مُّظْفَرٌ
تو وہ مبہوت ہو گیا اور میں نے یقین کر لیا کہ میں فتح یاب ہو گیا ہوں اور قدرت رکھنے والے اور فتح
دینے والے (خدا) نے میری تائید کی ہے۔

وَ اَدْرَكْتُهُ فِى حَمِيَّةٍ فَدَعَوْتُهُ اِلَى مَشْرَبٍ صَافٍ وَمَا يُّطَهَّرُ
میں نے اسے دلدل میں پایا تو اسے دعوت دی ایک صاف گھاٹ کی طرف اور ایسے پانی کی
طرف جو پاک کرتا ہے۔

فَرَدَّ عَلَى بِيَاطِلَاتٍ مِّنَ الْهَوَىٰ وَ وَاللَّهِ كَانَ كَذِبًا صَلَالٍ يُزَوِّرُ
تو اس نے (میری دعوت کو) جھوٹی نفسانی خواہشات سے رد کر دیا اور اللہ کی قسم! وہ ایک گمراہ کی
طرح مکر و فریب کر رہا تھا۔

وَ قَالَ لِعِيسَىٰ حِصَّةٌ فِى التَّالِئِ وَ فِى هَذِهِ سِرٌّ عَلَى الْعَقْلِ يَعْسِرُ
اور اس نے کہا کہ عیسیٰ کا (بھی) اُلُوہیت میں ایک حصہ ہے اور اس بات میں ایک ایسا بھید ہے
جس کا سمجھنا عقل کیلئے بھی مشکل ہوتا ہے۔

وَ اِنَّ ابْنَ مَرْيَمَ مَطْهَرًا لَّابٍ لَّهُ فَنَحْسِبُهُ رَبًّا كَمَا هُوَ يُطَهِّرُ
اور یقیناً ابن مریم اپنے باپ (خدا) کا مظهر ہے اور ہم اسے رب جانتے ہیں جیسا کہ وہ (خود)
اظہار کرتا ہے۔

فَقُلْتُ لَهُ هَذَا اخْتِلَافٌ وَ فِرْيَةٌ وَ مَا جَاءَ فِى الْاِنْجِيلِ مَا اَنْتَ تَذْكُرُ
تو میں نے اسے کہہ دیا کہ یہ بناوٹ اور افتراء ہے۔ انجیل میں وہ بات نہیں آئی جو تو
بیان کرتا ہے۔

وَ اِنَّ الْهَكَ مَاتَ وَاللَّهُ سَرْمَدٌ قَدِيمٌ فَلَا يَفْنَىٰ وَ لَا يَتَغَيَّرُ
اور بیشک تیرا معبود مرچکا ہے اور اللہ ہمیشہ رہنے والا ہے قدیم ہے نہ اسے فنا ہے اور نہ ہی تغیر۔
وَ مَا لَا يَحْدُ فَكَيْفَ حُدِّدَ كَالْوَرَىٰ وَ وَجْهَ الْمُهَيِّمِينَ مِنْ مَجَالِي مُطَهَّرُ
اور جو لامحدود ہے وہ مخلوق کی طرح کیسے محدود ہو گیا اور نگران خدا کی ذات مادی
جلووں سے پاک ہے۔

وَلَيْسَ تُقَاسُ صِفَاتُهُ بِصِفَاتِنَا وَلَا يُدْرِكُهُ بَصَرٌ وَلَا مَنْ يُبْصِرُ
اور اس (خدا) کی صفات کا ہماری صفات پر قیاس نہیں کیا جاسکتا اور آنکھ اس کا ادراک
نہیں کر سکتی اور نہ کوئی دیکھنے والا۔

تَعَالَتْ شُئُونُ اللَّهِ عَنْ مَبْلَغِ النَّهْيِ فَكَيْفَ يُصَوِّرُ كُنْهَهُ مُتَفَكِّرٌ
اللہ کی صفات عقل کی پہنچ سے بالا ہیں۔ پس کوئی سوچنے والا اس کی ماہیت کا کیسے تصوّر کر سکتا ہے۔
وَإِنَّ عَقِيدَتَكُمْ خِيَالٌ بَاطِلٌ وَمَا فِي يَدَيْكُمْ مِنْ دَلِيلٍ يُؤَفِّرُ
اور بے شک تمہارا عقیدہ ایک باطل خیال ہے اور تمہارے ہاتھوں میں کوئی مکمل دلیل موجود نہیں۔
وَلِلْخَلْقِ خَلَاقٌ فَتَدْعُونَ ذِكْرَهُ وَتَدْعُونَ مَخْلُوقًا وَلَمْ تَتَفَكَّرُوا
اور مخلوق کا ایک ہی خالق ہے۔ اس کے ذکر کو تو تم چھوڑتے ہو اور تم مخلوق کو
پکارتے ہو اور تم نے سوچا نہیں۔

وَمَنْ ذَاقَ مِنْ طَعْمِ الْمَنَايَا بِقَوْلِكُمْ فَكَيْفَ كَحَيِّ سَرْمَدٍ يُتَصَوَّرُ
اور جس نے تمہارے قول کے مطابق موتوں کا مزہ اچکھ لیا وہ اس دائمی زندہ ہستی کی طرح
کیسے متصوّر ہو سکتا ہے۔

وَقَدْ نَوَّرَ الْفُرْقَانَ خَلْقًا بِنُورِهِ وَلَكِنَّكُمْ غُمِي فَكَيْفَ أُبْصِرُ
اور قرآن نے اپنے نور سے مخلوق کو متوّر کر دیا ہے لیکن تم تو اندھے ہو۔ سو میں تمہیں کس
طرح بینائی دے سکتا ہوں۔

أَلَا إِنَّهُ قَدْ جَاءَ عِنْدَ مَفَاسِدِ إِذَا مَا انْتَهَى اللَّيْلَاءُ فَالْصُّبْحُ يَحْشُرُ
سن لو کہ قرآن خرابیوں کے وقت آیا ہے اور تاریک رات جب ختم ہو جاتی ہے تو صبح
نمودار ہو جاتی ہے۔

تُرَى صُورَهُ الرَّحْمَانِ فِي خِدرِ سُورِهِ فَهَلْ مِنْ بَصِيرٍ بِالتَّدْبِيرِ يَنْظُرُ
 خدائے رحمان کی صورت اس (قرآن) کی سورتوں کے پردہ میں دکھائی دیتی ہے۔ کیا کوئی
 دیکھنے والا ہے جو تدبیر کی نگاہ سے دیکھے؟

تَرَآى لَنَا الْحَقُّ الْمُبِينُ بِقَوْلِهِ وَآيَاتُهُ دُرُرٌ وَمِسْكٌ أَذْفَرُ
 ہمیں اس (خدا) کے قول سے کھلی کھلی سچائی دکھائی دے رہی ہے۔ اور اس کی آیات موتی ہیں اور
 بہت خوشبودار کستوری۔

قُلِ الْآنَ هَلْ فِي كُتُبِكُمْ مِثْلَ نُورِهِ وَفَكَرُّ وَلَا تَعْجَلْ وَنَحْنُ نَذَكِّرُ
 اب بتا! کہ کیا تمہاری کتابوں میں اس جیسا نور موجود ہے؟ اور سوچ لے اور جلدی مت کر
 جبکہ ہم تمہیں نصیحت کر رہے ہیں۔

وَإِنْ كُنْتَ تَزْعُمُ أَنَّ فِيهَا دَلِيلًا فَجَهْلَكَ جَهْلٌ بَيْنَ لَيْسَ يُسْتَرُ
 اگر تو یہ خیال کرتا ہے کہ ان میں دلائل موجود ہیں تو تیری نادانی ایک واضح نادانی ہے جو چھپائی نہیں
 جاسکتی۔

وَإِنْ قُلْتَ آمَنَّا بِمَا لَا نَعْقِلُ فَهَذَا الْهُدَى عِنْدَ النَّهْيِ مُسْتَنْكَرُ
 اور اگر تو کہے کہ ہم تو اس چیز پر بھی ایمان لائے ہیں جسے سمجھ نہیں سکتے تو ایسا مذہب عقل کے
 نزدیک ناپسندیدہ ہے۔

وَ سَلِ الْيَهُودَ وَ سَلِ الْكَا بِرَ قَوْمِهِمْ أَسْلَمَ فِيهِمْ ابْنُكَ الْمُتَخَيَّرُ
 اور یہودیوں سے پوچھ اور ان کی قوم کے اکابر سے (بھی) پوچھ۔ کیا ان میں تیرا انتخاب
 کردہ بیٹا تسلیم کیا گیا ہے؟

وَمَهْمَا يَكُنْ فِي كُتُبِكُمْ ذِكْرٌ عَجَزِهِ وَإِنْ حَلَّتْهُ يَخْفَى عَلَى النَّاسِ يُظْهِرُ
اور جو کچھ بھی تمہاری کتابوں میں اس کے عجز کا ذکر موجود ہے وہ ظاہر کر دیا جائیگا خواہ تو خیال
کرے کہ وہ لوگوں پر مخفی رہے گا۔

جِعَارُكَ خَيْطٌ فَاتَّقِ الْبُئْرَ وَالرَّادَا أَلِلْمُوتِ يَاصَيْدَ الرَّدَا تَتَجَعَّرُ
تیری کمر کا رسہ ایک دھاگا ہے تو کنویں (میں اترنے) اور ہلاک ہونے سے ڈر۔ اے
ہلاکت کے شکار! کیا تو موت کیلئے کمر میں رسہ باندھ رہا ہے؟
أَقْلَبُكَ قَلْبٌ أَوْ صَلَايَةٌ حَرَّةٌ أَجْهَلُكَ جَهْلٌ أَوْ دُخَانٌ مُعَبَّرٌ
کیا تیرا دل کوئی دل ہے یا سنگلاخ زمین کی سل ہے؟ کیا تیری جہالت کوئی جہالت ہے یا غبار آلود
دھواں؟

أَكَلْتُ خُشَارَةَ كُلِّ قَوْمٍ مُبْطِلٍ فَتَأْكُلُ مَا أَكَلُوا وَلَا تَتَخَفَرُ
تو نے ہر چھوٹی قوم کا پس خوردہ کھا لیا ہے اور تو کھا رہا ہے جو وہ کھا چکے اور تو شرم نہیں کرتا۔
أَبَارَيْتَ يَامَسْكِينِ ذَا الرُّمْحِ بِالْعَصَا وَأَنْتَى أَجَارِ دُنَا وَأَنْتَى مِحْمَرُ
کیا تو نے اے مسکین! نیزہ زن کا ڈنڈے سے مقابلہ کیا ہے۔ کہاں ہمارے آگے بڑھ جانے
والے گھوڑے اور کہاں ٹو۔

أَتَرَعَبُ عَنْ دِينِ قَوْمٍ مُنَوَّرٍ وَتَتَّبِعُ دِينَنَا قَدْ دَفَاهُ التَّكْدُرُ
کیا تو اعراض کرتا ہے مستقیم نورانی دین سے اور ایسے دین کی پیروی کرتا ہے کہ جسے گلے
پن نے ہلاک کر دیا ہے۔

وَإِنْ لَمْ تَدَاوِرْ جَشْرَةَ الْبُحْلِ وَالْهَوَى فَتَهْوِ نَحِيفًا فِي الْهَلَاسِ وَتَخْطُرُ
اگر تو بخل اور خواہشاتِ نفس کی کھانسی کا علاج نہیں کریگا تو ٹولنا غر ہو کر سل کی بیماری میں مبتلا ہو
جائیگا اور خطرہ میں پڑ جائیگا۔

وَ اِنِّى كَمَا عِنْدَ سَلَمٍ وَ خَلَّةٍ وَ فِى الْحَرْبِ نَارٌ جَعُظْرِيٌّ مُتَعَجِرٌ
اور صلح اور دوستی کے وقت میں پانی کی طرح ہوں اور لڑائی میں میں آگ ہوں شند (اور) خوزیز۔
اِذَا مَا نَصَبْنَا فِى مَوَاطِنَ خَيْمَةً فَلَا نَرْجِعُنْ عِنْدَ الْوَعَا وَ نُجَمِرُ
جب ہم میدانوں میں خیمہ لگا دیتے تو ہم لڑائی کے وقت واپس نہیں ہوتے بلکہ متحد ہو کر
ڈٹے رہتے ہیں۔

وَ لَوِ ابْتَهَرْتُ وَ قُلْتَ اِنِّى ضَيْعَمٌ فَفِى اَعْيُنِى مَا اَنْتَ اِلَّا جَوْذَرُ
اور اگر تو ڈیگ مارے اور کہے کہ میں تو شیر ہوں سو میری نگاہ میں تو تو صرف ایک
جنگلی گائے کا بچہ ہے۔

اَلَا اَيْهَا الصَّيِّدُ الرَّكِيكُ الْاَعْوَرُ اِلَامٌ تُحَامِى عَنكَ سَهْمِى وَ تَأْفُورُ
اے کمزور کاٹنے شکار! کب تک تو میرے تیر سے بچتا رہے گا اور اپنے آپ کو موٹا (یعنی طاقتور)
ظاہر کرتا رہے گا؟

اَعْيسَى الَّذِى قَدَمَاتِ رَبِّ وَ خَالِقِ اَهَذَا هُدَى الْاِنْجِيلِ اَوْ تَسْتَاثِرُ
کیا عیسیٰ جو مر گیا ہے وہ رب بھی ہے اور خالق بھی؟ کیا یہ انجیل کی راہنمائی ہے یا تو
از خود (اسے) اختیار کر رہا ہے؟

اَعْيسَى اِلَهٌ اَيْهَا الْعُمَى مِنْ هَوَى وَ اَيْنَ ثُبُوتٌ بَلْ حَدِيثٌ يُؤَثِّرُ
اے ہوا و ہوس کے اندھو! کیا عیسیٰ معبود ہے؟ کہاں ہے کوئی ثبوت؟ بلکہ ایسی
حدیث بھی جو مروی ہو۔

ظَنَّتُمْ فَانْتُمْ تَعْبُدُونَ ظُنُونَكُمْ كَشَخْصٍ مِئْرٍ عَاشِقٍ لَا يَصْبِرُ
تم نے ایسا گمان کر لیا ہے سو تم اپنے گمانوں کی پوجا کرتے ہو ایسے آدمی کی طرح جو
جو شیلیا عاشق ہو۔ صبر نہ کر سکتا ہو۔

تَرَكَتُمْ طَرِيقَ الْحَقِّ شُحًا وَخِسَّةً وَ سَيَعَلَمَنْ كُلُّ إِذَا مَا بُعِثِرُوا
تم نے بخل اور کمینگی سے حق کا راستہ چھوڑ دیا ہے اور ہر شخص جان لے گا جب لوگ دوبارہ
زندہ کئے جائیں گے۔

عَسَىٰ أَنْ يُزِيلَ اللَّهُ شُحَّ نُفُوسِكُمْ وَلَكِنَّهُ بَغْرٌ شَدِيدٌ مُدْمَرٌ
ممکن ہے کہ اللہ تمہارے نفوس کا بخل دور کر دے لیکن وہ بخل تو ایک شدید مہلک پیاس ہے۔
وَمَنْ كَانَ ذَا حِجْرٍ فَيَدْرِى حَقِيقَةً وَ مَنْ كَانَ مَحْجُوبًا فَيَهْدَىٰ وَيَهْجُرُ
اور جو شخص عقل مند ہو وہ تو حقیقت کو پالیتا ہے اور جو مجھوب العقل ہو وہ بہودہ بولتا اور بکواس کرتا ہے۔
سَتَلْعَبُ يَا حَمُورَ قَوْمٍ مُّحَقَّرٍ وَ مُحْضِرُنَا يَعْدُو وَ لَا يَتَحَسَّرُ
اے حقیر قوم کے گور خر! تو ضرور تھک جائے گا اور ہمارا گھوڑا دوڑتا رہے گا اور نہیں تھکے گا۔
قَدْ اسْتَحْمَرَ الشَّيْطَانُ نَفْسَكَ كُلَّهَا فَانْتَ لِغَوْلِ النَّفْسِ عَبْدٌ مُّسَخَّرُ
شیطان نے تیرے سارے نفس کو مدہوش کر دیا ہے سو تو نفس کے چھلاوے کا مسخر غلام بن گیا ہے۔
أَلَا إِنَّ رَبِّي قَدْ رَأَىٰ مَا صَنَعْتَهُ فَنَفْسُكَ سَوْفَ تُحْجَرُنَّ وَ تُحَوَّرُ
آگاہ رہ کہ بے شک میرے رب نے جو کرتوت تو نے کی ہے اسے دیکھ لیا ہے۔ پس تیرا نفس
جلد ہی (اس سے) روکا جائیگا اور تو نامراد رہے گا۔

أَتُطْفِئُ نُورًا قَدْ أُرِيدَ ظُهُورُهَا لَكَ الْبُهْرُ فِي الدَّارَيْنِ وَ النُّورُ يَبْهَرُ
کیا تو اس نور کو بجھاتا ہے جس کے ظہور کا ارادہ ہو چکا ہے۔ تیرا دونوں جہانوں میں ستیا ناس
ہو۔ اور نور تو روشن ہی رہے گا۔

وَ إِنِّي أَرَىٰ قَدْ بَارَكَيْدَكَ كُلَّهُ وَ يَهْتِكُ رَبِّي كُلَّمَا هُوَ تَسْتَرُ
اور میں دیکھتا ہوں کہ تیرا سارے کا سارا منصوبہ برباد ہو گیا ہے۔ اور میرا رب ہر اس امر کی
پردہ دری کر دیتا ہے جسے تو چھپاتا ہے۔

أَتَتُّرُكُ أَعْنَابًا وَ تَنَقَّفُ حَنْظَلًا وَ هَذَا وَبَالَ أَنْتَ فِيهِ مُتَبَّرٌ

کیا تو انگوروں کو چھوڑتا ہے اور حنظل کو توڑتا ہے۔ یہ ایک وبال ہے جس میں تو تباہ ہونے والا ہے۔

تِيَاهِيرُ قَفْرٍ فِي عِيُونِكَ مَرْبَعٌ وَ أَسْرَكُمُ سِقْطُ اللَّوَى وَ حَبْوَكُرُ

سنگلاخ چٹیل زمین تیری آنکھوں میں سرسبز کھیتی ہے اور تمہیں خوش کر رہا ہے ریگ

رواں کے ٹیلوں کا دامن اور ریگستان۔

عَقِيدَتُكُمْ قَدْ صَارَ لِلنَّاسِ ضُحْكَةً وَ يَضْحَكُ جُمُهُورٌ عَلَيْهِ وَ يُنْكِرُ

تمہارا عقیدہ لوگوں کے لئے ہنسی بنا ہوا ہے اور جمہور اس پر ہنستے ہیں اور انکار کرتے ہیں۔

رَأَى النَّاسُ بِالتَّحْقِيقِ مَا فِي بُيُوتِكُمْ وَ اجْأَرِ بَيْتٍ مِّنْ بَعِيدٍ يَظْهَرُ

لوگوں نے تحقیق کی نگاہ سے جو کچھ تمہارے گھروں میں ہے دیکھ لیا ہے اور گھر کی چھت

دور سے ہی ظاہر ہو جاتی ہے۔

وَلَا يُظْهَرْنَ اِنْجِيلُكُمْ نَهَجَ الْهُدَى وَ هُدَاهُ جَمْعَمَةٌ وَ قَوْلٌ مُّكْوَرٌ

اور تمہاری انجیل ہدایت کی راہ ہرگز ظاہر نہیں کرتی۔ اسکی ہدایت غیر واضح ہے اور ایسی بات جو

ابہام کے پردوں میں لپیٹی ہوئی ہے۔

وَمَنْ تَبِعَهُ مَا وَجَدَ رِيحَ تَيْقُنٍ وَ لَكِنَّ إِلَى الْإِلْحَادِ وَالشَّكِّ يُدْحَرُ

اور جو اس کی پیروی کرے وہ یقین کی خوشبو نہیں پاتا بلکہ وہ الحاد اور شک کی طرف دھکیلا جاتا ہے۔

وَ مَا فِيهِ إِلَّا مَا يُضِلُّ قُلُوبَكُمْ وَ يَهْدُ بَيْتَ نَجَاتِكُمْ وَ يَدْمَرُ

اور نہیں ہے اس میں مگر وہ کچھ جو تمہارے دلوں کو گمراہ کر دے۔ اور تمہاری نجات کا گھر

ڈھا دے اور برباد کر دے۔

وَمِنْ أَيْنَ طِفْلٌ لِّلذِي هُوَ أَطْهَرُ أَلَيْسَ زَوْجُ أَيُّهَا الْمُتَمَدِّرُ!
اور کہاں لڑکا ہو سکتا ہے اس ہستی کا جو سب سے پاک ہے؟ اے خراب آدمی! کیا اللہ کی
کوئی بیوی ہو سکتی ہے؟

وَلَكِنَّا لَا نَعْرِفُ اللَّهَ هَكَذَا وَحَيْدٌ فَرِيدٌ قَادِرٌ مُتَكَبِّرٌ
لیکن ہم لوگ اللہ کو ایسا نہیں جانتے وہ یگانہ ہے، یکتا ہے، قادر ہے۔ کبریائی والا ہے۔
وَذَلِكَ لِلدِّينِ الْقَوِيمِ كَرَامَةٌ إِذَا مَا تَبِعْتَ هُدَاهُ فَاللَّهُ يُؤْتِرُ
اور یہ امر سچے دین کے لئے بطور کرامت کے ہے کہ جب تو اس کی ہدایت کی پیروی کرے تو
اللہ (تجھے) برگزیدہ کر دے گا۔

وَيَسْغِفُكَ اللَّهُ الْعَزِيزُ مَحَبَّةً وَيَأْخُذُ قَلْبَكَ حُبِّ حَبِّ وَيَاطُرُ
اور خدائے عزیز تجھ کو اپنی محبت سے شیفٹہ کر دے گا اور محبوب کی محبت تیرے دل کو
لے لے گی اور مائل کر لے گی۔

فَطُوبَى لِمَنْ صَافَى صِرَاطَ مُحَمَّدٍ وَ كَمِثْلِ هَذَا النُّورِ مَا بَانَ نَيْرٌ
خوشی اس شخص کیلئے جس نے تیرے دل سے محمد ﷺ کی راہ کو چاہا اور اس نور کی مانند کوئی نور
دینے والا ظاہر نہیں ہوا۔

وَصَلْنَا إِلَى الْمَوْلَى بِهِدْيِ نَبِيِّنَا فَدَعُ مَا يَقُولُ الْكَافِرُ الْمُتَنَصِّرُ
ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت سے مولیٰ سے جا ملے۔ پس چھوڑ دے اس بات کو جو
نصرانی کافر کہتا ہے۔

وَفِي كُلِّ أَقْوَامٍ ظَلَامٍ مُدْمِرٌ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ بَدْرٌ مُنَوَّرٌ
سب قوموں میں مہلک تاریکی چھائی ہوئی ہے اور یقیناً رسول اللہ ﷺ (روشنی دینے والے
چودہویں کے چاند ہیں۔

وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ مُهْجَةٌ مُهْجَتِي وَمِنْ ذِكْرِهِ الْأَحْلَى كَأَنِّي مُتِمِّرُهُ
اور بے شک رسول اللہ (ﷺ) تو میری جان ہیں اور اس کی بہت شیریں یاد سے ہی
گویا میں بار آور اور متبرک ہوں۔

فَدَعُ كُلَّ مَلْفُوظٍ بِقَوْلِ مُحَمَّدٍ (ﷺ) وَقَلِدَ رَسُولَ اللَّهِ تَنْجُ وَتُغْفَرُ
پس چھوڑ دے ساری باتیں محمد (ﷺ) کے قول کے مقابلہ میں اور رسول اللہ (ﷺ)
کی تقلید کر تو نجات پائیگا اور بخشا جائیگا۔

وَلَيْسَ طَرِيقُ الْهُدَى إِلَّا اتِّبَاعُهُ وَمَنْ قَالَ قَوْلًا غَيْرَهُ فَيُتَبَّرُ
اور ہدایت کی راہ اس کی پیروی کے سوا کوئی نہیں اور جس نے اس کے علاوہ کوئی
بات کہی وہ ہلاک کیا جائے گا۔

وَمَنْ رَدَّ مِنْ قَبْلِ الْحَيَاءِ كَلَامَهُ فَقَدْ رُدَّ مَلْعُونًا وَسَوْفَ يُمَدَّرُ
اور جس نے حیا کی کمی کی وجہ سے آپ کی بات کو رد کر دیا وہ ملعون ہو کر مردود ہو اور
جلد پر اگندہ حال ہوگا۔

وَمَنْ يَرْتَفِئُ غَيْرَ هُدَى رَسُولِنَا فَذَلِكُمْ الشَّيْطَانُ يَعْتُو وَيُشْعِرُ
اور جو شخص ہمارے رسول (ﷺ) کی ہدایت کے سوا کسی امر کو تقویٰ خیال کرے تو وہ
شیطان ہے جو سرکشی کرتا ہے اور دھتکارا جاتا ہے۔

وَمَا نَحْنُ إِلَّا حِزْبُ رَبِّ غَالِبٍ إِلَّا إِنْ حِزْبَ اللَّهِ يَعْلُو وَيُنْصِرُ
اور ہم تو صرف ربِّ غالب کا گروہ ہیں۔ آگاہ رہو کہ بے شک اللہ کا گروہ غالب آتا ہے
اور مدد دیا جاتا ہے۔

وَاللَّهِ إِنْ كَتَابْنَا بَحْرُ الْهُدَى وَتَالَّهِ إِنْ نَبِينَا مُبْتَقِرُ
اور اللہ کی قسم! ہماری کتاب تو ہدایت کا سمندر ہے۔ اور بخدا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم تو بہت بڑے عالم ہیں۔

وَيَبْقَىٰ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ دِينُهُ لَعَلَّ مِلَّةً بِيْضَاءَ لَا تَتَغَيَّرُ
اور قیامت کے دن تک آپ کا دین باقی رہے گا۔ آپ کا روشن دین کبھی نہیں بدلے گا۔
وَنُؤْتِرُ فِي الدَّارَيْنِ سُنَنَ رَسُولِنَا وَسُنَّةَ خَيْرِ الرُّسُلِ خَيْرٌ وَأَزْهَرُ
اور ہم دونوں جہان میں اپنے رسول ﷺ کے طریقوں کو پسند کرتے ہیں اور خیر الرُّسُلِ کا
طریق ہی بہتر اور زیادہ روشن ہے۔

فَلَمَّا عَرَفَتْ الْحَقَّ دَعَا ذَكَرَ بَاطِلٍ وَلَوْلِ الصَّدَاقَةِ مِثْلَ بَكْرٍ تَنْهَرُ
جب تو نے حق کو پہچان لیا تو باطل کا ذکر چھوڑ دے خواہ صداقت کی خاطر تجھے نوجوان
اونٹ کی طرح ڈانٹ ڈپٹ کی جائے۔

أَلَا أَيُّهَا الشَّرُّنَارُ خَفَّ قَهْرَ قَاهِرٍ وَيَعْلَمُ رَبِّي مَا تُسِرُّ وَتَخْمَرُ
خبردار اے بکواسی! تہا کے قہر سے ڈرا اور میرا رب جانتا ہے جو تو چھپاتا ہے اور جس پر
تُو پردہ ڈالتا ہے۔

فَلَا تَقْفُ مَا لَا تَعْرِفَنَّ وَجُوهَهُ وَثَابِرْ عَلَى الْحَقِّ الَّذِي هُوَ أَظْهَرُ
پس تو پیروی مت کر ان باتوں کی جن کے پہلوؤں سے تو واقف نہیں اور اس سچائی پر دوام اختیار کر
جو خوب واضح ہے۔

وَاللَّهِ مَا كَانَ ابْنُ مَرْيَمَ خَالِقًا فَلَا تَهْلِكُوا بَغْيًا وَتُوبُوا وَاحْذَرُوا
اور اللہ کی قسم! ابن مریم خالق نہیں تھا۔ پس تم لوگ سرکشی سے ہلاک نہ ہو جاؤ اور توبہ کرو اور ڈرو۔
وَلَا تَعْجَبَنَّ مِنْ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَبِي وَكَمِثْلِ هَذَا الْخَلْقِ فِي الدُّوْدِ تَنْظُرُ
اس بات پر حیران نہ ہو کہ وہ باپ سے پیدا نہیں ہوا جب کہ اس جیسی مخلوق تو کیڑوں
میں بھی دیکھتا ہے۔

﴿۳۷﴾

بَلِ الشُّوْذِ اَعْجَبُ خَلْقَةً مِنْ مَسِيْحِكُمْ وَيَخْلُقُ رَبِّي مَا يَشَاءُ وَيَقْدِرُ
بلکہ کیڑا تو اپنی خلقت میں تمہارے مسیح سے بھی زیادہ حیران کن ہے اور میرا رب پیدا
کرتا ہے جو چاہے اور اسکی قدرت رکھتا ہے۔

اَلَا رَبُّ دُوْدٍ قَدْ تَرَى فِي مَرْبَعٍ تَكُوْنُ فِي لَيْلٍ وَتَنْمُو وَتَكْثُرُ
آگاہ رہو کہ بہت سے کیڑے تو کبھی موسم بہار کی بارش میں دیکھتا ہے کہ وہ ایک ہی رات میں
عدم سے وجود میں آجاتے ہیں اور نشوونما پاجاتے ہیں۔

وَلَيْسَتْ لَهَا اُمُّ بَارِضٍ وَلَا اَبٌ فَفَكِّرْ هَذَاكَ اللّٰهُ هَادٍ اَكْبَرُ
اور زمین میں نہ ان کی کوئی ماں ہوتی ہے اور نہ کوئی باپ۔ سو تو سوچ۔ اللہ تجھے
ہدایت دے کہ وہ ہادی اکبر ہے۔

وَ اِنْ كُنْتَ لَا تَدْعُ الْجِدَالَ وَتُنْكِرُ فَبَارِزْ لَنَا اِنَّا اِلَى الْحَرْبِ نَعْكِرُ
اور اگر تو جھگڑا نہیں چھوڑتا اور انکار ہی کرتا ہے تو ہم سے مقابلہ کر۔ ہم بھی لڑائی کی طرف
حملے کے لئے لوٹتے ہیں۔

وَ اِنَّ لَنَا الْمَوْلٰى وَ لَا مَوْلٰى لَكُمْ فَتَنْظُرْ اِنَّا نَغْلِبَنَّ وَ نُنْصِرُ
اور ہمارا تو ایک مولیٰ ہے اور تمہارا کوئی مولیٰ نہیں۔ سو تو دیکھ لے گا کہ ہم ضرور
غالب آئیں گے اور مدد دیئے جائیں گے۔

وَ وَاللّٰهُ اِنِّىْ اَكْسَرَنَّ صَلِيْبَكُمْ وَ لَوْ مُزِقَّتْ ذَرَّاتُ جِسْمِيْ وَ اُكْسِرُ
اور خدا کی قسم! میں تمہاری صلیب کو ضرور توڑ ڈالوں گا اگرچہ میرے جسم کے ذرات منتشر کر
دیئے جائیں اور میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاؤں۔

وَاللّٰهُ يَأْتِيْ وَفَتْ فَتَحِيْ وَنُصْرَتِيْ وَوَاللّٰهُ اِنِّيْ فَايْزٌ وَمُعَزَّرٌ
اور اللہ کی قسم! میری فتح اور نصرت کا وقت آ رہا ہے اور اللہ کی قسم! میں کامیاب اور نصرت و
عظمت پانے والا ہوں۔

وَاللّٰهُ يُثْنِيْ فِي الْبِلَادِ اِمَامَنَا اِمَامُ الْاَنَامِ الْمُصْطَفَى الْمُتَخَيَّرُ
اور اللہ کی قسم! ملکوں میں ہمارے امام کی تعریف کی جائے گی۔ جو ساری دنیا کا امام ہے،
برگزیدہ اور چنا ہوا۔

وَمَا فِيْ يَدِيْكَ بِغَيْرِ قَوْلٍ مُّدْلَسٍ تَكْذُوبٌ وَتَسْتَقْرِى الْمِحَالَ وَتَفْجُرُ
اور تیرے ہاتھوں میں محرف قول کے سوا اور کچھ نہیں۔ تو مشقت اٹھا رہا ہے۔ تو ناممکن بات
کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور گنہگار ہو رہا ہے۔

وَكَتُبِكَ قَفْرٌ حَشَوَهَا الْكُفْرُ وَالرَّدَا مَحْرَفَةٌ فِي كُلِّ عَامٍ تُغَيِّرُ
اور تیری کتابیں چٹیل میدان ہیں جن کا مواد کفر اور ہلاکت ہے وہ تحریف شدہ ہیں
اور ہر سال تبدیل کی جاتی ہیں۔

فَتَلِكَ بَرَاهِيْنٍ عَلٰى سَخْفِ دِيْنِكُمْ وَ قَدْ قُلْتَ تَحْقِيْقًا وَّ لَوْ اَنْتَ تَبْسُرُ
پس یہ تمہارے دین کی کمزوری پر قوی دلائل ہیں اور میں تحقیق کی رو سے بیان کر چکا
ہوں خواہ تو منہ بسورتا رہے۔

لَقَدْ زَيَّنَ الشَّيْطَانُ اَقْوَالَهُ لَكُمْ يُوَسْوِسُكُمْ فِي كُلِّ حِيْنٍ وَّ يَمَكُرُ
شیطان نے اپنے اقوال تمہیں مزین کر دکھائے ہیں۔ وہ ہر وقت تمہیں وسوسہ میں ڈالتا اور مکر کرتا ہے۔
وَ قَدْ ذَكَرَ الْاَحْيَارُ مِنْ قَبْلُ قَوْمَكُمْ وَاَلْاُخْرِيَّاتِ النَّاسِ نَحْنُ نَذَكِّرُ
نیک لوگوں نے اس سے پہلے تمہاری قوم کو نصیحت کی ہے اور آخری زمانہ کے لوگوں کو ہم
نصیحت کرتے ہیں۔

وَ كَيْفَ يُسَاوِي دِينَ عَيْسَىٰ لِدِينِنَا وَلَا يَسْتَوِي دَخْنٌ وَ نَجْمٌ أَزْهَرُ
اور دین عیسیٰ ہمارے دین کے مساوی کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ دھواں اور روشن ستارہ
برابر نہیں ہو سکتے۔

وَ قَدْ جَاءَ يَوْمُ اللَّهِ فَالْيَوْمَ رَبُّنَا يُدَقِّقُ أَجْزَاءَ الصَّلِيبِ وَيَكْسِرُ
اور خدا کا دن آ گیا ہے پس آج ہمارا رب صلیب کے اجزاء کو پیس ڈالے گا اور ریزہ ریزہ کر دے گا۔
وَ قُلْتُ لَهُ لَا تَحْسَبِ الْعَبْدَ خَالِقًا وَ كُلُّ امْرِئٍ عَنْ قَوْلِهِ يُسْتَفْسَرُ
اور میں نے اسے کہہ دیا کہ ایک بندے کو خالق گمان نہ کر اور ہر شخص اپنی بات کے
متعلق جواب دہ ہوگا۔

وَ قُلْتُ لَهُ لَا تَسْتَسْرِ الْحَقَّ عَامِدًا سَيْبِدَى الْمُهَيِّمِنُ كُلَّ مَا كُنْتَ تَسْتَسْرِ
اور میں نے اس سے کہا کہ عمداً حق کو نہ چھپا۔ ضرور مگر ان خدا سب کچھ جو تو چھپاتا
رہا ظاہر کر دے گا۔

وَ قُلْتُ لَهُ لَمَّا أَبِي إِنَّ شَانَنَا بَلَاعٌ فَبَلَّغْنَا وَ إِنَّكَ مُنْذَرٌ
جب اس نے انکار کیا تو میں نے اس سے کہا کہ ہمارا کام تو پہنچا دینا ہے سو ہم اچھی طرح پہنچا چکے
اور بے شک تو انذار کیا جا چکا ہے۔

وَ إِنْ كُنْتَ لَمْ تَسْمَعْ فَرِدٌ فِي تَجَاسُرٍ لِتُسْعِرَ نَارَ اللَّهِ ثُمَّ تَدْمِرُ
اور اگر تو سن (یعنی جان) نہیں رہا تو دلیری میں بڑھتا کہ تو اللہ تعالیٰ کی آگ کو بھڑکا دیوے پھر
ہلاک کر دیا جاوے۔

فَرِدٌ فِي جِرَاءِ اتِّ وَ زِدٌ فِي تَقَاعُسِ وَ زِدٌ فِي عَمَايَاتِ فَتُنْفِي وَ تَبْتَرُ
پس تو ترقی کر جراتوں میں اور بڑھتا کج روی میں اور اندھے پن میں بڑھتا جا سو تو فنا
کیا جائے گا اور کاٹا جائے گا۔

وَلَيْسَ عَذَابُ اللَّهِ عَذَابًا كَمَا تَرَى سَيُحْرَقُ فِي نَارِ اللَّظَى مَنْ يَفْجُرُ
اور خدا کا عذاب بیٹھا نہیں جیسا کہ تو خیال کر رہا ہے۔ دکھتی ہوئی آگ میں جلایا جائیگا وہ
شخص جو گناہ کرتا ہے۔

عَيُورٌ فَيَأْخُذُ مُشْرِكًا بِذُنُوبِهِ وَ لَيْسَ لَهُ أَحَدٌ شَفِيعًا وَ مَا زُرُّ
وہ غیرت مند ہے۔ مشرک کو اس کے گناہوں کے عوض پکڑ لے گا۔ اور اس کے لئے کوئی
شفیع نہ ہوگا اور نہ ہی کوئی پناہ۔

رَفِيعٌ عَلَيَّ كَيْفَ يُدْرِكُ كُنْهَهُ إِذَا مَا تَرَقَّتْ عَيْنُنَا تَتَحَيَّرُ
وہ بلند ہے، برتر ہے، اس کی گتہ کیسے دریافت ہو سکتی ہے؟ جتنا بھی ہماری آنکھ بلند ہوتی
ہے حیران رہ جاتی ہے۔

أَتَعْصُونَ بَعِيًّا مَنْ بِهِ الْخَلْقُ أَمْنُوا أَتَنْسُونَ يَوْمًا مَا بِهِ النَّاسُ أُنْذِرُوا
کیا تم سرکشی سے نافرمانی کرتے ہو اس ذات کی جس پر مخلوق ایمان لے آئی؟ کیا تم اس دن کو
بھلاتے ہو جس سے سب لوگ ڈرائے گئے؟

وَ كَيْفَ يَكُونُ الْعَبْدُ كَابِنٍ لِرَبِّهِ فَسُبْحَانَ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا تَصَوَّرُوا
اور ایک بندہ اپنے رب کیلئے ایک بیٹے کی طرح کیسے ہو سکتا ہے۔ رب العرش اس عیب سے
پاک ہے جسکا انہوں نے تصوّر کیا ہے۔

وَ قَدْ مَاتَ عِيسَى لَيْسَ حَيًّا وَ إِنَّا نَرُدُّ عَلَى مَنْ قَالَ حَيًّا وَ نَحْجُرُ
اور عیسیٰ مرچکا ہے اور زندہ نہیں اور یقیناً ہم اسکی تردید کرتے ہیں جس نے کہا کہ وہ زندہ ہے
اور (اس بات سے) منع کرتے ہیں۔

وَ أَخْبَرَنِي رَبِّي بِمَوْتِ مَسِيحِكُمْ وَ كَانَ هُوَ الْأَوْلَى وَ الْكُفَى وَ أَجْدَرُ
اور تمہارے مسیح کی موت کے بارہ میں میرے رب نے مجھے خبر دی ہے اور (اس خبر دینے میں)
وہی اولیٰ اور اکفٰی اور زیادہ حقدار ہے۔

وَ كَمْ مِّنْ دَوَابِّ الْأَرْضِ يَحْيِي مُدَّةً عَلَى ظَهْرِهَا فَأَعْجَبَ لِهَذَا وَ فَكِّرُوا
 ویسے زمین پر رہنے والے بہت سے جانور بھی تو مدت تک زندہ رہتے ہیں اسکی سطح پر۔ پس تو اس
 معاملے پر تعجب کرتا رہ اور تم سب لوگ بھی سوچو۔

وَ إِنَّ جُنُودَ الْأَنْبِيَاءِ وَ حِزْبَهُمْ أَلُوفٌ فَهَلْ تُرَيْنَ كَابِنِكَ الْآخِرُ
 اور بے شک انبیاء کے لشکر اور ان کا گروہ ہزاروں میں ہیں۔ پس کیا تیرے (مفروض) بیٹے کی
 طرح کوئی اور بھی دکھائی دیتا ہے۔

فَإِنَّ كَانَ لِلرَّحْمَنِ وَ لَدَّ كَقَوْلِكُمْ فَشَجْرَةٌ نَسِلِ اللَّهِ تَنُمُو وَ تَكْثُرُ
 اگر تمہارے قول کے مطابق کوئی خدائے رحمان کا بیٹا ہوتا تو اللہ کا شجرہ نسل (تو)
 بڑھ جاتا اور کثرت پا جاتا۔

أَبْدَلِ سُنَّةَ رَبِّنَا بَعْدَ مُدَّةٍ أَيْمُكِنُ فِي سُنَنِ الْقَدِيمِ تَغْيِيرُ
 کیا ہمارے رب کی سنت ایک مدت کے بعد تبدیل ہوگئی ہے؟ کیا ازلی خدا کے
 دستور میں کوئی تغیر ممکن ہے؟

وَ قَانُونَ سُنَنِ اللَّهِ فِي بَعَثِ رَسُولِهِ مُبِينٌ فَهَلْ أَبْصَرْتَ أَوْ لَا تُبْصِرُ
 الہی دستور کا قانون تو اپنے رسولوں کے بھیجنے میں واضح ہے۔ پس کیا تو نے بصیرت سے
 کام لیا ہے یا تو دیکھ ہی نہیں سکتا؟

وَ إِنَّ لَّمْ تَرَ الْيَوْمَ الْهُدَى فِتْرَى غَدًا ظَلَامًا مُهْبِيًّا فِيهِ تَهْوَى وَ تُنْدَرُ
 اور اگر آج تو ہدایت کو نہ پاسکا تو کل تو دیکھے گا ہیبت ناک تاریکی کو جس میں تو گرے گا
 اور ہلاک ہو جائے گا۔

أَتَخْلَعُ جَهْلًا رِبْقَةَ الْعَقْلِ وَ النَّهْيِ لَا قَوْلَ قَوْمٍ قَدْ أَضَلُّوا وَ دُمِرُوا
 کیا تو جہالت سے عقل و دانش کا پٹہ اتار رہا ہے ایسے لوگوں کی باتوں کی خاطر جنہوں نے
 (اوروں کو) گمراہ کیا اور (خود بھی) ہلاک ہو گئے۔

اَتَتْرُكُ مَا جَاءَتْ بِهِ الرُّسُلُ مِنْ هُدًى اَلَا تَتَّبَعُنْ قَوْمًا هُدًوًا وَ تَبْقَرُوًا
کیا تو چھوڑتا ہے اس ہدایت کو جو رسول لے کر آئے؟ کیا تو ان لوگوں کی پیروی نہیں کرتا جو ہدایت
دیئے گئے اور انہوں نے بہت علم حاصل کیا؟

عَلَيْكُمْ بِسُبُلِ اللّٰهِ مِنْ قَبْلِ سَاعَةٍ تُرِيكُمْ لَطٰى النَّارِ الَّتِي هِيَ تُسْعَرُ
تم پر خدا کی راہوں کا اختیار کرنا اس گھڑی کی آمد سے پہلے لازم ہے جو تم کو اس آگ کا
شعلہ دکھائے گی جو بھڑکائی جائے گی۔

عَذَابِ الِئِمِّ لَا اِنْتِهَاءَ لِحَرْقِهِ وَاِنْ يَنْصَحْنِ جِلْدًا فَيُحْلَقُ الْاٰخِرُ
وہ دردناک عذاب ہوگا جس کی جلن ختم نہیں ہوگی اور اگر ایک چمڑا پک جائے گا
تو دوسرا پیدا کر دیا جائے گا۔

يُنَبِّئُكَ الْعَلَامُ مَا كُنْتَ تُضْمِرُ وَيُيَدِي لَكَ النُّوْرَ الَّذِي الْيَوْمَ تُنْكِرُ
عَلَامُ الْغَيْبِوْب خداتجھ کو بتائے گا جو کچھ تو چھپاتا رہا اور وہ اس نور کو تیرے سامنے ظاہر کر
دے گا جس کا آج تو انکار کر رہا ہے۔

﴿۳۹﴾

اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَاِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ اَذْهٰى وَاَكْبَرُ
خبرداراے لوگو! اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے اور بے شک اللہ کا عذاب بہت بڑی
مصیبت ہے اور بہت بڑا ہے۔

اَلَمْ يَاتِكُمْ نَذْرٌ وَّاٰيَاتُ رَبِّكُمْ نَرٰى بَغْيِكُمْ وَ دُمُوْعَنَا تَحَدَّرُ
کیا تمہارے پاس ڈرانے والے (انبیاء) اور تمہارے رب کے نشانات نہیں آئے؟ ہم تمہاری
سرکشی کو دیکھ رہے ہیں اور ہمارے آنسو بہ رہے ہیں۔

وَلِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَمَطْهَرٌ وَّلِكُلِّ مَا يَآتِيكَ وَفَتْ مُقَدَّرُ
اور ہر عظیم الشان خبر کا ایک مقررہ وقت اور مقام ظہور ہے اور جو کچھ تجھے پیش آتا ہے
اس کیلئے بھی ایک مقدر وقت ہے۔

وَيَحْكُمُ رَبُّ الْعَرْشِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَهَذَا قَبْلَ عَذَابِ رَبِّي أُخْبِرُ
اور ربّ العرش میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا۔ اور سنو کہ میں اپنے رب کا عذاب
آنے سے پہلے آگاہ کر رہا ہوں۔

وَقَوْمٌ مَّضَوْا مِنْ قَبْلِ ضَالِّينَ مِنْ هَوَىٰ فَاَنْتُمْ قَبِلْتُمْ كُلَّ مَاهُمْ زُورُوا
اور ہوائے نفس سے گمراہ ہونے والوں میں سے کچھ لوگ پہلے گمراہ ہو چکے ہیں۔ پس تم نے ہر وہ
فریب قبول کر لیا جو انہوں نے کیا تھا۔

اَخَذْتُمْ طَرِيقَ الشِّرْكِ وَالْفِسْقِ وَالرَّذَا وَثَرْتُمْ خَطَايَاكُمْ فَلَمْ تَسْتَغْفِرُوا
تم نے شرک، نافرمانی اور ہلاکت کی راہ اختیار کر لی اور تمہاری خطائیں بڑھ گئیں تو تم
نے استغفار نہیں کیا۔

فَاَرْسَلَنِي رَبِّي اِلَيْكُمْ لِتَهْتَدُوا وَلِتَقْبَلُوا مَا قَالِ رَبِّي وَتَغْفِرُوا
اس لئے میرے رب نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ اور اس بات کو قبول کرو جو
میرے رب نے کہی اور بخشے جاؤ۔

فَاِنْ شِئْتَ مَاءَ اللّٰهِ فَاَقْصِدْ مَنَاہِلِي فَيُعْطِكَ مِنْ عَيْنٍ وَعَيْنٍ تَنْوُرُ
اور اگر تو خدا کا پانی حاصل کرنا چاہتا ہے تو میرے گھاٹوں کا قصد کرو، وہ تجھے ایک چشمہ دے
گا اور ایسی نگاہ جو منور کی جائے گی۔

وَاعْلَظْ حُجْبٍ مَا تَرَاكَ عَلَى الْهُدَىٰ تَعَالَ عَلَى قَدَمِ الضَّالِّالِ فَتُزْهَرُ
اور جو کچھ تجھے دکھایا جا رہا ہے وہ ہدایت پر سخت گاڑھے پردے ہیں۔ تو اپنی قدم گمراہی
کے باوجود آ جا تو تو روشنی دیا جائیگا۔

وَفِيكَ فَسَادٌ لَوْ عَلِمْتَ اجْتَنَبْتَهُ وَذَلِكُمْ الشَّيْطَانُ يُعْوِي وَيَحْضُرُ
اور تجھ میں ایک خرابی ہے اگر تجھے اس کا علم ہوتا تو تو اس سے پرہیز کرتا اور یہ شیطان ہی ہے
جو تمہیں گمراہ کر رہا ہے اور روک رہا ہے۔

ذَبَبْتُ عَنِ الدِّينِ الحَنِيفِي شُكُوكَكُمْ وَأَزَعَجْتُ أَصْلَ أُصُولِكُمْ ثُمَّ تَنَكَّرُ
میں نے دینِ حنیفی کے متعلق تمہارے شکوک دُور کر دیئے ہیں اور تمہارے اُصول کی جڑ کو
اُکھاڑ دیا ہے۔ پھر بھی تو انکار کر رہا ہے۔

وَقُلْتُمْ ”لَنَا دِينٌ بَعِيدٌ مِّنَ النَّهْيِ“ وَهَذَا فَسَادٌ ظَاهِرٌ لَيْسَ يُسْتَرُّ
اور تم نے کہہ دیا ہمارا دین تو عقل میں نہیں آ سکتا اور یہ تو ایک واضح خلل ہے جو چھپ نہیں سکتا۔
وَ كُلُّ امْرِءٍ بِالْعَقْلِ يَفْهَمُ امْرَهُ كَمَا بِالْعَيْنِ يُشَاهِدُنَّ وَيُبْصِرُ
اور ہر آدمی تو عقل سے ہی اپنا معاملہ سمجھا کرتا ہے جیسا کہ وہ آنکھوں سے مشاہدہ کرتا
ہے اور دیکھتا ہے۔

وَ عَقْلُ الْفَتَى نِصْفٌ وَ نِصْفٌ حَوَاسُهُ وَ كَصَفْقِ اَيْدِي مَنَّهُمَا الْعِلْمُ يَظْهَرُ
اور آدمی تو انسان کی عقل ہے اور آدھے آدھے اسکے حواس ہیں اور (بج کے وجوب کیلئے) ہاتھ پر
ہاتھ مارنے کی طرح ان دونوں سے علم الیقین صادر ہوتا ہے۔

تَصَدَّيْتُ فِي نَصْرِ الضَّالِّالِ تَعَمُّدًا فَبَارِزُ لِحَرْبِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ تَقْدِرُ
تو عمداً گمراہی کی مدد کے درپے ہوا۔ سو اللہ سے جنگ کے لئے میدان میں آ جا
اگر تجھے قدرت ہے۔

وَمَا اَنْتَ اِلَّا عَابِدُ الْحَرِصِ وَالْهُوٰى تُشَمِّرُ ذَيْلَكَ لِلْحُطَامِ وَ تَهْجُرُ
اور تو تو صرف حرص و ہوا کا پجاری ہے تو سامانِ دنیا کے لئے کمر بستہ ہے اور بکواس کر رہا ہے۔
رَأَيْتُ لَكَ الرُّؤْبَا وَ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَ اِنَّ كَلَامَ اللّٰهِ لَا تَتَغَيَّرُ
میں نے تیرے متعلق ایک خواب دیکھی ہے اور یقیناً تو مرنے والا ہے اور بے شک خدا
کی باتیں بدلا نہیں کرتیں۔

وَعِدَّةٌ وَعَدِ اللَّهُ عَشْرًا وَخَمْسَةً إِذَا مَا انْقَضَتْ فَأَعْلَمَ بِأَنَّكَ مُحْضَرٌ
اور خدا کے وعدے کی مدت پندرہ (مہینے) ہے جب یہ مدت گزر جائے گی تو جان لینا کہ تو
پیش کیا جانے والا ہے۔

وَتَعْمَلِي وَتُحْضَرُ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مُجْرِمًا وَتُسْأَلُ عَمَّا كُنْتَ تَهْدِي وَتَكْفُرُ
اور تو اندھا ہوگا اور مجرم کی صورت میں عرش والے کے سامنے حاضر کیا جائیگا اور تجھ سے ان باتوں
کے متعلق پوچھا جائیگا جو تو بکتا رہا ہے اور جو تو انکار کرتا رہا ہے۔

﴿۴۰﴾ وَمَا قُلْتُ مِنْ تَلْقَاءِ نَفْسِي تَجَاسُرًا بَلِ الْآنَ نَبَّأَنِي الْعَلِيمُ الْمُقَدِّرُ
اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے جرأت سے نہیں کہہ دی۔ بلکہ ابھی مجھے خدائے علیم (اور)
مالکِ تقدیر نے خبر دی ہے۔

فَبَلَّغْتُ تَبْلِيغًا وَآلِيَتْ حِلْفَةً عَلَى صِدْقٍ مَا أَظْهَرْتُ فَاَنْظُرُ وَنَنْظُرُ
پس میں نے تو تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے اور قسم بھی کھالی ہے اس بات کی سچائی پر جس کا میں نے اظہار کیا
ہے۔ سو تو انتظار کر اور ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔

فَإِنْ أَكُ صِدِّيقًا فَرَبِّي يُعْزِي وَيُؤْتِي وَإِنْ أَكُ كَذَابًا فَسَوْفَ أُحَقَّرُ
سو اگر میں سچا ہوں تو میرا رب مجھے عزت دے گا اور اگر میں جھوٹا ہوں تو ضرور بے عزت
کیا جاؤں گا۔

وَاعْلَمُ أَنَّ مَهْمِي لَا يُضِيعُنِي وَاعْلَمُ أَنَّ مُؤَيِّدِي سَوْفَ يَنْصُرُ
اور میں جانتا ہوں کہ میرا نگہبان خدا مجھے ضائع نہیں کریگا اور میں جانتا ہوں کہ میری تائید کرنے والا
(خدا) ضرور مدد کریگا۔

فَتَوَقَّذِ السُّفَهَاءَ مِنْ أَهْلِ الْهَوَىٰ وَكُلِّ امْرِئٍ عِنْدَ التَّخَاصُمِ يُسْبِرُ
سو ہوائے نفس رکھنے والے بیوقوف بھڑک اٹھے۔ اور ہر شخص بحث کے وقت آزما یا جاتا ہے۔

ذَوُوا فِطْنَةٍ يَدْرُونَ بَحْثِي وَبَحْثَهُ وَمَا فِي السَّمَاءِ فَسَوْفَ يَبْدُو وَيُظْهِرُ
عقلمند لوگ میری اور اس کی بحث کو سمجھتے ہیں اور جو آسمان میں مقدر ہے وہ جلد ہی ظاہر ہوگا
اور سامنے آجائے گا۔

وَإِنْ يُسَلِّمَنْ يُسَلِّمَ وَالْأَقَمِيَّتِ وَهَذَا مِنْ آيَاتِنَا وَنَشْكُرُ
اگر وہ مسلمان ہو جائے گا تو بیچ جائے گا ورنہ مرے گا اور یہ ہماری طرف سے دونشان ہیں اور ہم
(خدا کا) شکر کرتے ہیں۔

وَإِنَّ اللَّهَ هَذَا مِنَ الْإِلَهِيِّ وَمَنْ يَعِشْ إِلَى أَشْهُرٍ مَذْكُورَةٍ فَسَيَنْظُرُ
اور اللہ کی قسم! یہ بات میرے خدا کی طرف سے ہے اور جو مذکورہ مہینوں تک زندہ رہے گا
سو وہ ضرور دیکھ لے گا۔

وَتَحْتَ رِذَاءِ اللَّهِ رُوحِي وَمُهَجَّتِي وَمَا يَعْرِفُنِي أَحَدٌ وَرَبِّي يُبْصِرُ
اور میری روح اور میری جان تو اللہ کی چادر کے نیچے ہے اور مجھے کوئی نہیں پہچانتا اور میرا
رب دیکھ رہا ہے۔

وَلَسْتُ بِرَبِّي كَاذِبًا تَارِكَ الْهُدَىٰ وَلَسْتُ بِرَبِّي كَالَّذِي هُوَ يَهْدُرُ
میرے رب کی قسم! میں جھوٹا اور ہدایت کو ترک کر نیوالا نہیں اور میرے رب کی قسم! میں اس شخص کی
طرح نہیں جو بیہودہ گئی کرتا ہے۔

وَهَنَانِي رَبِّي بِنَهْجِ مَحَبَّةٍ عَلَىٰ مَا تَضَوَّعَ مَسْكَ فَتَحِي وَعَنْبِرُ
میرے رب نے مجھے محبت کے طریق سے مبارکباد دی ہے اس بات پر کہ میری فتح کی کستوری اور
عنبر مہک پڑے ہیں۔

وَذَلِكَ مِنْ بَرَكَاتِ رُوحِ رَسُولِنَا نَبِيٌّ لَهُ نُورٌ مُنِيرٌ وَأَزْهَرُ
اور یہ بات ہمارے رسول کی روح کی برکات کی وجہ سے ہے۔ وہ ایسا نبی ہے کہ اس کا نور بہت روشن
کر نیوالا اور وہ (خود بھی) بہت روشن ہے۔

رُوُوفٌ رَحِيمٌ أَمْرٌ مَّانِعٌ مَعًا بَشِيرٌ نَذِيرٌ فِي الْكُرُوبِ مُبَشِّرٌ
وہ مہربان، رحیم، امر و نہی کر نیوالا ہے۔ بیک وقت بشارت دینے والا۔ انذار کر نیوالا اور
دکھوں میں خوشخبری دینے والا ہے۔

لَهُ دَرَجَاتٌ لَا شَرِيكَ لَهُ بِهَا لَهُ فَيْضٌ خَيْرٍ لَا تُضَاهِيهِ أَبْحُرُ
اس نبی کے ایسے درجے ہیں جن میں اسکا کوئی شریک نہیں۔ اسکی بھلائی کا فیضان ایسا ہے کہ
سمندر بھی اسکے مشابہ نہیں ہو سکتے۔

تَخَيَّرَهُ الرَّحْمَنُ مِنْ بَيْنِ خَلْقِهِ ذُكَاةً بِجَلْوَتِهِ وَبَدْرٌ مُنَوَّرٌ
اسے خدائے رحمان نے اپنی مخلوق میں سے منتخب کر لیا ہے وہ اپنے جلوے میں سورج ہے
اور چودھویں کاروشن چاند۔

وَكَانَ جَلَالٌ فِي عَرَانِينِ وَبِلِهِ حَفَى الْفَارَ مِنْ أَنْفَاقِهِنَّ الْمُمْطَرُ
اس کی موسلا دھار بارش کے اوائل میں ہی عظیم الشان برسنے والے بادل نے چوہوں کو
ان کے بلوں سے نکال دیا۔

رُوُوفٌ رَحِيمٌ كَهْفٌ أَمِّ جَمِيعِهَا شَفِيعُ الْوَرَايِ سَلَى إِذَا مَا أُضْجِرُوا
وہ مہربان، رحیم ہے۔ سب قوموں کی پناہ ہے۔ مخلوق کا شفیع ہے۔ جب وہ تنگی
میں پڑ جائیں تو تسلی دیتا ہے۔

أَلَا مَا هَرَفْنَا فِي ثَنَاءِ رَسُولِنَا لَهُ رُتْبَةٌ فِيهِ الْمَدَائِحُ تُحْصَرُ
سنو! ہم نے اپنے رسول کی تعریف میں مبالغہ نہیں کیا۔ اسے تو ایسا مرتبہ حاصل ہے جس
میں تعریفیں ختم ہو جاتی ہیں۔

وَإِنَّ أَمَانَ اللَّهِ فِي سُبُلِ هَدِيهِ فَطُوبَى لِمَنْ يَخْصُ بِقَتْفِي مَا يُؤْمَرُ
اور یقیناً اسکے دین کی راہوں میں اللہ کی امان ہے پس خوشی ہے اس شخص کو جو اس چیز کی
پیروی کرتا ہے جسکا حکم دیا جاتا ہے۔

﴿۴۱﴾

سَقَى فِيهِجَ الْعِرْفَانَ كُلَّ مُصَاحِبٍ فَبِنَشْوَةِ الصَّهْبَاءِ سُرُّوا وَابْشَرُوا
اس نے جامِ معرفت ہر مصاحب کو پلایا سو اس شرابِ معرفت کے نشے سے وہ
مسرور اور خوش ہو گئے۔

وَقَدْ رَاحَ وَالْمَخْلُوقُ فِي ظُلُمَاتِهِ وَجَهْلًا تَبَهُ مِثْلَ الْأَوَابِدِ يَنْفِرُ
اور وہ تاریکی کے وقت آیا جبکہ مخلوق اپنی تاریکیوں میں اور اپنی جہالتوں میں وحشیوں کی
طرح بھٹک رہی تھی۔

فَاكْمَلَهُمْ قَوْلًا وَفِعْلًا وَمِيسَمًا وَآيَقَظَهُمْ فَاسْتَيْقَظُوا وَتَطَهَّرُوا
پس اس نے انہیں قول و فعل اور اخلاقِ حسنہ میں کامل کر دیا اور ان کو بیدار کیا سو وہ بیدار
ہو گئے اور پاک ہو گئے۔

رَسُولٌ كَرِيمٌ ضَعَفَ اللَّهُ شَانَهُ وَبَدْرٌ مُنِيرٌ لَا يُضَاهِيهِ نِيرٌ
وہ رسول کریم ہے، اللہ نے اس کی شان بہت بڑھائی ہے اور وہ بدرِ منیر ہے۔ کوئی نور
دینے والا اس کی نظیر نہیں ہے۔

وَكَافَحَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ بِنَفْسِهِ وَعَلَّمَهُمْ سُنَنَ الْهُدَى فَتَبَصَّرُوا
اس نبی نے خود مسلمانوں کے معاملے کو ہاتھ میں لیا اور انہیں ہدایت کے طریقے سکھائے
تو وہ اہل بصیرت ہو گئے۔

بِأَمْتِهِ أَحْفَى مِنَ الْأَبِ بَابِنِهِ شَفِيعُ كَرِيمٍ مُشْفِقٌ وَمَحْدَرٌ
وہ اپنی امت پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہے جو باپ اپنے بیٹے پر ہو۔ شفیع ہے، کریم ہے،
مُشْفِقٌ ہے اور ڈرانے والا ہے۔

فَمَنْ جَاءَهُ طَوْعًا وَصِدْقًا فَقَدْ نَجَا وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ أَحْكَامِهِ فَيَدْمُرُ
جو اس کے پاس رغبت اور صدق سے آیا تو وہ نجات پا گیا اور جو اس کے احکام سے
اعراض کرے گا تو وہ ہلاک کیا جائے گا۔

وَلَمْ يَتَقَدَّمْ مِثْلَهُ فِي كَمَالِهِ وَ اخْلَاقِهِ الْعُلْيَا وَلَا يَتَاخَّرُ

اس کے کمال میں اور اس کے بلند اخلاق میں کوئی بھی اس کا مثیل نہیں گزرا اور نہ آئندہ ہوگا۔

فَدَعُ ذِكْرَ مُوسَى وَاتْرُكَنَّ ابْنَ مَرْيَمَ وَ دَعِ الْعَصَا لَمَّا تَرَاءَى الْمُنْفَقَرُ

پس موسیٰ کا ذکر چھوڑ اور ابن مریم کی بات بھی ترک کر اور عصا کا ذکر بھی چھوڑ دے جب کہ پشت

پر دندنے رکھنے والی تلوار سامنے آگئی۔

لَهُ رُتْبَةٌ فِي الْأَنْبِيَاءِ رَفِيعَةٌ فَطُوبَى لِقَوْمٍ طَاوَعُوهُ وَخَيْرُوا

اس نبی کا مرتبہ سب انبیاء میں بہت بلند ہے پس اس قوم کے لئے خوشی ہے جس نے اس کی

اطاعت کی اور اسے پسند کیا۔

وَعَسْكَرُهُ فِي كُلِّ حَرْبٍ مُّبَارَزٌ إِذَا مَا التَّقَى الْجَمْعَانِ فَانظُرُ وَنَنْظُرُ

اور اسے لشکر ہر لڑائی میں سامنے ہو کر مقابلہ کر نیوالا ہے جب بھی دو جماعتیں آمنے سامنے ہوں۔

پس تو بھی دیکھ اور ہم بھی دیکھتے ہیں۔

وَجَاءَ بِقُرْآنٍ مَّجِيدٍ مُكْمَلٍ مُنِيرٍ فَنُورٌ عَالَمًا وَ يُنَوِّرُ

اور وہ مکمل قرآن مجید لے کر آیا جو روشنی بخشنے والا ہے۔ سو اس نے ایک دنیا کو منور کر دیا

اور آئندہ بھی منور کرتا رہے گا۔

كِتَابٌ كَرِيمٌ حَازَ كُلَّ فَضِيلَةٍ وَ يَسْقِي كَثُوسَ مَعَارِفٍ وَ يُوقِرُ

وہ ایک عزت والی کتاب ہے جو تمام فضیلتوں کی جامع ہے۔ معارف کے جام پلاتی ہے

اور وافر پلاتی ہے۔

وَ فِيهِ رَأْيُنَا بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَ فِيهِ وَجَدْنَا مَا يَقِي وَ يُبْصِرُ

اور اسی میں ہم نے ہدایت کے کھلے کھلے نشان پائے ہیں اور اسی میں ہم نے وہ بات پائی ہے جو

بچاتی ہے اور بصیرت بخشتی ہے۔

كَعَيْنٍ كَحِيلٍ زُبْنَتْ صَفْحَاتُهُ بِنَاطِرَةٍ مِّنْ عَيْنِ خُلْدٍ يَنْظُرُ
سرگین آنکھ کی طرح اسکے صفحات مزین کئے گئے ہیں وہ (قرآن) جنت کی بڑی آنکھوں
والی حوروں کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

طَرِيٌّ طَلَاوُتُهُ وَلَمْ تَعْفُ نَقْطَةً لِمَا صَانَهُ اللَّهُ الْقَدِيرُ الْمُوقِرُ
اسکی تروتازگی ہمیشہ ہی شاداب ہے اور اسکا ایک نقطہ بھی نہ مٹ سکا کیونکہ عزت بخش اور
قدر خدانے اسکی حفاظت فرمائی ہے۔

فِيَا عَجَبًا مِّنْ حُسْنِهِ وَجَمَالِهِ أَرَأَيْتَ أَنَّهُ ذُرٌّ وَمَسْكٌ وَعَنْبُرُ
پس اس کا حسن اور جمال کیا ہی عجیب ہے۔ میں تو اس کو موتی، کستوری اور عنبر ہی پاتا ہوں۔
وَإِنَّ سُورُورِي فِي إِدَارَةِ كَأْسِهِ فَهَلْ فِي النَّدَامِي حَاضِرٌ مِّنْ يُكْرَرُ
اور میری خوشی تو اس کے پیالہ کو گردش میں لانے میں رہی ہے۔ کیا ہم مجلسوں میں
کوئی ہے جو بار بار لے؟

وَرِيَاهُ قَدْ فَاقَ الْحَدَائِقَ كُلَّهَا نَسِيمُ الصَّبَا مِنْ شَانِهِ تَتَحَيَّرُ
اور اس کی خوشبو تمام باغوں پر فوقیت لے گئی ہے بادِ نسیم بھی اس کی شان سے حیران ہو رہی ہے۔
إِذَا مَا تَلَا مِنْ آيَةِ طَالِبِ الْهُدَى يَرَى نُورَهُ يَجْرِي كَعَيْنٍ وَيَمْطُرُ
جب ہدایت کا طالب اس کی کوئی آیت پڑھتا ہے تو اس کے نور کو چشمے کی طرح بہتا ہوا
پاتا ہے اور برستا ہوا بھی۔

وَفِيهِ مِنَ اللَّهِ اللَّطِيفِ عَجَائِبُ أَشَاهِدُهَا فِي كُلِّ وَقْتٍ وَأَنْظُرُ
اور اس میں خدائے لطیف کے عجائبات ہیں جنہیں میں ہر وقت مشاہدہ کرتا اور دیکھتا ہوں۔
أَيَعْجَبُ مِنْ هَذَا سَفِيهِ مُشَرَّدٌ وَالْهَاهُ عَنْ نُورِ ظَلَامٍ مُّكَدَّرُ
کیا کوئی دھتکارا ہوا نادان اس سے حیران ہوتا ہے جبکہ گہری تاریکی نے اسے نور سے
غافل کر دیا ہے۔

إِلَى قَوْلِهِ يَرْنُو الْحَكِيمُ تَلْدُذًا وَيُعْرِضُ عَنْهُ الْجَاهِلُ الْمُتَكَبِّرُ
اس کے قول پر دانا آدمی لذت سے محبت کی نگاہ ڈالتا ہے اور متکبر جاہل اس سے اعراض کرتا ہے۔
كِتَابٌ جَلِيلٌ قَدْ تَعَالَى شَأْنُهُ يُدَافِي رُءُوسَ الْمُنْكَرِينَ وَيَكْسِرُ
وہ ایک شاندار کتاب ہے۔ اس کی شان بہت بلند ہے۔ وہ منکرین کے سروں کو کچل دیتا
ہے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔

هُوَ السَّيْفُ فِي أَيْدِي رِجَالِ مَوَاطِنٍ فَلَنْ يَعْصِمَ دِرْعٌ مِنْهُ فَوْجًا وَمِعْفَرُ
وہ مردانِ کارزار کے لئے ایک تلوار کی حیثیت رکھتا ہے سو (مقابل) فوج کو ان کی زرہ
اور خو د نہیں بچاسکیں گے۔

كَلَامٌ يَفْلُ الْمُرْهَفَاتِ بِحَدِّهِ يُبَشِّرُنَا فِي كُلِّ أَمْرٍ وَيُنْذِرُ
وہ ایسا کلام ہے کہ اپنی تیز دھار سے تیز تلواروں کو کند کر دیتا ہے اور ہمیں ہر امر میں
بشارت دیتا ہے اور انداز بھی کرتا ہے۔

بُدِيَّةٌ قَوْمٍ مُنْكَرٍ مَغْلُوبَةٌ وَهَدَّتْ هَرَاوَاهُمْ وَسُرُوًا وَكُسْرُوًا
منکر لوگوں کے کوتاہ ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور انکے ڈنڈے توڑ دیئے گئے۔ انکی ناف میں
تیر مارے گئے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔

يَبَاهُونَ مَرِيحِينَ جَهْلًا وَنَخْوَةً وَسَوْفَ تَرَاهُمْ مُدْبِرِينَ فِتْبَشِرُ
وہ جہالت اور غرور سے مہکتے ہوئے فخر کرتے ہیں اور جلد ہی تو ان کو پیٹھ پھیرنے
والا پائے گا سو تو خوش ہو جائے گا۔

فِدَالِكَ رُوحِي يَا حَبِيبِي وَسَيِّدِي فِدَالِكَ رُوحِي أَنْتَ وَرَدٌ مُنْصَرُّ
میری روح تجھ پر قربان! اے میرے پیارے اور میرے سردار! میری جان تجھ پر فدا ہو۔
آپ تو تروتازہ گلاب ہیں۔

وَمَا أَنْتَ إِلَّا نَائِبُ اللَّهِ فِي الْوَرَىٰ وَاعْطَاكَ رَبُّكَ هَذِهِ ثُمَّ كَوَّنَهُ
اور تُو بھی مخلوق میں اللہ کا نائب ہے اور خدا نے تجھے یہ نعمت بھی دی ہے اور کوثر بھی۔
وَيَعْجُزُ عَنْ تَحْمِيدِ حُسْنِكَ مُؤْمِنٌ فَكَيْفَ مُحَمَّدَكَ الَّذِي هُوَ يُكْفَرُ
اور تیرے حسن کی تعریف کرنے سے تو مومن بھی عاجز ہے پھر کا فر فراردیئے جانے والا
شخص تیری تعریف کا حق کیسے ادا کر سکتا ہے۔

يُكْفِرُنِي شَيْخٌ وَتَلَّوهُ أُمَّةٌ وَمَا إِنْ أَرَاهُ كَعَاقِلٍ يَتَدَبَّرُ
ایک شیخ میری تکفیر کر رہا اور ایک گروہ اسکے پیچھے چل رہا ہے اور میں اسے ایسے دانشمند کی طرح
نہیں پاتا جو تدبیر سے کام لے۔

يُرِي ظَهْرَهُ عِنْدَ النَّضَالِ كَنَعْلَبٍ وَكَالدُّنْبِ يَعْوِي حِينَ يَهْدَىٰ وَيَهْجُرُ
مقابلہ کے وقت وہ لومڑی کی طرح اپنی پیٹھ دکھاتا ہے اور جب وہ بکواس اور بیہودہ گوئی
کرتا ہے تو بھیڑیے کی طرح چلاتا ہے۔

غَبِيٌّ عَتَىٰ أَضْرَمَ الْجَهْلُ غَيْظَهُ كَجُلْمُودٍ صَحْرٍ جَهْلُهُ لَا يُعَيَّرُ
وہ کند ذہن اور سرکش ہے۔ جہالت نے اسکے غصے کو بھڑکا دیا ہے۔ اسکی جہالت چٹان
کے پتھر کی طرح تبدیل نہیں ہو سکتی۔

وَكَفَّرَنِي بِالْحَقْدِ مِنْ غَيْرِ مَرَّةٍ فَقُلْتُ لَكَ الْوَيْلَاتُ إِنَّكَ أَكْفَرُ
اور کینہ سے کئی مرتبہ اس نے میری تکفیر کی تب میں نے (اسے) کہا تیرے لئے ہلاکتیں
ہوں تو تو سب سے بڑا کافر ہے۔

وَيَسْعَى لِيذَائِي وَيَسْعَى بِزُورِهِ عَلَيَّ حَرِيصٌ كَالْعِدَا لَوْ يَقْدَرُ
وہ مجھے دکھ دینے کی کوشش کرتا ہے اور اپنے جھوٹ کے ذریعہ چغل خوری کرتا ہے وہ دشمنوں
کی طرح میرے خلاف حریص ہے اگر اسکا بس چل سکے۔

عَجِبْتُ لَهُ مَا يَتَّقِي اللَّهَ ذَرَّةً اَشْفُوهُ هَذَا الْمَرْءَ اَمْرٌ مُقَدَّرٌ
میں اس پر حیران ہوں کہ وہ خدا سے ذرہ برابر بھی نہیں ڈرتا۔ کیا اس آدمی کی شقاوت
ایک امر مقدر ہے؟

فَطَوْرًا يَرُدُّ الْبَيْنَاتِ وَتَارَةً يُحَرِّفُ قَوْلَ الْمُصْطَفَى وَيُعَيِّرُ
کبھی تو وہ کھلے نشانوں کو رد کرتا ہے اور کبھی قولِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں
تحریف اور تبدیلی کرتا ہے۔

فَصَدْتُ هِدَاةً تَرَحُّمًا فَتَمَائِلَ عَلَى الرَّجْسِ وَالْبُلُوَى فَكَيْفَ اُطَهَّرُ
میں نے تو رحم سے اس کو ہدایت دینے کا ارادہ کیا تھا پر وہ پلیدی اور فساد پر مائل ہوا تو میں
(اسے) کیسے پاک کروں۔

وَقَالَ يَمِينُ اللَّهِ مَالِكَ نَاصِرٌ فَآلَيْتُ أَنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَنَظْفِرُ
اور اس نے کہا اللہ کی قسم! تیرا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ میں نے بھی قسم کھائی کہ یقیناً اللہ ہمارے ساتھ
ہے پس ہم فتح پائیں گے۔

وَلَمَّا اُرِيدُ عِلَاجَهُ مِنْ نَصِيحَةٍ يَسُبُّ وَيُؤْيِدِي كُلَّمَا كَانَ يُضْمِرُ
اور جب میں خیر خواہی سے اس کے علاج کا ارادہ کرتا ہوں تو وہ گالی دینے لگتا ہے اور جو
کچھ دل میں چھپائے رکھتا تھا اسے ظاہر کر دیتا ہے۔

وَجَاهَدْتُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ لِهَدْيِهِ فَمَا قَلَّ مِنْ اَوْهَامِهِ بَلْ تَكْثُرُ
اور اللہ کریم کی خاطر میں نے اس کی ہدایت کے لئے زور لگایا لیکن اس کے اوہام میں کوئی
کمی نہ آئی بلکہ وہ بڑھتے جا رہے ہیں۔

عَجِبْتُ لِخْتَمِ اللَّهِ كَيْفَ اَضَلَّهُ يَرُدُّ النُّصُوصَ كَأَنَّهُ لَا يُبْصِرُ
میں اللہ کی مہر پر حیران ہوں کہ اس نے اسے کیسا گمراہ قرار دیا کہ وہ نصوص کو اس طرح رد
کر رہا ہے گویا کچھ دیکھتا ہی نہیں۔

خِيَالًا تَهُ كَالنَّائِمِينَ ضَعِيفَةً نَوُومٌ فَيَبْغِضُ كُلَّ مَنْ هُوَ يُسْهَرُ
اس کے خیالات سونے والوں کی طرح کمزور ہیں۔ وہ سخت خواب غفلت میں ہے۔ سو وہ ہر
جگانے والے سے بغض رکھتا ہے۔

وَإِنَّا نَسْهَدُهُ وَدَادًا وَشَفَقَةً فَيَهْجُونَ مِنْ جَهْلٍ وَلَا يَتَحَفَّرُ
ہم تو اس کو دوستی اور شفقت سے جگاتے ہیں مگر وہ نادانی سے میری ہجو کرتا ہے اور شرم نہیں کرتا۔
لَهُ كُتُبُ السَّبِّ وَالشَّتْمِ حَشْوَهَا شَرِيرٌ فَيَسْتَقْرِى الشُّرُورَ وَيَفْخَرُ
اس کی کتابوں میں گالی گلوچ بھری ہوئی ہے۔ وہ شریر ہے بس شرکی تلاش میں رہتا ہے
اور (اس پر) فخر بھی کرتا ہے۔

يُغْوِضُ كَدَلُو عِنْدَ خَوْضٍ فَيَرِجَعُنْ بِحَمًا وَمَا يَسْقِيهِ مَاءٌ تَفَكَّرُ
وہ غور و خوض کے وقت ڈول کی طرح غوطہ لگاتا ہے اور کچھ لے کر لوٹتا ہے ایسے حال میں
یہ غور و فکر اسے کوئی پانی نہیں پلاتا۔

بَعِيدٌ مِنَ التَّقْوَى فَتَسْمَعُ أَنَّهُ كَبَافُورَةَ الْأَضْحَى بِعِيدٍ يُنْحَرُ
وہ تقویٰ سے دور ہے۔ تو سن لے گا کہ قربانی کی گائیوں کی طرح وہ کسی عید کے دن ذبح
کیا جائے گا۔

لَقَدْ زَيْنَ الشَّيْطَانُ أَقْوَالَهُ لَهُ يُوسُوسُهُ وَقَتًا وَقَتًا يُكْوِرُ
شیطان نے اسکے اقوال اس کو خوبصورت کر دکھائے ہیں کبھی تو وہ اسے وسوسہ میں ڈالتا ہے
اور کبھی اس کی عقل کو ڈھانپ دیتا ہے۔

وَكَفَرَنِي بُخْلًا وَجَهْلًا وَدَنَاءَةً وَوَأَفَقَهُ خَلْقُ ضَرِيرٍ مُدْعَثَرُ
اس نے بخل، جہالت اور کمینہ پن سے میری تکفیر کی ہے اور (دینی لحاظ سے) اندھوں اور احق
لوگوں نے اس سے موافقت کی ہے۔

يَقُولُونَ إِنَّا قَادِرُونَ عَلَىٰ الْأَذَىٰ فَكُلْنَاٰ خَسِرُوا إِنَّ الْمُهَيَّمِينَ أَقْدَرُ
وہ کہتے ہیں کہ ہم دکھ دینے پر قادر ہیں پس ہم نے کہا دور ہو جاؤ! یقیناً خدائے مہیمن سب
سے زیادہ قدرت رکھنے والا ہے۔

فِيَا عُلَمَاءَ السُّوءِ مَا الْعُذْرُ فِي عَدِيٍّ أَيْلَعَنَ مِثْلِي مُسْلِمًا وَيُكْفِّرُ
اے علماءِ سوء! کل (روزِ قیامت) تمہارا کیا عذر ہوگا۔ کیا میرے جیسے مسلمان پر لعنت ڈالی جاسکتی
ہے اور اس کی تکفیر کی جاسکتی ہے؟

وَمَا غَيْظُكُمْ إِلَّا لِعَيْسَىٰ وَاسْمِهِ أَيْدَعِي بِهَذَا الْإِسْمِ شَخْصٌ مُّحَقَّرٌ
تمہارا غصہ تو صرف عیسیٰ کے دعویٰ اور اس کا نام اختیار کرنے پر ہے۔ کیا کوئی حقیر آدمی
بھی ایسے نام سے پکارا جاسکتا ہے۔

وَمَا تَعْلَمُونَ شُئُونَ رَبِّي وَفَضْلَهُ وَيَعْلَمُ رَبِّي كُلَّ نَفْسٍ وَيَنْظُرُ
اور تم خدا کے کاموں اور اس کے فضل کو نہیں جانتے اور میرا رب ہر آدمی کو جانتا ہے
اور دیکھ رہا ہے۔

أَنْعَمَةُ رَبِّي فِي يَدَيْكُمْ مُحَاطَةٌ وَيَفْعَلُ رَبِّي مَا يَشَاءُ وَيُظْهِرُ
کیا میرے رب کی نعمت تمہارے ہاتھوں میں محصور ہے حالانکہ میرا رب جو چاہتا ہے کرتا
ہے اور اس کو ظاہر کر دیتا ہے۔

أَنَحْنُ نَفِرُ مِنَ النَّبِيِّ وَبَابِهِ خَفِيَ اللَّهُ يَا صَيْدَ الرِّدَا كَيْفَ تَجْسُرُ
کیا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دروازے سے بھاگ سکتے ہیں؟ اے ہلاکت کے
شکار! اللہ سے ڈر۔ تو کیسی جرأت کر رہا ہے۔

أَنْتَرَكُ قُرْآنًا كَرِيمًا وَدُرَّةً فَمَا لَكَ لَا تَدْرِي صَالِحًا وَتَفْجُرُ
کیا ہم قرآن کریم اور اس کے موتیوں کو چھوڑ دیں۔ تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو بھلائی کو جانتا
ہی نہیں اور گنہگار بن رہا ہے۔

﴿۴۴﴾

أَخْتَرْتُ رَجَسًا بَعْدَ خَمْسِينَ حِجَّةً وَ قَدْ كُنْتُ تَشْهَدُ أَنَّ أَحْمَدَ أَطْهَرُ
کیا میں نے پچاس سال کے بعد ناپاکی کو پسند کر لیا ہے؟ حالانکہ تو گواہی دیا کرتا تھا کہ
احمد بہت پاکباز ہے۔

وَ تَعَلَّمُ اِنِّي حَذْرِيَانٌ وَ مُتَّقِي وَ تَعَلَّمُ زَارِو بَعْدَهُ تَنَمَّرُ
اور تو جانتا ہے کہ میں بہت پرہیزگار اور متقی ہوں۔ اور تو میری چنگھاڑ کو بھی جانتا ہے اور
اس کے بعد بھی تو چیتا بنتا ہے۔

تَبَصَّرْ خَصِيمِي هَلْ تَرَى مِنْ دَلَائِلِ عَلَي مَا تَقُولُ وَ فِكْرِنِ كَيْفَ تَكْفُرُ
اے میرے مخاصم! دیکھ کیا تو کوئی دلائل پاتا ہے اس بات پر جو تو کہتا ہے؟ اور ضرور سوچ
کہ تو کیسے انکار کرتا ہے۔

أَنَحْنُ تَرَكَنَا قِبَلَةَ اللَّهِ شِفْوَةً أَنَنْبِذُ صُحُفَ اللَّهِ كُفْرًا وَ نَهَجَرُ
کیا ہم نے خدا کے قبلے کو بدبختی سے چھوڑ دیا ہے؟ کیا ہم خدا کی کتابوں کو کفر کرتے ہوئے پھینک
رہے اور چھوڑ رہے ہیں؟

أَنَرَعْبُ عَنِ دِينِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى وَ دِينًا مُخَالَفَ دِينِهِ نَتَّخِئِرُ
کیا ہم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے روگردان ہو رہے ہیں اور کوئی اور دین اس کے دین
کے مخالف اختیار کر رہے ہیں؟

سَيُخِزِي الْمُهَيِّمُنُ كَاذِبًا تَارِكَ الْهُدَى كِلَانَا أَمَامَ اللَّهِ وَاللَّهُ يَنْظُرُ
خدا نے مہیمن جھوٹے اور تارک ہدایت کو ضرور رسوا کر دے گا۔ ہم دونوں ہی اللہ کے سامنے ہیں
اور اللہ دیکھ رہا ہے۔

وَ اِنِّي اَنَا الرَّحْمَانُ نَاصِرُ حِزْبِهِ ☆ وَ مَنْ كَانَ مِنْ حِزْبِي فَيَعْلَى وَيُنْصَرُ
(خدا نے الہاماً کہا) میں ہی رحمان ہوں جو اپنے گروہ کا مددگار ہوں اور جو شخص میرے گروہ میں سے
ہوگا سو وہی بلند کیا جائے گا اور نصرت دیا جائے گا۔

☆ هَذَا الْهَامُّ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى - (یہ مصرعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا)۔

وَمَا كَانَ أَنْ تُخْفِيَ الْحَقَائِقُ دَائِمًا وَمَا يَكْتُمُ الْإِنْسَانُ فَالِدَهْرُ يُظْهِرُ
اور حقائق ہمیشہ کے لئے چھپائے نہیں جاسکتے اور جو کچھ انسان چھپاتا ہے خود زمانہ اسے
ظاہر کر دیتا ہے۔

وَلَيْسَ خِفَاءً مُغْلَقٌ فِي دِينِنَا وَمَا جَاءَ مِنْ هَدْيٍ مُبِينٍ فَنُوْثِرُ
اور ہمارے دین میں کوئی بھی لائیکل پوشیدہ بات نہیں اور جو واضح ہدایت آچکی سو ہم اسے
ہی مقدم کر رہے ہیں۔

سَيُكْشَفُ سِرُّ صُدُورِنَا وَ صُدُورِكُمْ بِيَوْمٍ يُّقُودُ إِلَى الْمَلِيكِ وَيَحْشُرُ
ہمارے سینوں اور تمہارے سینوں کا راز ضرور کھول دیا جائے گا اس دن جو لوگوں کو اکٹھا کر کے خدا
کے حضور پیش کر دے گا۔

فَمَنْ كَانَ يَسْعَى الْيَوْمَ فِي الدِّينِ مُفْسِدًا فَيَحْرَقُ فِي يَوْمٍ لَّظَاهُ تَسْعَرُ
جو آج مفسد ہو کر دین میں (بگاڑکی) کوشش کرتا ہے وہ ایسے دن جلا دیا جائے گا جس کا شعلہ خوب
بھڑکایا جائے گا۔

وَأَنَا عَلَى نُورٍ وَأَنْتُمْ عَلَى اللَّظَى وَمَا يَسْتَوِي عُمَى وَ قَوْمٌ يُبْصِرُ
اور ہم تو نور پر قائم ہیں اور تم آگ کے شعلے پر ہو اور اندھے اور بصیرت یافتہ لوگ برابر
نہیں ہو سکتے۔

وَمَنْ كَانَ مَحْجُوبًا فَيَأْتِي مَوْسُوْسَ فَيَكْبُهُ فِي هُوَّةٍ وَيُدْمِرُ
اور جو شخص (علم و عقل سے) محروم ہو اس کے پاس و سوسہ ڈالنے والا آتا ہے سو وہ اس کو
(جہنم کے) گڑھے میں اوندھے منہ گرا کر ہلاک کر دیتا ہے۔

وَمَا يَصْطَفِي اللَّهُ الْعَلِيمُ مُزَوَّرًا وَمَا يَجْتَبِي الْفَسَّاقُ رَبَّ أَطْهَرُ
اور خدائے علیم مکار کو فضیلت نہیں دیا کرتا اور پاک رب فاسقوں کو برگزیدہ نہیں کیا کرتا۔

فَدَرَنْسِيَّ وَخَلَاقِيَّ وَ لَسْتُ مُصَيِّرًا عَلَيَّ وَلَا حَكْمًا وَ قَاضٍ فَتَاْمُرُ
تو مجھے اور میرے پیدا کرنے والے کو چھوڑ دے۔ مجھ پر تو کوئی داروغہ نہیں ہے اور نہ حکم اور قاضی
ہے کہ تو حکم چلائے۔

وَ اَثَرِنِي رَبِّي وَ اَخْزَاكَ خَالِقِي فَقَدْ ضَاعَ يَا مَسْكِيْنُ مَا كُنْتَ تَبْدُرُ
میرے رب نے مجھے پسند کیا ہے اور میرے خالق نے تجھے رسوا کیا ہے اور بے شک اے مسکین!
ضائع ہو چکا ہے جو تُو بوتارہا تھا۔

اَلَيْسَتْ تُقَاةُ اللّٰهِ شَرْطًا لِّمُؤْمِنٍ فَمَا لَكَ يَوْمَ الْاِخْذِ لَا تَتَدَكَّرُ
کیا خدا کا تقویٰ مومن کے لئے شرط نہیں؟ تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو گرفت کے دن کو
یا نہیں کرتا۔

وَ عَدُوَّتٍ حَتَّى قُلْتُ لَسْتُ بِاِيْبٍ وَ اِنَّ الْهُدٰى بَعْدَ الْقَلْبِ مُتَوَعَّرُ
اور تُو نے حد سے اتنا تجاوز کیا کہ کہہ دیا کہ میں تو (اب) واپس آنے والا نہیں ہوں اور یقیناً دشمنی
کے بعد ہدایت پانا مشکل ہے۔

اَتَفْتِي بِمَا لَمْ يُنْزَلِ اللّٰهُ مِنْ هُدٰى وَ تُكْفِرُ مِنْ الْقٰى السَّلَامِ وَ تَجَسَّرُ
کیا تُو ایسی بات کا فتویٰ دیتا ہے جس کے لئے اللہ نے کوئی ہدایت نازل نہیں کی اور جو سلام لے
اسے کافر قرار دیتا ہے اور دلیری کرتا ہے۔

﴿۴۵﴾

وَ وَاللّٰهِ بَلْ تَاللّٰهُ لَوْ كُنْتَ مُخْلِصًا اَرَيْتَكَ اَيَاتٍ وَ لَكِنْ تَزْوَرُ
بخدا! اللہ کی قسم! اگر تو مخلص ہوتا تو میں تجھے نشانات دکھاتا لیکن تُو تو فریب کر رہا ہے۔

وَ لَوْ قَبْلَ اِكْفَارِي سَاَلْتَ اَمَانَةً لَعَمْرِي هُدِيْتُ وَ صَرْتُ شَيْخًا يُبْصَرُ
اور اگر تو ازراہ دیانت مجھے کافر ٹھہرانے سے پہلے (مجھ سے) پوچھ لیتا تو مجھے قسم ہے کہ تو ہدایت پاتا
اور ایک صاحب بصیرت شیخ بن جاتا۔

وَالْكَنُ ظَنَّتْ ظُنُونٌ سَوْءٍ بِعُجَلَةٍ كَغُولٍ هَوَىٰ وَالْغُولُ لَا يَتَطَهَّرُ
لیکن تو جلد بازی سے اور ہوائے نفس سے بدگمانی کرنے لگ گیا ایک بھوت کی طرح۔ اور بھوت تو
پاک نہیں ہوتا۔

هَلِ الْعِلْمُ شَيْءٌ غَيْرُ تَعْلِيمِ رَبِّنَا وَ اَيَّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ نَتَّخِذُ
کیا وہ علم کوئی چیز ہے جسے ہمارے رب نے نہ سکھایا ہو اور کونسی بات ہم اس کے بعد
اختیار کر سکتے ہیں؟

كِتَابٌ كَرِيمٌ أَحْكَمَتْ آيَاتُهُ وَ حَيَاتُهُ يُحْيِي الْقُلُوبَ وَ يُزْهِرُ
وہ کتاب کریم ہے اس کی آیات محکم ہیں اور اس کی زندگی دلوں کو زندہ اور روشن کرتی ہے۔
يَدْعُ الشَّقَىٰ وَ لَا يَمَسُّ نِكَاتَهُ وَ يُرْوِي التَّقَىٰ هُدًى فَيَنمُو وَ يَثْمُرُ
وہ بد بخت کو دھکے دیتی ہے اور وہ اسکے نکات کو نہیں چھوسکتا اور وہ پرہیزگار کو ہدایت سے
سیراب کرتی ہے سو وہ نشوونما پاتا ہے اور پھل دیتا ہے۔

وَ مَتَعْنِي مِنْ فَيْضِهِ لُطْفُ خَالِقِي وَ اِنِّي رَضِيْعُ كِتَابِهِ وَ مُخْفَرُ
اور میرے رب کی مہربانی نے اپنے فیض سے مجھے بہرہ ور کیا ہے۔ میں اس کی کتاب کا شیرخوار ہوں
اور اسکی حفاظت میں ہوں۔

كَرِيْمٌ فَيُوْتِي مَنْ يَشَاءُ عُلُومَهُ قَدِيْرٌ فَكَيْفَ تُكْذِبُنَّ وَ تَهْكُرُنَّ
وہ کریم ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے اپنے علوم دیتا ہے وہ قدریر ہے۔ سو تو (اس بات کی) کیسے تکذیب
کرتا ہے اور کیسے (اس پر) تعجب کرتا ہے۔

وَ اِنِّي نَظَمْتُ قَصِيْدَتِي مِنْ فَضْلِهِ لِتَعْلَمَ فَضْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُخَيِّرُ
اور میں نے خدا کے فضل سے اپنا قصیدہ منظوم کیا ہے تاکہ تو جان لے کہ اللہ کا فضل کس طرح
برگزیدہ بنا دیتا ہے۔

تَعَالَ بِمَيْدَانِ النَّضَالِ شَجَاعَةً لِيُظْهَرَ عِلْمُكَ فِي الْجِدَالِ وَتُسَبِّرُ
تو میدانِ مقابلہ میں آجا بہادری سے تاکہ تیرا علم مقابلے میں ظاہر ہو اور تو آزما یا جائے۔
تُرِيدُونَ ذِلَّتَنَا وَنَحْنُ هَوَانُكُمْ فَيُكْرِمُ رَبِّي مَنْ يَشَاءُ وَيُنْصُرُ
تم لوگ ہماری ذلت چاہتے ہو اور ہم تمہاری ذلت۔ سو میرا رب جسے چاہے گا
عزت اور مدد دے گا۔

أَتَطْلُبُ مِنِّي آيَةَ الْخِزْيِ وَالرَّدَى وَيَأْتِيكَ أَمْرُ اللَّهِ فَجَاءَ فُتَيْبَرُ
کیا تو مجھ سے رسوائی اور ہلاکت کے نشان کا طالب ہے؟ اور اللہ کا فیصلہ تجھ پر اچانک
آجائے گا اور تو برباد ہو جائے گا۔

وَحَمَدَتْنِي مِنْ قَبْلُ ثُمَّ ذَمَمَنِي فَقَدْ لَاحَ أَنْكَ خَيْتَعُورٌ مُزَوَّرُ
اور تو نے پہلے میری تعریف کی پھر میری مذمت کی۔ پس ظاہر ہو گیا ہے کہ بے شک
تو متلوان مزاج (اور) مگڑا رہے۔

وَإِنِّي أَنَا الْخَطَارُ إِنْ كُنْتَ طَاعِنًا رِمَاحِي مُثَقَّفًا وَسَيْفِي مُذَكَّرُ
اور بے شک میں شدید نیزہ زن ہوں اگر تو نیزہ زنی کرنے والا ہو۔ میرے نیزے سیدھے
کئے گئے ہیں اور میری تلوار فولادی ہے۔

وَإِنَّا جَهْرُنَا بِرِ دِينَ مُحَمَّدٍ وَأَنْتَ تَسُبُّ هَوَىٰ وَفِي السَّبِّ تَجَهْرُ
ہم نے تو دینِ محمد ﷺ کے کنوئیں کو ظاہر کر دیا ہے اور تو ہوائے نفس سے گالیاں دیتا ہے
اور گالیاں بھی علانیہ دیتا ہے۔

مَتَى نَدْنُ مِنْكَ تَرْحُمًا تَبَاعَدُ وَنُرِيدُ حَلَّ الْعَقْدِ رُحْمًا فَتَحْتَرُ
ہم جب رحم سے تیرے قریب آتے ہیں تو تو دور ہٹتا ہے اور ہم رحم کر کے گرہ کھولنا چاہتے
ہیں اور تو اسے مضبوط کرتا ہے۔

وَ سَيْلِكَ صَعْبٌ لَكِنْ أَنْتَ غُنَاءُ هُ وَ عَيْشِكَ حِمْرٌ لَكِنْ أَنْتَ تَدْعُهُ
تیرا سیلاب تو سخت ہے لیکن تو تو اس کی جھاگ ہی ہے اور تیری بارش تیز ہے لیکن تو ہی تباہ ہوگا۔
وَ مَا إِنْ أَرَى فِيكَ التَّخَوُّفَ وَ التَّقْيَ وَ إِنْ أَلْفَيْتَ بِخُشْيِ إِذَا مَا يُدْعَرُ
اور میں تجھ میں خوف (خدا) اور تقویٰ بالکل نہیں پاتا حالانکہ ایک جو انمرد خشتیت اختیار
کرتا ہے جبکہ اسے ڈرایا جائے۔

وَ مَنْ كَذَّبَ الصِّدِّيقَ هَتَكَ سِرَّهُ وَ مَنْ أَكْثَرَ التَّكْفِيرَ يَوْمًا سَيُكْفَرُ
اور جو سچے کو جھٹلائے اس کی پردہ دری کی جائے گی اور جو کثرت سے تکفیر کرتا ہے ضرور وہ
بھی کسی دن کافر قرار دیا جائے گا۔

وَ إِنْ تَضَرَّبَنَّ عَلَى الصَّلَاتِ رُجَا حَاجَةً فَلَا الصَّخْرُ بَلْ إِنَّ الدُّجَا حَاجَةً تُكْسِرُ
اور اگر تو پتھر کے اوپر شیشے کو دے مارے تو پتھر تو نہیں بلکہ یقیناً شیشہ ہی ٹوٹے گا۔
فَهَلْ فِي أَنْاسٍ مُكْفِرِينَ مُدْبِرٌ يُدْبِرُ فِي قَوْلِي وَ فِي الْكُتُبِ يَنْظُرُ
پس تکفیر کرنے والے لوگوں میں کوئی سوچنے والا بھی ہے؟ جو میرے اقوال میں فکر سے کام لے اور
میری کتابوں میں غور کرے۔

وَ وَاللَّهِ إِنِّي أَيْسُّ مَنْ صَلَّاحِهِمْ وَ مَا إِنْ أَرَى شَخْصًا يَكْفُفُ وَ يَحْذَرُ
خدا کی قسم! میں ان کی صلاحیت سے مایوس ہوں اور میں ایسا کوئی شخص نہیں دیکھتا جو
رُک جائے اور ڈرے۔

وَ قُلْتُ لِشَيْخٍ قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ إِلامُ تَكْفِيرِنَا وَ تَهْجُو وَ تَصْعَرُ
اور میں نے اس شیخ کو جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے کہا تو کب تک ہماری تکفیر اور بدگوئی کرتا
رہے گا اور چیں بجیں رہے گا۔

تَعَالَ نَبَاهِلُ فِي مَقَامٍ مُعَيَّنٍ لِيَهْلِكَ مَنْ هُوَ كَاذِبٌ وَ مُزَوَّرُ
تو آ، کہ ایک مقررہ مقام میں ہم مباہلہ کر لیں تاکہ ہلاک ہو جائے وہ شخص جو جھوٹا اور مکار ہے۔

حَلَفْتُ يَمِينًا مِّنْ لِّعَانِ مُؤَكَّدٍ فَإِنِّي بِمَيْدَانِ اللَّعَانِ سَاحِضٌ
میں نے مؤکد لعنت کے ساتھ حلف اٹھایا کہ میں مباہلہ کے میدان میں ضرور حاضر ہو جاؤں گا۔
فَإِذَا أَتَى بَعْدَ التَّرْصُدِ يَوْمَنَا فَقُمْتُ وَلَمْ أَكْسَلْ وَمَا كُنْتُ أَقْصُرُ
پھر جب انتظار کے بعد ہمارا وہ دن آ گیا تو میں اٹھ کھڑا ہوا اور نہ میں نے سستی کی اور نہ میں
کو تاہی کرنے والا تھا۔

خَرَجْنَا وَخَلَقْنَا يَسْعَى وَرَاءَنَا لِيَنْظُرَ كَيْفَ يُيَاهِلُنَا وَيُكْفِرُ
ہم نکل کھڑے ہوئے اور لوگ ہمارے پیچھے تیزی سے آ رہے تھے تاکہ وہ دیکھیں کہ وہ
شیخ کس طرح مباہلہ کرتا ہے اور تکفیر کرتا ہے۔

فَجَاءَ وَلَكِنْ لَمْ يُيَاهِلْ مَخَافَةً وَاعْرَضَ حَتَّى لَامَ مَنْ هُوَ يُبْصِرُ
سو وہ آ تو گیا لیکن ڈر کے مارے اس نے مباہلہ نہ کیا اور مباہلہ سے اعراض کیا یہاں تک کہ دیکھنے
والے اسے ملامت کرنے لگے۔

وَلَمْ يَتَمَّا لَكَ أَنْ يُيَاهِلْ كَأَلْفَتِي وَظَلَّ يُرِينَا ظَهْرَ جُبَيْنِ وَيُدْبِرُ
اور اسے قدرت نہ ہوئی کہ ایک جوان مرد کی طرح مباہلہ کرے اور وہ ہمیں بزدلی کی پیٹھ
دکھاتا رہا اور پیٹھ پھیر گیا۔

وَجَاشَتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ خَوْفًا وَخَشْيَةً وَقَدْ خَفْتُ أَنْ يُغْشَى عَلَيْهِ وَيُحْطَرُ
اور وہ خوف اور ڈر کے مارے ہانپنے لگا اور میں ڈرا کہ اس پر غشی طاری ہو جائے گی اور وہ خطرے
میں پڑ جائے گا۔

وَوَجَدْتُهُ بَحْرًا وَمُوجَسَ خَيْفَةٍ كَانَ حُسَامِي يَهْجَمُنْ وَيَبْتَرُ
اور میں نے اسے سخت مبہوت اور خوف کا احساس رکھنے والا پایا۔ گویا کہ میری تلوار ضرور حملہ کر دے
گی اور (اسے) کاٹ ڈالے گی۔

فَقُلْتُ لَهُ لَمَّا أَبَىٰ إِنَّ حُجَّتِي لَقَدْ تَمَّ وَاللَّهِ الْعَلِيمُ سَيَأْمُرُ
جب اس نے انکار کیا تو میں نے اسے کہہ دیا کہ میری حجّت بے شک تمام ہو چکی ہے اور
اب خدائے علیم ضرور کوئی حکم دے گا۔

وَإِنْ شِئْتَ سَلْ مَنْ كَانَ فِينَا حَاضِرًا وَمَا قُلْتُ إِلَّا مَا هُوَ الْمُتَقَرِّرُ
اگر تو چاہے تو پوچھ لے اس شخص سے جو ہم میں موجود تھا اور میں نے وہی بات کہی
ہے جو ثابت شدہ ہے۔

وَبَاهِلِنِي مِنْ غَزَنَوِيِّنَ مُكْفِرًا وَقُوْفًا لَدَىٰ شَجَرَاتِ أَرْضِ يَشْجَرُ
اور غزنویوں میں سے ایک کا فر ٹھہرانے والے نے مجھ سے مباہلہ کیا جب کہ وہ درختوں والی
زمین کے پاس کھڑا ہو کر جھگڑا کر رہا تھا۔

فَقُمْتُ بِصَحْبِي لِلدُّعَاءِ مُبَاهِلًا وَكَانَ مَعِيَ رَبِّي يَرَانِي وَيَنْظُرُ
تو میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ دعا کیلئے مباہلہ کرتا ہوا کھڑا ہو گیا اور میرا رب میرے
ساتھ تھا۔ مجھے دیکھ رہا تھا اور مجھ پر نظر کر رہا تھا۔

فَصَعِدَ صَرْخُ الصَّادِقِينَ إِلَى السَّمَاءِ لِمَا أَخَذَتْهُمْ رِقَّةٌ وَتَأْتُرُ
سو صداقتوں کی فریاد آسمان تک پہنچ گئی کیونکہ ان پر رقت اور تارتاری ہو گئے۔
فَاعْجَبَ خَلْقًا جِيْشُهُمْ وَبُكَاءُهُمْ فَبَكَوْا بِمَبْكَاهُمْ وَقَامَ الْمَحْشَرُ
سولوگوں کو ان کے جوش اور رونے نے حیران کر دیا کہ ان کو روتا دیکھ کر وہ بھی رو پڑے
اور ایک قیامت برپا ہو گئی۔

وَظَلَّ الْمُبَاهِلُ يُقْدِفَنَّ مُكْفِرًا فَيَاعْجَبَا مِنْ دِينِهِمْ كَيْفَ كَفَرُوا
اور (غزنوی) مباہل تکفیر کرتے ہوئے تہمت لگا تا رہا۔ ان کے دین پر تعجب ہے کہ
انہوں نے کیسے تکفیر کی۔

وَمَا الْكُفْرُ إِلَّا مَا يُسَمِّيهِ رَبُّنَا فَذَرَهُمْ يَسْبُوا كَيْفَ شَاءُوا وَيَكْفُرُوا
اور کفر تو وہ ہے جس کو ہمارا رب کفر کہے۔ تو انہیں چھوڑ دے جس طرح وہ چاہیں
گالیاں دیں اور تکفیر کریں۔

وَإِنَّا تَوَكَّلْنَا عَلَى اللَّهِ رَبِّنَا وَقَدْ شَدَّ أَزْرَ الْعَبْدِ رَبِّ مُبَشِّرُ
اور یقیناً ہم نے اللہ تعالیٰ پر جو ہمارا رب ہے توکل کیا ہے اور بشارت دینے والے
رب نے اپنے بندے کی ہمت بڑھادی ہے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ كُلُّهُ لِرَبِّ يَرَى حَالِي وَقَالِي وَيَنْصُرُ
اور ہماری آخری پکاری یہ ہے کہ سب کی سب حمد اسی رب کی ہے جو میرا حال و حال
دیکھتا ہے اور مدد دیتا ہے۔



الْقَصِيدَةُ الثَّلَاثَةُ الْمُبَارَكَةُ الطَّيْبَةُ

فِي نَعْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تیسرا مبارک اور پاکیزہ قصیدہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں

بِكَ الْحَوْلُ يَا قِيَوْمُ يَا مَبْعَ الْهُدَى فَوَفِّقْ لِي أَنْ أَثْنِي عَلَيْكَ وَ أَحْمَدًا
اے قیوم! اے سرچشمہ ہدایت! تجھ ہی سے طاقت ملتی ہے۔ پس مجھے توفیق دے کہ
میں تیری ثنا کروں اور حمد کروں۔

تُتُوبُ عَلَيَّ عَبْدٌ يُتُوبُ تَنْدَمًا وَ تُنَجِّي عَرِيقًا فِي الضَّلَالَةِ مُفْسِدًا
تو رجوع برحمت ہوتا ہے اس بندے پر جو ندامت سے توبہ کرے اور تو ہی مفسد کو جو ضلالت
میں غرق ہو نجات دیتا ہے۔

كَبِيرُ الْمَعَاصِي عِنْدَ عَفْوِكَ تَأْفَهُ فَمَا لَكَ فِي عَبْدٍ أَلَمَّ تَرَدُّدًا
تیرے عفو کے سامنے بڑے سے بڑا گناہ بھی ایک معمولی بات ہے۔ پس تیرا کیا سلوک ہوگا اس
بندے سے جس نے حالت تردّد میں چھوٹا گناہ کیا۔

تُحِبُّ بِكُنْهِ الْكَائِنَاتِ وَسِرِّهَا وَ تَعْلَمُ مِنْهَا جِ السَّوَى وَ مُحَرِّدًا
تو نے کائنات کی حقیقت اور اس کے بھید کا (علم سے) احاطہ کر رکھا ہے اور تو سیدھے
اور ٹیڑھے راستے کو جانتا ہے۔

وَ نَحْنُ عِبَادُكَ يَا إِلَهِي وَ مَلَجَائِي نَحِرُّ أَمَامَكَ خَشْيَةً وَ تَعَبُّدًا
اے میرے معبود اور اے میری پناہ! ہم تیرے بندے ہیں۔ ہم تیرے آگے خشیت اور
عبودیت سے سجدے میں گرتے ہیں۔

وَمَا كَانَ أَنْ يَخْفَىٰ عَلَيْكَ نُحَاسِنَا وَتَعْلَمُ أَلْوَانَ النُّحَاسِ وَعَسَجَدَا
اور نہیں مخفی رہ سکتا تجھ پر ہمارا تانبا (عیب) اور توتا بنے اور سونے کے رنگوں کو خوب جانتا ہے۔
وَكَمَّ مِنْ دَهْيٍ أَهْلَكَتَهُمْ مِنْ شُرُورِهِمْ وَآخَذَتْهُمْ وَكَسَرَتْ دَايَا مُنْصَدَا
کتنے ہی ہوشیار لوگ ہیں کہ ان کی بدیوں کی وجہ سے تُو نے انہیں ہلاک کر دیا اور ان کو پکڑا
اور ان کے سینوں کی مضبوط ہڈیوں کو توڑ دیا۔

وَكَمَّ مَنْ حَقِيرٍ فِي غِيُونٍ جَعَلْتَهُمْ بِأَعْيُنِ خَلْقٍ لَوْلَا وَزَبَرَ جَدَا
اور بہت سے نگاہوں میں حقیر نظر آنے والوں کو تُو نے مخلوق کی آنکھوں میں موتی اور زبرد بنا دیا۔
وَتَعْمُرُ أَطْلَالًا بِفَضْلِ وَرَحْمَةٍ وَتَهْدُ مِنْ قَهْرٍ مُنِيْفًا مَمْرَدَا
تو اپنے فضل اور رحمت سے کھنڈروں کو آباد کر دیتا ہے اور اپنے قہر سے بلند اور صیقل شدہ
عمارتوں کو ڈھادیتا ہے۔

﴿۴۸﴾

وَمَا كَانَ مِثْلَكَ قُدْرَةً وَتَرْحَمًا وَمِثْلَكَ رَبِّي مَا أَرَىٰ مُتَفَرِّدَا
اور رحم اور قدرت میں تیرے جیسا کوئی بھی نہیں اور اے میرے رب! تیرے جیسا کوئی یگانہ
میں نہیں دیکھ پاتا۔

فَسُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلَائِقَ كُلَّهَا وَجَعَلَ كَشْيءٍ وَاحِدٍ مُتَبَدِّدَا
پاک ہے وہ ذات جس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا ہے اور منتشر (ذرات) کو ایک شے کی
طرح بنا ڈالا۔

غَيُورٌ يُبِيدُ الْمُجْرِمِينَ بِسُخْطِهِ غَفُورٌ يُنَجِّي التَّائِبِينَ مِنَ الرَّدَىٰ
وہ غیرت مند ہے مجرموں کو وہ اپنے غضب سے ہلاک کر دیتا ہے، وہ غفور ہے توبہ کرنے
والوں کو ہلاکت سے نجات دیتا ہے۔

فَلَا تَأْمَنَنَّ مِنْ سُخْطِهِ عِنْدَ رُحْمِهِ وَلَا تَيْسَسَنَّ مِنْ رُحْمِهِ إِنْ تَشَدَّدَا
 اس کی رحمت کے وقت اس کے غضب سے بے خوف نہ ہو اور نہ کبھی اس کے رحم سے ناامید
 ہونا اگر وہ سختی کرے۔

وَإِنْ شَاءَ بَيَّلُوا بِالشَّدَائِدِ خَلْقَهُ وَإِنْ شَاءَ يُعْطِيهِمْ طَرِيفًا وَمُتَلَدًا
 اگر وہ چاہے تو سختیوں سے اپنی مخلوق کو امتحان میں ڈالے اور اگر چاہے تو ان کو نیا اور پرانا
 مال عطا کر دے۔

وَحَيْدٌ فَرِيدٌ لَا شَرِيكَ لِدَاتِهِ قَوِيٌّ عَلِيٌّ فِي الْكَمَالِ تَوَحَّدَا
 وہ واحد و یگانہ ہے اس کی ذات میں کوئی شریک نہیں۔ وہ طاقتور ہے، برتر ہے، کمال میں یکتا ہے۔
 وَمَنْ جَاءَهُ طَوْعًا وَصِدْقًا فَقَدْ نَجَا وَأُدْخِلَ وَرْدًا بَعْدَ مَا كَانَ مُلْبَدًا
 اور جو خدا کے حضور رغبت اور صدق سے آیا اس نے نجات پالی اور وہ گھاٹ میں داخل کر دیا
 گیا۔ بعد اسکے کہ وہ (گناہوں سے) لت پت تھا۔

لَهُ الْمُلْكُ وَالْمَلَكُوتُ وَالْمَجْدُ كُلُّهُ وَكُلُّ لَهُ مَا لَحَ أَوْ رَاحَ أَوْ عَدَا
 ملک۔ ملکوت اور بزرگی سب اسی کو حاصل ہے اور اسی کی ہے ہر وہ چیز جو ظاہر ہوئی یا شام یا
 صبح کو جاتی رہی۔

وَمَنْ قَالَ إِنَّ لَهُ إِلَهًا قَادِرًا سِوَاهُ فَقَدْ تَبِعَ الضَّلَالَةَ وَاعْتَدَى
 اور جس نے کہا کہ اس کا کوئی قادر معبود اس کے سوا ہے تو اس نے گمراہی کی پیروی کی
 اور سرکش ہو گیا۔

هَدَى الْعَالَمِينَ وَأَنْزَلَ الْكُتُبَ رَحْمَةً وَأَرْسَلَ رُسُلًا بَعْدَ رُسُلٍ وَأَكْبَدَا
 اس نے مخلوق کو ہدایت دی اور رحمت سے کتابیں نازل کیں اور رسولوں کے بعد رسول
 بھیجے اور (اس سنت کو) پختہ کیا۔

وَ اَنْتَ الْهٰی مَامْنٰی وَمَفَا زَتٰی وَ مَا لٰی سِوَاکَ مُعَاوِنٌ یَّدْفَعُ الْعِدَا
اور اے میرے معبود! تو میری پناہ اور میری مراد ہے اور میرا تیرے سوا کوئی معاون نہیں جو
دشمنوں کو دفع کرے۔

عَلٰیکَ تَوَكَّلْنَا وَ اَنْتَ مَلَاذُنَا وَ قَدْ مَسَّنَا ضُرٌّ وَ جِنَّاکَ لِلنَّدَا
تجھ پر ہی ہمارا آسرا ہے اور تو ہی ہماری پناہ ہے۔ اور ہمیں دکھ پہنچا ہے اور ہم تیرے پاس
بخشش کیلئے آئے ہیں۔

وَ لَکَ اٰیٰتٌ فِیْ عِبَادٍ حَمِدَتْهُمْ وَ لَا سِیْمًا عَبْدٍ تَسْمِیْہِ اَحْمَدًا
تیرے کئی نشان ہیں ان بندوں میں جن کی تو نے تعریف کی ہے اور خاص کر اس بندے میں جس کا
نام تو نے احمد (ﷺ) رکھا۔

لَہٗ فِیْ عِبَادِ رَبِّہٖ عَلٰی مَرَجَلٍ وَ فَاقَ قُلُوْبَ الْعٰلَمِیْنَ تَعْبُدًا
اپنے رب کی عبادت میں اس میں ہنڈیا کا سا جوش ہے اور عبودیت میں وہ تمام جہانوں کے
دلوں پر فوقیت لے گیا ہے۔

وَ مِنْ وَّجْہِہٖ جَلٰی بَعِیْدًا وَّ اَقْرَبًا وَ اَصَابَ وَاِبْلَہٗ تِلَاعًا وَ جَدَّ جَدًا
اور اپنے مبارک چہرہ سے اس نے دور و نزدیک کو روشن کر دیا اور اس کی بارش ٹیلوں پر بھی
برسی ہے اور ہموار زمین پر بھی۔

لَہٗ اٰیٰتَا مُوسٰی وَ رُوْحُ ابْنِ مَرْیَمَ وَ عِرْفَانَ اِبْرٰہِیْمَ دِیْنًا وَ مَرْصَدًا
اسے موسیٰ کے دو معجزے اور عیسیٰ بن مریم کی روح حاصل ہے اور دین اور طریقت کے لحاظ
سے ابراہیم کا عرفان بھی۔

وَ کَانَ الْحِجَازُ وَ مَا سِوَاہُ کَمِیَّتٍ شَفِیْعُ الْوَرٰی اَحِبِّیْ وَ اَذْنٰی الْمُبْعَدَا
اور حجاز اور اس کے علاوہ دیگر ملک مُردے کی طرح تھے۔ ساری مخلوق کے شفیع
نے (انہیں) زندہ کر دیا اور خدا سے دور (لوگوں) کو قریب کر دیا۔

وَكَانَ مُكَاوِحَةً وَفَسَقَ شِعَارَهُمْ يُبَاهُونَ مَرِيحِينَ فِي سُبُلِ الرَّدَى
اور بدگوئی اور فسق ان کا شعار تھا۔ وہ ہلاکت کی راہوں میں منک منک کر چلنے میں فخر کرتے تھے۔
فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ كَافِرٌ إِلَّا الَّذِي أَصْرَبَ بِشِقْوَتِهِ عَلَى مَا تَعَوَّدَا
پس ان میں سے کوئی کافر باقی نہ رہا سوائے اس شخص کے جس نے اصرار کیا اپنی بدبختی سے اس
بات پر جس کا وہ عادی تھا۔

شَرِيْعَتُهُ الْعَرَاءُ مَوْزُ مَعْبَدٌ غَيُورٌ فَاحْرَقَ كُلَّ دَيْرٍ وَجَلَسَ دَا
اس کی روشن شریعت ایک شارح عام ہے۔ وہ غیرت مند ہے۔ اس نے جلاڈالا (یعنی
بے اثر کر دیا) ہر دیر اور معبد کو۔

وَأَتَى بِصُحُفِ اللَّهِ لَا شَكَّ أَنْهَا كِتَابٌ كَرِيمٌ يَرْفِدُ الْمُسْتَرْفِدَا
اور وہ اللہ کے صحیفے لایا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ ایک معزز کتاب ہے جو طالبِ انعام کو عطیہ دیتی ہے۔
فَمَنْ جَاءَهُ ذُلًّا لَتَعْظِيمِ شَأْنِهِ فَيُعْطَى لَهُ فِي حَضْرَةِ الْقُدْسِ سُودًا
جو شخص اس کی عظمتِ شان کے اظہار کے لئے اس کے پاس نیاز مندی سے آئے تو اسے
در بارِ الہی میں سرداری دی جاتی ہے۔

فَيَا طَالِبَ الْعِرْفَانِ خُذْ ذَيْلَ شَرْعِهِ وَدَعْ كُلَّ مَتْبُوعٍ بِهَذَا الْمُقْتَدَا
اے معرفتِ الہی کے طالب! اس کی شریعت کا دامن پکڑ لے اور اس پیشوا کے مقابلہ میں
ہر پیشوا کو چھوڑ دے۔

يُزَكِّي قُلُوبَ النَّاسِ مِنْ كُلِّ ظُلْمَةٍ وَمَنْ جَاءَهُ صِدْقًا فَنَوْرَهُ الْهُدَا
وہ لوگوں کے دلوں کو ہر تاریکی سے پاک کر دیتا ہے اور جو بھی اسکے پاس صدق سے آئے تو
اسے (اسکی) ہدایت منور کر دیتی ہے۔

وَلَمَّا تَجَلَّى نُورُهُ النَّامُ لِلنُّورَى وَلَوْحَ وَجْهِ الْمُنْكَرِينَ وَسَوَدَا
جب اس کے کامل نور نے مخلوق پر تجلی کی اور منکرین کے چہرے کو جھلس دیا اور سیاہ کر دیا۔

تَرَءَاىَ جَمَالَ الْحَقِّ كَالشَّمْسِ فِي الضُّحَى وَ لَاحَ عَلَيْنَا وَجْهَهُ الطَّلُقُ سَرْمَدًا
تو جمالِ الہی اس طرح جلوہ گر ہو گیا جس طرح سورج دن کے وقت جلوہ گر ہوتا ہے اور اس کا
ہمیشہ چمکنے والا چہرہ ہم پر ظاہر ہو گیا۔

وَ قَدْ اصْطَفَيْتُ بِمُهَجَّتِي ذِكْرَ حَمْدِهِ وَ كَافٍ لَنَا هَذَا الْمَتَاعُ تَزْوُدًا
میں نے اپنے دل و جان سے اس کی تعریف کے ذکر کو پسند کر لیا اور یہی سامان بطور زادِ راہ
کے ہمارے لئے کافی ہے۔

وَ فَوَضَعْنِي رَبِّي اِلَى فَيْضِ نُورِهِ فَاصْبَحْتُ مِنْ فَيْضَانِ اَحْمَدٍ اَحْمَدًا
اور میرے رب نے مجھے آپ کے نور کے فیض کے حوالہ کر دیا تب میں احمد کے
فیضان سے احمد بن گیا۔

وَ هَذَا مِنَ اللّٰهِ الْكَرِيمِ الْمُحْسِنِ وَ مَا كَانَ مِنَ الطَّافِهِ مُسْتَبَعَدًا
اور یہ سب کچھ اللہ کریم و محسن کی طرف سے ہے اور ایسا ہونا اس کی مہربانیوں سے بعید نہ تھا۔
وَ وَاللّٰهِ هَذَا كُلُّهُ مِنْ مُحَمَّدٍ وَيَعْلَمُ رَبِّي اَنَّهُ كَانَ مُرْشِدًا
اور اللہ کی قسم! یہ سب کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے ہے اور میرا رب خوب
جانتا ہے کہ وہی مرشد ہے۔

وَ فِي مُهَجَّتِي فُورٌ وَ جَيْشٌ لَامِدْحًا سَلَالَةَ اَنْوَارِ الْكَرِيمِ مُحَمَّدًا
اور میری جان میں ایک جوش اور ولولہ ہے تا میں خدائے کریم کے نوروں کے
خلاصے محمد ﷺ کی تعریف کروں۔

كَرِيمُ السَّجَايَا اَكْمَلُ الْعِلْمِ وَالنُّهْيِ شَفِيعُ الْبَرَايَا مَنبَعُ الْفَضْلِ وَ الْهُدَايِ
وہ اعلیٰ خصائل والا اور علم و عقل میں اکمل ہے۔ سب مخلوق کا شفیع اور فضل و ہدایت کا منبع ہے۔

تَبَصَّرْ خَصِيْمِيْ هَلْ تَرَى مِنْ مُشَاكِهِ بِتِلْكَ الصِّفَاتِ الصَّالِحَاتِ بِأَحْمَدًا
مجھ سے جھگڑا کرنے والے دیکھ! کیا تو ان نیک صفات میں احمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا کوئی مشابہ پاتا ہے۔

بَشِيْرٌ نَذِيْرٌ أَمْرٌ مَّانِعٌ مَّعًا حَكِيْمٌ بِحِكْمَتِهِ الْجَلِيْلَةِ يُفْتَدَى
وہ بشیر ہے، نذیر ہے، حکم دینے والا ہے اور نہی کرنے والا ہے، وہ دانا ہے اور اپنی شاندار حکمت
کی وجہ سے بیرونی کیا جاتا ہے۔

هَدَى الْهَائِمِيْنَ اِلَى صِرَاطٍ مُّقْوَمٍ وَنَوَّرَ أَفْكَارَ الْعُقُولِ وَ اَيَّدَا
اس نے سرگردانوں کی سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کی اور اس نے عقلوں کے افکار کو منور کیا
اور ان کو قوت بخشی۔

لَهُ طَلْعَةٌ يَجْلُو الظَّلَامَ شِعَاعَهَا ذُكَاةٌ مُنِيْرٌ بُرْجُهُ كَانَ بُرْجِدَا
آپ کا نورانی چہرہ ایسا ہے کہ اس کی شعاع تاریکی کو دور کر دیتی ہے۔ وہ روشن آفتاب ہے جس کا
برج کبل تھا (جسے آپ اوڑھے ہوئے تھے)۔

لَهُ دَرَجَاتٌ لَيْسَ فِيْهَا مُشَارِكٌ شَفِيْعٌ يُزَكِّيْنَا وَيُدْنِي الْمُبْعَدَا
آپ کو ایسے درجات حاصل ہیں جن میں آپ کا کوئی شریک نہیں وہ شفیع ہے۔ ہمیں پاک کرتا
ہے اور دور شخص کو قریب کر دیتا ہے۔

وَمَا هُوَ اِلَّا نَائِبُ اللّٰهِ فِي الْوَرَايِ وَفَاقَ جَمِيْعًا رَحْمَةً وَتَوَدُّدَا
اور وہ تو مخلوق میں صرف اللہ کا نائب ہے اور رحمت اور محبت میں وہ سب سے بڑھ گیا ہے۔
تَخَيَّرَهُ الرَّحْمَانُ مِنْ بَيْنِ خَلْقِهِ وَ اَعْطَاهُ مَا لَمْ يُعْطَ اَحَدٌ مِنَ النَّدَا
خدا نے اسے اپنی خلقت کے درمیان سے چن لیا ہے اور اس کو ایسی نعمت دی ہے
جو کسی کو نہیں دی گئی۔

وَقَدْ كَانَ وَجْهُ الْأَرْضِ وَجْهًا مُسْوَدًّا فَصَارَ بِهِ نُورًا مُنِيرًا وَاعْيَدَا
 اور روئے زمین تو ایک تاریک سطح تھی پس اس کے ذریعہ وہ سطح نور تاباں اور سرسبز ہو گئی۔
 وَ أَرْسَلَهُ الْبَارِي بِآيَاتِ فَضْلِهِ إِلَى حِزْبِ قَوْمٍ كَانَ لُدًّا وَمُفْسِدًا
 اور اسے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل کے نشانوں کے ساتھ بھیجا ایسے لوگوں کے گروہ کی طرف جو
 سخت جھگڑالو اور مفسد تھا۔

وَمُلْكٍ تَأْبَطُ كُلُّ شَرِّ قَوْمِهِ وَكُلُّ تَلَابُغِيَا إِذَا رَاحَ أَوْعَدَا
 اور ایسے ملک کی طرف بھیجا جس کے باشندوں نے ہر شر کو بغل میں لے رکھا تھا۔ اور ان میں
 سے ہر ایک نے صبح و شام سرکشی کی پیروی کی تھی۔

بَلُوبَةِ مَكَّةَ ذَاتِ حِقْفٍ عَقْنُقَلٍ بِلَادٍ تَرَى فِيهَا صَفِيحًا مُصَمَّدًا
 (اسے بھیجا) مکہ کی سنگلاخ زمین میں جو پتھر یلے ٹیلوں والی تھی اور وہ ایسا علاقہ تھا کہ تو اس
 میں ٹھوس چٹانیں دیکھتا ہے۔

وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ زُرُوعٍ وَدَوْحَةٍ تُرَى كَالظَّلِيمِ تَرَاهُ أَرْعَرَ أَرْبَدًا
 اور اس میں کوئی کھیتی اور درخت نہ تھے۔ اور اس کی مٹی شتر مرغ کی طرح خاکستری اور سیاہی
 مائل اور بے آب و گیاہ نظر آتی ہے۔

تَكْنَفَ عَقْوَةَ دَارِهِ ذَاتِ لَيْلَةٍ جَمَاعَةً قَوْمٍ كَانَ لُدًّا وَمُفْسِدًا
 ایک رات اس کے گھر کے قرب و جوار کا احاطہ کر لیا ایسے لوگوں کے گروہ نے جو
 جھگڑالو اور مفسد تھا۔

فَأَدْرَكَهُ تَائِيْدُ رَبِّ مُهَيِّمٍ وَ نَجَّاهُ عَوْنُ اللَّهِ مِنْ صَوْلَةِ الْعِدَا
 کارساز رب کی تائید نے اس کو پالیا اور اللہ کی مدد نے اسے دشمنوں کے حملہ سے نجات دے دی۔
 تَذَكَّرْتُ يَوْمًا فِيهِ أُخْرِجَ سَيِّدِي فَفَاضَتْ دُمُوعُ الْعَيْنِ مِني بِمُنْتَدَى
 مجھے وہ دن یاد آیا جس میں میرے آقا (ﷺ) اپنے گھر سے نکالے گئے تو میری آنکھوں سے
 مجلس ہی میں آنسو بہ پڑے۔

إِلَى الْآنَ أَنْوَارٌ بِرُقَّةٍ يَثْرِبُ نَشَاهِدُ فِيهَا كُلَّ يَوْمٍ تَجَدُّدًا
 اب تک یثرب کی پتھریلی زمین میں انوار موجود ہیں۔ ہر روز ہم ان میں جدت کا
 مشاہدہ کر رہے ہیں۔

فَوَجَّهَهُ الْمَدِينَةَ صَارَ مِنْهُ مُنُورًا وَ بَارَكَ حُرَّ الرَّمْلِ وَ طَنًا وَ قَرَدًا
 مدینہ کا چہرہ آپ کی وجہ سے متور ہو گیا اور آپ نے اپنے چلنے پھرنے سے برکت دی
 خالص ریتلی زمین اور پتھریلی زمین کو بھی۔

حَفَافِي جَنَانِي نُورًا مِنْ ضِيَائِهِ فَاصْبَحْتُ ذَاهِمًا سَلِيمًا وَ ذَا الْهُدَى
 میرے دل کے دونوں گوشے آپ کی روشنی سے متور ہو گئے تب میں صاحبِ فہم سلیم
 اور ہدایت یافتہ ہو گیا۔

وَ أَرْسَلَنِي رَبِّي لِتَأْيِيدِ دِينِهِ فَجِئْتُ لِهَذَا الْقَرْنِ عَبْدًا مُجَدِّدًا
 اور میرے رب نے مجھے اپنے دین کی تائید کے لئے بھیجا پس میں اس صدی کے لئے
 ایک عہدِ مجدّد بن کر آیا ہوں۔

لَهُ صُحْبَةٌ كَانُوا مَجَانِينَ حُبِّهِ وَجَعَلُوا ثَرَى قَدَمِيهِ لِلْعَيْنِ اِثْمًا
 آپ کے کچھ صحابی تھے جو آپ کی محبت میں دیوانے تھے۔ انہوں نے آپ کے دونوں
 قدموں کی خاک کو آنکھ کا سرمہ بنا لیا۔

وَ اَرَوْا نَشَاطًا عِنْدَ كُلِّ مُصِيبَةٍ كَعَوَجَاءِ مِرْقَالٍ تُوَارِي تَخَدُّدًا
 اور ہر مصیبت کے وقت انہوں نے خوشی ظاہر کی۔ دہلی تیز روائٹنی کی طرح جو
 (تیز روی سے) دبلا پن چھپا دیتی ہے۔

وَ اِذَا مُرَبِّينَا اَهَابَ بِغَنَمِهِ فَرَاعُوا اِلَى صَوْتِ الْمُهَيْبِ تَوَدُّدًا
 اور جب ہمارے مربی نے اپنے گلے کو آواز دی تو وہ پکارنے والے کی آواز کی
 طرف محبت سے لوٹ آئے۔

وَ كَانَ وِصَالُ الْحَقِّ فِي نِيَاتِهِمْ وَ خَطَرَاتِهِمْ فَلِاجْلِهِ مَدُّوا الْيَدَا
 اور ان کی نیتوں میں خدا کا وصال تھا اور ان کے خیالات میں بھی۔ اسی لئے انہوں
 نے ہاتھ بڑھائے۔

وَ رَاَوْا حَيَاتٍ نَفُوسِهِمْ فِي مَوْتِهِمْ فَجَاءُوا بِمَيْدَانِ الْقِتَالِ تَجَلُّدًا
 اور انہوں نے اپنی جانوں کی زندگی اپنی موت میں پائی سو وہ میدان جنگ میں دلیری سے آگئے۔
 وَ جَاسَتْ اِلَيْهِمْ مِنْ كُرُوبِ نَفُوسِهِمْ وَ اَنْذَرَهُمْ قَوْمٌ شَقِيٌّ تَهَدُّدًا
 اور دکھوں سے ان کی جانیں ابلنے لگیں اور بد بخت قوم نے انہیں دھمکی دے کر ڈرایا۔

فَظَلُّوا يُنَادُونَ الْمَنَابِيَا بِصِدْقِهِمْ وَ مَا كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَبَى اَوْ تَرَدَّدًا
 وہ اپنے صدق کی وجہ سے موتوں کو پکارنے لگے اور ان میں سے کوئی نہیں تھا جس
 نے انکار یا تردد کیا ہو۔

وَفَاصَتْ لِتَطْهِيرِ الْاِنَاسِ دِمَاثُهُمْ مِّنَ الصِّدْقِ حَتَّىٰ اَثَرَ الْخَلْقِ مَرَّصَدًا
اور لوگوں کو پاک کرنے کے لئے ان کے خون بہ پڑے صدق کی وجہ سے۔ یہاں تک کہ خلقت
نے صیج راہ کو اختیار کر لیا۔

وَ اَحْيَاوَالْيَالِيَهُمْ مَخَافَةَ رَبِّهِمْ وَ اَذَابَهُمْ يَوْمٌ يُشَيِّبُ ثَوَّهَدَا
انہوں نے اپنے رب سے ڈرتے ہوئے اپنی راتوں کو زندہ کیا۔ اور ان کو پگھلا ڈالا اس دن
نے جو جوان کو بھی بوڑھا کر دیتا ہے۔

تَنَاهَوْا عَنِ الْاَهْوَاءِ خَوْفًا وَ حَشِيَّةً وَ بَاتُوا الْمَوْلَاهُمْ قِيَامًا وَ سُجَّدًا
وہ خوف اور خشیتِ الہی سے حرص و ہوا سے رک گئے اور اپنے مولیٰ کی خاطر انہوں نے قیام
اور سجدے میں راتیں گزاریں۔

تَلَقُّوْا عُلُوْمًا مِّنْ كِتَابِ مُّقَدَّسٍ حَكِيْمٍ فَصَافَاهُمْ كَرِيْمٌ ذُو النَّدَايِ
انہوں نے کئی علم کتابِ مقدّس، حکمت والی (قرآن) سے سیکھ لئے۔ خدائے کریم نے جو
بخشش کرنے والا ہے ان کو دوست بنا لیا۔

كُنُوْكَ كَرَائِمٍ ذَاتِ خُصْلِ تَجَلَّدُوْا وَ تَرَبَّعُوْا كَالْاَسْرِۃِ اَعْيَدَا
انہوں نے، مثل اچھی اونٹنیوں کے جو گھیسے دار دُم والی ہوں۔ ہمت دکھائی۔ انہوں نے
واد یوں کی سرسبز گھاس پر موسم بہار گزارا

اَتَعْرِفُ قَوْمًا كَانَ مِيْتًا كَمِثْلِهِمْ نُوْمًا كَامَوَاتٍ جَهْوَلًا يَلْنَدَا
کیا تو ایسے لوگوں کو جانتا ہے جو ان جیسے مردہ تھے جو مردوں کی طرح سوئے ہوئے تھے اور
بہت جاہل اور جھگڑا لوتھے۔

فَإَيُّقَظْهُمْ هَذَا النَّبِيُّ فَاصْبَحُوا مُبِيرِينَ مَحْسُودِينَ فِي الْعِلْمِ وَالْهُدَى
 سواس نبی نے ان کو بیدار کر دیا تو وہ نور دینے والے اور علم و ہدایت میں قابلِ رشک ہو گئے۔
 وَجَاءُوا وَنُورٌ مِّنْ وَّرَائِهِمْ يَسُوفُهُمْ إِلَيْهِ وَنُورٌ مِّنْ أَمَامِهِمْ مُقَوِّدًا
 اور وہ آگئے اس کی طرف جب کہ ایک نور ان کو پیچھے سے چلا رہا تھا اور ایک راہنمائی کرنے
 والا نور ان کے آگے آگے تھا۔

وَلَوْ كُشِفَ بَاطِنُهُمْ تَرَى فِي قُلُوبِهِمْ يَقِينًا كَطَبَقَاتِ السَّمَاءِ مُنْضَدًا
 اور اگر ان کا باطن کھولا جائے تو تو ان کے دلوں میں پائے گا یقین کو آسمان کے
 طباقوں کی طرح تہہ تہہ بہ تہہ۔

تَدَارَكَهُمْ لُطْفُ الْإِلَهِ تَفْضُلًا وَرَزَقِي بَرُوحٍ مِّنْهُ فَضْلًا وَآيَدًا
 خدا کی مہربانی نے ازراہ احسان انہیں آ لیا اور اپنے فضل سے اپنی روح القدس کے ذریعہ
 انہیں پاک اور موید کیا۔

فَفَاقُوا بِفَضْلِ اللَّهِ خَلْقَ زَمَانِهِمْ بِعِلْمٍ وَإِيمَانٍ وَنُورٍ وَبِالْهُدَى
 پس وہ اللہ کے فضل سے اپنے زمانے کی مخلوق پر علم و ایمان اور نور و ہدایت میں سبقت لے گئے۔
 وَهَذَا مِنَ النُّورِ الَّذِي هُوَ أَحْمَدُ فِدَى لِّكَ رُوحِي يَا مُحَمَّدُ سَرْمَدًا
 یہ سب کچھ اس کے نور کی برکت سے تھا جو کہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میری روح
 اے محمد! آپ پر ہمیشہ قربان ہے۔

أَمَرَتْ مِنَ اللَّهِ الَّذِي كَانَ مُرْشِدًا فَاحْرَقَتْ بَدْعَاتٍ وَقَوْمَت مَرْصَدًا
 تو اس اللہ کی طرف سے مامور کیا گیا جو رشده عطا کرنے والا ہے۔ سو تو نے بدعتوں کو مٹا ڈالا
 اور راستہ کو سیدھا کر دیا۔

وَجِئْتُ لِنَجِيَةِ الْأَنَامِ مِنَ الْهَوَايِ فَوَاهَا لِمُنْجِي خَلَصَ الْخَلْقَ مِنْ رَدَايِ
اور تو مخلوق کو خواہشاتِ نفس سے نجات دینے کے لئے آیا۔ سو آفرین ہے ایسے نجات دہندہ
پر جس نے خلقت کو ہلاکت سے بچالیا۔

وَتَوَرَّمَتْ قَدَمَاكَ لِلَّهِ قَائِمًا وَمِثْلَكَ رَجُلًا مَا سَمِعْنَا تَعْبُدًا
خدا کے حضور قیام میں تیرے قدم متوڑم ہو گئے اور عبادت کرنے میں تیرے جیسا آدمی
ہمارے سننے میں نہیں آیا۔

جَذَبْتُ إِلَى الدِّينِ الْقَوِيمِ بِقُوَّةٍ وَمَا ضَاعَتِ الدُّنْيَا إِذَا الدِّينُ شُبِّدَا
تُو نے سچے دین کی طرف (لوگوں کو) قوت کے ساتھ کھینچ لیا اور (ان کی) دنیا بھی ضائع نہ
ہوئی جب کہ (ان کا) دین مضبوط کیا گیا۔

وَأَرْسَلَكَ الْبَارِيَّ بِآيَاتِ فَضْلِهِ لِكَيْ تُنْقِذَ الْإِسْلَامَ مِنْ فِتْنِ الْعِدَا
اور خدا نے تجھے اپنے فضل کے نشانیوں کے ساتھ بھیجا تا کہ تو اسلام کو دشمنوں کے
فتنوں سے چھڑالے۔

يُحِبُّ جَنَانِي كُلَّ أَرْضٍ وَطِئْتَهَا فَيَأْتِيَتْ لِي كَأَنَّكَ بِلَادِكَ مَوْلِدَا
میرادل ہر اس زمین سے محبت رکھتا ہے جس پر تو چلا۔ پس کاش تیرا ملک میری جائے پیدائش ہوتا۔
وَ أَكْفَرَنِي قَوْمِي فَجِئْتُكَ لَاهِفًا وَ كَيْفَ يُكْفَرُ مَنْ يُوَالِي مُحَمَّدًا
اور میری قوم نے میری تکفیر کی تو میں تیرے پاس مظلوم ہو کر آیا۔ اور کیسے کافر قرار پاسکتا
ہے وہ شخص جو محمد (ﷺ) سے محبت رکھے۔

عَجِبْتُ لِشَيْخٍ فِي الْبَطَالَةِ مُفْسِدٍ أَضَلَّ كَثِيرًا بِالشَّرُورِ وَ بَعْدَا
مجھ کو بٹالہ کے مُفسدِ شیخ پر تعجب ہے۔ بہتوں کو اس نے شرارتوں سے گمراہ اور (حق سے)
دور کر دیا ہے۔

سَلُوهُ يَمِينًا هَلْ آتَانِي مُبَاهِلًا وَقَدْ وَعَدَ جَزْمًا تَمَّ نَكْتًا تَعْمَدًا
اسے قسم دے کر پوچھو کیا وہ میرے پاس مباہلہ کے لئے آیا؟ حالانکہ اس نے پکا وعدہ کیا تھا
پھر اس نے عہد سے توڑ ڈالا۔

فَاحْذَرِ يَا إِلَهِي مِثْلَ هَذَا الْمُكَدِّبِ كَأَخِيكَ مَنْ عَادَى وَلِيًّا وَشَدَّدَا
اے میرے خدا! اس جیسے مکذب کو گرفت میں لے۔ جیسے تو گرفت میں لیتا ہے اس شخص کو جس نے
ولی سے دشمنی کی اور اس پر سختی کی۔

أَضَلَّ كَثِيرًا مِّنْ صِرَاطٍ مُّنَوَّرٍ تَبَاعَدَ مِنْ حَقِّ صَرِيحٍ وَابْعَدَا
بہت سے لوگوں کو اس نے متوڑ راستہ سے گمراہ کر دیا۔ وہ حق صریح سے دور رہا اور
(لوگوں کو بھی) دور کیا۔

قَدْ اخْتَارَ مِنْ جَهْلٍ رِضَاءَ خَلَائِقٍ وَكَانَ رِضَى الْبَارِي أَهَمَّ وَأَوْكَدًا
اس نے نادانی سے مخلوق کی خوشنودی کو ترجیح دی حالانکہ اللہ کی رضا اہم اور زیادہ ضروری تھی۔
وَمَا كَانَ لِي بِبُغْضٍ وَرَبِّي شَاهِدٌ وَفِي اللَّهِ عَادِينَاهُ إِذْ حَالَ مَرَصَدًا
مجھے اس سے کوئی (ذاتی) دشمنی نہ تھی اور میرا رب گواہ ہے۔ اور ہم اللہ کی خاطر ہی اس کے
دشمن ہوئے جب کہ وہ (ہمارے) راستے میں روک بن گیا۔

يَسُبُّ وَمَا أَدْرِي عَلَى مَا يُسُبُّنِي أَيُلْعَنُ مَنْ أَحْيَى صَلاَحًا وَجَدَّدَا
وہ گالیاں دیتا ہے اور میں نہیں جانتا کہ کس بات پر مجھے گالیاں دیتا ہے۔ کیا ایسا آدمی بھی
لعنت کیا جاسکتا ہے جس نے نیکی کو زندہ کیا اور دین کی تجدید کی؟

نَعَمْ نَشْهَدُنَّ أَنَّ ابْنَ مَرْيَمَ مَيِّتٌ أَهَذَا مَقَالٌ يَجْعَلُ الْبِرَّ مُلْحَدًا
ہاں! ہم ضرور گواہی دیتے ہیں کہ ابن مریم مرچکا ہے۔ تو کیا یہ کوئی ایسی بات ہے جو ایک
نیک کو ملحد بنا دے؟

وَهَلْ مِنْ دَلِيلٍ عِنْدَكُمْ تُؤْتِرُونَهَا فَإِنْ كَانَ فَاتُوْنِيْ بِتِلْكَ تَجَلُّدًا
کیا تمہارے پاس (حیاتِ مسیح پر) کوئی ایسے دلائل ہیں جنہیں تم اختیار کر رہے ہو؟ اگر کوئی
ایسی دلیل ہے تو اسے دلیری سے میرے سامنے لاؤ۔

أَنْحُنُ نَحَالِفُ سُبُلَ دِينِ نَبِيِّنَا وَقَدْ ضَلَّ سَعْيًا مَنْ قَلَى دِينَ أَحْمَدًا
کیا ہم اپنے نبی کے دین کی راہوں کے مخالف ہیں؟ حالانکہ وہ اپنی کوشش میں بھٹک گیا جس
نے دین احمد سے دشمنی کی۔

سَيُكْشَفُ سِرُّ صُدُورِنَا وَصُدُورِكُمْ بِيَوْمٍ يُسْوَدُ وَجْهٌ مَنْ كَانَ مُفْسِدًا
جلد ہی ہمارے سینوں اور تمہارے سینوں کا راز کھل جائے گا اس دن کہ جو سیاہ کر دے گا اس
شخص کا چہرہ جو مفسد تھا۔

فَمَنْ كَانَ يَسْعَى الْيَوْمَ فِي الْأَرْضِ مُفْسِدًا فَيُحْرَقُ فِي يَوْمِ النَّشُورِ مُزَوَّدًا
جو شخص آج زمین میں مفسد ہو کر دوڑتا پھرتا ہے پس وہ قیامت کے دن زادِ (فساد) رکھنے کی
وجہ سے جلایا جائے گا۔

أَلَيْسَ تَقَاتُ اللَّهُ فِيكُمْ كَذْرَةً اتَّخَشُونَ لَوْمَةَ حَيْكُمٍ وَمُفْنِدًا
کیا اللہ کا ڈر تم میں ذرہ برابر بھی نہیں؟ کیا تم اپنے قبیلے کی ملامت کرنے والے اور کم عقل سے ڈرتے ہو؟
وَقَدْ كَانَ رَبِّيْ قَدَرَ الْأَمْرِ رَحْمَةً فَحُصَّتْ بِإِذْنِ اللَّهِ ثَوْبًا مُّقَدَّدًا
اور میرے رب نے یہ امر (اپنی) رحمت سے مقدر کر رکھا تھا۔ پس میں نے اللہ کے اذن
سے ٹکڑے ٹکڑے کئے ہوئے کپڑے کو سی دیا ہے۔

رَأَيْتُ تَغِيْظُكُمْ فَلَمْ أَلْ حُجَّةً وَوَطِئْتُ ذَوْقًا أَمْعَزًا مُّتَوَقَّدًا
میں نے تمہارا غصہ دیکھا سو میں نے حجت پوری کرنے میں کوتاہی نہیں کی اور میں نے پتھر پللی
اور بھڑکتی ہوئی زمین کو ذوق و شوق سے پامال کیا۔

وَلَسْتُ بِذِي عِلْمٍ وَلَكِنْ أَعَانَنِي عَلِيمٌ رَأَى مُسْتَهَامًا فَأَيَّدَا
اور میں کوئی ظاہری علم والا نہیں تھا پر مجھے مدد دی ہے خدائے علیم نے۔ اس نے مجھے
سرگردان متلاشی دیکھا تو میری تائید کی۔

وَاللّٰهُ اِنِّيْ صَادِقٌ غَيْرُ مُفْتَرٍ وَاَيْدِنِيْ رَبِّيْ وَمَا ضَاعَنِيْ سُدَى
اور اللہ کی قسم! میں سچا ہوں۔ مفتری نہیں ہوں۔ اور میرے رب نے میری تائید کی اور
مجھے یونہی ضائع نہیں کیا۔

وَمَا قُلْتُ اِلَّا مَا اَمَرْتُ بِوَحْيِهِ وَمَا كَانَ هَجْسٌ بَلْ سَمِعْتُ مُنَادًا
اور میں نے وہی بات کہی جس کا مجھے خدا کی وحی سے حکم دیا گیا اور وہ کوئی ناقابلِ فہم
دھیمی آواز نہ تھی بلکہ میں نے تو ایک پُر شوکت آواز سنی ہے۔

﴿۵۳﴾

اَأَكْتُمُ حَقًّا كَالْمُدَاجِي الْمُخَامِرِ مَخَافَةَ قَوْمٍ لَا يُرِيدُونَ مَرْصَدًا
کیا میں منافق طبع حق پوش کی طرح حق کو چھپاؤں ان لوگوں سے ڈرتے ہوئے جو
(سیدھا) راستہ اختیار کرنا نہیں چاہتے۔

تَعَالَى مَقَامِي فَاخْتَفَى مِنْ عُيُونِهِمْ وَرَبِّي بَرَى هَذَا الْجَنَانَ الْمَجْرَدًا
میرا مقام تو بلند ہے اس لئے ان کی آنکھوں سے مخفی ہو گیا ہے اور میرا پروردگار اس
یکتا دل کو دیکھ رہا ہے۔

وَفِي الدِّينِ اسْرَارٌ وَسُبُلٌ خَفِيَّةٌ يُلَاحِظُهَا مَنْ زَادَهُ اللّٰهُ فِي الْهُدَى
اور دین میں کچھ اسرار اور مخفی راہیں ہیں۔ انہیں وہی دیکھتا ہے جسے اللہ نے
ہدایت میں ترقی دی ہو۔

وَهَذَا عَلَى الْإِسْلَامِ أَذْهَى مَصَائِبٍ يُكْفَرُ مَنْ جَاءَ الْأَنَامَ مُجَدِّدًا
اور یہ اسلام پر شدید ترین مصیبت ہے کہ اُس کی تکفیر کی جاتی ہے جو مخلوق
کے لئے مُجدد ہو کر آیا۔

أَتُكْفَرُ رَجُلًا قَدْ أَنَارَ صَلاَحُهُ وَ مِثْلَكَ جَهْلًا مَا رَأَيْتُ ضَفْنَدًا
کیا تو ایسے آدمی کی تکفیر کرتا ہے جس کی نیکی روشن ہے؟ اور جہالت میں تیرے جیسا
احمق میں نے کوئی نہیں دیکھا۔

أَتُكْفَرُ رَجُلًا أَيَّدَ الدِّينَ حُجَّةً وَ دَفَّأَ رُءُوسَ الصَّائِلِينَ وَ أَرْجَدًا
کیا تو ایسے آدمی کی تکفیر کرتا ہے جس نے دلیل کے ساتھ دین کی تائید کی اور حملہ کرنے
والوں کے سروں کو توڑ دیا اور پھیل ڈالا۔

أَنَحْنُ نَفَرٌ مِنَ الرَّسُولِ وَ دِينِهِ وَ يَبْدُو لَكُمْ آيَاتُنَا الْيَوْمَ أَوْ غَدًا
کیا ہم رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کے دین سے دور بھاگ سکتے ہیں جب کہ تمہارے
لئے آج یا کل ہمارے نشان ظاہر ہو جائیں گے۔

وَ وَاللَّهِ لَوْ لَا حُبُّ وَجْهِ مُحَمَّدٍ لَمَّا كَانَ لِي حَوْلٌ لِأَمْدَحِ أَحْمَدًا
اور خدا کی قسم! اگر مجھے محمدؐ کے چہرے کی محبت نہ ہوتی تو مجھے کوئی طاقت نہ ہوتی کہ احمد
کی مدح کر سکوں۔

فَفِي ذَاكَ آيَاتٌ لِّكُلِّ مُكْذِبٍ حَرِيصٍ عَلَى سَبِّ وَ الْوَالِي كَالْعَدَا
اس میں ہر اس تکذیب کرنے والے کے لئے نشانیاں ہیں جو گالیاں دینے پر حریص اور
دشمنوں کی طرح پیچھے پڑنے والا جھگڑالو ہے۔

وَ كَمِ مِّنْ مَّصَائِبٍ لِلرَّسُولِ أَذُوقَهَا وَ كَمِ مِّنْ تَكَالِيفٍ سَمَّيْتُ تَوَدُّدًا
اور بہت سی مصیبتیں ہیں کہ رسول اللہ کی خاطر میں انہیں چکھ رہا ہوں اور بہت سی تکلیفیں ہیں جو
میں نے محبت کی وجہ سے برداشت کی ہیں۔

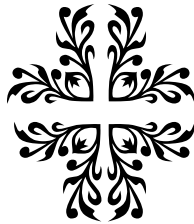
وَعَمَّ يَفُوقُ ظَلَامَ لَيْلٍ مُّظْلِمٍ وَ هَوَلٍ كَأَيْلِ السَّلْحِ يُبْدِي تَهْدُدًا
اور بہت سے غم ہیں جو تاریک رات کی ظلمت سے بھی زیادہ ہیں اور بہت سی دہشتیں ہیں جو
قمری مہینے کی آخری رات کی طرح ڈراؤنی ہیں۔

وَ ضُرِّ كَضْرِبِ الْفَاسِ أَصَلَّتْ سَيْفُهُ وَ خَوْفِ كَأَصْوَاتِ الصَّرَاصِرِ قَدْ بَدَا
اور بہت سے دکھ ہیں جو کلہاڑی کی ضرب کی طرح ہیں اور انہوں نے اپنی تلوار سونت رکھی
ہے اور آندھیوں کی آوازوں کی طرح بہت سے ڈر ہیں جو ظاہر ہوئے۔

فَأَسْأَلُ تِلْكَ الْمَحَنَ مِنْ ذَوْقِ مُهْجَتِي وَ أَسْأَلُ رَبِّي أَنْ يَزِيدَ تَشَدُّدًا
یہ سب مصیبتیں میں اپنے دلی ذوق سے سہ رہا ہوں۔ اور میں اپنے رب سے طالب ہوں کہ وہ
تشدد میں اور زیادتی کرے۔

وَمَوْتِي بِسَبِيلِ الْمُصْطَفَى خَيْرٌ مِّمَّتِي فَإِنْ فُزْتُهَا فَسَأُحْشَرُنُ بِالْمُقْتَدَى
اور مصطفیٰ کی راہ میں میری موت بہترین موت ہے۔ اگر میں اس (موت کے حاصل کرنے) میں
کامیاب ہو جاؤں تو میں ضرور اپنے پیشوا کیساتھ اٹھایا جاؤں گا۔

سَادُخَلُّ مِنْ عَشْقِي بِرَوْضَةِ قَبْرِهِ وَ مَا تَعَلَّمْ هَذَا السَّرِّيَا تَارِكَ الْهُدَى
میں اپنے عشق کی وجہ سے آپ کی قبر کے باغ میں داخل کیا جاؤں گا اور اے
تارکِ ہدایت؟ تو اس راز کو نہیں جانتا۔



القصيدۃ الرابعة

چوتھا قصیدہ

أَلَا أَيُّهَا الْوَأَشِيُّ الْإِمَامُ تَكْذِبُ وَتُكْفِرُ مَنْ هُوَ مُؤْمِنٌ وَتُؤَنَّبُ
اے دروغ گو! تو کب تک تکذیب اور تکفیر کرتا رہے گا اس کی جو مومن ہے اور اسے دھمکی
آ میز ملامت کرتا رہے گا۔

وَ أَلَيْتُ أَنِّي مُسْلِمٌ ثُمَّ تَكْفُرُ فَأَيْنَ الْحَيَا أَنْتَ أَمْرٌ أَوْ عَقْرَبُ
اور میں قسم کھا چکا ہوں کہ میں مسلمان ہوں تو پھر بھی (مجھے) کافر کہتا ہے۔ حیا کہاں گئی؟ تو آدمی
ہے یا بچھو۔

أَلَا إِنِّي تَبَرُّوْ أَنْتَ مُذْهَبٌ أَلَا إِنِّي أَسَدٌ وَأَنْكَ تَعْلَبُ
سن لے! کہ میں تو خالص سونا ہوں اور تجھ پر سونے کا مائع کیا گیا ہے۔ سن لے! کہ میں تو شیر ہوں
اور تو یقیناً لومڑی ہے۔

أَلَا إِنِّي فِي كُلِّ حَرْبٍ غَالِبٌ فَكَيْدِنِي بِمَا زَوَّرْتَ وَالْحَقُّ يَغْلِبُ
سن لے! کہ یقیناً میں ہر لڑائی میں غلبہ پانے والا ہوں سو تو اپنے جھوٹ کے ساتھ میرے متعلق
تدبیر کرتا رہ اور (یاد رکھ کہ) حق ہی غالب ہوگا۔

وَبَشَّرَنِي رَبِّي وَقَالَ مُبَشِّرًا سَتَعْرِفُ يَوْمَ الْعِيدِ وَالْعِيدُ أَقْرَبُ
اور میرے رب نے مجھے بشارت دی ہے اور بشارت دیتے ہوئے کہا ہے۔ تو عید کے دن کو جان
لے گا اس حال میں کہ (مسلمانوں کی عام) عید (اسکے) قریب تر ہوگی۔

وَنَعَمَنِي رَبِّي فَكَيْفَ أَرُدُّهُ وَ هَذَا عَطَاءُ اللَّهِ وَالْخَلْقُ يَعْجَبُ
اور خدا نے مجھ پر انعام کیا ہے تو میں اسے کیسے رد کر دوں۔ اور یہ تو اللہ کی عطا ہے اور
لوگ (اس پر) تعجب کر رہے ہیں۔

وَسَوْفَ تَرَىٰ أَنِّي صَدُوقٌ مُّوَيَّدٌ وَ لَسْتُ بِفَضْلِ اللَّهِ مَا أَنْتَ تَحْسَبُ
اور تو جلد دیکھ لے گا کہ یقیناً میں سچا (اور) تائید یافتہ ہوں۔ اور خدا کے فضل سے میں
ایسا نہیں جیسا کہ تو خیال کر رہا ہے۔

وَ يَبْدِي لَكَ الرَّحْمَانُ أَمْرِي فَيَنْجِلِي أَ هَذَا ظَلَامٌ أَوْ مِنَ اللَّهِ كَوِّكِبُ
اور خدا تجھ پر میرا معاملہ کھول دے گا تو ظاہر ہو جائے گا کہ یہ تاریکی ہے یا اللہ کی طرف
سے روشن ستارہ ہے۔

يَرَى اللَّهُ مَا هُوَ مُحْتَفِي فِي قُلُوبِنَا فَيَفْضُحُ مَنْ هُوَ كَاذِبٌ وَيُكْذِبُ
اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ ہمارے دلوں میں مخفی ہے۔ پس رسوا ہوگا وہ جو جھوٹا ہے
اور تکذیب کر رہا ہے۔

وَيَعْلَمُ رَبِّي مَنْ هُوَ الشَّرُّ مَنْزِلًا وَ مَنْ هُوَ عِنْدَ اللَّهِ بِرٌّ مُّقْرَبٌ
اور میرا رب جانتا ہے کہ مرتبہ میں کون بدترین ہے اور کون خدا کے نزدیک نیک اور مقرب ہے۔
الام تَرَىٰ زُورًا كَصِدْقٍ مُمَحَّضٍ وَ تَسْتَجِلِبُ الْحَمْفَىٰ إِلَيْهِ وَ تَجْدِبُ
تو کب تک اپنے جھوٹ کو خالص سچائی کی طرح خیال کرتا رہے گا اور احمقوں کو اس کی طرف
لانا چاہے گا اور (انہیں اس کی طرف) کھینچے گا۔

وَ قَاسَمْتَهُمْ أَنَّ الْفِتَاوَىٰ صَحِيحَةٌ وَ عَلَيْكَ وَزْرُ الْكُذْبِ إِنْ كُنْتَ تَكْذِبُ
اور تو نے ان سے قسم کھائی کہ وہ فتوے صحیح ہیں حالانکہ اگر تو جھوٹ بول رہا ہے تو
جھوٹ کا وبال تجھ پر پڑے گا۔

وَهَلْ لَكَ مِنْ عِلْمٍ وَنَصٍ مُحْكَمٍ عَلَى كُفْرِنَا أَوْ تَخْرِصَنَ وَتَتَّعِبُ
اور کیا تیرے پاس کوئی علم حقیقی اور پختہ نص ہمارے کفر پر موجود ہے یا تو ضرور اٹکل سے کام
لے رہا ہے اور فساد کر رہا ہے۔

كَمْ مِثْلِكَ أُمَّمٌ قَدْ أَبِيدُوا بِذُنُوبِهِمْ فَحَسَّسَنَ مِنْ نَبَاهِهِمْ مَا أُعْقِبُوا
تیرے جیسی کئی قومیں اپنے گناہ کی وجہ سے ہلاک کی گئیں ہیں۔ تو ان کی خبروں سے پتہ لگا
کہ وہ کیسا عذاب دیئے گئے۔

أَتُعْدِفُ فِي حَرْبِي قِنَاعًا دُونَنَا وَتَتْرُكُ مَا أَمَمْتَ جُبْنَا وَتَهْرُبُ
کیا تو مجھ سے لڑنے میں میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیتا ہے اور تو چھوڑ دیتا ہے بزدلی
سے اس امر کو جس کا تو نے قصد کیا (یعنی مباہلہ و مناظرہ) اور بھاگ جاتا ہے۔

وَمَا الْبَحْثُ إِلَّا مَا عَلِمْتَ وَذُقْتَهُ وَتَلْكَ وَهَادِلًا لِمَنَا يَا تُقُوبُ
اور بحث تو وہی ہے جسے تو جانتا ہے اور چکھ چکا ہے اور یہ تو موتوں کے گڑھے ہیں جو تو کھود رہا ہے۔
وَمَا فِي يَدَيْكَ بَعْغِيرٍ فَلَسِ مُذْهَبٌ تُضِلُّ أُمِيمًا بِالسَّرَابِ وَتَخْلُبُ
اور تیرے ہاتھوں میں ملمع شدہ پیسوں کے سوا کچھ نہیں۔ تو نام نہاد لیڈر بن کر ایک سراب کے
ذریعہ لوگوں کو گمراہ کرتا اور دھوکہ دیتا ہے۔

وَشَاهَدْتُ أَنَّكَ لَسْتَ أَهْلَ مَعَارِفٍ وَتَلْهُوُ وَتَهْدِي كَالسُّكَارَى وَتَلْعَبُ
اور میں دیکھ چکا ہوں کہ تو صاحبِ معرفت نہیں ہے اور لہو و لعب میں مبتلا اور نشہ والوں کی
طرح بکواس کر رہا ہے۔

مَتَى نُبْدِ أَخْلَاقًا فَنُبْدِ ذَمِيمَةً وَتَتْرُكُ مَا هُوَ مُسْتَطَابٌ وَ أَطِيبُ
جب ہم اخلاق ظاہر کرتے ہیں تو تو بد خلقی ظاہر کرتا ہے اور چھوڑ دیتا ہے اس شے کو جو
پاک اور ستھری ہے۔

وَعَادَيْتِي وَطَوَيْتَ كَشْحًا عَلَى الْأَذَى وَرَمَيْتَ حِقْدًا كَلَّمَا كُنْتَ تَجْعَبُ
اور تو نے مجھ سے عداوت کی اور دکھ دینے پر مستعد ہو گیا اور تو کینے سے پھینک چکا ہے وہ
سب تیر جو تُو ترکش میں رکھتا تھا۔

وَ كُنْتَ تَقُولُ سَاعَ غَلْبِنَ بِحُجَّتِي وَ مَا كُنْتَ تَدْرِي أَنَّكَ الْيَوْمَ تُغْلَبُ
اور تو کہتا تھا کہ میں حجت سے ضرور غالب آ جاؤں گا اور تو نہیں جانتا تھا کہ آج تُو مغلوب ہوگا۔
وَلَسْتُ بِعَادٍ مُسْرِفٍ بَلْ إِنِّي عَرُوفٌ عَلَى إِيْدَائِكُمْ أَتَحَبُّ
اور میں حد سے گزرنے والا مسرف نہیں ہوں۔ بہت نیک سلوک کرنے والا ہوں۔
تمہارے دکھ دینے پر بھی محبت رکھتا ہوں۔

وَ إِنِّي أَمَامَ اللَّهِ فِي كُلِّ سَاعَةٍ وَ يَنْظُرُ رَبِّي كُلَّمَا هُوَ أَكْسَبُ
اور میں ہر گھڑی خدا کے سامنے ہوں اور جو کچھ میں کر رہا ہوں میرا رب اسے دیکھ رہا ہے۔
فَإِنْ كُنْتَ عَادِيَتِ الْحَبِيبِ تَدِينُنَا فَتُكْرِمُ عِنْدَ مَلِيكِنَا وَ تُقَرِّبُ
اگر تو دیا ننداری سے خبیث (چیز) سے عداوت رکھ رہا ہے تو تُو ہمارے مالک کے
سامنے عزت پائے گا اور مقرب ہوگا۔

وَ إِنْ كُنْتَ قَدْ جَاوَزْتَ حَدَّ تَوَرُّعٍ وَ قَفَوْتَ مَالِمَ تَعْلَمَنَّ فَتُغْتَبُ
اور اگر تو ایسا ہے کہ پرہیزگاری کی حد سے تجاوز کر چکا ہے اور تو اس چیز کے پیچھے پڑ گیا ہے
جسے تو نہیں جانتا۔ تو تُو مغتوب ہوگا۔

فَسَوْفَ تَرَى فِي هَذِهِ ضَرْبَ ذَلَّةٍ وَ يَوْمَ نَكَالِ اللَّهُ أَخْزَى وَ أَعْطَبُ
تو جلد اسی دنیا میں ذلت کی مار دیکھ لے گا اور اللہ کے عذاب کا دن تو بہت رسوا کرنے
والا اور بہت ہی مہلک ہے۔

وَ مَنْ كَانَ لِأَعْنِ مُؤْمِنٍ مُتَعَمِّدًا فَعَلَيْهِ ذَلَّةٌ لَعْنَةٌ لَا تَنْكَبُ
اور جو شخص مومن کو عمداً لعنت کرنے والا ہو۔ پس اس پر لعنت کی ذلت پڑے گی جو نہیں ہٹے گی۔

أَتَأْمُرُ بِالتَّقْوَىٰ وَتَفْعَلُ ضِدَّهُ وَتَنْكُثُ عَهْدًا بَعْدَ عَهْدٍ وَتَهْرُبُ
کیا تو تقویٰ کا حکم دیتا ہے اور خود تو اس کے مخالف عمل کرتا ہے اور عہد کرنے کے بعد عہد کو
توڑ دیتا ہے اور بھاگ جاتا ہے۔

وَلَيْ لَكَ فِي أَعْشَارِ قَلْبِي لَوْعَةٌ فَكَفِّرْ وَكَذِّبْ إِنِّي لَسْتُ أَغْضَبُ
اور میرا حال تو یہ ہے کہ میرے دل کے گوشوں میں تیری محبت کی جلن رچی ہوئی ہے پس تو تکفیر کر
اور تکذیب کرتا رہ۔ یقیناً میں غضب میں نہیں آؤں گا۔

أَلَا أَيُّهَا الشَّيْخُ اتَّقِ اللَّهَ الَّذِي يَهْدُ عَمَارَاتِ الْهَوَىٰ وَيُخَرِّبُ
سن اے شیخ! اس اللہ سے ڈر جو حرص و ہوا کی عمارتوں کو ڈھادیتا اور ویران کر دیتا ہے۔
إِذَا مَا تَوَقَّدَ قَهْرُهُ يُهْلِكُ الْوَرَىٰ فَمَا حِيصَ مِنْ ابْنِ حَسَامٍ يَعْضِبُ
جب اس کا قہر بھڑکتا ہے تو مخلوق کو ہلاک کر دیتا ہے پس نہیں بچایا گیا اس سے کوئی تیز
دھار تلو اور کا دھنی بھی۔

أَتَعْوِي كَمَثَلِ الذِّبِّ وَاللَّهِ إِنِّي أَرَاكَ كَأَنَّكَ أَرَنْبٌ أَوْ ثَعْلَبٌ
کیا تو بھیڑیے کی طرح آواز نکالتا ہے۔ بخدا میں تجھ کو پاتا ہوں گویا کہ تو خرگوش ہے یا لومڑی۔
وَمَا إِنْ أَرَىٰ فِي خَيْطِ كَبْدِكَ قُوَّةً وَيُصْلِحُ رَبِّي مَا تَهْدُ وَتَشْغِبُ
اور میں تیرے جگر کے عصبے میں کوئی قوت نہیں پاتا اور میرا رب درست کر دے گا اس عمارت کو
جسے تو گرانا چاہتا ہے اور پھر اشتعال پیدا کرتا ہے۔

أَلَمْ تَعْرِفَنَّ رُؤْيَايَ كَيْفَ تَحَقَّقْتُ وَاصْدُقْ رُؤْيَا مُؤْمِنٍ لَا يُكَذِّبُ
کیا تو نے نہیں جانا کہ میری خواب کیسی سچی ہوئی اور جس کی خوابیں سچی ہوں وہ مومن ہوتا ہے
(اور) جھٹلایا نہیں جاسکتا۔

وَيَا تَيْكَ مِنْ آثَارِ صِدْقِي بِكَثْرَةٍ فَلْيَرْقُبْنِ أَوْقَاتَهَا الْمُتَرَقِّبُ
اور میری سچائی کے آثار کثرت سے تیرے پاس آئیں گے پس چاہیے کہ انتظار کرنے والا
ضرور اس کے وقتوں کا انتظار کرے۔

فَإِنْ كُنْتُ كَذَابًا فَانْتِ مُنَعَمٌ وَإِنْ كُنْتُ صِدِّيقًا فَسَوْفَ تُعَذَّبُ
 سواگر میں کذاب ہوں تو تو انعام پائے گا اور اگر میں سچا ہوں تو تو ضرور عذاب دیا جائے گا۔
 أَتُكْفِرُنِي فِي أَمْرِ عَيْسَى تَجَاسُرًا وَكَذَّبْتَنِي خِطَاءً وَ لَسْتُ تُصَوِّبُ
 کیا تو عیسیٰ کے معاملہ میں جسارت سے میری تکفیر کرتا ہے۔ اور تو نے غلطی سے میری تکذیب
 کی ہے اور تو درست راہ پر نہیں۔

تُوَفِّي عَيْسَى هَكَذَا قَالَ رَبُّنَا صَرِيحًا فَصَدَّقْنَا وَلَا نَتَرَيُّبُ
 عیسیٰ تو وفات پا گیا ہے۔ اسی طرح ہمارے رب نے صراحت سے کہا ہے سو ہم اس کی تصدیق
 کرتے ہیں اور شک نہیں کرتے۔

وَ كَيْفَ نَكْذِبُ آيَةً هِيَ قَوْلُهُ وَ تَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ أَهْمٌ وَ أَوْجَبُ
 اور کیسے جھٹلا سکتے ہیں ہم اس آیت کو جو خدائی قول ہے اور خدا کی باتوں کی تصدیق تو بہت
 ہی ضروری اور بہت ہی واجب ہے۔

نَهَى خَالِقِي أَنْ نُحْيِيَنَّ ابْنَ مَرْيَمَ وَ تِلْكَ الَّتِي كَفَرْتَ مِنْهَا وَ تَنْصَبُ
 میرے خالق نے منع کر دیا ہے کہ ہم ابن مریم کو زندہ قرار دیں۔ یہی وہ مسئلہ ہے جس کی وجہ
 سے تو نے تکفیر کی ہے اور تو یونہی مشقت اٹھا رہا ہے۔

وَ لَمْ يَبْقَ لِي فِي مَوْتِهِ رِيحٌ رِيْبَةٌ لِمَا أَلْهَمَنِي مَلِكٌ صَدُوقٌ مُتَوِّبٌ
 اور میرے لئے تو اس کی موت میں شک کی بوتل باقی نہیں رہی اس وجہ سے کہ مجھے الہام کیا
 ہے سچے بادشاہ نے جو متوجہ ہونے والا ہے۔

أَقُولُ وَ لَا أَخْشَى فَإِنِّي مِثْلُهُ وَ لَوْ عِنْدَ هَذَا الْقَوْلِ بِالسَّيْفِ أُضْرَبُ
 میں کہتا ہوں اور ڈرتا نہیں کہ بے شک میں اس کا مثل ہوں خواہ یہ بات کہنے پر مجھے
 تلوار سے بھی مار دیا جائے۔

وَاللّٰهُ اِنِّىْ جِئْتُ حِيْنَ مَجِيَّتِهِ وَهُوَ فَارِسٌ حَقًّا وَاِنِّىْ مُحَقَّبٌ
اور خدا کی قسم! میں آیا ہوں اس کی آمد کے وقت پر۔ سوار تو وہ یقیناً ہے لیکن میں اسے اپنے
پیچھے سوار کر کے لایا ہوں۔

وَقَدْ جَاءَ فِى الْقُرْآنِ ذِكْرٌ وَفَاتِهِ وَ مَا جَاءَ فِيهِ هُوَ الَّذِى هُوَ اَصْوَبُ
اور قرآن میں اس کی وفات کا ذکر آچکا ہے اور جو کچھ اس میں آیا ہے وہی زیادہ صحیح ہے۔
وَلَوْ كَانَ فِى الْقُرْآنِ اَمْرٌ خِلَافَهُ لَأَثَرْتُهُ دِيْنًا وَّلَا اَتَجَنَّبُ
اور اگر قرآن میں اس کے برخلاف کوئی امر ہوتا تو میں دین کے طور پر اسے ہی
اختیار کرتا اور اجتناب نہ کرتا۔

وَلَكِنْ كِتَابُ اللّٰهِ يَشْهَدُ اَنَّهُ تَنَاوَلَ مِنْ كَاسِ الْمَنَايَا فَتَعَجَبُ
لیکن اللہ کی کتاب یہ گواہی دیتی ہے کہ یقیناً وہ موتوں کا پیالہ پی چکا ہے۔ پھر بھی تو
حیران ہو رہا ہے۔

اَمِنْ غَيْرِ مَنْبَعٍ هَدِيَّتِهِ نَطْلُبُ الْهُدٰى وَ كُلُّ مِّنَ الْفُرْقَانِ يُعْطٰى وَيُوْهَبُ
کیا ہم اس کی ہدایت کے چشمے کے سوا ہدایت طلب کریں حالانکہ ہر ایک شخص کو (ہدایت)
قرآن کریم سے ہی دی اور بخشی جاتی ہے۔

فَنُوْمِنُ بِاللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَكُتِبَ عَلَيْهِ فَاَيْنَ بِحَقِّدِكَ يَا مُكْفِرًا تَذَهَبُ
پس ہم خدائے کریم اور اس کی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں۔ پس اے مکفر! تو اپنے کینے
کے ساتھ کدھر جا رہا ہے؟

وَيَعْلَمُ رَبِّىْ كُلَّمَا فِى عَيْتِىْ عَلِيْمٌ فَلَا يَخْفٰى عَلَيْهِ مُغِيْبٌ
اور میرا رب جانتا ہے جو کچھ میرے صندوق سینہ میں ہے۔ وہ بہت جاننے والا ہے۔
سوا اس پر کوئی امر غیب مخفی نہیں۔

وَهَذَا هُدَى اللَّهِ الَّذِي هُوَ رَبُّنَا فَإِنْ كُنْتَ تَرَعْبُ عَنْ هُدَى لَا تَرَعْبُ
اور یہ اس اللہ کی ہدایت ہے جو ہمارا رب ہے سو اگر تو ہدایت سے اعراض کرتا ہے تو
ہم تو اعراض نہیں کریں گے۔

وَإِنْ سَرَاجِي قَوْلُهُ وَكِتَابُهُ فَإِنْ أَعَصِهِ فَسَنَاهُ مِنْ أَيْنَ أَطْلُبُ
اور میرا چراغ تو اس کا فرمودہ اور اس کی کتاب ہے اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو اس
کی روشنی کہاں سے طلب کروں۔

وَإِنَّ كِتَابَ اللَّهِ بِحُرِّ مَعَارِفٍ وَنَجِدَنَّ فِيهِ عُيُونَ مَا نَسْتَعْدِبُ
اور بے شک اللہ کی کتاب تو معارف کا سمندر ہے اور ہم اس میں ضرور ایسے چشمے پاتے
ہیں جنہیں ہم شیریں پاتے ہیں۔

وَكَم مِّنْ نَّكَاتٍ مِّثْلَ غَيْدٍ تَمْتَعَتْ بِهَا مُهَجَّتِي مِنْ هُدَى رَبِّي فَجَرَّبُوا
اور بہت سے نکتے نازک اندام دلرباؤں کی طرح ہیں کہ ان سے میری جان اپنے رب کی
رہنمائی سے لطف اندوز ہوئی۔ پس تم بھی تجربہ کرو۔

﴿۵۷﴾

إِذَا مَا نَظَرْتُ إِلَى ضِيَاءِ جَمَالِهِ فَإِذَا الْجَمَالَ عَلَى سَنَا الْبَرْقِ يَغْلِبُ
جب میں نے اس کے جمال کی روشنی کو دیکھا تو ناگاہ اس کا حسن بجلی کی روشنی پر بھی غالب آ رہا تھا۔
رَأَيْتُ بِنُورِ نُورِهِ فَتَبَيَّنَتْ عَلَيَّ حَقَائِقُهُ فَفِيهَا أَقْلَبُ
میں نے نور (بصیرت) کے ذریعہ قرآن کا نور دیکھا تو ظاہر ہو گئے مجھ پر اس کے
حقائق اور انہی پر میں غور کرتا رہتا ہوں۔

يَصُدُّ عَنِ الطُّغْوَى وَيَهْدِي إِلَى النَّقَى خَفِيرٌ إِلَى طَرِقِ السَّلَامَةِ يَجْلِبُ
وہ سرکشی سے روکتا ہے اور تقویٰ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ وہ پناہ دینے والا ہے
(اور) سلامتی کی راہوں کی طرف کھینچتا ہے۔

يَجْرُ إِلَى الْعُلْيَا وَجَاءَ مِنَ الْعُلَى كَمَا هُوَ أَمْرٌ ظَاهِرٌ لَيْسَ يُحْجَبُ
وہ بلندی کی طرف کھینچتا ہے اور بلندی سے آیا ہے جیسا کہ یہ بات ظاہر ہے پردہ میں نہیں۔
وَسِرٌّ لَطِيفٌ فِي هُدَاةٍ وَنُكْتَةٌ كَنَجْمٍ بَعِيدٍ نُورُهَا تَتَغَيَّبُ
وہ اپنی ہدایت میں ایک لطیف بھید اور ایک نکتہ ہے دور کے ستارے کی طرح جس
کا نور چھپا رہتا ہے۔

وَمَنْ يَأْتِهِ يُقْبَلُ وَمَنْ يَهْدَ قَلْبُهُ إِلَى مَا أَمِنَ الْفُرْقَانِ لَا يَتَذَدُّبُ
اور جو اس کے پاس آتا ہے قبول کیا جاتا ہے اور جس کے دل کی رہنمائی کی جائے وہ
فرقان کی امن گاہ کی طرف (آنے میں) مذذب نہیں ہوتا۔

يُضِيءُ الْقُلُوبَ وَيُدْفَعَنَّ ظَلَامَهَا وَيَشْفِي الصُّدُورَ سَوَادَهُ وَيَهْدِبُ
وہ دلوں کو روشن کرتا اور ان کی تاریکیوں کو دور کرتا ہے اور اس کی تحریر سینوں کو شفا
دیتی ہے اور مہذب کرتی ہے۔

فَقُلْتُ لَهُ لَمَّا سَرِبْتُ زُلَالَهُ فِدَى لَكَ رُوحِي أَنْتَ عَيْنِي وَمَشْرَبِي
پس میں نے قرآن سے کہا جب میں نے اس کا شیریں اور صاف پانی پیا۔ تجھ پر میری جان
قربان ہو کہ تو میرا چشمہ اور گھاٹ ہے۔

وَكَمْ مِنْ عَمِيْنٍ قَدْ كَشَفَتْ غِطَاءَهُمْ وَنَجَّيْتَهُمْ عَمَّا يُعْفَى وَيَشْغَبُ
اور بہت سے اندھے ہیں جن کا پردہ تو نے ہٹا دیا۔ اور انہیں اس چیز سے تو نے نجات
دی جو مٹا دیتی ہے اور فتنہ اٹھاتی ہے۔

أَلَا رَبُّ حَصْمٍ خَاصٍّ فِيهِ عَدَاوَةٌ فَأَلْهَاهُ عَنْ حَوْضِ سَنَاةِ الْمُؤَنَّبِ
سنو! بہت سے دشمن ہیں جنہوں نے عداوت سے اس میں نازیبا بحث کی۔ برائی سے
نفرت دلانے والی اس کی روشنی نے انہیں نازیبا بحث سے ہٹا دیا۔

وَإِنْ يَفْتَحَنَّ عَيْنَيْكَ وَهَابُ الْهُدَى فَكَأَنَّ تَرَايَ مِنْ سِرِّهِ لَكَ مُعْجَبٌ
اور ہدایت کا عطا کرنے والا اگر تیری دونوں آنکھوں کو کھول دے تو تو اس کے کس قدر بھید دیکھے گا
جو تیرے لئے عجیب ہونگے۔

وَإِنِّي لَعَقْلٍ النَّاسِ نُورٌ كُنُورِهِ وَإِنَّ النُّهْيَ بَيَانِهِ يَتَهَدَّبُ
لوگوں کی عقل میں اس جیسا نور کہاں ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ عقلیں تو اس کے بیان سے ہی
سنورتی ہیں۔

وَوَاللَّهِ يَجْرِي تَحْتَهُ نَهْرُ الْهُدَى وَمَنْ أَكْثَرَ الْأَمْعَانِ فِيهِ فَيَشْرَبُ
اور خدا کی قسم! اس کے نیچے تو ہدایت کی نہر بہتی ہے اور جو اس کی گہرائی میں بار بار
جائے وہ (اس سے) پئے گا۔

وَمَنْ يُمَعِنِ الْأَنْظَارَ فِي الْفَاطِمِ فَالِي سَنَاهُ التَّامِ يَصُبُّ وَيُسْحَبُ
اور جو اس کے الفاظ میں گہری نگاہیں ڈالے گا تو وہ اس کی کامل روشنی کی طرف مائل ہو
گا اور کھینچا جائے گا۔

وَمَنْ يَطْلُبِ الْخَيْرَاتِ فِيهِ يَنَلْنَهُ وَيَرَى الْيَقِينَ التَّامَ وَالشُّكَّ يَهْرُبُ
جو اس (قرآن) میں نیک باتوں کا طالب ہو وہ اس کو مل جائیں گی اور وہ پورا یقین پالے گا
اس حال میں کہ شک بھاگ جائے گا۔

وَمَنْ يَطْلُبُنْ سُبُلَ الْهُدَى فِي غَيْرِهِ يَكُنْ سَعِيَهُ لَعْنًا عَلَيْهِ فَيُعْطَبُ
اور جو اس کے غیر میں ہدایت کی راہیں تلاش کرے گا۔ اس کی کوشش اس پر لعنت بن
جائے گی اور وہ ہلاک کیا جائیگا۔

وَمَنْ يَعْصِ فُرْقَانًا كَرِيمًا فَإِنَّهُ يُطْعِمُ السَّعِيرَ وَفِي الْجَحِيمِ يُقَلَّبُ
اور جو قرآن کریم کی نافرمانی کرے تو وہ جہنم کی راہ پر چلتا ہے اور جہنم میں ہی پلٹ دیا جائے گا۔

وَمَا الْعَقْلُ إِلَّا خَبِطُ عَشَوَاءَ مَا يُصَبُّ يَجِدُهُ وَمَا يُخْطِي فَيَهْدِي وَيَلْغَبُ
اور عقل تو صرف کم نظر والی اونٹنی کی طرح ٹلک ٹوئے کھاتی ہے۔ جس میں وہ درست ہو اسے پا
لیتی ہے اور جس میں وہ غلطی کرتی ہے تو وہ بکتی اور تھکتی رہتی ہے۔

وَمَهْمَا تَكُنْ مِنْ عَيْنِ مَاءٍ بَارِدٍ تَرَاهُ حَيْثُ شَاءَ عَيْنٌ صَادٍ فَيَشْرَبُ
اور جہاں کہیں ٹھنڈے پانی کا چشمہ موجود ہو اس کو جلدی سے پیاسے کی آنکھ پالیتی ہے پس
وہ پی لیتا ہے۔

وَقَدْ جِئْتُ بِالْمَاءِ الْمَعِينِ وَعَذِبِهِ فَأَيْنَ النُّهَى لَا تَشْرَبُنَّ وَتَشْرَبُ
اور میں تو خالص اور میٹھا پانی لایا ہوں پس عقلیں کہاں گئیں کہ تو پیتا نہیں اور موردِ
ملامت ہو رہا ہے۔

وَسَوْفَ يُرِيكَ اللَّهُ نُورَ تَطْهَرِي وَيُرِيكَ مَنْ مَنَّا صَدُوقٌ وَطَيْبٌ
اور جلد ہی خدا تجھے میری طہارت کا نور دکھا دے گا کہ کون ہم میں سے بہت سچا اور پاک ہے۔
خَفِ اللَّهُ عِنْدَ الطَّعْنِ فِي أَوْلِيَائِهِ أَوْلِيكَ قَوْمٌ مِّنْ قَلَاهُمْ فَيُشْجَبُ
اس کے اولیاء پر طعن کرتے وقت اللہ سے ڈر۔ یہ وہ لوگ ہیں جس نے ان سے دشمنی کی تو وہ
ہلاک کیا جائے گا۔

تَعَالَ وَتُبْ مِمَّا صَنَعْتَ فَإِنِّي أَصَانِعُ مَنْ يَتَلَقَّ حُبًّا وَاصْحَبُ
تو آ اور توبہ کر اس سے جو کچھ تو نے کیا ہے کیونکہ میں تو اس سے نیکی کرتا ہوں جو محبت سے پیش
آئے اور اس کا دوست بن جاتا ہوں۔

وَلَسْتُ مُدْعِشِرَ مَنْ جَفَا بَلْ إِنِّي عَرُوفٌ عَلَى إِيْدَائِكُمْ أَتَحَبُّ
اور نہیں ہوں میں پامال کرنے والا اس کو جس نے ظلم کیا بلکہ یقیناً میں تو بہت نیکی کرنے والا ہوں
اور تمہارے ایذا دینے پر بھی محبت رکھتا ہوں۔

وَفِي السَّلَامِ وَالْإِسْلَامِ إِنِّي سَابِقٌ وَإِذَا تَرَامَيْتُمْ فَسَهْمِي مُثَقَّبٌ
 صلح اور سلامتی میں یقیناً میں پہل کرنے والا ہوں اور جب تم تیر چلاؤ تو میرا تیر
 چھید دینے والا ہے۔

وَإِذَا تَصَارَبْتُمْ فَسَيْفِي قَاطِعٌ وَإِذَا تَطَاعَنْتُمْ فَرُمْحِي مُدْرَبٌ
 اور جب تم شمشیر زنی کرو تو میری تلوار قاطع ہے اور جب تم نیزہ زنی کرو تو میرا نیزہ بھی تیز ہے۔
 وَإِنَّ الْمُمُزَّوِرَ لَا يُنَجِّيه مَكْرُهُ وَإِنْ يَخْفَ فِى غَارٍ عَمِيقٍ فَيُتَّعَبُ
 مگا رکواس کا مکر بچا نہیں سکتا اور اگر چہ وہ گہرے غار میں بھی مخفی ہو جائے تو بھی وہ
 ہلاک کیا جائے گا۔

تَذَكَّرْ نَصِيحَةَ غَزَنَوِيِّ صَالِحٍ وَعَلَيْكَ سُبُلُ الرَّفْقِ وَالرِّفْقِ أَعْدَبُ
 صالح غزنوی (مولوی عبداللہ صاحب) کی نصیحت کو یاد کرو اور نرمی کی راہوں کو لازم
 پکڑو اور نرمی ہی بہت شیریں ہوتی ہے۔

وَ كَم مِّنْ أُمُورٍ الْحَقِّ قَلْبَتْ جُرْأَةً فَسَوْفَ تَرَى يَوْمًا إِلَى مَا تُقَلَّبُ
 اور بہت سی سچی باتوں کو تو نے جرأت سے الٹ پلٹ کیا سو ضرور تو ایک دن دیکھ لے گا
 کہ تو کس چیز کی طرف پلٹا یا جا رہا ہے۔

وَإِنْ كُنْتَ ذِي عِلْمٍ فَارِنِي كَمَالَهُ وَمَا يَنْفَعُنْ بَعْدَ الْغَزَاةِ تَصِيبُ
 اور اگر تو صاحب علم ہے تو مجھے تو اس کا کمال دکھا اور لڑائی کے بعد ہتھیاروں کا درست
 کرنا کوئی نفع نہیں دے گا۔

وَإِنِّي عَلَى عِلْمٍ وَزِدْتُ بِصِيرَةً مِّنَ اللَّهِ فِي أَمْرِي وَأَنْتَ مُكَدِّبٌ
 اور میں علم پر قائم ہوں اور اپنے معاملہ میں اللہ کی طرف سے بصیرت میں بڑھ گیا
 ہوں اور تو تکذیب کر رہا ہے۔

خَفِ اللّٰهَ حَزْمًا يَا ابْنَ مَرْءٍ اَحَبِّىْ فَدَعْ مَا يَلَا زِمُهُ عَدُوُّ مُخَيَّبٍ
از راہِ نادانیِ اللہ سے ڈر۔ اے اس شخص کے بیٹے! جو مجھ سے پیار کرتا تھا اور چھوڑ دے
اس بات کو جس کو نامراد دشمن اختیار کرتا ہے۔

وَمَا يَمْنَعُنْكَ مِنْ رُجُوعٍ وَتَوْبَةٍ اَلَيْتَ جَهْلًا حِلْفَةً فَشُرِبْ
اور کون سی چیز تجھے رجوع اور توبہ سے روک رہی ہے؟ آیا تو نے نادانی سے قسم کھا رکھی ہے
(اگر ایسا ہے تو) تُو ملامت کیا جائے گا۔

وَ اِنْ كُنْتَ ذَا عُسْرِ وَ ضَمْرٍ مُّعِيْلًا فَ اِنْ شَاءَ رَبِّىْ تُرْزَقَنَّ فَتُحْطَبُ
اور اگر تو تنگدست اور لاغر عیال دار ہے تو اگر میرا رب چاہے تو تجھے رزق دے اور
تو سیر ہو جائے گا۔

وَ وَاللّٰهِ اِنَّ شِقَاكَ هَيِّجَ لِىْ الْبُكََا لَدَى عَيْنِ اِحْيَاءِ تَمُوْتُ وَ تُتْعَبُ
اور خدا کی قسم! تیری شقاوت نے مجھ میں آہ و بُکا کا جوش پیدا کر دیا ہے۔ تُو زندگی دینے
والے چشمے کے پاس مر رہا اور ہلاک ہو رہا ہے۔

اَلَا تَعْرِفَنَّ قِصَصَ الْاَلْدِيْنَ تَمَرَّدُوْا فَمَا لَكَ تَدْرِى سَمَّ ذَنْبٍ وَ تُدْنِبُ
کیا تو ان لوگوں کے واقعات نہیں جانتا جنہوں نے سرکشی اختیار کی۔ پس تجھے کیا ہو گیا ہے
کہ تو گناہ کے زہر کو تو جانتا ہے اور پھر گناہ کرتا ہے۔

اَتُدَامُ بَيْنَ الْاَقْرَبِيْنَ كَبَا طِرٍ وَ اِنَّ غَدَاةَ الْبِيْنِ اُدْنَى وَ اَقْرَبُ
کیا تو ہمیشہ اپنے قریبوں میں اترانے والے کی طرح ہی بنا رہے گا حالانکہ جدائی کی صبح
بہت نزدیک اور بہت ہی قریب ہے۔

وَ مِثْلَكَ جَافٍ قَدْ خَلَا وَ مُكْذِبٍ فَاَبَادَهُمْ رَبُّ قَدِيْرٌ مُّعَذِّبُ
اور تیرے جیسے بہت سے ظالم گزر چکے ہیں اور مکذب بھی۔ سو ہلاک کر دیا ان کو ربِ قدیر
عذاب دینے والے نے۔

﴿۵۹﴾

سَيَسْلُبُ مِنْكَ الضُّعْفُ وَالشَّيْبُ قُوَّةً وَمَا إِنَّ أَرَاىَ عُنْكَ الْغَوَايَةَ تُسَلَّبُ
عنقریب تجھ سے ضعف اور بڑھا پا قوت چھین لے گا اور میں نہیں سمجھتا کہ
گمراہی تجھ سے چھینی جائے گی۔

فَاكْفُرْ وَكَذِّبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ دَائِمًا وَإِنِّي بِفَضْلِ اللَّهِ رَجُلٌ مُّهَذَّبٌ
پس اے شیخ! تو ہمیشہ کافر کہتا اور تکذیب کرتا رہ اور میں تو اللہ کے فضل سے ایک شائستہ
مزاج آدمی ہوں۔

وَالْهَمَنِي رَبِّي وَأَعْطَى مَعَارِفًا فَبِنُورِهِ الْأَجَلِي إِلَى الْحَقِّ أَنْدُبُ
اور میرے رب نے مجھے الہام کیا ہے اور معارف عطا کئے ہیں۔ سواسی کے روشن نور سے میں حق
کی طرف زور سے دعوت دے رہا ہوں۔

أَتَغْفُلُ مِنْ قَهْرِ الْحَسِيبِ وَأَخِذِهِ وَتُدْعِرُنَا مِنْ جَوْرِ خَلْقٍ وَتُرْعِبُ
کیا تو محاسبہ کرنے والے خدا کے قہر اور گرفت سے غافل ہے اور تو ہم کو مخلوق کے ظلم سے
ڈراتا اور مرعوب کرنا چاہتا ہے؟

نَجَاتِكَ مِنْ جَذَبَاتِ نَفْسِكَ مُشْكِلٌ يُزِلُّ الْغُلَامَ الْخَفِرَ بَكْرًا هُوْرَبُ
تیرا اپنے جذباتِ نفس سے نجات پانا مشکل بات ہے۔ شرمیلے (نا تجربہ کار) لڑکے کو
تیز روانٹ پھسلا کر گرا دیتا ہے۔

إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُنَا فَيُطَهِّرُ خَبَانَا عَلَى الْأَشْقِيَاءِ وَكُلُّ أَمْرٍ مُرْتَبٌ
اللہ کی طرف ہماری بازگشت ہے وہ ہمارے پوشیدہ راز کو آشقیاء پر ظاہر کر دے گا اور ہر
کام کے لئے ایک ترتیب ہے۔

فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَسَوْفَ يُرِيهِمْ رَبُّنَا مَا كَذَّبُوا
سو انہوں نے سچ کو جھٹلا دیا ہے جب وہ ان کے پاس آیا سو ضرور انہیں دکھا دے گا ہمارا
رب کہ انہوں نے کس چیز کو جھٹلایا ہے۔

وَقَدْ كُذِّبَتْ قَبْلِي عِبَادٌ ذُؤُورًا التَّقَىٰ فَصَبَرُوا عَلٰی مَا كُذِّبُوا وَتَرَقَّبُوا
مجھ سے پہلے کئی تقویٰ شعراء بندے جھٹلائے گئے تو انہوں نے صبر کیا تکذیب کیا جانے
پر اور انجام کا انتظار کیا۔

فَلَمَّا نَسُوا فَأَحْوَاءَ مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَسِفٌ وَجُوهُهُ قُلُوبُهُمْ مَّا قَلْبُوا
جب وہ (مخالف) اس بات کا مطلب جس کے ذریعہ نصیحت کئے گئے تھے، بھول گئے تو ان
کے دلوں کی صورت جو انہوں نے بدل دی تھی متغیر کر دی گئی۔

تَحَامُونَ بِالْحَقِّ الْمُدْمِرِ كُلَّهُمْ وَأَمَّهُمُ الشَّيْخُ السَّفِيهُ الْمُعْجَبُ
انہوں نے مجھ سے اجتناب کیا ہلاک کرنے والے کینے کی وجہ سے سب کے سب نے۔
اور ایک کم عقل مغرور شیخ ان کا پیشوا بنا ہے۔

وَكَيْفَ أَخَافُ عِنَادَ قَوْمٍ مُّفْنِدٍ وَيَعْتَمِنُنِي رَبِّي عَلَيْهِمْ وَيَصْحَبُ
اور میں جھوٹی قوم کے عناد سے کیسے ڈروں اس حال میں کہ میرا رب مجھ کو ان پر فضیلت
دے رہا ہے اور میرا ساتھ دے رہا ہے۔

فَأَبْغَىٰ رِضَا رَبِّي وَمَا أَخْشَى الْعِدَاً وَلِحَرْبِ أَعْدَاءِ الْهُدَىٰ أَتَاهَبُ
پس میں اپنے رب کی رضا چاہتا ہوں اور دشمنوں سے ڈرتا نہیں اور ہدایت کے دشمنوں سے
جنگ کے لئے میں تیاری کر رہا ہوں۔

وَلِكُلِّ نَبَأٍ مُّسْتَقَرٌّ مُّعَيَّنٌ وَمَا تُبَسَّلُ نَفْسٌ قَبْلَ وَقْتٍ يُكْتَبُ
اور ہر خبر کے لیے ایک وقت معین ہے اور کوئی نفس بھی مقدر وقت سے پہلے ہلاک نہیں کیا جاتا۔
وَإِنَّ هُدَى اللَّهِ الْعَلِيمِ هُوَ الْهُدَىٰ وَيَعْلَمُ مَا نَدْعُنَ وَمَا نَحْنُ نَكْسِبُ
اور اللہ علیم کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے اور وہ جانتا ہے جو بات ہم چھوڑ دیتے ہیں
اور جو کرتے ہیں۔

وَيَدْرِئُ نَاسًا كَفَرُونَا وَكَذَّبُونَا إِذَا آذَارُكُوا لِنِصَالِهِمْ وَنَحَزَبُونَا
اور وہ ان لوگوں کو جانتا ہے جنہوں نے ہماری تکفیر اور تکذیب کی۔ جب وہ اپنی لڑائی کے
لیے جمع ہو گئے اور ٹولیاں بنا لیں۔

فَلَانِي الْوَرَى حَتَّى الْأَقَارِبِ كُلُّهُمْ فَمِنْهُمْ كَثَعْبَانٍ وَمِنْهُمْ عَقْرَبُ
مخلوق نے مجھ سے دشمنی کی حتیٰ کہ سب اقرباء نے بھی۔ بعض تو ان میں سے اژدھا کی طرح
ہیں اور بعض ان میں سے بچھو ہیں۔

وَمَا نَتَّقِي حَرًّا بِبِتْلِكَ الْهَوَاجِرِ وَفِي اللَّهِ مَا نُؤَذِي وَنُرْمَى وَنُجَذَبُ
اور ہم گرمی سے نہیں بچاؤ کرتے ان دو پہروں میں۔ اور خدا کی راہ میں ہی ہے جو ہمیں تکلیف دی
جاتی ہے اور تیر مارے جاتے ہیں اور ہمیں گھسیٹا جاتا ہے۔

وَإِنِّي بِحَضْرَتِهِ أَمُوتُ بِفَضْلِهِ فَإِنْ لَمْ يَنْلِنَا الْعِزُّ فَالذُّلُّ أَطِيبُ
اور میں تو خدا کے فضل سے اس کے حضور ہی مروں گا اگر ہمیں عزت نہ ملی تو ذلت ہی اچھی ہے۔
أَلَا كُلُّ مَجْدٍ قَدْ طَرَحْتُ كَجِيفَةٍ وَفِي كُلِّ أَوْقَاتِي إِلَى اللَّهِ أُجَلَبُ
سنو! ہر عزت کو میں نے مردار کی طرح پھینک دیا ہے اور اپنے تمام وقتوں میں خدا کی
طرف ہی کھنچا چلا جاتا ہوں۔

﴿٦٠﴾ وَإِلَيْهِ أَسْعَى مِنْ جَنَانِي وَمُهْجَتِي وَلِغَيْرِهِ مَنِي الْقَالَا وَالتَّجَنُّبُ
اور اسی کی طرف میں اپنے دل و جان سے دوڑ رہا ہوں اور اس کے غیر سے مجھے
ناراضگی اور کنارہ کشی ہے۔

وَإِنِّي أَعِيشُ بِهَذَا كَمُسَافِرٍ وَفِي كُلِّ آنٍ مِنْ هَوَى اتَّعَرَّبُ
میں اس دنیا میں مسافر کی طرح زندگی بسر کر رہا ہوں اور ہر لحظہ ہوائے نفسانی سے دور رہتا ہوں۔
وَمَا لِي إِلَى غَيْرِ الْمُهَيِّمِينَ رَغْبَةً وَعَنْ كُلِّ مَا هُوَ غَيْرُ رَبِّي أَرْغَبُ
اور مجھے خدائے نگہبان کے غیر کی طرف کوئی رغبت نہیں اور ہر اس چیز سے جو میرے رب
کا غیر ہے میں بے رغبت ہوں۔

أَلَا أَيُّهَا الشَّيْخُ الَّذِي يَتَجَنَّبُ تَرَىٰ إِنْ تَتَّبَعْتَنِي الْهَوَىٰ وَالتَّحَبُّبُ
سن اے شیخ! جو (مجھ سے) کنارہ کش ہے اگر تُو تُو بہ کرے تو میری طرف سے الفت
اور محبت پائے گا۔

وَلَسْتُ بِرَاضٍ أَنْ أَلَاعِنَ لَاعِنًا فَاخْتَارُ نَهَجَ الْعَفْوِ وَالْقَلْبُ مُغْضِبٌ
اور میں اس بات پر خوش نہیں کہ لعنت کرنے والے پر لعنت کروں۔ میں عفو کا طریق ہی
اختیار کرتا ہوں حالانکہ دل غضبناک ہے۔

رَأَيْتُ بَسَاتِينَ الْهُدَىٰ مِنْ تَذَلُّلٍ وَإِنِّي بِآلِمِي عُدَيْقٍ مُرْجَبٍ
میں نے فروتنی کے ذریعہ ہدایت کے باغ دیکھے ہیں اور باوجود اتنی تکلیفوں کے میں کھجور کی
ایسی پھلدار ٹہنی ہوں جسے کثرتِ ثمر کی وجہ سے ہارا دیا گیا ہے۔

تَسَبُّوْا وَإِنْ أَعْدَرَكْ فِيمَا تَسُبُّنِي وَلَكِنْ أَمَامَ اللَّهِ تَعْصِيٌّ وَتَذَنُّبٌ
تو مجھے گالیاں دیتا ہے اور اگر میں ان گالیوں میں تجھے معذور بھی سمجھوں پھر بھی اللہ کے
سامنے تو نافرمانی کر رہا ہے اور گنہگار ہو رہا ہے۔

تَصَوُّلٌ عَلَيَّ لِهَيْتِكَ عَرَضِيٌّ وَاعْتَبَلِيٌّ وَاعْطَانِي الرَّحْمَنُ مَا كُنْتُ أَطْلُبُ
تو تو میری ہیبتِ عزت کے لیے مجھ پر حملہ کرتا ہے اور میں بلند ہوتا ہوں اور مجھے رحمان نے
وہ کچھ دیا ہے جو میں طلب کرتا ہوں۔

تَرَىٰ عِزَّتِي يَوْمًا فَيَوْمًا فَتَنْشَوِي وَتَهْدِي كَأَنَّكَ بِالْهَرَاوِي تَضْرَبُ
تو میری عزت کو دن بدن ترقی پر پاتا ہے سو تو جلتا بھٹتا ہے اور بکواس کرتا ہے جیسے کہ تجھے
لاٹھیوں سے مارا جا رہا ہے۔

أَرَىٰ أَنْ نَشْرِي فِيكَ كَالرَّمْحِ لَاعِجٌ وَيُؤَلِّعُ جَنَّتِكَ شَانَنَا الْمُتَرَقِّبُ
میں دیکھتا ہوں کہ میری ترقی تجھ میں نیزے کی طرح درد پیدا کرنے والی ہے اور ضرور
دردناک کرے گی تجھے ہماری وہ حالت جس کا انتظار ہے۔

وَلَوْ لَمْ يَكُنْ فِي الْقَلْبِ غَيْرُ تَغَيُّظٍ فَلَا الْقَلْبُ إِلَّا جَمْرَةٌ تَتَلَهَّبُ
 اور اگر دل میں سوائے غصّہ کے اور کچھ نہ ہو تو پھر دل نہ ہوا بھڑکتی ہوئی چنگاری ہی ہوئی۔
 وَلَا تَحْسَبَنَّ قَلْبِي إِلَى الضُّغْنِ مَائِلًا تَعَاشِيْبُ أَرْضِي خُلَّةٌ وَتَحَبُّبُ
 تو میرے دل کو کینے کی طرف مائل خیال نہ کر۔ میری زمین کے گھاس تو دوستی اور محبت ہیں۔
 كَمْثَلِكَ عَادٍ مَّارَأَيْتُ وَلَا عِنَّا أَ قَوْلِكَ قَوْلٌ أَوْ سِنَانٌ مُذْرَبٌ
 تیرے جیسا دشمن اور لعنت کرنے والا میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ کیا تیرا کوئی قول
 ہے یا کہ تیز کیا ہوا نیزہ؟

أَرَدْتُ وَبِالِي لَكِنِ اللَّهُ صَانِي تَنَدَّمُ فَقَدْ فَاتَ الدِّي كُنْتُ تَطْلُبُ
 تو نے میرا وبال چاہا لیکن اللہ نے مجھے محفوظ رکھا۔ پشیمان ہو کہ جو کچھ تو طلب کرتا تھا وہ
 ہونے سے رہ گیا ہے۔

وَلَسْتُ عَلَى مُسَيِّطَرًا وَمُحَاسِبًا وَمَا يُعْطِبَنَّ الرَّبُّ أَفَانَتْ تَسْلُبُ
 تو مجھ پر کوئی داروغہ اور محاسب نہیں ہے۔ جو کچھ مجھے (میرا) رب دے رہا ہے کیا تو
 (اسے) چھین سکتا ہے؟

تَرْفُقُ فَإِنَّ الرَّفُقَ لِلنَّاسِ جَوْهَرٌ وَمَا يَتْرُكُنَّ سَيْفٌ فَبِالرَّفُقِ يُجْلَبُ
 نرمی اختیار کر کیونکہ نرمی لوگوں کی خوبی ہے اور جو کام تلوار سے نہ ہو سکے وہ نرمی سے
 حاصل ہو سکتا ہے۔

وَلَا تَشْرَبَنَّ جَهْلًا أَجَاجَ عَدَاوَةٍ وَاللَّهِ إِنَّ السَّلْمَ أَحْلَى وَأَعْدَبُ
 اور نادانی سے عداوت کا کھاری پانی نہ پی اور خدا کی قسم! صلح بہت شیریں اور بہت میٹھی ہے۔
 وَمَنْ كَانَ لَا يَتَادَبَنَّ مِنْ نَاصِحٍ فَلَهُ دَوَاهِي الدَّهْرِ نَعْمَ الْمُؤَدَّبُ
 اور جو ناصح سے ادب حاصل نہیں کرتا تو اس کے لیے حوادثِ زمانہ اچھے مَوَدَّبِ ہیں۔

أَيَا لَا عَيْنِي مَا كُنْتُ بَدْعًا مِّنَ الْهَوَىٰ لِكُلِّ مِّنَ الْعُلَمَاءِ رَأَىٰ وَ مَذْهَبُ
اے مجھے لعنت کرنے والے! تو ہوائے نفس میں کوئی نیا شخص نہیں ہے۔ عالموں میں سے ہر
ایک کے لیے رائے اور مذہب ہے۔

عَلَىٰ لِرَبِّي نِعْمَةٌ بَعْدَ نِعْمَةٍ فَلَا زِلْتُ فِي نِعْمَائِهِ أَتَقَلَّبُ
مجھ پر میرے خدا کی نعمت پر نعمت ہے۔ میں ہمیشہ اس کی نعمتوں میں لوٹ پوٹ رہتا ہوں۔
وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ شَمْسٌ مُّنِيرَةٌ وَبَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ بَدْرٌ وَكَوْكَبٌ
اور بے شک رسول اللہ ﷺ تو روشنی دینے والے سورج ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے
بعد چودھویں کا چاند اور ستارے ہیں۔

جَرَتْ عَادَةٌ اللَّهِ الَّذِي هُوَ رَبُّنَا يُرْمَى وَجْهَهُ نُورٌ بَعْدَ نُورٍ يَذْهَبُ
اللہ تعالیٰ جو ہمارا رب ہے اس کی یہ عادت جاری ہے کہ وہ ایک نور کے جانے کے بعد
دوسرے نور کا چہرہ دکھا دیتا ہے۔

كَذَلِكَ فِي الدُّنْيَا نَرَىٰ قَانُونَهُ نُجُومُ السَّمَاءِ تَبْدُو إِذَا الشَّمْسُ تَغْرُبُ
اسی طرح دنیا میں ہم اس کا قانون پاتے ہیں کہ جب سورج غروب ہو جاتا ہے تو آسمان
کے ستارے ظاہر ہو جاتے ہیں۔

خَفِيَ اللَّهُ يَا مَنْ بَارَزَ اللَّهُ مِنْ هَوَىٰ وَإِنَّ الْفَتَىٰ عِنْدَ التَّجَاسُرِ يَرَهُبُ
اللہ سے ڈر۔ اے شخص! جس نے ہوائے نفسانی سے خدا کا مقابلہ کیا اور بے شک جو اس مرد ایسی
دیدہ دلیری دکھاتے ہوئے خوف کھاتا ہے۔

وَلَا تَطْلُبُنَّ رِيحَانَ دُنْيَاكَ خِسَّةً وَشَوْكُ الْفَيَافِي مِنْهُ أَشْهَىٰ وَأَطْيَبُ
تو اپنی دنیا کی خوشبو کو کمینگی سے طلب مت کر حالانکہ جنگلوں کے کانٹے بھی اس کی نسبت
زیادہ مرغوب اور اچھے ہیں۔

بَزِيذُ الشَّقِيّ شَقَاوَةً طُولَ اَمْنِهِ وَيُرْخِي الْمُهَيِّمُنُ حَبْلَهُ ثُمَّ يَجْدِبُ
بدبخت کا لمبے عرصہ تک بے خوف رہنا اسے بدبختی میں بڑھا دیتا ہے اور خدائے مہیمن اس
کی رسی کو ڈھیلا کرتا ہے اور پھر اسے کھینچ لیتا ہے۔

اِذَا مَا قَصَدْتُ اِشَاعَةَ الْحَقِّ فِي الْوَرَى صَدَدْتُ وَتُبِدِي كُلُّ حُبِّثٍ وَتَثْلُبُ
اور جب میں نے مخلوق میں حق کی اشاعت کا ارادہ کیا تو روک بنا اس حال میں کہ تو
خباثت ظاہر کر رہا اور عیب لگا رہا ہے۔

وَ اَنْتَ تَرَى الْاِسْلَامَ فَقْرًا كَاَنَّهٗ مَقَابِرُ اَمْوَاتٍ وَّ اَرْضٌ سَبَسَبُ
اور تو اسلام کو چھٹیل میدان خیال کر رہا ہے گویا کہ وہ قبرستان ہے اور ایک
بے آب و گیاہ زمین ہے۔

تَصُوْلُ الْعِدَا مِنْ جَهْلِهِمْ وَعِنَادِهِمْ عَلٰى صُحُفِ مَوْلَانَا وَكُلُّ يَكْذِبُ
دشمن اپنی نادانی اور عناد سے حملہ کر رہے ہیں ہمارے مولا کے صحیفوں پر۔ اور
ہر ایک (دشمن) انہیں جھٹلا رہا ہے۔

وَهَدِي كَسْمَطِي لَوْلُو وَ زَبْرَجِدِ بِهٖ الطِّفْلِ يَلْهُو مِنْ عِنَادٍ وَيَجْدِبُ
اور قرآن تو ایک ہدایت ہے۔ (خوبصورتی میں) موتیوں اور زبرجد کی دوڑیوں کی طرح ہے۔ پر
طفلانہ ذہن بوجہ عناد اس سے کھیلتا اور اس پر عیب لگاتا ہے۔

وَمِنْ كُلِّ طَرْفٍ تَمَطَّرَنَّ سِهَامُهُمْ فَهَذَا عَلٰى الْاِسْلَامِ يَوْمَ عَصَبُصْبُ
اور ہر طرف سے ان کے تیر برس رہے ہیں۔ سو یہ اسلام پر ایک سخت دن ہے۔

نَرٰى هٰذِهِ مِنْ كُلِّ قَوْمٍ بَعَيْنَا فَتَدْرِفُ عَيْنُ الرُّوْحِ وَالْقَلْبُ يَشْجَبُ
یہ بات ہم ہر قوم کی طرف سے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ سوروح کی آنکھ آنسو بہا
رہی ہے اور دل گڑھ رہا ہے۔

فَقُمْتُ فَعَادَانِي عِدَايَ وَمَعَشِرِي فَلِي مِنْ جَمِيعِ النَّاسِ لَعْنٌ مُرَكَّبٌ
سو میں (جواب کے لئے) اٹھا تو دشمنی کرنے لگے مجھ سے میرے دشمن بھی اور میرا خاندان
بھی۔ پس مجھے ایسے تمام لوگوں کی طرف سے اکٹھی لعنت پہنچی۔

وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا حَصْرَةٌ الْوَتْرِ مَلْجَأٌ وَمِنْ بَابِ خَلَاقِ الْوَرَى أَيْنَ أَذْهَبُ
اور خدائے واحد کی ذات کے سوا کوئی جائے پناہ نہ رہی اور مخلوق کے پیدا کرنے والے
کے دروازے سے میں جا بھی کہاں سکتا ہوں۔

فَإِنَّ مَالِذِي مُسْتَعَانَ يُحِبُّنِي وَيَسْقِينِ مِنْ كَأْسِ الْوِصَالِ فَأَشْرَبُ
سو یقیناً میری پناہ تو وہ وجود ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے (اور) وہ مجھ سے محبت کرتا ہے
اور مجھے وصال کا پیالہ پلاتا ہے۔ سو میں پیتا ہوں۔

عَيُورٌ فَيَأْخُذُ رَأْسَ خَصْمِي إِذَا اعْتَدَى عَفُورٌ فَيَغْفِرُ زَلَّتِي حِينَ أَذْنِبُ
وہ غیر مت مند ہے وہ میرے دشمن کو سر سے پکڑ لیتا ہے جب وہ حد سے بڑھتا ہے وہ بخشہا
ہے وہ میری لغزش کو ڈھانپ دیتا ہے جب میں قصور کرتا ہوں۔

وَإِنِّي بَرِيٌّ مِّنْ رِّيَاحِينَ غَيْرِهِ وَعَذَابُ شَوْكٍ مِّنْهُ عَذَابٌ وَطِيبٌ
میں اس کے غیر کی (طرف سے آنے والی) خوشبوؤں سے بھی بیزار ہوں اور اسکی طرف
سے کانٹے کی تکلیف بھی (میرے نزدیک) شیریں اور عمدہ ہے۔

يُحِبُّ التَّذَلُّلَ وَالتَّوَاضُّعَ رَبُّنَا وَمَنْ يَنْزِلَنْ عَنْ فَرْسِ كَبِيرٍ يَرْكَبُ
ہمارا رب تو عاجزی اور انکساری کو پسند کرتا ہے۔ جو تکبر کے گھوڑے سے نیچے اتر
آئے وہی شاہ سوار بن جاتا ہے۔

وَلِلصَّابِرِينَ يُوَسِّعُ اللَّهُ رَحْمَهُ وَيَفْتَحُ أَبْوَابَ الْجَدَا وَيَقْرَبُ
اور صبر کرنے والوں کے لئے خدا اپنے رحم کو وسیع کرتا ہے اور عطا کے
دروازے کھول دیتا اور قُرب بختا ہے۔

تَعَرَّفْتُهُ حَتَّى اتَّسَبَيْتُ مَعَارِفَ وَإِنَّ الْفَتَىٰ فِي سُؤْلِهِ لَا يَلْغَبُ
میں نے پے درپے اس سے معرفت مانگی یہاں تک کہ میرے پاس معارف آگئے اور یقیناً
باہمت انسان سوال کرنے میں نہیں تھکتا۔

رَأَيْنَاهُ مِنْ نُورِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَىٰ وَلَوْلَاهُ مَا تَبْنَا وَلَا تَقَرَّبُ
ہم نے اس (خدا) کو نبی مصطفیٰ ﷺ کے نور کے ذریعہ پایا۔ اگر وہ نبی نہ ہوتا تو نہ ہم رجوع
(الی اللہ) کرتے اور نہ ہم (خدا کے) مقرب بنتے۔

لَهُ دَرَجَاتٌ فِي الْمَحَبَّةِ تَامَّةٌ لَهُ لَمَعَاتٌ زَالَ مِنْهَا الْغَيْبُ
اس نبی کو محبت الہی میں کامل درجات حاصل ہیں۔ اس کو ایسی شعاعیں ملی ہیں جن کے
ذریعہ تاریکی دور ہوگئی ہے۔

ذُكَاةٌ مُنِيرٌ قَدْ أَنْارَ قُلُوبَنَا وَكَأَنَّ يَوْمَ النُّشُورِ مُعَقَّبُ
وہ روشنی کرنے والا آفتاب ہے اس نے ہمارے دلوں کو روشن کر دیا ہے اور اس کا قیامت
کے دن تک کوئی نہ کوئی جانشین ہوتا رہیگا۔

وَفِي اللَّيْلِ بَعْدَ الشَّمْسِ قَمَرٌ مُنَوَّرٌ كَمَا فِي الزَّمَانِ نُشَاهِدُنْ وَنَجْرَبُ
اور رات کو سورج کے بعد روشن چاند ہوتا ہے جیسا کہ ہم زمانہ میں مشاہدہ کرتے اور تجربہ رکھتے
ہیں۔

وَلِلَّهِ الْطَّافُ عَلَىٰ مَنْ أَحَبَّهُ فَوَابِلُهُ فِي كُلِّ قَرْنٍ يَسْكَبُ
اور خدا کی اس شخص پر مہربانیاں ہیں جو آپ سے محبت کرے پس آپ کی موسلا دھار بارش
ہر صدی میں برسا کرتی ہے۔

وَشِيْمَتُهُ قَدْ أُفْرِدَتْ فِي فَضَائِلٍ وَقَدْ فَاقَ أَحْلَامَ الْوَرَايِ أَفْتَعَجَبُ
اور آپ کا خلق فضائل میں یکتا ہو گیا ایسے حال میں کہ آپ (اپنے اخلاق میں) مخلوق کی
عقلوں (کے اندازے) پر بھی فوقیت لے گئے۔ پس کیا تو حیران ہو رہا ہے۔

وَرَعَىٰ وَاتَى الصَّحْبَ لَبْنًا سَائِعًا ۖ وَ لَيْسَ كَرَاعَى الْغَنَمِ يَرْعَىٰ وَيَحْلِبُ
وہ چوپان بنا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو خوشگوار شیریں دودھ عطا کیا۔ وہ بکریوں کے
چوپان کی طرح نہیں جو بکریاں چراتا اور دودھ دودھ لیتا ہے۔

وَلَيْسَ التَّقَىٰ فِي الدِّينِ إِلَّا اتِّبَاعُهُ ۖ وَ كُلُّ بَعِيدٍ مِّنْ هَذَا يُقَرَّبُ
اور دین میں تقویٰ صرف آپ کی اتباع کا نام ہے اور ہر وہ جو ہدایت سے دور ہے آپ
کی راہنمائی سے ہی (خدا کا) قرب پاتا ہے۔

وَلَوْ كَانَ مَاءٌ مِّثْلَ عَسَلٍ بَطْعِمِهِ ۖ فَوَاللَّهِ بَحْرُ الْمُصْطَفَىٰ مِنْهُ أَعْدَبُ
اور اگر پانی اپنے مزے میں شہد کی طرح بھی (میٹھا) ہو تو خدا کی قسم! مصطفیٰ کا سمندر
تو اس سے بھی زیادہ شیریں ہے۔

مَدَحْتُكَ يَا مَحْبُوبٌ مِنْ صِدْقٍ مُّهِجَتِي ۖ وَ لَوْلَاكَ مَا كُنَّا إِلَى الشَّعْرِ نَرَعِبُ
اے محبوب! میں نے اپنے صدقِ دل سے تیری مدح کی ہے اور اگر تو نہ ہوتا تو ہم شعر کی
طرف راغب نہ ہوتے۔

وَ إِنَّا لَجِئْنَا فِي عَطَائِكَ رَاغِبًا ۖ وَ مَنْ جَاءَ بِأَبِكَ سَائِلًا لَا يُشْرَبُ
اور ہم تیری عطا میں رغبت کرتے ہوئے آئے ہیں اور جو تیرے دروازے پر سائل بن کر
آئے وہ ملامت نہیں کیا جاتا (محروم نہیں رہتا)۔

وَ وَاللَّهِ حُبُّكَ لِلنَّجَاةِ لِمُؤْمِنٍ دَلِيلٌ وَ عُنْوَانٌ فَكَيْفَ نُحَيِّبُ
اور خدا کی قسم! تیری محبت مومن کی نجات کے لئے ایک راہنما اور علامت ہے تو پھر ہم
کس طرح نامراد رہ سکتے ہیں۔

وَ أَثَرْتُ حُبُّكَ بَعْدَ حُبِّ مُهَيْمِنِي ۖ وَ تُصِيبِي جَنَانِي مِنْ سَنَاكَ وَ تَجْلِبُ
اور (اے نبی) میں نے تیری محبت کو اپنے خدائے مہمیں کی محبت کے بعد اختیار کر لیا ہے
اور (اے نبی) تو میرے دل کو اپنے نور کے ذریعہ گرویدہ اور جذب کر رہا ہے۔

وَنَسْتَصْغِرُ الدُّنْيَا وَخَضِرَ أَثَرُهَا مَعًا فَلَا نَجْتَنِي مِنْهَا وَلَا نُسْتَحْلَبُ
اور ہم دنیا اور اس کی رونق و خوبصورتی کو ایک ساتھ ہی حقیر سمجھتے ہیں سو ہم اس کا کوئی پھل
نہیں توڑتے اور نہ ہی اس کے کانٹوں سے مجروح ہونا چاہتے ہیں۔

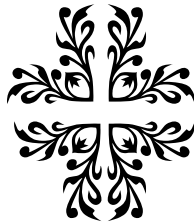
أَلَا أَيُّهَا الشَّيْخُ الَّذِي أَكْفَرْتَنِي وَإِنِّي بِزَعْمِكَ كَافِرٌ ثُمَّ هَيْدَبُ
سُن لے اے شیخ کہ جس نے مجھے کافر کہا ہے! اور میں تیرے خیال میں کافر بھی
ہوں پھر عاجز بھی۔

فَتِلْكَ بِعَوْنِ اللَّهِ مِنِّي قَصِيدَةٌ مُجَبَّرَةٌ وَنَظِيرَةٌ مِنْكَ أَطْلُبُ
سو اللہ کی مدد سے میری طرف سے یہ قصیدہ لکھا ہوا موجود ہے اور میں اس نظم کی
نظیر تجھ سے طلب کرتا ہوں۔

وَهَذِي ثَلَاثٌ قَدْ نَظَّمْنَا وَهَدِيَةٌ بِبَحْرِ خَفِيفٍ لِلْأَجْبَاءِ أَنْسَبُ
اور یہ تین قصیدے ہم نے نظم کئے ہیں اور یہ لوگوں کے لئے راہنمائی ہیں۔ ہلکے پھلکے بحر
میں جو دوستوں کے لئے بہت مناسب حال ہے۔

﴿۶۳﴾

فَإِنَّ كُنْتَ ذِي عِلْمٍ فَاتِ نَظِيرَهَا وَإِنْ تَعَجَزْتَ جَهْلًا فَكَبْرُكَ أَعْجَبُ
پس اگر تو صاحبِ علم ہے تو اس کی نظیر لا۔ اور اگر تو جہالت کی وجہ سے عاجز آجائے تو
تیرا تکبر بہت حیران کن ہے۔





ہر حقیقی تعریف کا مستحق وہ اللہ ہے جس کی کبریائی کے سامنے تمام گردنیں خم اور جس کی بزرگی اور علو شان سے سب آنکھیں خیرہ ہیں جو تمام ہمسروں، ہمتاؤں اور شریکوں سے پاک اور مثیلوں، ہم پلہ اور ہم نظیروں سے منزہ ہے۔ وہی ذات ہے جس نے مخلوق کی اصلاح کے لئے رسول بھیجے اور اس نے ہر اس شخص کو نجات دی جو ان کے نقش قدم پر چلا اور ان کی پیروی کی، اور خدا نے اسے چن لیا جس نے ان کی کشادہ راہوں کو اختیار کیا۔ اُن کی اتباع کی اور اُن کی راہ سے انحراف نہ کیا۔ اور اللہ سے راضی ہو گیا اور اس کی حمد و ثنا کی۔ اور درود اور سلام ہو تمام رسولوں کے سردار خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ایسے گروہ کے سردار ہیں جن کے بشری ارادے ختم ہو گئے اور

الحمد لله الذى خضعت
الأعناق لكبريائه وتحيرت
الأبصار من مجده وعلائه.
المقدس عن الأنداد والأضداد
والشركاء. المنزه عن الأشباه
والأقران والنظراء. هو الذى
أرسل رسلا لإصلاح الورى
ونجى كل من قفا أثرهم واقتدى
واختار من اختار مهيعهم
وتبعهم وما انثنى. فرضى عنه
وثنى. والصلاة والسلام على
سيد الرسل وخاتم الأنبياء
محمد المصطفى الذى هو سيد قوم

انكسرت إرادتهم البشرية
 وأزيلت حركاتهم الطبيعية
 وجرت في بواطنهم الأبحر
 الروحانية ونفخ الله فيهم روحه
 ووالا وصافا. هو إمام مصاليت
 الله الذين خيَّبوا شيطاننا ذا
 المكاييد حتى أخفق إخفاق
 الصائد وهو الذي كفَّ عن
 العيث والنزء ذيباً أكل غنم
 أنبياء بنى إسرائيل ونسأ إلى
 الحق وعصم وهدى فالسلام
 على هذا الجريّ البطل المظفر
 في الأولى والأخرى.

أما بعد فاعلم أُرشدك الله
 تعالى أن هذا الكتاب بُلغة لكل
 من أراد أن يسلك في حدائق
 فاتحة الكتاب ويعلم حقائق
 نكاته وشاجنة معارفه على نهج
 الصواب. وكل ما أودعته من
 درر البيان فيأني تفردت به من
 مواهب الله الرحمن وفهمت من

اُن کی طبعی حرکات زائل کر دی گئیں اور اُن کے
 باطن میں روحانیت کے سمندر جاری ہو گئے اور اللہ
 نے اُن میں اپنی روح پھونکی اور ان سے دوستی کی اور
 خالص محبت کی۔ آپ اللہ کے ان بہادر پہلوانوں
 کے امام ہیں جنہوں نے سازشی مکار شیطان کو ناکام
 و نامراد کیا یہاں تک کہ وہ ناکام شکاری کی طرح
 ناکام ہو گیا۔ اور وہ آپ (کی ذات گرامی ہی ہے)
 جس نے اس بھیڑیے کو فساد اور تہہ کاری سے روکا
 جس نے انبیاء بنی اسرائیل کی بھیڑوں کو کھا لیا
 تھا۔ اور آپ ہی (لوگوں کو) حق کی طرف لائے
 اور انہیں بچایا اور ہدایت دی۔ پس سلام ہو اس
 کامیاب جری بطل جلیل پر۔ اس دنیا میں بھی اور
 اگلے جہان میں بھی۔

اما بعد، اللہ تعالیٰ تیری راہنمائی فرمائے، یہ خوب
 جان لے کہ یہ کتاب (کرامات الصادقین) ہر اس
 شخص کے لئے جو فاتحة الكتاب کے باغوں
 میں سیر کرنا چاہے اور اس کے نکات کے حقائق اور
 اس کے معارف کے دریا کو صحیح طریق پر جاننے کا
 ارادہ رکھتا ہے، کافی و وافی ہے۔ اور میں نے اس
 (کتاب) میں بیان کے جتنے بھی موتی رکھے ہیں
 ان میں اللہ رحمن کی عنایات سے میں منفرد ہوں اور

المُلهمِ المَنَّانِ وليس فيه شيء
 من لُفَاطاتِ موائدِ المتقدمين
 ولا من خُشَارَةِ ملفوظاتِ
 السابقين وخُشَارِ المَاضِينَ
 إِلَّا النادرِ الذی هو كالمعدوم
 وما عدا ذلك فهو من رَبِّي
 الذی أسبَغَ عَلَيَّ مِنَ بَاكُورَةِ
 العطاءِ وألهمني من نِكَاتِ
 ما لم تعط أحد من العلماءِ
 ليشدَّ أزرِي ويضع عني وِزْرِي
 ويؤيِّدني في إِرْزَاءِ القادحين
 ويُتَمِّ حجتِي على المنكرين
 المستكبرين. فالحمد لله الذی
 هدانا لهذا وما كنا لنهتدي
 لولا أن هدانا الله هو ربنا
 وملجأنا إِنَّا تَبْنَا إِلَيْهِ وَهُوَ
 أرحم الراحمين.

واعلم أيها الناظر في هذا
 الكتاب أننا تركنا تفسير البسملة
 ولم نكتب فيه شيئا لأن تفسير

مجھے الہام کرنے والے مَنَّانِ خدا کی طرف سے اس کا
 فہم دیا گیا ہے۔ اس میں نہ تو متقدمین کے کسی خوانِ
 نعمت کے پس خوردہ کا دخل ہے اور نہ ہی ائمہ سابقہ کی
 خوشہ چینی کی گئی ہے اور نہ ہی اس میں گذشتہ (اہل علم)
 کا تلچھٹ ہے۔ سوائے شاذ و نادر کے جو معدوم کی
 طرح ہے۔ ماسوا اس کے جو کچھ بھی ہے وہ میرے اس
 رب کی طرف سے ہے جس نے اپنے تازہ عطیات
 کامل طور پر مجھے عنایت فرمائے۔ اور مجھے ایسے
 عظیم الشان نکات الہام فرمائے جو علماء میں سے کسی
 ایک کو بھی نہیں دیئے گئے۔ تا وہ ان کے ذریعے میری
 پشت مضبوط کرے، میرا بوجھ مجھ سے اتار دے اور
 جرح قدح کرنے والوں کے ناروا سلوک کے
 مقابلے میں میری تائید فرمائے اور منکبر منکروں پر
 میری حجت تمام کرے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے
 جس نے ہمیں اس کا راستہ دکھایا جبکہ ہم کبھی ہدایت
 نہ پا سکتے تھے اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔ وہ ہمارا
 رب ہے اور ہماری جائے پناہ۔ ہم اسی کی طرف
 رجوع کرتے ہیں اور وہ ارحم الراحمین ہے۔

اے وہ جو اس کتاب کا مطالعہ کر رہا ہے تجھے معلوم
 ہو کہ ہم نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تفسیر
 چھوڑ دی ہے اور اس کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔

الْفَاتِحَةِ قَدْ أَحَاطَتْ بِتَفْسِيرِهَا
وَأَغْنَى عَنْهَا بَيَانَ مَعِينٍ.
وَالْآنَ نَشْرَعُ فِي الْمَقْصُودِ
مَتَوَكِّلِينَ عَلَى اللَّهِ النَّصِيرِ
الْمَعِينِ.

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ﴾

هُوَ الثَّنَاءُ بِاللِّسَانِ عَلَى
الْجَمِيلِ لِلْمُقْتَدِرِ النَّبِيلِ عَلَى
قَصْدِ التَّبَجِيلِ وَالْكَامِلِ التَّامِ
مَنْ أَفْرَادَهُ مَخْتَصُّ بِالرَّبِّ
الْجَلِيلِ وَكُلِّ حَمْدٍ مِنْ
الْكَثِيرِ وَالْقَلِيلِ يَرْجِعُ إِلَى
رَبَّنَا الَّذِي هُوَ هَادِي الضَّالِّ
وَمُعَزِّ الذَّلِيلِ وَهُوَ مَحْمُودُ
الْمَحْمُودِينَ.

وَالشُّكْرُ يُفَارِقُ الْحَمْدَ
بِخُصُوصِيَّتِهِ بِالصِّفَاتِ الْمُتَعَدِّيَةِ
عِنْدَ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ وَالْمَدْحُ يَفَارِقُهُ
فِي جَمِيلٍ غَيْرِ اخْتِيَارِيٍّ كَمَا
لَا يَخْفَى عَلَى الْبُلْغَاءِ
وَالْأَدْبَاءِ الْمَاهِرِينَ.

کیونکہ (سورۃ) فاتحہ کی تفسیر اس کی تفسیر پر محیط
ہے اور اس تفسیر نے بیان مبین کے ذریعہ ہمیں
بِسْمِ اللّٰہ کی تفسیر سے مستغنی کر دیا ہے۔ اب
ہم معین و مددگار اللہ پر توکل کرتے ہوئے اصل
مقصود کا آغاز کرتے ہیں۔

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ﴾

حمد اُس تعریف کو کہتے ہیں جو کسی صاحبِ
اقتدار شریف ہستی کے اچھے کاموں پر اس کی
تعظیم و تکریم کے ارادہ سے زبان سے کی
جائے اور کامل ترین حمد رب جلیل سے مخصوص
ہے اور ہر قسم کی حمد کا مرجع خواہ وہ تھوڑی ہو یا
زیادہ ہمارا وہ رب ہے جو گمراہوں کو ہدایت
دینے والا اور ذلیل لوگوں کو عزت بخشنے والا
ہے۔ اور وہ محمودوں کا محمود ہے (قابلِ حمد
ہستیوں کا بھی محمود ہے)۔

اکثر علماء کے نزدیک لفظ شکر حمد سے اس پہلو
میں فرق رکھتا ہے کہ وہ ایسی صفات سے مختص ہے
جو دوسروں کو فائدہ پہنچانے والی ہوں اور لفظ مدح
کا حمد سے فرق یہ ہے کہ مدح کا غیر اختیاری
خوبیوں پر بھی اطلاق ہوتا ہے اور یہ امر فصیح و بلیغ
علماء اور ماہر ادباء سے مخفی نہیں۔

وإن الله تعالى افتتح كتابه
 بالحمد لا بالشكر ولا بالثناء
 لأن الحمد يُحيط عليهما
 بالاستيفاء وقد ناب منابهما مع
 الزيادة في الرفاء وفي التزئين
 والتحسين. ولأن الكُفَّار كانوا
 يحمدون طواغيتهم بغير حق
 ويؤثرون لفظ الحمد لمدحهم
 ويعتقدون أنهم منبع المواهب
 والجوائز ومن الجوادين؛
 وكذلك كان موتاهم يُحمدون
 عند تعديد النوادب بل في
 الميادين والمآدب كحمد الله
 الرازق المتولى الضمين؛ فهذا
 ردُّ عليهم وعلى كل من أشرك
 بالله وذكرٌ للمتوسمين. وفي
 ذلك يلوم الله تعالى عبدة
 الأوثان واليهود والنصارى وكل
 من كان من المشركين. فكأنه
 يقول أيها المشركون لم
 تحمدون شركائكم وتطرون
 كبراءكم. أهم أربابكم الذين

اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو حمد سے شروع کیا
 ہے نہ کہ شکر اور ثنا سے کیونکہ لفظ حمد ان دونوں الفاظ
 کے مفہوم پر پوری طرح حاوی ہے۔ اور وہ ان کا
 قائم مقام ہوتا ہے مگر اس میں اصلاح، آرائش اور
 زیبائش کا مفہوم مستزاد ہے۔ چونکہ کفار بلا وجہ
 اپنے بتوں کی حمد کیا کرتے تھے اور وہ ان کی مدح
 کے لئے حمد کے لفظ کو اختیار کرتے تھے اور یہ عقیدہ
 رکھتے تھے کہ وہ معبود تمام عطایا اور انعامات کے
 سرچشمہ ہیں اور بخیر میں سے ہیں۔ اسی طرح ان
 کے مُردوں کی ماتم کرنے والیوں کی طرف سے
 مفاخر شاری کے وقت بلکہ میدانوں میں بھی اور
 ضیافتوں کے مواقع پر بھی اسی طرح حمد کی جاتی تھی
 جس طرح اس رازق، متولی اور ضامن اللہ تعالیٰ کی
 حمد کی جانی چاہیے۔ اس لئے یہ (الحمد لله)
 ایسے لوگوں اور دوسرے اللہ کا شریک ٹھہرانے
 والوں کی تردید ہے اور فراست سے کام لینے والوں
 کے لئے نصیحت ہے۔ اور ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ
 بُت پرستوں، یہودیوں، عیسائیوں اور دوسرے تمام
 مشرکوں کو سرزنش کرتا ہے۔ گویا وہ یہ کہتا ہے کہ اے
 مشرکو! تم اپنے شرکاء کی کیوں حمد کرتے ہو اور اپنے
 بزرگوں کی تعریف بڑھا چڑھا کر کیوں کرتے ہو؟
 کیا وہ تمہارے رب ہیں جنہوں نے تمہاری اور

رَبُّكُمْ وَأَبْنَاءَكُمْ. أَمْ هُم
الرَّاحِمُونَ الَّذِينَ يَرْحَمُونَكُمْ
وَيَرْدُّونَ بَلَاءَكُمْ وَيُدْفَعُونَ
مَأْسَاءَكُمْ وَضُرَّاءَكُمْ وَ
يَحْفَظُونَ خَيْرًا جَاءَكُمْ
وَيَرْحَضُونَ عَنْكُمْ قَشْفَ
الشَّدَائِدِ وَيُدَاوُونَ دَاءَكُمْ أَمْ
هُمْ مَالِكُ يَوْمِ الدِّينِ. بَلِ اللَّهُ
يُرَبِّي وَيَرْحَمُ بِتَكْمِيلِ الرِّفَاءِ
وَعَطَاءِ أَسْبَابِ الْإِهْتِدَاءِ
وَاسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ وَالتَّنَجُّعِ
مِنَ الْأَعْدَاءِ وَسَيَعْطَى أَجْرَ
الْعَامِلِينَ الصَّالِحِينَ.

وفى لفظ الحمد إشارة أُخرى
وهى أن الله تبارك وتعالى
يقول أيها العباد اعرفونى
بصفاتى وتعرفونى بكمالاتى
فإنى لست كالأقاصين بل يزيد
حمدى على إطراء الحامدين
ولن تجد محامداً لا فى
السموات ولا فى الأرضين إلا
وتجدها فى وجهى وإن أردت

تمہاری اولاد کی پرورش کی ہے یا وہ ایسے رحم
کرنے والے ہیں جو تم پر رحم کرتے ہوئے
تمہاری مصیبتوں کو دور کرتے ہیں اور تمہارے
دکھوں اور تکلیفوں کی روک تھام کرتے ہیں۔ یا جو
بھلائی تمہیں مل چکی ہے اس کی حفاظت کرتے
ہیں۔ یا مصائب کی میل کچیل تمہارے وجود سے
دھوتے ہیں اور تمہاری بیماری کا علاج کرتے
ہیں۔ یا وہ جزا سزا کے دن کے مالک ہیں؟ نہیں
بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ ہی ہے جو خوشیوں کی تکمیل
کرنے، ہدایت کے اسباب مہیا کرنے، دُعائیں
قبول کرنے اور دشمنوں سے نجات دینے کے
ذریعہ تم پر رحم فرماتا اور تمہاری پرورش کرتا ہے۔
اور اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کو ضرور اجر عطا کرے گا۔

اور لفظ حمد میں ایک اور اشارہ بھی ہے اور وہ
یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے
(میرے) بندو! میری صفات سے مجھے شناخت
کرو اور میرے کمالات سے مجھے پہچانو۔ میں
ناقص ہستیوں کی مانند نہیں بلکہ انتہائی مبالغہ
سے حمد کرنے والوں سے بھی میری حمد بڑھ
کر ہے اور تم آسمانوں اور زمینوں میں
کوئی قابل تعریف صفت نہیں پاؤ گے جو تمہیں
میری ذات میں نہ مل سکیں۔ اور اگر تم میری

إحصاء محامدى فلن تحصيها
وإن فگرت بشقّ نفسک
وکلفت فیها کالمستغرقین.
فانظر هل تری من حمد
لا یوجد فی ذاتی. وهل
تجد من کمال بُعد منی
ومن حضرتی. فإن زعمت
کذالک فما عرفتنی وأنت
من قوم عمین. بل إننی
أعرف بمحامدی وکمالاتی
ویری وابلی بسُحُبِ برکاتی
فالذین حسبونی مستجمع
جميع صفات کاملة وکمالات
شاملة وما وجدوا من کمال
وما رأوا من جلال إلی
جولان خیال إلا ونسبوا
إلیّ وعزوا إلیّ کل عظمة
ظهرت فی عقولهم وأنظارهم
وکلّ قدرة تراءت أمام
أفکارهم فهم قوم یمشون
على طرق معرفتی والحق
معهم وأولئک من الفائزین.

قابل حمد صفات کو شمار کرنا چاہو تو تم ہرگز انہیں نہیں
گن سکو گے۔ اگرچہ تم کتنا ہی جان توڑ کر سوچو اور
مستغرق رہنے والوں کی طرح ان صفات کے بارہ
میں کتنی ہی تکلیف اٹھاؤ۔ خوب سوچو! کیا تمہیں
کوئی ایسی حمد نظر آتی ہے جو میری ذات میں نہ پائی
جاتی ہو؟ کیا تمہیں ایسے کمال کا سراغ ملتا ہے جو مجھ
سے اور میری بارگاہ سے بعید ہو؟ اور اگر تم ایسا گمان
کرتے ہو تو تم نے مجھے پہچانا ہی نہیں اور تم اندھوں
میں سے ہو۔ بلکہ یقیناً میں (اللہ تعالیٰ) اپنی ستودہ
صفات اور اپنے کمالات سے پہچانا جاتا ہوں اور
میری موسلا دھار بارش کا پتہ میری برکات کے
بادلوں سے ہوتا ہے۔ پس جن لوگوں نے مجھے تمام
صفاتِ کاملہ اور تمام کمالات کا جامع یقین کیا اور
انہوں نے جہاں جو کمال بھی دیکھا اور اپنے خیال
کی انتہائی پرواز تک انہیں جو جلال بھی نظر آیا
انہوں نے اُسے میری طرف ہی نسبت دی۔ اور
ہر عظمت جو اُن کی عقلوں اور نظروں میں نمایاں
ہوئی اور ہر قدرت جو اُن کے افکار کے آئینہ
میں انہیں دکھائی دی، انہوں نے اُسے میری
طرف ہی منسوب کیا۔ پس یہ ایسے لوگ ہیں جو
میری معرفت کی راہوں پر گامزن ہیں۔ حق ان
کے ساتھ ہے اور وہ کامیاب ہونے والے ہیں۔

فقوموا عافاكم الله واستقروا
محامده عز اسمہ وانظروا
وأمعنوا فيها كالأكياس
والمتفكرين. واستنفضوا
واستشققوا أنظاركم إلى
كل جهة كمال وتحسسوا
منه في قبض العالم ومُحّه
كما يتحسس الحريص أمانيه
بشُحّه فإذا وجدتم كماله
التام وريّاه فإذا هو يّاه
وهذا سرّ لا يبدو إلا على
المسترشدین.

فذا لكم ربكم ومولاكم
الكامل المستجمع لجميع
الصفات الكاملة والمحامد
التامة الشاملة ولا يعرفه إلا من
تدبر في الفاتحة واستعان بقلب
حزين. وإن الذين يُخلصون مع
الله نيّة العقد ويعطونه صفقة
العهد ويُطهّرون أنفسهم من
الضغن والحق قد تُفتح عليهم
أبوابها فإذا هم من المبصرين.

پس اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت سے رکھے۔ اُٹھو!
خدائے ذوالجلال کی صفات کی تلاش میں لگ
جاؤ اور دانشمندوں اور غور و فکر کرنے والوں کی
طرح ان میں سوچ و پچار اور امعانِ نظر سے کام
لو۔ اچھی طرح دیکھ بھال کرو اور کمال کے ہر
پہلو پر گہری نظر ڈالو۔ اور اس عالم کے ظاہر میں
اور اس کے باطن میں اسے اس طرح تلاش
کرو جیسے ایک حریص انسان بڑی رغبت سے
اپنی خواہشات کی تلاش میں لگا رہتا ہے۔ پس
جب تم اس کے کمال تام کو پہنچ جاؤ اور اس کی
خوشبو پا لو تو گویا تم نے اسی کو پایا اور یہ ایسا راز
ہے جو صرف ہدایت کے طالبوں پر ہی کھلتا ہے۔

پس یہ تمہارا رب اور تمہارا آقا ہے جو خود کامل
ہے اور تمام صفات کاملہ اور محامدِ تامہ کا جامع ہے۔
اس کو وہی شخص پہچان سکتا ہے جو سورۃ فاتحہ میں
تدبر کرے اور دردمند دل کے ساتھ خدا تعالیٰ سے
مدد مانگے۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ سے عہد باندھتے
وقت اپنی نیت کو خالص کر لیتے ہیں اور اس سے
عہد بیعت باندھتے ہیں اور اپنے نفوس کو ہر قسم کے
بُغض اور کینہ سے پاک کرتے ہیں ان پر اس سورۃ
کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ فوراً
صاحب بصیرت بن جاتے ہیں۔

ومع ذلك فيه إشارة إلى أنه من هلك بخطاه في أمر معرفة الله تعالى أو اتخذ إليها غيره فقد هلك من رفض رعاية كمالاته وترك التائق في عجائباته والغفلة عما يليق بذاته كما هو عادة المبطلين. ألا تنظر إلى النصارى أنهم دُعوا إلى التوحيد فما أهلكهم إلا هذه العلة وسوّلت لهم النفس المضلّة والشهوة المزلّة أن اتخذوا عبداً لها وارتضعوا عُقار الضلالة والجهالة ونسوا كمال الله تعالى وما يجب لذاته ونحتوا لله البنات والبنين. ولو أنهم أمعنوا أنظارهم في صفات الله تعالى وما يليق له من الكمالات لما أخطأوا توّسّمهم وما كانوا من الهالكين. فأشار الله تعالى ههنا أن القانون العاصم من الخطأ في معرفة الباري

اور اس کے ساتھ ہی الْحَمْدُ لِلَّهِ میں ایک یہ اشارہ بھی ہے کہ جو معرفت باری تعالیٰ کے معاملہ میں اپنے بد اعمال سے ہلاک ہو یا اس کے سوا کسی اور کو معبود بنا لیا تو سمجھو کہ وہ شخص خدا تعالیٰ کے کمالات کی طرف سے اپنی توجہ پھیر لینے، اس کے عجائبات کا نظارہ نہ کرنے اور جو امور اس کے شایان شان ہیں ان سے باطل پرستوں کی طرح غفلت برتنے کے نتیجے میں ہلاک ہو گیا۔ کیا تو نصاریٰ کو نہیں دیکھتا کہ انہیں تو حید کی دعوت دی گئی تو انہیں اسی بیماری نے ہلاک کیا اور ان کے گمراہ کرنے والے نفس اور پھسلا دینے والی خواہشات نے ان کے لئے (یہ گمراہ کن) خیال خوبصورت کر کے دکھا دیا کہ انہوں نے ایک (عاجز) بندے کو خدا بنا لیا اور گمراہی اور جہالت کی شراب پی لی۔ اللہ تعالیٰ کے کمال اور اس کی صفات ذاتیہ کو بھول گئے اور اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں تراش لیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کے شایان شان کمالات پر گہری نظر ڈالتے تو ان کی عقل خطا نہ کرتی اور وہ ہلاک ہونے والوں میں سے نہ ہو جاتے۔ پس یہاں اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اللہ جَلَّ شَانُهُ کی معرفت کے بارہ میں غلطی سے بچانے والا قانون یہ ہے کہ

عز اسمه إمعانُ النظر في
 كمالاته وتتبعُ صفات تليق
 بذاته وتذكر ما هو أولى من
 جدوى وأحرى من عدوى
 وتصوّر ما أثبت بأفعاله من
 قوته وحوله وقهره وطوله
 فاحفظه ولا تكن من اللافتين.
 واعلم أن الربوبية كلها
 لله والرحمانية كلها لله
 والرحيمية كلها لله والحكم
 في يوم المجازاة كله لله
 فإياك وتأبيك من مطاوعة
 مُريبك وكُن من المسلمين
 الموحدين. وأشار في الآية
 إلى أنه تعالى مُنزّه من تجدد
 صفةٍ وحؤول حالةٍ ولُحوق
 وصمةٍ وحورٍ بعد كورٍ
 بل قد ثبت الحمد له أو لا
 وآخرًا وظاهرًا وباطنًا إلى
 أبد الأبدین. ومن قال خلاف
 ذلك فقد احرورُف وکان
 من الکافرین.

اس کے کمالات میں پورا غور کیا جائے اور اس
 کی ذات کے لائق صفات کی جستجو کی جائے
 اور ان صفات کا ورد کیا جائے جو ہر مادی
 عطیہ سے بہتر اور ہر مدد سے مناسب تر ہیں
 اور اس نے اپنے کاموں سے جو صفات ثابت
 کی ہیں یعنی اس کی قوت اس کی طاقت اس کا
 غلبہ اور اس کی سخاوت کا تصور کیا جائے۔ پس
 اس بات کو یاد رکھو اور لا پروا مت بنو۔ اور
 جان لو کہ ربوبیت ساری کی ساری اللہ کے
 لئے ہے۔ اور رحمانیت ساری کی ساری اللہ
 کے لئے ہے۔ اور رحیمیت ساری کی ساری
 اللہ کے لئے ہے اور جزا سزا کے دن کامل
 حکومت اللہ کے لئے ہے پس اے مخاطب
 اپنے پرورش کنندہ کی اطاعت سے انکار نہ کر
 اور موحد مسلمانوں میں سے بن جا۔ پھر اس
 آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ
 فرمایا ہے کہ وہ تجدید صفت، حالت کی تبدیلی،
 کسی عیب کے الحاق اور خوبی کے بعد نقص کے
 پانے سے پاک ہے۔ بلکہ اس کے لئے اول و
 آخر اور ظاہر و باطن میں ابدال آباد تک حمد
 ثابت ہے۔ اور جو اس کے خلاف کہے وہ حق
 سے برگشتہ ہو کر کافروں میں سے ہو گیا۔

وقد علمت أن هذه الآية
 ردُّ على النصارى وَعَبْدَةِ الْأَوْثَانِ
 فَإِنَّهُمْ لَا يُوْفُونَ اللَّهَ حَقَّهُ
 وَلَا يَرْجُونَ لَهُ بَرْقَهُ بَلْ يُعَدِّفُونَ
 عَلَيْهِ سِتَارَةَ الظَّلَامِ وَيَلْقَوْنَهُ
 فِي سَبِيلِ الْآلَامِ وَيُوعِدُونَهُ مِنَ
 الْكَمَالِ التَّامِ وَيُشْرِكُونَ بِهِ
 كَثِيرًا مِنَ الْمَخْلُوقِينَ. فَهَذَا
 هُوَ الظَّنُّ الَّذِي أُرْدَاهُمْ وَ
 التَّقْلِيدُ الَّذِي أَبَادَهُمْ وَأَهْلَكَهُمْ
 بِمَا عَوَّلُوا عَلَى أَقْوَالِ الْمُفْتَرِينَ
 وَزَعَمُوا أَنَّهُمْ مِنَ الصَّادِقِينَ.
 وَقَالُوا إِنَّ هَذِهِ فِي الْآثَارِ
 الْمُنْتَقَاةِ الْمَدْوُونَةِ عَنِ الثَّقَاتِ
 وَمَا تَوَجَّهُوا إِلَى عِثْرِ آبَائِهِمْ
 وَجَهْلِ عُلَمَائِهِمْ وَتَشْرِيقِهِمْ
 وَتَغْرِيبِهِمْ مِنْ مَرَاكِزِ تَعَالِيمِ
 النَّبِيِّينَ وَتَيَّهَهُمْ فِي كُلِّ وَاِدٍ
 هَائِمِينَ. وَالْعَجَبُ مِنْ فَهْمِهِمْ
 وَعَقْلِهِمْ أَنَّهُمْ يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ
 كَامِلٌ تَامٌ لَا يَجُوزُ فِيهِ نَقْصٌ
 وَشُنْعَةٌ وَشَحُوبٌ وَذَهْوُلٌ

﴿ ۲۸ ﴾

آپ کو معلوم ہو گیا ہے کہ یہ آیت نصاریٰ اور
 بُت پرستوں کی تردید کرتی ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ
 کا حق پوری طرح ادا نہیں کرتے اور اس کی روشنی
 کے پھیلنے کی امید نہیں رکھتے بلکہ اس پر اندھیرے
 کا پردہ پھیلا دیتے ہیں۔ اور اس کو دُکھوں کی
 راہوں میں ڈال دیتے ہیں۔ اور اس کو پورے
 کمال سے دور رکھتے ہیں۔ اور مخلوق میں سے
 ایک کثیر حصہ کو اس کا شریک قرار دیتے ہیں۔
 پس یہ ایسا غلط خیال ہے جس نے ان کو ہلاک کر
 دیا ہے۔ اور وہ اندھی تقلید ہے جس نے ان کو
 برباد کر دیا ہے۔ مفتزیوں کے اقوال پر بھروسہ
 کرنے نے ان کو ہلاک کر دیا اور انہوں نے یہی
 سمجھ رکھا ہے کہ وہ سچے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ
 باتیں احادیث کی منتخب مدوّن کتابوں میں ثقہ
 راویوں سے درج ہیں۔ انہوں نے اپنے آباء
 کے ٹھوکریں کھانے اور اپنے علماء کے ناواقف
 ہونے اور انبیاء کی تعلیموں کے مراکز سے
 مشرق و مغرب کی طرف دور اور ہر وادی میں
 حیران و پریشان بھٹکنے کی طرف توجہ نہیں کی۔
 اُن کے عقل و فہم پر تعجب ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ
 اللہ تعالیٰ کی ذات پوری طرح کامل ہے اس میں
 کسی کمی یا قباحت یا میلا پن یا فروگذاشت

وَتَغْيِيرُ وَحُورٍ ثُمَّ يُجَوِّزُونَ
فِيهِ كَثِيرًا مِنْهَا وَيَنْسَبُونَ
إِلَيْهِ كُلَّ شَقْوَةٍ وَخَسْرَانٍ
وَعَيْبٍ وَنَقْصَانٍ وَيَكْذِبُونَ
مَا كَانُوا صَادِقِيهِ أَوْلَا وَيَهْذُونَ
كَالْمَجَانِينِ.

وَفِي لَفْظِ الْحَمْدِ لِلَّهِ تَعْلِيمٌ
لِلْمُسْلِمِينَ أَنَّهُمْ إِذَا سُئِلُوا وَقِيلَ
لَهُمْ مَنْ إِلَهُكُمْ فَوَجِبَ عَلَى
الْمُسْلِمِ أَنْ يَجِيبَهُ أَنْ إِلَهِي الَّذِي
لَهُ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَمَا مِنْ نَوْعِ كَمَالٍ
وَقُدْرَةٍ إِلَّا وَهُ تَابِتٌ فَلَا تَكُنْ مِنْ
النَّاسِ بِيْنَ. وَلَوْ لَاحِظَ الْمُشْرِكِينَ
حِظَّ الْإِيمَانَ وَأَصَابَهُمْ طَلٌّ مِنْ
الْعُرْفَانِ لَمَا طَاخَ بِهِمْ ظَنُّ السُّوءِ
بِالَّذِي هُوَ قَيُّومُ الْعَالَمِينَ. وَلَكِنَّهُمْ
حَسَبُوهُ كَرَجَلٍ شَاخٍ بَعْدَ الشَّبَابِ
وَاحْتِجَاجٍ بَعْدَ صَمْدِيَّتِهِ إِلَى
الْأَسْبَابِ وَوَقَعَتْ عَلَيْهِ شِدَائِدُ
نُحُولٍ وَقُحُولٍ وَقَشْفُ مَحُولٍ
وَوَقَعَ فِي الْإِتْرَابِ بِلِ قُرْبِ
مِنِ التَّبَابِ وَكَانَ مِنَ الْمَتْرَبِينَ.

یا تغیر و تبدیل کا کوئی جواز نہیں۔ پھر وہ اس میں بہت
سی ایسی باتوں کو روارکتے ہیں اور اس کی طرف ہر
بدبختی، گھائے، عیب اور نقصان کو منسوب کرتے
ہیں اور اس بات کی خود ہی تکذیب کر رہے ہیں
جس کی انہوں نے پہلے تصدیق کی تھی اور پاگلوں
کی طرح بکواس کرتے رہتے ہیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ كَالْفَاظِ فِي مَسْأَلَةِ التَّعْلِيمِ
دِي گئی ہے کہ جب اُن سے سوال کیا جائے اور اُن
سے پوچھا جائے کہ اُن کا معبود کون ہے تو ہر
مسلمان پر واجب ہے کہ وہ یہ جواب دے کہ میرا
معبود وہ ہے جس کے لئے سب حمد ہے اور کسی قسم
کا کوئی کمال اور قدرت ایسی نہیں مگر وہ اس کے
لئے ثابت ہے۔ پس تو بھولنے والوں میں سے
نہ بن۔ اگر مشرکوں پر ایمان کی کچھ بھی جھلک پڑ
جاتی اور ان پر عرفان کی ہلکی سی بارش بھی ہو جاتی
تو انہیں قیومِ عالمین پر بدظنی کرنا تباہ نہ کرتا۔ لیکن
انہوں نے خدا تعالیٰ کو ایسے شخص کی مانند سمجھ لیا
جو جوانی کے بعد بوڑھا ہو گیا ہو اور اپنی
بے نیازی کے بعد اسباب کا محتاج ہو گیا ہو اور اس
پر بڑھا پا اور لاغری کی مصیبتیں اور قحط کی سختیاں
وارد ہوئی ہوں اور وہ مٹی میں مل گیا بلکہ تباہی
کے کنارے جا لگا ہو اور بالکل محتاج ہو گیا ہو۔

﴿رَبِّ الْعَالَمِينَ . الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ .

مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾

سب سے پہلے تجھے یہ معلوم ہو کہ عالم وہ ہے کہ جس کے متعلق علم حاصل کیا جائے اور خبر دی جائے اور جو ایک کامل صانع مدبر بالارادہ پر دلالت کرے اور وہ ہر طالب حق کو اس پر ایمان لانے پر مجبور کرے اور مومنوں کے مقام تک بلند کرے۔

جہاں تک ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ اسماء کے پوشیدہ اسرار اور اس میں ودیعت مختلف النوع نکات کا تعلق ہے تو میری طرف توجہ کر۔ میں تیرے لئے ان کی نقاب کشائی کروں گا۔ بشرطیکہ تو مجھ سے پوچھے اور مخصوص کی طرح میرے پاس آئے۔ واضح ہو کہ یہ (چاروں) صفات (یعنی رَبُّ الْعَالَمِينَ، الرَّحْمَنُ، الرَّحِيمُ اور مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ) اللہ تعالیٰ کے کامل فیوض کے چشمے ہیں جو زمین و آسمان میں رہنے والوں پر نازل ہوئے اور ہر صفت ایک خاص قسم کے فیض کا منبع ہے (اور یہ صفات) ایک ایسی ترتیب کے ساتھ (بیان کی گئی ہیں) جس طرح اُن کے آثار خدا تعالیٰ نے (اس کا رخا نہ) عالم میں ودیعت کر رکھے ہیں۔ تا وہ اپنے قول کا اپنے فعل سے توافقت دکھائے اور تا غور و فکر کرنے

﴿رَبِّ الْعَالَمِينَ . الرَّحْمَنِ

الرَّحِيمِ . مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾

اعلم أولاً أن العالم ما يُعَلَّمُ وَيُخْبَرُ عَنْهُ وَمَا يَدُلُّ عَلَى الصَّانِعِ الْكَامِلِ الْوَاحِدِ الْمُدَبِّرِ بِالْإِرَادَةِ وَيَلْتَحِصُ الطَّالِبَ إِلَى الْإِيمَانِ بِهِ وَيُنْصَهُ إِلَى الْمُؤْمِنِينَ .

وَأَمَّا خَبَايَا أَسْرَارِ أَسْمَاءِ ذَكَرَهَا اللَّهُ تَعَالَى فِي هَذِهِ الْآيَاتِ وَأَوْدَعَهَا أَنْوَاعَ النَّكَاتِ فَأَصْغِرْ إِلَيَّ أَكْشِفْ لَكَ قِنَاعَهَا إِنْ كُنْتَ اسْتَمَحْتَنِي وَجِئْتَنِي كَالْمُخْلِصِينَ . فَاعْلَمْ أَنَّ هَذِهِ الصِّفَاتِ عِيُونَ لَفِيوضِ اللَّهِ الْكَامِلَةِ النَّازِلَةِ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَكُلِّ صِفَةٍ مَنبَعٌ لِقِسْمِ فَيْضٍ بِتَرْتِيبٍ أَوْ دَعَى اللَّهُ آثَارَهَا فِي الْعَالَمِ لِيُرَى تَوَافُقَ قَوْلِهِ بِفَعْلِهِ وَلِيَكُونَ

آية للمتفكرين. فالقسم الأول
 من أقسام الصفات الفيضانية
 صفةٌ يسميها ربنا رب العالمين.
 وهذه الصفة أوسع الصفات في
 الإفاضة ولا بد من أن نسمي
 فيضانها فيضاناً أعمّ لأن صفة
 الربوبية قد أحاطت الحيوانات
 وغير الحيوانات بل أحاطت
 السماوات والأرضين وفيضانها
 أعمّ من كل فيض ما غادر إنساناً
 ولا حيواناً ولا شجراً ولا حجراً
 ولا سماءً ولا أرضاً بل نزل ماءه
 على كل شيء فأحياه وأحاط
 بالكائنات كلها ظواهرها
 وبواطنها فكلُّ شيء صنيعَةٌ من
 الله الذي أعطى كلَّ شيء خلقه
 وبدأ خلق الإنسان من طين.
 واسم ذلك الفيض ربوبيةً وبه
 يبذر الله تعالى بذر السعادة في
 كل سعيد وعليه يتوقف است شمار
 الخيرات وبروز مادة السعادات
 وآثار الورع والحزامة والتقاة

والوں کے لئے یہ ایک نشان ہو۔ ان فیضانی
 صفات کی اقسام میں سے پہلی قسم وہ صفت ہے
 جس کا نام ہمارا پروردگار رب العالمین رکھتا ہے
 اور یہ صفت فیضِ رسانی میں دوسری تمام صفات
 سے زیادہ وسیع ہے اسی لئے ضروری ہے کہ ہم
 اس صفت کے فیضان کا نام فیضانِ اعم
 رکھیں۔ کیونکہ صفتِ ربوبیت تمام حیوانوں اور
 غیر حیوانوں پر ہی حاوی نہیں بلکہ آسمانوں اور
 زمینوں پر محیط ہے اور اس کا فیضان ہر فیض سے
 زیادہ عام ہے جس نے نہ کسی انسان کو چھوڑا اور
 نہ کسی حیوان کو، نہ کسی درخت کو اور نہ کسی پتھر کو اور
 نہ کسی آسمان کو اور نہ کسی زمین کو۔ بلکہ اس کی رحمت
 کا پانی ہر چیز پر نازل ہوا اور اسے زندگی عطا کی۔
 اس فیضان نے تمام کائنات کی آشکارہ اور
 پوشیدہ اشیاء کا احاطہ کر رکھا ہے۔ پس ہر چیز اسی
 اللہ کی صنعت ہے۔ جس نے ہر چیز کو (اس کی
 ضرورت کے مطابق) بناوٹ دی۔ اور انسان کی
 پیدائش کا آغاز گیلی مٹی سے کیا۔ اس فیضان کا
 نام ربوبیت ہے اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ہر
 سعید انسان میں سعادت کی تخم ریزی کرتا ہے۔
 نیکیوں کے ثمرات، نیک بختی کے مادے کا ظہور
 پارسائی اور حزم و تقویٰ کے آثار اور ہر وہ خوبی جو

وکل ما یوجد فی الرشیدین۔
وکل شقی وسعید وطیب
وخیث یأخذ حَظَّهُ کما شاء ربُّه
فی المرتبة الربوبیة فهذا الفیض
یجعل من یشاء إنساناً ویجعل من
یشاء حماراً ویجعل ما یشاء
نحاساً ویجعل ما یشاء ذهباً وما
کان اللّٰه من المسؤولین۔
واعلم أن هذا الفیض جار علی
الاتصال بوجه الکمال ولو فرض
انقطاعه طرفة عین لفسدت
السموات والأرض وما فیهن
ولکن أحاط صحیحاً ومریضاً
ویفاعاً وحضیضاً وشجرراً
وحجرراً وکل ما فی العالمین۔
وقدم اللّٰه هذا الفیض فی کتابه
وضعاً لتقدمه فی عالم أسبابه
طبعاً فلیس هذا التقدیم محدوداً
فی توشیة الکلام ومحصوراً فی
رعاية الصفاء التام بل هی بلاغة
حکمیة لإراءة النظام من حیث
إنه تعالی جعل أقاله مرآة لرؤية

صاحبِ رشد لوگوں میں پائی جاتی ہے اسی فیض
ربوبیت پر موقوف ہے۔ اور ہر بد بخت و نیک بخت
اور پاک و ناپاک اپنا حصہ اسی طرح پاتا ہے۔ جس
طرح اس کے رب نے اپنے مرتبہ ربوبیت میں
اس کے لئے چاہا۔ پس یہ فیضان جسے چاہے انسان
بنادیتا ہے اور جسے چاہے گدھا بنادیتا ہے۔ جس
چیز کو چاہے پتیل بنادیتا ہے اور جسے چاہے سونا بنا
دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کے سامنے جوابدہ نہیں۔
اور یہ بھی واضح ہو کہ یہ فیضان لگاتار پورے کمال
کے ساتھ جاری ہے اور اگر ایک لحظہ کے لئے بھی
اس کا انقطاع فرض کر لیا جائے تو زمین و آسمان اور
ان کی موجودات تباہ و برباد ہو جائیں۔ لیکن یہ
فیضان ہر تندرست اور مریض، بلندی اور پستی،
درخت اور پتھر اور جو کچھ سب جہانوں میں ہے
سب پر محیط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں
اس فیض کو سب سے پہلے اس لئے بیان فرمایا کہ
عالم اسباب میں وہ طبعاً تقدم رکھتا ہے۔ پس یہ
تقدیم محض کلام کو سبجانے اور سلاست و روانی کے
پیش نظر ہی نہیں بلکہ اس میں تو حکیمانہ بلاغت
سے نظام کائنات کو دکھانا مقصود ہے کیونکہ
اللہ تعالیٰ نے اپنے اقوال کو مخلوق کے مختلف
طبقات میں موجود اپنے افعال کے دکھانے کے

أفعالہ الموجودة فی طبقات
الأنام لتطمئن به قلوب العارفين .
والقسم الثاني من الصفات
الفيضانية صفة يسميها ربنا
الرحمن . ولا بد من أن نسمي
فيضانه فيضانا عاما ورحمانية
ولله مرتبة بعد مرتبة
الفيضان الأعم وهو أخص
من الفيضان الأول ولا ينتفع
منه إلا ذوو الروح من أشياء
السماء والأرضين . وإن الله
في وقت هذا الفيض لا ينظر
الاستحقاق والعمل والشكر
بل ينزله فضلا منه على كل
ذو روح إنسانا كان أو
حيوانا مجنونا كان أو عاقلا
مؤمنا كان أو كافرا ويُنَجِّي كلَّ
روح من هلكة دانت منها بعد
ما كادت تهوى فيها ويُعطي
كلَّ شيء خَلْقًا ينفعه لأن الله
جواد بالذات وليس بضمنين .
فكل ما ترى في السماء من

لئے آئینہ بنایا ہے تا اس سے عارفوں کے دل
تسلی پائیں۔ ان صفات فیضانیہ کی دوسری
قسم وہ صفت ہے جس کا نام ہمارا پروردگار
الرَّحْمَن رکھتا ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہم
بھی اس (صفت) کے فیضان کو فیضانِ عام
اور رحمانیت کے نام سے پکاریں۔ اس کا
مرتبہ فیضانِ اعم (ربوبیت) کے بعد ہے
اور اس فیضان کا دائرہ عمل اُس پہلے فیضان
سے اخص ہے اور اس سے آسمان اور
زمینوں کی صرف جاندار اشیاء ہی نفع حاصل
کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے اس فیض کے
وقت کسی خاص حق، عمل اور شکر کو نہیں دیکھتا
بلکہ وہ محض اپنے فضل سے ہر ذی روح پر اس
فیضان کو نازل فرماتا ہے چاہے وہ انسان ہو
یا حیوان۔ دیوانہ ہو یا عاقل، مومن ہو یا
کافر، اور ہر روح کو اُس ہلاکت سے بچاتا
ہے جو اس کے قریب پہنچ چکی ہو اور وہ
(روح) اس میں گرنے ہی لگی ہو اور ہر
شے کو ایسی شکل و صورت عطا کرتا ہے جو
اس کے لئے مفید ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ
بالذات سخی ہے اور ہرگز بخیل نہیں اور جو کچھ
تمہیں آسمان میں نظر آتا ہے مثلاً

الشمس والقمر والنجوم والمطر و
 الهواء وما تروى فى الأرض من الأنهار
 والأشجار والأثمار والأدوية النافعة
 والألبان السائغة والعسل المصقى
 فكلها من رحمانيته عز وجل
 لا من عمل العاملين. و إلى هذا
 الفيضان أشار الله تعالى فى قوله
 وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ -
 وفى قوله تعالى: الرَّحْمَنُ
 عَلَّمَ الْقُرْآنَ - وفى قوله تعالى:
 مَنْ يَكْلُوْكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
 مِنَ الرَّحْمَنِ - وفى قوله تعالى:
 مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَنُ -
 تذكرة للمتقين ولو لم يكن هذا
 الفيضان لما كان لطير أن يطير
 فى الهواء ولا لحوت أن يتنفس
 فى الماء ولأباد كل مِعِيل ضَفَفُهُ
 وكل ذى قَشْفٍ شَطَفُهُ وما بقى

سورج، چاند، ستارے، بارش اور ہوا
 اور جو کچھ زمین میں نظر آ رہا ہے مثلاً
 نہریں، درخت اور پھل، نفع مند دوائیں،
 خوش ذائقہ دودھ اور مصفا شدہ، یہ سب
 خدائے عز و جل کی رحمانیت سے ہیں
 نہ کسی عامل کے عمل کی وجہ سے۔ اس فیضان
 کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنی ان آیات میں
 اشارہ فرمایا ہے۔ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ
 كُلَّ شَيْءٍ - الرَّحْمَنُ عَلَّمَ
 الْقُرْآنَ - مَنْ يَكْلُوْكُمْ
 بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمَنِ -
 مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَنُ -
 یہ سب (آیات) متقیوں کے لئے بطور یاد دہانی
 کے ہیں۔ اور اگر یہ فیضان نہ ہوتا تو نہ کوئی پرندہ ہوا
 میں اُسکتا اور نہ کوئی مچھلی پانی میں سانس لے سکتی۔
 اور ہر عیال دار کو اس کے مال کی قلت اور اولاد کی
 کثرت اور ہر تنگ دست کو اس کی روزی کی تنگی
 ہلاک کر دیتی۔ اور اس کے ازالہ کی کوئی صورت باقی

۱ اور میری رحمت وہ ہے کہ ہر چیز پر حاوی ہے۔ (الاعراف: ۱۵۷)

۲ بے انتہا رحم کرنے والا اور بن مانگے دینے والا۔ اس نے قرآن کی تعلیم دی۔ (الرحمن: ۲۰)

۳ کون ہے جو رات کو اور دن کو تمہیں رحمن کی گرفت سے بچا سکتا ہے؟ (الانبیاء: ۲۳)

۴ رحمن کے سوا کوئی نہیں جو انہیں روکے رکھے۔ (الملک: ۲۰)

سبیل لإماتته كما لا يخفى على
المستطلعين.

ألا ترى كيف يحيى الله
الأرض بعد موتها ويكور الليل
على النهار ويكور النهار
على الليل وسخر الشمس
والقمر كلٌّ يجرى لأجل
مسمى إن في ذلك لآياتٍ
رحمانية للمتدبرين. وجعل
لكم الليل لتسكنوا فيه
والنهار مبصرًا وجعل لكم
الأرض قرارًا والسماء بناءً
وصوركم فأحسن صوركم
ورزقكم من الطيبات فذالكم
الرحمن ربكم مُربى المساكين.
والذين كفروا برحمانيته
فجعلوا الله عليهم سلطانا
مبينًا وما قدروا الله حق
قدره وكانوا من الغافلين.

نہ رہ جاتی۔ جیسا کہ واقفِ حال لوگوں
پر ظاہر ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ زمین کے
مرجانے کے بعد اس کو کس طرح زندہ کرتا ہے اور
رات کو دن پر اوڑھا دیتا ہے اور دن کو رات پر
اوڑھا دیتا ہے اور اُس نے سورج اور چاند کو
خدمت پر لگا رکھا ہے (چنانچہ ہر ایک (سیارہ)
ایک معین میعاد تک (اپنے مقررہ راستہ پر) چلا
جا رہا ہے۔ اس میں غور و فکر کرنے والوں کے
لئے اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے کھلے کھلے نشانات
ہیں۔ پھر اس نے تمہارے لئے رات کو اس لئے
بنایا ہے کہ تم اس میں آرام پاؤ اور دن کو روشن بنایا
ہے اسی طرح اُس نے زمین کو تمہارے لئے
جائے قیام بنایا ہے اور آسمان کو تمہاری (بقا کی)
بنیاد بنایا ہے اور اس نے تمہیں صورتیں بخشیں اور
تمہاری صورتوں کو اچھا بنایا۔ اور تم کو پاکیزہ رزق
بخشا ہے۔ پس یہی رحمان تمہارا پروردگار ہے
جو مسکینوں کی پرورش کرنے والا ہے۔ جو لوگ
اس کی رحمانیت کے منکر ہیں انہوں نے اپنے
خلاف اللہ تعالیٰ کو ایک کھلا کھلا ثبوت مہیا کر دیا
ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی صفات کا اندازہ
اس طرح نہیں کیا جس طرح کرنا چاہیے تھا وہ

﴿۷۱﴾

أَلَا يَرَوْنَ إِلَى الشَّمْسِ الَّتِي
تَجْرِي مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ .
أَكَانَ خَلَقَهَا وَجَرِيهَا مِنْ عَمَلِهِمْ
أَوْ مِنْ تَفَضُّلِ الرَّحْمَنِ الَّذِي
وَسَعَتْ رَحْمَانِيَّتُهُ الصَّالِحِينَ
وَالظَّالِمِينَ . وَكَذَلِكَ يُنْزِلُ اللَّهُ
مَاءً فِي أَوْقَاتِهِ فَيُنْشِئُ بِهِ زُرُوعًا
وَأَشْجَارًا فِيهَا فُؤَاكِهِ كَثِيرَةٌ
أَفْهَذِهِ النِّعْمَاءُ مِنْ عَمَلٍ عَامِلٍ أَوْ
رَحْمَانِيَّةٍ خَالِصَةٍ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى
الَّذِي نَجَانَا مِنْ كُلِّ اعْتِيَاصٍ
الْمَعِيشَةِ وَأَعْطَانَا سُلْمًا لِكُلِّ
حَاجَةٍ نَحْتَاجُ فِيهَا إِلَى
الْارْتِقَاءِ وَأُرْشِيَّةً نَحْتَاجُ
إِلَيْهَا لِلاِسْتِسْقَاءِ . فَسُبْحَانَ
اللَّهِ الَّذِي أَنْعَمَ عَلَيْنَا بِرَحْمَانِيَّتِهِ
وَمَا كَانَ لَنَا مِنْ عَمَلٍ نَسْتَحِقُّ
بِهِ بَلْ خَلَقَ نِعْمَاءَهُ قَبْلَ
أَنْ نُخْلَقَ فَانظُرْ هَلْ تَرَى
مِثْلَهُ فِي الْمُنْعَمِينَ . فَحَاصِلُ
الْكَلَامِ أَنَّ الرَّحْمَانِيَّةَ رَحْمَةً
عَامَةً لِنُوعِ الْإِنْسَانِ وَالْحَيَوَانَ

غافل ہی رہے۔ کیا وہ سورج کو نہیں دیکھتے جو
مشرق سے مغرب کو چلا جا رہا ہے۔ کیا اس کی
پیدائش اور اس کی یہ حرکت ان کے کسی اپنے عمل
کا نتیجہ ہے؟ یا محض اس خدائے رحمان کے فضل
سے ہے جس کی رحمانیت نیکوکاروں اور ظالموں
پر (یکساں) حاوی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ
پانی کو اس کی ضرورت کے وقتوں پر برساتا ہے۔
اور اس کے ذریعہ کھیتیاں اور درخت اُگاتا ہے۔
جن میں بڑی کثرت سے پھل (لگتے) ہیں۔ کیا
یہ (ساری) نعمتیں کسی عامل کے عمل کے نتیجہ میں
ہیں یا اس خدائے تعالیٰ کی خالص رحمانیت سے ہیں
جس نے ہمیں سامانِ زیست کی تنگی سے نجات
دی ہے۔ ہمیں ہر ضرورت میں ارتقا کے لئے
ایک سیڑھی دی ہے اور رسیاں بھی دی ہیں۔ جن
کی ہمیں پانی حاصل کرنے کے لئے ضرورت
پڑتی ہے۔ پس پاک ہے اللہ جس نے اپنی
رحمانیت کے نتیجہ میں ہم پر انعام کیا۔ ورنہ ہمارا
ایسا کوئی عمل نہیں تھا، جو ہمیں اس کا مستحق بنا
دیتا۔ بلکہ اس نے اپنی یہ نعمتیں ہماری پیدائش
سے بھی پہلے پیدا کر رکھی ہیں۔ پس خوب غور کرو
کیا تمہیں اس شان کا کوئی منعم کہیں نظر آتا ہے۔
حاصل کلام یہ کہ رحمانیت بنی نوع انسان اور

ولکل ذی روح وکل نفس
منفوسۃ من غیر إرادةٍ أجرِ
عملٍ و من غیر لحاظِ استحقاقِ
عبدٍ بصلاحه و تورُّعه فی الدین .

والقسم الثالث من الصفات
الفیضانیة صفة یُسَمِّیها ربُّنا
الرحیم ولا بد من أن نسَمِّی
فیضانها فیضاناً خاصاً ورحیمیةً
من اللہ الکریم للذین یعملون
الصالحات ویشمرون ولا
یقصرون ویدکرون ولا یغفلون
ویبصرون ولا یتعامون
ویستعدون لیوم الرحیل ویتقون
سخط الربّ الجلیل ویتنون
لربهم سُجَّداً وقیاماً ویصبحون
صائمین . ولا ینسون موتهم
ورجوعهم إلی مولاہم الحق بل
یعتبرون بنعی یُسمع ویرتاعون
لإلفٍ یفقد ویدکرون منیاہم من
موت الأحباب ویہولہم ہیئُ
التراب علی الأتراب فیلتاعون
ویتنبہون ویربہم احترامُ الأحبة

حیوان کے لئے اور ہر جاندار اور ہر پیدا شدہ
جان کے لئے ایک عام رحمت ہے جو کسی عمل پر
اجردینے کے ارادہ کے بغیر ہے نیز کسی شخص کے
دین میں تقویٰ اور نیکی پر بطور حق کے نہیں۔

فیضانی صفات میں سے تیسری قسم وہ صفت ہے
جس کا نام ہمارے پروردگار نے الرَّحِیم رکھا ہے۔ اور
ضروری ہے کہ ہم اس فیضان کو فیضانِ خاص اور
خدائے کریم کی طرف سے رحیمیت کے نام سے
پکاریں یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو نیک کام کرتے
ہیں۔ ہر وقت نیک کاموں کے لئے تیار رہتے ہیں اور
کوئی کوتاہی نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں کبھی
غافل نہیں ہوتے۔ آنکھوں سے کام لیتے ہیں،
اندھے نہیں بنتے۔ کوچ کے دن کے لئے تیار رہتے
ہیں اور ربّ جلیل کی ناراضگی سے بچتے ہیں۔ اپنے
ربّ کے لئے سجدہ اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں۔
دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ اپنی موت اور اپنے مالک حقیقی کی
طرف واپس لوٹنے کو نہیں بھولتے۔ بلکہ کسی کی موت کی
خبر سن کر عبرت حاصل کرتے ہیں اور کسی دوست کے
اس جہان سے اٹھ جانے پر کانپ اٹھتے ہیں۔ دوستوں
کی موت سے اپنی موتوں کو یاد کرتے ہیں۔ اپنے ہم عمر
ساتھیوں پر مٹی ڈالنا انہیں خوف دلاتا ہے۔ پس وہ ان
کے غم سے جلتے ہیں اور خود ہوشیار ہو جاتے ہیں۔

موت أنفسمہم فیتوبون إلى الله
 وهم من الصالحين. فلعلک
 فهمت أن هذا الفيضان ينزل من
 السماء على شريطة العمل
 والتورّع والسّمت الصالحة
 والتقوى والإيمان ولا وجود
 له إلا بعد وجود العقل والفهم
 وبعد وجود كتاب الله تعالى
 وحدوده وأحكامه وكذلك
 المحرّمون من هذه النعمة
 لا يستحقون عتاباً ومؤاخذه
 من قبل هذه الشرائط. فظهر
 أن الرحيمية توءّم لكتاب الله
 وتعليمه وتفهمه فلا يؤخذ
 أحد قبله ولا يُدرک أحد
 عطب القهر إلا بعد ظهور
 هذه الرحيمية ولا يُسأل
 فاسق عن فسقه إلا بعدها.
 فنُخذ هذا السرّ منى وهو ردّ
 على المتنصرين. فإنهم قائلون
 بلسع الذنب من آدم إلى
 انقطاع الدنيا ويقولون إن

﴿۷۲﴾

دوستوں کی مفارقت انہیں اپنی موت (کا نظارہ)
 دکھا دیتی ہے۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع
 کرتے ہیں اور نیکو کار بن جاتے ہیں۔ اب شاید تم
 سمجھ گئے ہو گے کہ اس فیضان کا آسمان سے نازل
 ہونا عمل (صالح)، پرہیزگاری، راست
 روی، پارسائی اور ایمان کے ساتھ مشروط
 ہے اس فیض کا وجود عقل اور فہم کے وجود اور
 کتاب اللہ اور اس کی حدود اور احکام کے
 نزول کے بعد ہی ممکن ہے۔ اسی طرح جو
 لوگ اس نعمت سے محروم ہیں وہ ان
 شرائط (کے پورا ہونے) سے قبل کسی عتاب
 یا مؤاخذہ کے مستحق نہیں ٹھہرتے۔ لہذا ظاہر
 ہو گیا کہ رحیمیت کی صفت اللہ تعالیٰ کی کتاب
 اور اس کی تعلیم و تفہیم کی توام ہے۔ اور اس
 (کتاب اللہ کے نزول) سے قبل کسی پر
 گرفت نہیں ہوتی اور نہ کسی پر اللہ تعالیٰ کا
 شدید غضب نازل ہوتا ہے جب تک یہ
 رحیمیت ظاہر نہ ہو۔ کسی بدکار انسان سے اس
 کی بدکاری کے متعلق مؤاخذہ اس کے بعد ہی
 ہوگا۔ پس یہ بھید کی بات مجھ سے سمجھ لے اور
 یہ عیسائیوں کی زبردست تردید ہے کیونکہ وہ
 تو آدم سے لے کر دنیا کے خاتمہ تک گناہ کی

كل عبد مذنبٌ سواءٍ عليه
بلَّغَهُ كتابٌ من اللّٰه تعالى
وأعطى له عقل سليم أو كان
من المعدورين. وزعموا
أن اللّٰه تعالى لا يغفر أحدًا
إلا بعد إيمانه بالمسيح
وزعموا أن أبواب النجاة
مغلقة لغيره ولا سبيل إلى
المغفرة بمجرد الأعمال
فإن اللّٰه عادل والعدل
يقتضى أن يعذب من كان
مذنبًا وكان من المجرمين.
فلما حصص اليأس من
أن تُطهَّر الناس بأعمالهم
أرسل اللّٰه ابنه الطاهر لِيَزِرَ
وِزْرَ الناس على عنقه
ثم يُصلب ويُنجى الناس
من أوزارهم فجاء الابن
وقُتل ونجى النصارى فدخلوا
فى حدائق النجاة فرحين.
هذه عقيدتهم ولكن من
نَقَدَهَا بعين المعقول و

نیش زنی کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر
انسان گنہ گار ہے خواہ اُسے خدا تعالیٰ کی
کتاب پہنچی ہو اور اُسے عقلِ سلیم عطا ہوئی
ہو یا وہ معذوروں میں سے ہو اور ان کا دعویٰ
ہے کہ اللہ تعالیٰ مسیح علیہ السلام (کی صلیبی موت)
پر ایمان لائے بغیر کسی کو نہیں بخشا اور ان کا یہ بھی
دعویٰ ہے کہ مسیح پر ایمان نہ لانے والے پر نجات
کے دروازے بند ہیں۔ اور محض اعمال سے
مغفرت تک پہنچنے کا کوئی امکان نہیں۔ کیونکہ
اللہ تعالیٰ عادل ہے اور عدل اس بات کا مقتضی ہے کہ
جو بھی گنہ گار اور مجرم ہو اس کو سزا دی جائے۔ پس
جب اس بارہ میں کامل مایوسی واضح ہو گئی کہ لوگ
اپنے اعمال کے ذریعہ (گناہوں سے) پاک ہو
سکیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاکیزہ بیٹے کو بھیجا تا وہ
لوگوں کے (گناہ کے) بوجھ اپنی گردن پر اٹھالے
اور پھر صلیب دیا جائے۔ اور اس طرح لوگوں کو ان
کے (گناہ کے) بوجھوں سے نجات دلانے۔ پس
خدا کا بیٹا آیا اور وہ خود قتل ہوا اور عیسائیوں نے
نجات پائی اور وہ نجات کے باغیچوں میں خوش و خرم
داخل ہو گئے۔ یہ ان کا عقیدہ ہے لیکن جو شخص عقل
کی آنکھ سے اس عقیدہ کو پرکھے اور اُسے تحقیقات
کی کسوٹی پر کسے تو وہ اُسے محض غیر معقول باتوں

وَضَعَهَا عَلَىٰ مَعْيَارِ التَّحْقِيقَاتِ
سَلَكَهَا مَسْلَكَ الْهَدْيَانَاتِ .
وَإِنْ تَعَجَّبَ فَمَا تَجِدُ أَعْجَبَ
مَنْ قَوْلَهُمْ هَذَا . لَا يَعْلَمُونَ
أَنَّ الْعَدْلَ أَهْمٌ وَأَوْجِبُ مَنْ
الرَّحِمُ فَمَنْ تَرَكَ الْمَذْنِبَ وَأَخَذَ
الْمَعْصُومَ فَفَعَلَ فَعَالًا مَا بَقِيَ مِنْهُ
عَدْلٌ وَلَا رَحِمٌ وَمَا يَفْعَلُ مِثْلَ
ذَلِكَ إِلَّا الَّذِي هُوَ أَضَلُّ مَنْ
الْمَجَانِينِ . ثُمَّ إِذَا كَانَتْ
الْمُؤَاخَذَاتُ مُشْرُوطَةً بِوَعْدِ اللَّهِ
تَعَالَىٰ وَوَعِيدِهِ فَكَيْفَ يَجُوزُ
تَعْذِيبُ أَحَدٍ قَبْلَ إِشَاعَةِ قَانُونِ
الْأَحْكَامِ وَتَشْيِيدِهِ وَكَيْفَ يَجُوزُ
أَخْذُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عِنْدَ
صُدُورِ مَعْصِيَةِ مَا سَبَقَهَا وَعَيْدٌ
عِنْدَ ارْتِكَابِهَا وَمَا كَانَ أَحَدٌ عَلَيْهَا
مِنَ الْمُطَّلَعِينَ . فَالْحَقُّ أَنَّ الْعَدْلَ
لَا يُوْجِدُ أَثْرَهُ إِلَّا بَعْدَ نَزُولِ كِتَابِ
اللَّهِ وَوَعْدِهِ وَوَعِيدِهِ وَأَحْكَامِهِ
وَحُدُودِهِ وَشُرَائِطِهِ . وَإِضَافَةَ
الْعَدْلِ الْحَقِيقِيِّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَىٰ

کا سلسلہ قرار دے گا۔ اگر تُو (اس عقیدہ پر) تعجب کرے (تو بجا ہے) کیونکہ تُو ان کے اس دعویٰ سے زیادہ عجیب بات اور کہیں نہیں پائے گا۔ وہ نہیں جانتے کہ عدل رحم سے بھی زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ پس جو گناہگار کو چھوڑ دے اور بے گناہ کو سزا دے اس نے ایک ایسا نفل کیا جس سے نہ عدل باقی رہ گیا اور نہ رحم اور ایسا کام سوائے اس کے کوئی نہیں کر سکتا جو پاگلوں سے بھی گیا گزرا ہو۔ پھر جبکہ مؤاخذہ خدا تعالیٰ کے وعدہ اور وعید کے ساتھ مشروط ہے تو پھر ضابطہ احکام کی اشاعت اور اس کے استحکام سے قبل کسی کو سزا دینا کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟ کسی ایسی معصیت کے صادر ہونے پر جس کے ارتکاب کے وقت نہ کوئی وعید موجود ہو اور نہ کسی کو اس کی اطلاع ہو پہلوں اور پچھلوں کا مؤاخذہ کیونکر جائز ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی کتاب اس کے وعدہ اور اس کی وعید اس کے احکام اور اس کی حدود اور اس کی شرائط کے نزول کے بعد ہی عدل کا وجود و نفوذ ممکن ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف عدل حقیقی کی نسبت قطعاً غلط اور

باطل لا أصل لها لأن العدل لا يُتصور إلا بعد تصوّر الحقوق وتسليم وجوبها وليس لأحد حق على رب العالمين. ألا ترى أن الله سخّر كل حيوان للإنسان وأباح دماءها لأدنى ضرورته فلو كان وجوب العدل حقاً على الله تعالى لما كان له سبيلٌ لإجراء هذه الأحكام وإلا فكان من الجائرين. ولكن الله يفعل ما يشاء في ملكوته يُعزّ من يشاء ويُذلّ من يشاء ويُحيي من يشاء ويميت من يشاء ويرفع من يشاء ويضع من يشاء. ووجود الحقوق يقتضى خلاف ذلك بل يجعل يداه مغلوله وأنت ترى أن المشاهدة تُكذّبها وقد خلق الله مخلوقه على تفاوت المراتب فبعض مخلوقه أفراسٌ وحمير وبعضه جمالٌ

بے بنیاد ہے۔ کیونکہ عدل کا تصوّر تب ہو سکتا ہے جب اس سے پہلے حقوق کا تصوّر کیا جائے اور ان کے وجوب کو تسلیم کر لیا جائے مگر رب العالمین پر تو کسی کا کوئی حق نہیں ہو سکتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اُس نے ہر حیوان کو انسان کی خدمت میں لگایا ہوا ہے؟ اس کی ادنیٰ ضرورت کے لئے بھی ان کا خون بہانے کو جائز رکھا ہے۔ اگر عدل کو بطور حق کے اللہ کے ذمہ واجب قرار دیا جائے تو پھر اس کے لئے ایسے احکام کے جاری کرنے کا کوئی موقع نہیں تھا ورنہ اس کا شمار ظالموں میں ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنی بادشاہت میں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہ جسے چاہے عزّت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کرتا ہے۔ جسے چاہے زندہ رکھتا ہے اور جسے چاہے موت دیتا ہے جسے چاہے وہ بلند کرتا ہے اور جس کو چاہے پست کر دیتا ہے مگر حقوق کے وجود کا تقاضا اس سے اُلٹ ہے بلکہ یہ تو اس کے ہاتھ کو باندھ دیتا ہے اور تم دیکھتے ہو کہ تمہارا مشاہدہ حقوق کے دعویٰ کو جھٹلاتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو مختلف درجوں میں پیدا کیا ہے۔ اس کی مخلوق میں سے کچھ تو گھوڑے اور گدھے ہیں اور کچھ اونٹ اور اونٹنیاں ہیں۔ کچھ گتے اور

ونوق وکلاب وذیاب و نمور
 وجعل لبعض مخلوقه سمعاً
 وبصراً وخلق بعضهم صمماً
 وجعل بعضهم عمین. فلائی
 حیوان حقُّ أن یقوم و یخاصم
 ربّه أنه لم یخلقه کذا ولم یخلقه
 کذا. نعم کتب اللّٰه علی
 نفسه حق العباد بعد إنزال
 الکتب و تبلیغ الوعد و الوعید
 و بشرّ بجزاء العاملین. فمن
 تبع کتابه و نبیه و نهی النفس
 عن الهوی فإن الجنة هی
 المأوی و من عصی ربّه
 و أحکامه و أبی فسیکون
 من المعدّبین. فلما کان
 ملاک الأمر الوعد و الوعید
 لا العدل العتید الذی کان
 واجبا علی اللّٰه الوحید
 انهدم من هذا الأصول
 المنیف الممرّد الذی بناه
 النصارى من أوهامهم. فثبت
 أن إيجاب العدل الحقیقی

بھیڑیئے اور چیتے ہیں۔ اس نے کچھ مخلوق کو
 تو کان اور آنکھیں دی ہیں۔ بعض کو بہرا
 پیدا کیا ہے اور بعض کو اندھا بنایا ہے پس کس
 جاندار کو یہ حق ہے کہ وہ کھڑا ہو اور اپنے
 رب سے جھگڑا کرے کہ اُس نے اُسے اس
 طرح کیوں پیدا کیا؟ اور اُس طرح کیوں
 پیدا نہیں کیا؟ ہاں اللہ تعالیٰ نے کتابیں بھیجنے
 اور تبشیر و انذار مکمل کرنے کے بعد خود اپنے
 اوپر بندوں کا حق قرار دے لیا ہے۔ اور
 اس نے عمل کرنے والوں کو مناسب جزا کی
 بشارت دی ہے۔ پس جو شخص اس کی کتاب
 اور اس کے نبی کی پیروی کرے اور اپنے
 نفس کو گری ہوئی خواہشات سے روکے
 رکھے تو یقیناً جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہے لیکن جو
 شخص اپنے رب اور اس کے احکام کی
 نافرمانی اور انکار کرے تو وہ ضرور سزا یافتہ
 ہوگا۔ پس جبکہ وعدہ و وعید پر ہی جزا کا مدار
 ہے نہ کہ کسی خود ساختہ عدل پر جو خدائے
 وحید پر لازم قرار دیا جائے تو اس اصول
 سے عیسائیوں کے اوہام سے تعمیر کردہ بلند
 و بالا عمارت دھڑام سے گر جاتی ہے۔ پس
 ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر

علی اللہ تعالیٰ خیال فاسد
 و متاع کاسد لا یقبلہ إلا من
 کان من الجاهلین. ومن هنا
 نجد أن بناء عقیدة الکفارة
 علی عدل اللہ بناءً فاسد علی
 فاسد فتدبرُ فیہ فإنه یکفیک
 لکسر صلیب النصارى إن كنت
 من المناظرین. واسم هذه الصفة
 فی کتاب اللہ تعالیٰ رحیمیة کما
 قال اللہ تعالیٰ فی کتابه العزیز
 وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا وَقَالَ
 وَاللَّهُ عَفُورٌ رَّحِيمٌ فهذا
 الفیضان لا یتوجه إلا إلى
 المستحق ولا یطلب إلا عاملاً
 وهذا هو الفرق بین الرحمانیة
 والرحیمیة والقرآن مملو من
 نظائره ولكن کفاک هذا القدر
 إن كنت من العاقلین.

القسم الرابع من الفیضان
 فیضان نسّمیہ فیضاناً أخصّ

عدل حقیقی واجب ٹھہرانا ایک فاسد خیال اور
 کھوٹی جنس ہے۔ جسے جاہلوں کے سوا اور
 کوئی قبول نہیں کر سکتا۔ اس (بحث) سے
 ہمیں پتہ چلتا ہے کہ کفارہ کے عقیدہ کی بنیاد
 خدا تعالیٰ کے عدل پر رکھنا بناءً فاسد علی الفاسد
 ہے۔ پس اس بارہ میں خوب غور کرو کیونکہ اگر تم
 مناظرین اسلام میں سے ہو تو نصاریٰ کی صلیب کو
 توڑنے کے لئے یہی چیز تمہارے لئے کافی ہے۔
 خدا تعالیٰ کی کتاب میں اس صفت کا نام رحیمیّت
 ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز
 میں فرمایا ہے۔ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا
 اور پھر فرمایا۔ وَاللَّهُ عَفُورٌ رَّحِيمٌ۔ پس
 یہ فیضان صرف اس کے مستحق کی طرف ہی رخ
 کرتا ہے اور صرف عمل کرنے والوں کا ہی متلاشی
 ہے۔ رحمانیت اور رحیمیّت میں یہی فرق ہے اور
 قرآن کریم اس فرق کی مثالوں سے بھرا پڑا
 ہے۔ لیکن اس جگہ اتنا بیان ہی کافی ہے اگر تم
 عقلمندوں میں سے ہو۔

فیضان کی چوتھی قسم وہ فیضان ہے جسے ہم
 فیضانِ اخصّ یا مالکیّت کے مظہر تام کے نام

۱ اور وہ مومنوں پر بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (الاحزاب : ۲۳)

۲ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (البقرة : ۲۱۹)

ومظہراً تاماً للمالکیۃ وهو
 أكبر فیوض وأعلاها وأرفعها
 وأتمّها وأكملها ومُنْتهاها
 وثمرۃ أشجار العالمین و
 لا یظهر إلا بعد هدم عمارات
 هذا العالم الحقیق الصغیر
 ودروسِ أطلاله وآثاره و
 شحوبِ سحتته ونضوبِ
 ماءِ وَجنته وأقولِ نجمه
 کالمغرّیین. وهو عالم
 لطیف دقّتُ أسرارہ وکثرت
 أنواره یحارُ فیها فهمُ
 المتفکرین. وإن قلتِ لِم قال
 اللّٰه تعالیٰ فی هذا المقام
 مِلِّکِ یَوْمِ الدِّینِ وما قال
 عادلُ یومِ الدین. فاعلم
 أن السّر فی ذلك أن العدل
 لا یتحقّق إلا بعد تحقّق
 الحقوق ولیس لأحد من
 حقّ علی اللّٰه رب العالمین.
 ونجاة الآخرة موهبة من
 اللّٰه تعالیٰ للذین آمنوا به

سے پکارتے ہیں اور وہ فیوض میں سب سے بڑا،
 سب سے اعلیٰ، سب سے بلند، جامع، سب سے
 زیادہ مکمل اور فیوض کا منتہی ہے۔ اور تمام جہانوں
 کے درختوں کا پھل بھی۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف
 سے اس فیضان کا ظہور کامل اس حقیر اور صغیر عالم
 کی عمارتوں کے مسمار ہونے، اس کے کھنڈروں
 اور نشانات کے مٹ جانے، اس کے رنگ و
 روپ کے متغیر ہو جانے اور اس کے رخساروں کی
 آب و تاب زائل ہو جانے اور سب غروب
 ہونے والوں کی طرح اس کے ستارہ کے غروب
 ہو جانے کے بعد ہوتا ہے۔ اور مالکیّت ایک
 لطیف عالم ہے۔ جس کے اسرار نہایت دقیق ہیں
 اور اس کے انوار بہت زیادہ ہیں۔ اس میں غور و فکر
 کرنے والوں کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اور اگر
 تم پوچھو کہ اس جگہ اللہ تعالیٰ نے مِلِّکِ یَوْمِ
 الدِّینِ کیوں کہا اور عادلِ یَوْمِ الدِّینِ
 (کیوں) نہیں کہا تو واضح ہو کہ اس میں بھی یہ ہے
 کہ عدل کا تصوّر اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب
 تک حقوق کو تسلیم نہ کر لیا جائے اور جہانوں کے
 پروردگار خدا پر تو کسی کا کوئی حق نہیں اور آخرت کی
 نجات خدا تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کے لئے
 محض ایک عطیہ ہے جو اس پر ایمان لائے اور

وَسَارِعُوا إِلَىٰ امْتِسَالِهِ وَتَقَبُّلِ
 أَحْكَامِهِ وَعِبَادَتِهِ وَمَعْرِفَتِهِ
 بِسُرْعَةٍ مَعْجَبَةٍ كَأَنَّهُمْ كَانُوا
 فِي نَجَاءِ حَرَكَاتِهِمْ وَمَسَاحِ
 غَدَوَاتِهِمْ وَرَوْحَاتِهِمْ مِمَّتَطِينِ
 عَلَىٰ هَوَجَاءِ شِمْلَةٍ وَ
 نُوقِ مُشْمَعِلَةٍ وَإِنْ لَمْ يُتَمَّوْا
 أَمْرَ الْإِطَاعَةِ وَمَا عَدُوا
 حَقَّ الْعِبَادَةِ وَمَا عَرَفُوا حَقَّ
 الْمَعْرِفَةِ وَلَكِنْ كَانُوا
 عَلَيْهَا حَرِيصِينَ. وَكَذَلِكَ
 الَّذِينَ عَصَوْا رَبَّهُمْ وَإِنْ
 لَمْ تَبْلُغْ شَقْوَتَهُمْ مَدَاهَا
 وَلَكِنْ كَانُوا إِلَيْهَا مَسَارِعِينَ
 وَكَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ
 وَيَزِيدُونَ فِي جَرَائِئِهِمْ
 وَمَا كَانُوا مِنَ الْمُنْتَهِينَ.
 فَكُلُّ يَرَىٰ مَا كَانَ فِي نَيْتِهِ
 رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ أَوْ قَهْرًا فَمَنْ
 نَاوَحَ مَهَبَّ نَسِيمِ الرَّحْمَةِ
 فَسَيَجِدُ حِطًّا مِنْهَا خَالِدًا
 فِيهَا وَمَنْ قَابَلَ صِرَاصِرَ

جنہوں نے اس کی اطاعت کرنے اور اس کے
 احکام کو قبول کرنے، اس کی عبادت کو بجالانے
 اور اس کی معرفت حاصل کرنے کے لئے حیران کن
 تیزی سے قدم بڑھایا گویا وہ اپنی حرکات کی
 تیزی میں اور صبح و شام کے سفروں میں تیز رفتار
 اور تیز گام اُونٹنیوں پر سوار تھے اور گو وہ اطاعت
 کے معاملہ کو پورے کمال تک نہ پہنچا سکے اور نہ
 عبادت کا پورا حق ادا کر سکے ہوں اور نہ ہی
 معرفت کی حقیقت کو پوری طرح پاسکے ہوں لیکن
 ان باتوں کے حصول کے شدید خواہشمند رہے
 ہوں۔ اور اسی طرح وہ لوگ جنہوں نے اپنے
 رب کی نافرمانی کی۔ اگرچہ ان کی بدبختی اپنی انتہا
 کو نہیں پہنچی لیکن وہ اس (بدبختی) کی طرف تیزی
 سے بڑھتے رہے، بُرے عمل کرتے رہے اور
 بدی کرنے پر اپنی جرأت میں ترقی کرتے گئے
 اور وہ (بدی کے کاموں سے) رُکنے والے نہ
 تھے۔ پس (ایسے لوگوں میں سے) ہر شخص اپنی
 اپنی نیت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رحمت یا اس کا
 قہر دیکھے گا۔ پس جس نے اپنا رُخ اُدھر پھیرا
 جدھر سے نسیم رحمت آ رہی ہو تو وہ ضرور رحمت
 سے اپنا حصہ پائے گا۔ اور اس میں رہتا چلا
 جائے گا۔ اور جو قہر کی تندہواؤں کی زد میں

القهر فسيقع في صدماتها.
وما هذا إلا المالكية لا العدل
الذي يقتضى الحقوق فتدبر
ولا تكن من الغافلين.

واعلم أن في ترتيب هذه
الصفات بلاغةً أخرى نريد
أن نذكرها لتكتحل من
كحل المتبصرين. وهو أن
الآيات التي رصع الله بعدها
كلها مقسومة على تلك
الصفات برعاية المحاذاة ﴿٤٥﴾
ووضع بعضها تحت بعض
كطبقات السماوات والأرضين.
وتفصيله أنه تعالى ذكر أولاً
ذاته وصفاته بترتيب يوجد
في العالمين. ثم ذكر كل
ما هو يناسب البشرية بترتيب
يشاهد في قانون الله
ومع ذلك جعل كل صفة
بشرية تحت صفة إلهية
وجعل لكل صفة إنسانية
مشرَباً وسُقياً من صفة إلهية

آ گیا تو وہ ضرور اُن کے تھپڑے کھائے گا اور یہ
مالکیّت ہی ہے عدل نہیں جو حقوق کا مقتضی
ہوتا ہے۔ پس تم خوب غور کرو اور دیکھو کہیں
غافلوں میں شامل نہ ہو جانا۔

واضح ہو کہ ان صفاتِ الہیہ کی ترتیب میں ایک
اور بلاغت پائی جاتی ہے جسے ہم (یہاں) بیان
کرنا چاہتے ہیں۔ تا صاحب بصیرت لوگوں (کی
بینائی) کے سُرْمہ سے آپ کی آنکھیں بھی روشن
ہوں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان صفات کے
معا بعد جو آیات سجائی ہیں وہ انہیں صفات پر منقسم
ہیں۔ ہر آیت مذکورہ صفات کی ترتیب کے لحاظ سے
بالمقابل اور مشابہ واقع ہونے کے اس صفت سے
متعلق ہے اور ایک صفت کے تحت ایک آیت لائی
گئی ہے جیسے کہ آسمانوں اور زمینوں کے طبقات اوپر
تلے ہیں۔ اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے خدا تعالیٰ
نے اپنی ذات اور صفات کا اسی ترتیب کے ساتھ
ذکر کیا جو کائناتِ عالم میں پائی جاتی ہے۔ پھر ان تمام
امور کو جو بشریت کے مناسب حال ہیں اسی ترتیب
کے ساتھ بیان کیا جو خدائی قانون میں نظر آتی
ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہر بشری صفت کو
ایک الہی صفت کے تحت رکھ دیا۔ اور ہر انسانی
صفت کے لئے ایک صفتِ الہیہ کو گھاٹ اور پینے کا

تستفیض منها وأرى التقابلَ
 بينهما بترتيب وضعي يوجد
 فى الآيات فبارك الله
 أحسن المرتبين. وتشریحہ
 التام أن الصفات مع اسم
 الذات خمسة أبحرٍ قد تقدّم
 ذكرها فى صدر السورة
 أعنى ① الله ② ورب العالمين
 ③ والرحمن ④ والرحيم
 ⑤ ومالك يوم الدين. فجعل
 الله كمثلاً خمسة من المغترفات
 مما ذكر من بعد وقابل الخمسة
 بالخمسة وكل واحد من
 المغترفات يشرب من ماء
 صفة تشابهه وتناوحه وتأخذ
 مما احتوت على معان تسرُّ
 العارفين. مثلاً أولها بحرُ
 اسم الله تعالى وتغترف منه
 جملةً إياك نعبُدُ التى
 حدّته وصارت كالمحاذين.
 وحقيقة التعبد تعظيمُ المعبود
 بالتذلل التام والاحتذاء

مقام قرار دیا جس سے وہ مستفیض ہو۔ خدا تعالیٰ
 نے ان آیات میں پائی جانے والی وضعی ترتیب کا
 آپس میں تقابل دکھایا ہے پس بڑا ہی بابرکت
 ہے اللہ تعالیٰ جو بہترین ترتیب دینے والا
 ہے۔ اس مضمون کی مکمل تشریح یوں ہے کہ یہ
 صفات (اللہ تعالیٰ کے) اسم ذات سمیت پانچ
 سمندر ہیں۔ جن کا ذکر اس سورت کے شروع
 میں آیا ہے یعنی ① اللہ، ② رَبُّ الْعَالَمِينَ .
 ③ أَلرَّحْمَان ④ الرَّحِيم اور ⑤ مَالِكِ يَوْمِ
 الدِّين۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی تعداد کے مطابق
 ان (سمندروں) سے مستفیض ہونے والے مابعد
 پانچ جملوں کا ذکر کیا ہے۔ اور ان پانچ کو ان پانچ
 کے مقابل پر رکھا ہے۔ اور ان فیض یاب ہونے
 والوں میں سے ہر ایک ایسی صفت کے منبع سے
 مستفیض ہوتا ہے جو اس کے مشابہ اور اس کے
 مقابل ہے۔ اور اس سے وہ مطالب اخذ کرتا ہے جن
 پر وہ صفت حاوی ہے اور جو عارفوں کو بے حد
 پسندیدہ ہیں۔ مثلاً ان میں سے سب سے پہلا اللہ
 (اسم ذات) کا سمندر ہے۔ اس کے مقابل اِيَّاكَ
 نَعْبُدُ کا جملہ ہے جو مقابل میں رکھی جانے والی اشیاء
 کی طرح ہو کر فیض حاصل کرتا ہے۔ اور پوری
 انکساری سے معبود کی تعظیم کرنا اور اس کے نمونہ کو

بمِثَالِهِ وَالْإِنصِبَاغِ بِصَبْغِهِ
وَالخُرُوجِ مِنَ النِّفْسِ وَالْأَنَانِيَةِ
كَالْفَانِينِ. وَسِرُّهُ أَنَّ الْعَبْدَ
قَدْ خُلِقَ كَالْمَرِيضِ وَالْعَلِيلِ
وَالْعَطْشَانِ وَشَفَاؤُهُ وَتَسْكِينِ
غُلَّتِهِ وَإِرْوَاءِ كَبَدِهِ فِي
مَاءِ عِبَادَتِ اللَّهِ فَلَا يَبْرَأُ
وَلَا يَسْتَوِي إِلَّا إِذَا يَشْتَبَى
إِلَيْهِ انصِبَابَهُ وَيُفْرَطُ صَبَابَهُ
وَيَسْعَى إِلَيْهِ كَالْمَسْتَسْقِينَ.
وَلَا يُطَهَّرُ قَرِيحَتَهُ وَلَا يَلْبَدُ
عَجَاجَتَهُ وَلَا يُحَلِّي مُجَاجَتَهُ
إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ
تَطْمَئِنُّ قُلُوبُ الَّذِينَ يَعْبُدُونَ
اللَّهَ وَيَأْتُونَهُ مُسْلِمِينَ.
فَفِي آيَةِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ
إِقْرَارًا لِمَعْبُودِيَةِ اللَّهِ الَّذِي
هُوَ مُسْتَجْمِعٌ بِجَمِيعِ
صِفَاتِ الْكَامِلِيَةِ وَلِذَلِكَ
وَقَعَتِ هَذِهِ الْجُمْلَةُ تَحْتَ
جُمْلَةِ الْحَمْدِ لِلَّهِ فَانظُرْ
إِنْ كُنْتَ مِنَ النَّاظِرِينَ.

اختیار کرنا۔ اس کے رنگ سے رنگین ہونا اور فانی
فی اللہ لوگوں کی طرح نفسانیت اور انانیت سے
الگ ہو جانا عبادت کی حقیقت ہے۔ اس میں راز
یہ ہے کہ انسان کو بیمار اور روگی اور پیاس سے کسٹل
پیدا کیا گیا ہے۔ اور اس کی شفا، اس کی پیاس کی
تسکین اور اس کے جگر کی سیرابی اللہ تعالیٰ کی
عبادت کے پانی سے ہوتی ہے۔ وہ تنہی صحت مند
اور سیراب ہو سکتا ہے۔ جب وہ اللہ کی طرف اپنا
رُخ موڑ لیتا ہے اور اس کے ساتھ اپنے عشق کو
بڑھاتا ہے اور وہ اس (معبود حقیقی) کی طرف پانی
کے طالبوں کی طرح دوڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے
ذکر کے سوا کوئی چیز نہ تو اس کی فطرت کو پاک کر
سکتی ہے نہ اس کے غبار خاطر کو مٹھ کر سکتی ہے۔
اور نہ اس کے منہ کا ذائقہ شیریں بنا سکتی ہے۔
سنو! اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ان ہی لوگوں کے دل
مطمئن ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے
ہیں اور اس کے حضور فرمانبردار بن کر آتے ہیں۔
پس آیت مبارکہ **إِيَّاكَ نَعْبُدُ** میں اللہ تعالیٰ
کی معبودیت کا اعتراف ہے جو مستجمع جمیع صفات
کاملہ ہے اور اسی لئے یہ جملہ (**إِيَّاكَ نَعْبُدُ**)
الْحَمْدُ لِلَّهِ کے جملہ کے تحت ہے۔ پس تو غور
کر! اگر تو غور کرنے والوں میں سے ہے۔

وِثَانِيهَا بَحْرُ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 وَتَغْتَرَفُ مِنْهَا جَمَلَةٌ اِيَّاكَ
 نَسْتَعِينُ. فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا
 سَمِعَ اَنْ اللّٰهُ يُرَبِّي
 الْعَالَمِينَ كُلِّهَا وَمَا مِنْ
 عَالَمٍ اِلَّا هُوَ مَرْبِيْهِ وَرَأَى
 نَفْسَهُ اَمَّارَةً بِالسُّوْءِ
 فَتَضَرَّعٌ وَّاضْطَرَّ وَالتَّجَا
 اِلَى بَابِهِ وَتَعَلَّقَ بِاَهْدَابِهِ
 وَدَخَلَ فِيْ مَا دَبَّه
 بِرِعَايَةِ اَدَابِهِ لِيَدْرِكَه
 بِالرَّبْوِيَّةِ وَيُحْسِنَ اِلَيْهِ
 وَهُوَ خَيْرُ الْمُحْسِنِينَ.
 فَاِنَّ الرَّبْوِيَّةَ صِفَةٌ
 تُعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ
 الْمَطْلُوبَ لَوْجُودِهِ وَلَا يَغَادِرُهُ
 كَالنَّاقِصِينَ.

وِثَالِهَا بَحْرُ اسْمِ الرَّحْمَنِ
 وَتَغْتَرَفُ مِنْهُ جَمَلَةٌ اِهْدِنَا
 الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ لِيَكُونَ الْعَبْدُ
 مِنَ الْمُهْتَدِينَ الْمَرْحُومِينَ. فَاِنَّ
 الرَّحْمَانِيَّةَ تُعْطَى كُلَّ مَا يَحْتَاجُ

ان میں سے دوسرا بُبُ الْعَالَمِيْنَ کا سمندر
 ہے۔ اور اس سے اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کا جملہ
 مستفیض ہوتا ہے کیونکہ بندہ جب یہ بات سنتا
 ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کی پرورش کرتا ہے
 اور ایسا کوئی عالم نہیں جس کا وہ مربی نہ ہو اور وہ
 (بندہ) اپنے نفس کو بدی کا حکم دینے والا دیکھتا
 ہے تو وہ گریہ وزاری کرتا ہے اور مجبور ہو کر اس
 کے دروازہ کی طرف پناہ ڈھونڈتا ہے۔ اس
 کے دامن سے لپٹ جاتا ہے اور اس کے
 آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کی (روحانی)
 ضیافت گاہ میں داخل ہو جاتا ہے تا وہ (پاک
 ذات) اپنی ربوبیت سے اس کی دستگیری کرے
 اور اس پر احسان فرمائے اور وہ بہترین احسان
 کرنے والا ہے۔ پس ربوبیت ایک ایسی صفت
 ہے جو ہر چیز کو اس کے وجود کے مناسب حال
 خلق عطا کرتی ہے۔ اور اس کو ناقص حالت میں
 نہیں رہنے دیتی۔

ان میں سے تیسرا الرَّحْمَنِ کا سمندر ہے
 اور اس سے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کا جملہ
 سیراب ہوتا ہے تا انسان ہدایت اور رحمت پانے
 والوں میں ہو جائے کیونکہ صفتِ رحمانیت ہر اُس
 وجود کو جو صفتِ ربوبیت سے تربیت پاچکا ہے وہ

إليه الوجود الذی رُبِّيَ مِنْ صِفَةِ
الرَّبْوِيَةِ فَهَذِهِ الصِّفَةُ تَجْعَلُ
الْأَسْبَابَ مُوَافِقَةً لِلْمَرْحُومِ. وَأَثْرُ
الرَّبْوِيَةِ تَسْوِيَةُ الْوُجُودِ وَتَخْلِيْقُهُ
كَمَا يَلِيْقُ وَيَنْبَغِي وَأَثْرُ هَذِهِ الصِّفَةِ
أَنَّهَا تُكْسِي ذَلِكَ الْوُجُودَ لِبَاسًا
يُوَارِي سَوَاتِهِ وَتَهَبُّ لَهُ زِينَتَهُ
وَتَكْحُلُ عَيْنَهُ وَتَغْسِلُ وَجْهَهُ
وَتَعْطِي لَهُ فَرَسًا لِلرُّكُوبِ وَتُثْرِيهِ
طَرِيقَ الْفَارَسِيْنَ. وَمَرْتَبَتَهَا بَعْدَ
الرَّبْوِيَةِ وَهِيَ تَعْطِي كُلَّ شَيْءٍ
مَطْلُوبَ وَجُودِهِ وَتَجْعَلُهُ مِنَ
الْمَوْفُوقِيْنَ.

ورابعها بحرُ اسمِ الرَّحِيْمِ
وتغترف منه جملةُ صِرَاطِ الدِّينِ
أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ لِيَكُونَ الْعَبْدُ مِنَ
الْمَنْعَمِيْنَ الْمَخْصُوصِيْنَ. فَإِنْ
الرَّحِيْمِيَّةُ صِفَةُ مُدْنِيَّةٍ إِلَى
الْإِنْعَامَاتِ الْخَاصَّةِ الَّتِي لَا
شَرِيكَ فِيهَا لِلْمَطِيْعِيْنَ. وَإِنْ كَانَ
الْإِنْعَامُ الْعَامَ مُحِيْطَةً بِكُلِّ شَيْءٍ
مِنَ النَّاسِ إِلَى الْأَفَاعِي وَالتَّنِيْنَ.

سب کچھ مہیا کرتی ہے جس کی اسے حاجت ہو۔
پس یہ صفت تمام وسائل کو رحم پانے والے کے
موافق بنا دیتی ہے اور ربوبیت کا نتیجہ وجود کو کامل
قوی دینا اور ایسے طور پر پیدا کرنا ہے جو اس کے
لائق حال اور مناسب ہے۔ اسی صفت کا اثر یہ ہے
کہ یہ ہر وجود کو اس کے عیوب کو چھپا دینے والا
لباس پہناتی ہے۔ اُسے زینت عطا کرتی ہے۔
اس کی آنکھوں میں سُرمہ لگاتی ہے۔ اس کے چہرہ
کو دھوتی ہے۔ اس کو سواری کے لئے گھوڑا دیتی
ہے۔ اور اس کو شاہسواروں کے طریق بتاتی ہے
اور صفت (رحمانیت) کا درجہ ربوبیت کے بعد
ہے وہ ہر چیز کو اس کے وجود کا مطلوب عطا کر کے
اسے توفیق یافتہ لوگوں میں سے بنا دیتی ہے۔

ان میں سے چوتھا صفت الرَّحِيْمِ کا
سمندر ہے اور اس سے صِرَاطُ الدِّينِ
أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کا جملہ مستفیض ہوتا ہے تا
بندہ خاص انعام یافتہ لوگوں میں شامل ہو جائے۔
کیونکہ رحیمیت ایسی صفت ہے جو ان انعامات
خاصہ تک پہنچا دیتی ہے جن میں فرمانبردار لوگوں کا
کوئی شریک نہیں ہوتا۔ گو (اللہ تعالیٰ کا) عام
انعام انسانوں سے لے کر سانپوں، اژدہاؤں
تک کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے۔

وخماسها بحر مَالِكِ يَوْمِ
 الدِّينِ وتغترف منه جملةُ
 غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ
 وَلَا الضَّالِّينَ. فَإِنْ غَضِبَ اللَّهُ
 وتركه في الضلالة لا تَظْهَرُ
 حقيقته على الناس على
 وجه الكامل إلا في يوم
 المجازات الذي يُجالِيهم
 اللَّهُ فيه بغضبه وإنعامه
 ويُجالِهم بتذليله وإكرامه
 ويُجَلِّي عن نفسه إلى حَدِّ
 ما جَلَّى كمثلُه وتراءى
 السابقون كفرس مُجَلَّى
 وتراءت الجالية بِغِيْهِم
 الممين. وفيه يعلم الذين
 كفروا أَنهم كانوا موردَ
 غضبِ اللَّهِ وكانوا قومًا
 عمين. ومن كان في هذه
 أعمى فهو في الآخرة
 أعمى ولكن عمى هذه الدنيا
 مخفيٌ ويتبين في يوم الدين.
 فالذين أبوا وما تبعوا هدى

ان میں سے پانچواں سمندر مَلِكِ
 يَوْمِ الدِّينِ (کی صفت) ہے۔ اور
 اس سے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ
 وَلَا الضَّالِّينَ کا جملہ مستفیض ہوتا ہے کیونکہ
 خدا تعالیٰ کے غضب اور اس کے (انسان
 کو) ضلالت اور گمراہی میں چھوڑ دینے کی
 حقیقت لوگوں پر مکمل طور پر جزا اور سزا کے دن
 ہی ظاہر ہوگی۔ جس دن اللہ تعالیٰ اپنے غضب
 اور انعام کے ساتھ اُن پر جلوہ آراء ہوگا۔ اور
 ان کو اپنی طرف سے ذلت دے کر یا عزت
 دے کر ظاہر کر دے گا۔ اور اس حد تک اپنے
 آپ کو ظاہر کر دے گا کہ اس طرح کبھی اپنے
 وجود کو ظاہر نہیں کیا ہوگا۔ اور (خدا کی راہ
 میں) سبقت لے جانے والے یوں دکھائی دیں
 گے جیسے میدان میں آگے بڑھا ہوا گھوڑا اور
 گناہگار اپنی کھلی کھلی گمراہی میں نظر آئیں گے۔
 اور اس دن کافروں پر واضح ہو جائے گا کہ وہ
 درحقیقت غضبِ الہی کے مورد تھے اور اندھی قوم
 تھے اور جو اس دنیا میں اندھا رہے گا وہ آخرت
 میں بھی اندھا ہوگا۔ لیکن اس دنیا کی نابینائی مخفی
 ہے اور جزا سزا کے دن وہ ظاہر ہو جائے گی۔ پس
 جن لوگوں نے انکار کیا اور ہمارے رسول کی

رسولنا ونور کتابنا وکانوا
 لَطَوَاغِيْتَهُمْ مَتَّبِعِينَ فَسَوْفَ
 يَرَوْنَ غَضَبَ اللَّهِ وَتَغِيْظُ
 النَّارِ وَزَفِيْرَهَا وَيَرَوْنَ
 ظَلَمْتَهُمْ وَضَلَّالَتَهُمْ بِالْأَعْيُنِ
 وَيَجِدُونَ أَنْفُسَهُمْ كَالْطَّالِعِ
 الْأَعْوَرِ وَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ
 خَالِدِينَ فِيْهَا وَمَا كَانَ لَهُمْ
 أَحَدٌ مِنَ الشَّافِعِيْنَ . وَفِي
 الْآيَةِ إِشَارَةٌ إِلَى أَنْ اسْمَ
 مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ذُو الْجَهْتَيْنِ
 يُضَلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدَى
 مَنْ يَشَاءُ فَاسْأَلُوهُ أَنْ يَجْعَلَ
 مِنْ الْمُهْتَدِيْنَ .

ہذا ما اُردنا من بیان بعض
 نکات هذه الآیة ولطائفها الأدبية
 التي هي للناظرين كالأیات
 وبلاغتها الرائعة المبتكرة
 المحببة المحتوية على محاسن
 الكنايات مع دُرر حِكْمِيَّة
 ومعارف نادرة من دقائق
 الإلهيات فلا تجد نظيرها في

ہدایت اور ہماری کتاب (قرآن کریم) کے نور
 کی پیروی نہ کی اور اپنے باطل معبودوں کی اتباع
 کرتے رہے وہ ضرور اللہ تعالیٰ کے غضب کو
 دیکھیں گے۔ اور جہنم کے جوش اور اس کی
 خوفناک آواز کو سنیں گے۔ اور اپنی گمراہی اور
 کجروی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ اپنے
 آپ کو لنگڑے کانے جیسے پائیں گے۔ اور جہنم
 میں داخل ہوں گے۔ جہاں وہ لمبا عرصہ رہیں
 گے اور ان کا کوئی شفیع نہیں ہوگا۔ اس آیت میں
 اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ (خدا کا)
 اسْمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ دو پہلوؤں والا
 ہے۔ وہ جسے چاہے گمراہ ٹھہراتا ہے اور جسے
 چاہے ہدایت دیتا ہے۔ پس تم دعا کرو کہ وہ
 تمہیں ہدایت یافتہ بنا دے۔

یہی وہ امر ہے جس کو ہم بیان کرنا چاہتے تھے۔
 یعنی اس آیت کے بعض نکات اور ادبی لطائف کو
 جو دیکھنے والوں کے لئے روشن نشانوں کی طرح
 ہیں۔ اور اس کی حیران کن اچھوتی اور خوب آراستہ
 بلاغت کو جو کنایات کی خوبیوں، حکمت کے موتیوں
 اور دقائق الہیہ کے نادر معارف پر حاوی ہے۔ تم
 اس بیان کی نظیر نہ تو پہلے لوگوں میں اور نہ بعد میں
 آنے والے لوگوں میں دیکھو گے۔ بلاشبہ اس کی

الأولین والآخیرین . فلا شک أن
مُلِحَ أدبها بارعة وقَدَمَهَا علی
أعلام العلوم فارعة وهی یُصِبی☆
قلوب العارفين . وقد علمت
ترتیب خمسة أبحرٍ التي تجرى
بعضها تلو بعض فتسلمه وكن
من الشاکرین . وأما ترتیب
المغترفات فتعرفه بترتیب
أبحرها إن كنت من المغترفين .

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ
قَدَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَوْلَهُ إِيَّاكَ
نَعْبُدُ عَلٰى قَوْلِهِ إِيَّاكَ
نَسْتَعِينُ إِشَارَةً إِلَى تَفَضُّلَاتِهِ
الرَّحْمَانِيَةِ مِنْ قَبْلِ الْإِسْتِعَانَةِ
فَكَأَنَّ الْعَبْدَ يَشْكُرُ رَبَّهُ
وَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنِّي أَشْكُرُكَ
عَلَى نِعْمَاتِكَ الَّتِي أُعْطَيْتَنِي
مِنْ قَبْلِ دَعَائِي وَمَسْأَلَتِي
وَعَمَلِي وَجَهْدِي وَإِسْتِعَانَتِي
بِالرَّبُوبِيَةِ وَالرَّحْمَانِيَةِ الَّتِي
سَبَقَتْ سُؤْلَ السَّائِلِينَ ثُمَّ
أَطْلَبُ مِنْكَ قُوَّةً وَصَلَاحًا

عمدہ ادبی باتیں بے نظیر فضیلت کی حامل ہیں اور
اس کا قدم علوم کے پہاڑوں سے بھی اونچا ہے اور
وہ عارفوں کے دلوں کو موہ لیتی ہے۔ اب تُو نے ان
پانچ سمندروں کی ترتیب کو معلوم کر لیا ہے۔ جو ایک
دوسرے کے پیچھے جاری ہیں۔ پس تو اسے قبول کر
اور شکر گزاروں میں سے ہو جا اور اگر تو فیض
یافتگان میں سے ہے تو فیض حاصل کرنے والے
جملوں کی ترتیب کو تو ان کے سمندروں کی ترتیب
سے پہچان لے گا۔

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ
خداے عزوجل نے جملہ إِيَّاكَ نَعْبُدُ کو جملہ
إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ سے پہلے رکھا ہے اور اس میں
(بندہ کے) توفیق مانگنے سے بھی پہلے اس
(ذات باری) کی (صفت) رحمانیت کے فیوض
کی طرف اشارہ ہے گویا کہ بندہ اپنے رب کا شکر ادا
کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اے میرے پروردگار میں
تیری ان نعمتوں پر تیرا شکر ادا کرتا ہوں جو تُو نے
میری دعا، میری درخواست، میرے عمل، میری
کوشش اور میری استعانت سے پیشتر اپنی ربوبیت
اور رحمانیت کے فیض سے جو سائلین کے سوالوں پر
بھی سبقت رکھتی ہیں، تو نے مجھے عطا کر رکھی ہیں۔
پھر میں تجھ سے ہی (ہر قسم کی) قوت، راستی،

وفلاحًا وفورًا ومقاصد
 التی لا تُعطى إلا بعد
 الطلب والاستعانة والدعاء
 وأنت خير المعطين. و
 فى هذه الآيات حث
 على شكر ما تُعطى
 والدعاء بالصبر فيما
 تتمنى وفرط اللهج
 إلى ما هو أتم وأعلى
 لتكون من الشاكرين
 الصابرين. وفيها حثُّ
 على نفى الحول والقوة
 والاستطراح بين يدي
 سبحانه مترقبًا منتظرًا
 مديمًا للسؤال والدعاء
 والتضرع والثناء والافتقار
 مع الخوف والرجاء كالطفل
 الرضيع فى يد الظئر و
 الموت عن الخلق وعن
 كل ما هو فى الأرضين.
 وفيها حثُّ على إقرار و
 اعتراف بأننا الضعفاء لا نعبدك

خوشحالی اور کامیابی اور اُن مقاصد کے حاصل
 ہونے کے لئے التجا کرتا ہوں جو درخواست
 کرنے، مدد مانگنے اور دعا کرنے پر ہی عطا کی جاتی
 ہیں اور تو بہترین عطا کرنے والا ہے۔ اور ان
 آیات میں ان نعمتوں پر شکر کرنے کی ترغیب ہے
 جو تجھے دی جاتی ہیں اور جن چیزوں کی تجھے تمنا ہو
 ان کے لئے صبر کے ساتھ دعا کرنے اور کامل اور
 اعلیٰ چیزوں کی طرف شوق بڑھانے کی (ترغیب
 ہے) تا تم بھی مستقل شکر کرنے والوں اور
 صبر کرنے والوں میں شامل ہو جاؤ۔ پھر ان
 (آیات) میں ترغیب دی گئی ہے۔ بندے کے
 اپنی طرف ہمت اور قوت کی نسبت کی نفی کرنے کی
 اور (اس سے) آس لگا کر اور امید رکھ کر ہمیشہ
 سوال، دعا، عاجزی اور حمد کرتے ہوئے (اپنے
 آپ کو) اللہ سبحانہ کے سامنے ڈال دینے کی
 اور خوف اور امید کے ساتھ اس شیر خوار بچہ کی مانند
 جو دایہ کی گود میں ہو (اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ
 کا) محتاج سمجھنے کی اور تمام مخلوق سے اور زمین کی
 سب چیزوں سے موت (یعنی پوری لائق) کی
 ترغیب ہے۔ اسی طرح ان (آیات)
 میں اس امر کا اقرار اور اعتراف کرنے کی ترغیب
 دلائی گئی ہے کہ ہم تو بہت کمزور ہیں۔ تیری دی

إلا بك ولا نتحسس منك
 إلا بعونك . بك نعمل
 وبك نتحرك وإليك
 نسعى كالثواكل متحرقين
 وكالعشاق متلطفين . وفيها
 حثٌّ على الخروج من
 الاختيال والزُّهُو والاعتصام
 بقوة اللّٰه تعالى وحوله
 عند اعتياص الأمور و
 هجوم المشكلات والدخول
 في المنكسرين . كأنه تعالى
 شأنه يقول يا عباد احسبوا
 أنفسكم كالميتين وباللّٰه
 اعتضدوا كل حين . فلا يزده
 الشابُّ منكم بقوته و
 لا يتخصّر الشيخ بهراوته
 ولا يفرح الكيّسُ بدهائه
 ولا يثق الفقيه بصحة
 علمه وجودة فهمه وذكائه
 ولا يتكئ الملهم على إلهامه
 وكشفه وخلوص دعائه
 فإن اللّٰه يفعل ما يشاء

ہوئی توفیق کے بغیر تیری عبادت نہیں کر سکتے اور
 تیری مدد کے بغیر ہم تجھے تلاش نہیں کر سکتے۔ ہم
 تیری مدد سے کام کرتے ہیں اور تیری مدد سے
 حرکت کرتے ہیں اور ہم ان عورتوں کی طرح جو
 اپنے بچوں کی موت کے غم میں گھل رہی ہوتی ہیں
 اور ان عاشقوں کی طرح جو محبت میں جل رہے
 ہوتے ہیں سوزاں و بریاں تیری طرف دوڑتے
 ہیں۔ پھر ان آیات میں کبر اور غرور کو چھوڑنے کی نیز
 معاملات کے پیچیدہ ہونے اور مشکلات کے گھیر
 لینے پر محض اللہ تعالیٰ کی (طرف سے ملنے والی)
 طاقت اور قوت پر بھروسہ کرنے کی اور منکسر المزاج
 لوگوں میں شامل ہونے کی ترغیب ہے گویا کہ
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے میرے بندو! اپنے
 آپ کو مردوں کی طرح سمجھو اور ہر وقت
 اللہ تعالیٰ سے قوت حاصل کرو۔ پس تم میں
 سے نہ کوئی جوان اپنی قوت پر اترائے اور نہ
 کوئی بوڑھا اپنی لاٹھی پر بھروسہ کرے اور نہ
 کوئی عقلمند اپنی عقل پر ناز کرے اور نہ کوئی فقیہ
 اپنے علم کی صحت اور اپنی سمجھ اور اپنی دانائی کی
 عمدگی پر اعتبار کرے اور نہ کوئی ملہم اپنے الہام
 یا اپنے کشف یا اپنی دعاؤں کے خلوص پر تکیہ
 کرے کیونکہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جس کو

وَيُطْرَدُ مَنْ يَشَاءُ وَيُدْخَلُ
مَنْ يَشَاءُ فِي الْمَخْصُوصِينَ .
وَفِي جَمَلَةٍ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ
إِشَارَةٌ إِلَى عِظْمَةِ شَرِّ
النَّفْسِ الْأَمَارَةِ الَّتِي تَسْعَى
كَالْعَسَاةِ فَكَأَنَّهَا أَفْعَى شَرُّهَا
قَدْ طَمَّ فَجَعَلَ كُلَّ سَلِيمٍ
كَعَظْمٍ إِذَا رَمَّ وَتَرَاهَا تَنْفُثُ
السَّمَّ أَوْ هِيَ ضَرْعَامٌ مَا يَنْكُلُ
إِنْ هَمَّ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
وَلَا كَسْبَ وَلَا لَمَّ إِلَّا بِاللَّهِ
الَّذِي هُوَ يَرْجِمُ الشَّيَاطِينَ .

وَفِي تَقْدِيمِ نَعْبُدُ عَلَى
نَسْتَعِينُ نِكَاتٌ أُخْرَى فَنَكْتُبُ
لِلَّذِينَ هُمْ مَشْغُوفُونَ بِآيَاتِ
الْمِثَانِي لَا بَرَنَاتِ الْمِثَانِي
وَيَسْعُونَ إِلَيْهَا شَائِقِينَ . وَهِيَ أَنْ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ عِبَادَهُ دَعَاءً فِيهِ
سَعَادَتُهُمْ فَيَقُولُ يَا عِبَادِ سَلُونِي
بِالْإِنْكَسَارِ وَالْعُبُودِيَّةِ وَقُولُوا رَبَّنَا

﴿ ۷۹ ﴾

چاہے دھتکار دیتا ہے اور جس کو چاہے اپنے خاص
بندوں میں داخل کر لیتا ہے۔ اور **إِيَّاكَ**
نَسْتَعِينُ میں نفسِ امارہ کی شرانگیزی کی شدت
کی طرف اشارہ ہے جو نیکیوں سے یوں بھاگتا
ہے۔ جیسے اُن سدھی اونٹنی سوار کو اپنے اوپر بٹھانے
سے بھاگتی ہے۔ یا وہ ایک اژدہا کی طرح ہے
جس کا شر بہت بڑھ گیا ہے کہ جب وہ ڈسے تو
ہر ڈسے ہوئے کو بوسیدہ ہڈی کی طرح بنا دے
اور تو دیکھ رہا ہے کہ وہ زہر پھونک رہا ہے یا وہ
شیر (کی طرح) ہے کہ اگر حملہ کرے تو پیچھے نہیں
ہٹتا۔ کوئی طاقت، قوت، کمائی اور اندوختہ
(کارآمد) نہیں سوائے اس خدا تعالیٰ کی مدد
کے جو شیطانوں کو ہلاک کرتا ہے۔

اور **نَعْبُدُ** کو **نَسْتَعِينُ** سے پہلے رکھنے میں اور
بھی کئی نکات ہیں جنہیں ہم ان لوگوں کے لئے
یہاں لکھتے ہیں جو سارنگیوں کی رُوں رُوں پر نہیں
بلکہ قرآنی آیاتِ مثنائی (سورۃ فاتحہ) سے شغف
رکھتے ہیں۔ اور مشتاقوں کی طرح ان کی طرف لپکتے
ہیں اور وہ (نکات) یہ ہیں کہ خدائے عزوجل
اپنے بندوں کو ایک ایسی دعا سکھاتا ہے جس میں
ان کی خوش بختی ہے اور کہتا ہے اے میرے بندو! مجھ
سے عاجزی اور عبودیت کے ساتھ سوال کرو اور کہو

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكِن بِالْمَعَانَاةِ
وَالتَّكْلِيفِ وَالتَّحْشِمِ وَتَفْرِقَةِ
الْخَاطِرِ وَتَمْوِيهِاتِ الْخَنَاسِ
وَبِالرَّوِيَّةِ النَّاصِبَةِ وَالْأَوْهَامِ
النَّاصِبَةِ وَالْخِيَالاتِ الْمَظْلَمَةِ
كَمَاءٍ مُكَدَّرٍ مِنْ سَيْلٍ أَوْ
كَحَاطِبِ لَيْلٍ وَإِنْ نَبَّعُ إِلَّا
ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمَسْتَيْقِنِينَ .
وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ يَعْنِي
نَسْتَعِينُكَ لِلذُّوقِ وَالشُّوقِ
وَالْحَضُورِ وَالْإِيمَانِ الْمَوْفُورِ
وَالتَّسْلِيَةِ الرُّوحَانِيَةِ وَالسَّرُورِ
وَالنُّورِ وَالتَّوَشِيحِ الْقَلْبِ بِحُلَى
الْمَعَارِفِ وَحُلِّ الْحُبُورِ لِنُكُونِ
بِفَضْلِكَ مِنْ سَبَاقِينَ فِي
عَرَصَاتِ الْيَقِينِ وَإِلَى مَنْتَهَى
الْمَآرِبِ وَاصْلِينَ وَفِي
بِحَارِ الْحَقَائِقِ مَتُورِدِينَ .
وَفِي قَوْلِهِ تَعَالَى إِيَّاكَ نَعْبُدُ تَنْبِيهٌ
آخِرٌ وَهُوَ أَنَّهُ يَرْغَبُ فِيهِ

اے ہمارے رب! اِيَّاكَ نَعْبُدُ (ہم تیری
ہی عبادت کرتے ہیں) لیکن بڑی ریاضت،
تکلیف، شرمساری، پریشان خیالی اور شیطانی
وسوسہ اندازی اور خشک افکار اور تباہ کن
اوہام اور تاریک خیالات کے ساتھ جو
سیلاب کے گدے پانی کی مانند ہیں یا رات
کو لکڑیاں اکٹھا کرنے والے کی طرح ہیں اور
ہم صرف گمان کی پیروی کر رہے ہیں۔ ہمیں
یقین حاصل نہیں۔ (اور پھر) وَ اِيَّاكَ
نَسْتَعِينُ کہو۔ یعنی ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے
ہیں ذوق، شوق، حضور قلب، بھرپور ایمان
(ملنے) کے لئے، روحانی طور پر (تیرے
احکام پر) لَبِيكُ کہنے (کے لئے) سرور
اور نور (کے لئے) اور معارف کے زیورات
اور مسرت کے لباسوں کے ساتھ دل کو
آراستہ کرنے کے لئے (تجھ سے ہی مدد طلب
کرتے ہیں) تاہم تیرے فضل کے ساتھ یقین
کے میدانوں میں سبقت لے جانے والے بن
جائیں اور اپنے مقاصد کی انتہا کو پہنچ جائیں
اور حقائق کے سمندروں پر وارد ہو جائیں۔
پھر اللہ تعالیٰ کے الفاظ اِيَّاكَ نَعْبُدُ میں
ایک اور اشارہ ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ

عِبَادَهُ إِلَىٰ أَنْ يَبْذُلُوا فِي
مَطَاوِعَتِهِ جُهْدَ الْمُسْتَطِيعِ
وَيَقُومُوا مُلَيِّبِينَ فِي كُلِّ حِينٍ
تَلْبِيَةَ الْمَطِيعِ. فَكُنْ أُنَ الْعِبَادِ
يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّا لَا نَأْلُوا فِي
الْمَجَاهِدَاتِ وَفِي امْتِثَالِكِ
وَابْتِغَاءِ الْمَرْضَاةِ وَ لَكِنْ
نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَكْفِي بِكَ
الْإِفْتِنَانَ بِالْعُجْبِ وَالرِّيَاءِ
وَنَسْتُوهِبُ مِنْكَ تَوْفِيقًا
قَائِدًا إِلَى الرَّشْدِ وَالرِّضَاءِ
وَإِنَّا ثَابِتُونَ عَلَى طَاعَتِكَ
وَ عِبَادَتِكَ فَارْتَبِنَا فِي
الْمَطَاوِعِينَ. وَهَذَا إِشَارَةٌ
أُخْرَى وَهِيَ أَنَّ الْعَبْدَ يَقُولُ
يَا رَبِّ إِنَّا خَصَمْنَاكَ
بِمَعْبُودِيَّتِكَ وَآثَرْنَاكَ
عَلَى كُلِّ مَا سِوَاكَ
فَلَا نَعْبُدُ شَيْئًا إِلَّا وَجْهَكَ
وَإِنَّا مِنَ الْمُوَحِّدِينَ.

اس (آیت) میں اپنے بندوں کو اس بات کی ترغیب دیتا ہے کہ وہ اس کی اطاعت میں انتہائی ہمت اور کوشش خرچ کریں اور اطاعت گزاروں کی طرح ہر وقت لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ کہتے ہوئے (اس کے حضور) کھڑے رہیں گویا کہ یہ بندے یہ کہہ رہے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم مجاہدات کرنے، تیرے احکام کے بجالانے اور تیری خوشنودی چاہنے میں کوئی کوتاہی نہیں کر رہے لیکن ہم تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں اور عُجْب اور ریا میں مبتلا ہونے سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور ہم تجھ سے ایسی توفیق طلب کرتے ہیں جو ہدایت اور تیری خوشنودی کی طرف لے جانے والی ہو اور ہم تیری اطاعت اور تیری عبادت پر ثابت قدم ہیں۔ پس تو ہمیں اپنے اطاعت گزار بندوں میں لکھ لے۔ اور یہاں ایک اور اشارہ بھی ہے اور وہ یہ کہ بندہ کہتا ہے کہ اے میرے رب! ہم نے تجھے معبودیت کے ساتھ مخصوص کر رکھا ہے اور تیرے سوا جو کچھ بھی ہے اس پر تجھے ترجیح دی ہے پس ہم تیری ذات کے سوا اور کسی چیز کی عبادت نہیں کرتے اور ہم موحدین میں سے ہیں۔ اس آیت

واختار عزوجل لفظ المتكلم مع الغير إشارة إلى أن الدعاء لجميع الإخوان لا لنفس الداعي وحث فيه على مسالمة المسلمين واتحادهم وودادهم وعلى أن يعنو الداعي نفسه لنصح أخيه كما يعنو لنصح ذاته ويهتم ويقلق لحاجاته كما يهتم ويقلق لنفسه ولا يفرق بينه وبين أخيه ويكون له بكل القلب من الناصحين. فكأنه تعالى يوصي ويقول يا عباد تهادوا بالدعاء تهادى الإخوان والمحبين. وتناثروا دعواتكم وتبأثروا نياتكم وكونوا فى المحبة كالإخوان والآباء والبنين.

میں خدائے عزوجل نے متکلم مع الغير (جمع متکلم) کا صیغہ اس امر کی طرف اشارہ کرنے کے لئے اختیار فرمایا ہے کہ یہ دعا تمام بھائیوں کے لئے ہے نہ صرف دعا کرنے والے کی اپنی ذات کے لئے اور اس میں (اللہ نے) مسلمانوں کو باہمی مصالحت، اتحاد اور دوستی کی ترغیب دی ہے اور یہ کہ دعا کرنے والا اپنے آپ کو اپنے بھائی کی خیر خواہی کے لئے اسی طرح مشقت میں ڈالے جیسا کہ وہ اپنی ذات کی خیر خواہی کے لئے اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتا ہے۔ اور اس کی (یعنی اپنے بھائی کی) ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ایسا ہی اہتمام کرے اور بے چین ہو جیسے اپنے لئے اہتمام کرتا اور بے چین ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے اور اپنے بھائی کے درمیان کوئی فرق نہ کرے۔ اور پورے دل سے اس کا خیر خواہ بن جائے گویا اللہ تعالیٰ تا کیدی حکم دیتا ہے اور فرماتا ہے اے میرے بندو! بھائیوں اور محبوں کے (ایک دوسرے کو) تحائف دینے کی طرح دعا کا تحفہ دیا کرو اور اپنی دعاؤں کا دائرہ وسیع کرو اور اپنی نیٹوں میں وسعت پیدا کرو یعنی اپنے نیک ارادوں میں (اپنے بھائیوں کے لئے بھی) گنجائش پیدا کرو اور باہم محبت کرنے میں بھائیوں، باپوں اور بیٹوں کی طرح بن جاؤ۔

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ
صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

یہ دعا اُن لوگوں کے خیال کی تردید ہے جو کہتے ہیں کہ جو کچھ ہونے والا ہے اُس کو لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے۔ پس اب دعا کا کوئی فائدہ نہیں۔ سو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں کو قبولیت دعا کی بشارت دیتا ہے۔ گویا وہ کہتا ہے کہ اے میرے بندو! تم مجھ سے دعا کرو۔ میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ اور دعا میں یقیناً تاثیریں اور (قضاء و قدر کو) بدلنے کی طاقتیں ہیں اور مقبول دعا، دعا کرنے والے کو انعام یافتہ گروہ میں داخل کر دیتی ہے۔ اس آیت میں اُن علامتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جن سے اصطفاء کے طریق پر قبولیت دعا کی شناخت ہوتی ہے اور اس میں مقبولین کے آثار کی طرف بھی اشارہ ہے کیونکہ انسان جب خدایے رحمان سے محبت کرتا ہے اور اپنے ایمان کو پختہ کر لیتا ہے تب وہی حقیقی انسان ہوتا ہے اور اگرچہ اُسے اپنی دعاؤں کی قبولیت کے بارہ میں پہلے بھی حسن اعتقاد ہو لیکن صرف اعتقاد عین الیقین کی طرح

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ
صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

هذا الدعاء ردُّ على قول الذين يقولون إن القلم قد جفَّ بما هو كائن فلا فائدة في الدعاء فالله تبارك وتعالى يُبشِّر عباده بقبول الدعاء فكأنه يقول يا عباد ادعوني أستجب لكم. وإن في الدعاء تأثيرات وتبديلات والدعاء المقبول يُدخل الداعي في المنعمين. وفي الآية إشارة إلى علامات تُعرف بها قبولية الدعاء على طريق الاصطفاء وإيماءً إلى آثار المقبلين. لأن الإنسان إذا أحبَّ الرَّحْمَنَ وَقَوَّى الإِيمَانَ فذالك الإنسان وإن كان على حُسن اعتقاد في أمر استجابة دعوته ولكن

الاعتقاد ليس كعين اليقين
 وليس الخبر كالمعاينة
 ولا يستوى حال أولى الأبصار
 والعمين - بل من يُدرّب
 باستجابة الدعوات حق التدرّب
 وكان معه أثر من المشاهدات
 فلا يبقى له شكٌ ولا ريبٌ
 في قبولية الأدعية. والذين
 يشكّون فيها فسببهُ حرمانُهُم
 من ذلك الحظّ ثم قلّة
 التفاتهم إلى ربهم وابتلائهم
 بسلسلة أسباب توجّد في
 واقعات الفطرة وظهورات
 القدرة فماترقت أعينهم
 فوق الأسباب المادية
 الموجودة أمام الأعين
 فاستبعدوا ما لم تُحط بها
 آراؤهم وما كانوا مهتدين.

وفى هذه السورة نكاتٌ شتى
 نريد أن نكتب بعضها ومنها أنّ
 الفاتحة سبع آياتٍ أوّلها
 الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَاخِرُهَا

نہیں ہو سکتا کیونکہ سنی سنائی بات مشاہدہ کی
 طرح نہیں ہوتی اور آنکھیں رکھنے والوں
 اور اندھوں کی حالت یکساں نہیں ہوتی۔
 بلکہ جس شخص کو دعاؤں کی قبولیت کا پورا تجربہ
 ہو اور اس کے ساتھ ہی مشاہدات بھی ہو
 چکے ہوں ایسے شخص کو دعاؤں کی قبولیت میں
 کوئی شک و شبہ نہیں رہ سکتا اور جو لوگ اس
 بارہ میں شک کرتے ہیں اس کا سبب اُن کی
 قبولیتِ دعا کے حصّہ سے محرومی، اپنے
 پروردگار کی طرف اُن کی توجہ کی کمی اور اس
 سلسلہء اسباب میں اُن کا الجھ جانا ہے جو
 واقعاتِ فطرت اور مظاہرِ قدرت میں پائے
 جاتے ہیں۔ پس اُن کی نگاہیں ان موجودہ
 مادی اسباب سے جو آنکھوں کے سامنے
 ہوں اوپر نہیں اُٹھتیں۔ لہذا وہ اُن تمام
 اُمور کو مستبعد خیال کرتے ہیں جن پر اُن کی
 عقولیں حاوی نہ ہو سکیں اور وہ ہدایت پانے
 والے نہیں ہوتے۔

اور اس سورۃ میں متعدد نکات ہیں۔ ہم ان
 میں سے بعض کو تحریر میں لانا چاہتے ہیں۔ ان میں
 سے ایک یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کی سات آیات ہیں جن
 میں سے پہلی آیت الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

غَيْرِ الْمَعْصُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ .
 وَفِي آيَةِ الْأُولَى بَيَانُ بَدْءِ الْخَلْقِ
 وَفِي الْآخِرَى إِشَارَةٌ إِلَى قَوْمِ تَقْوَمِ
 الْقِيَامَةَ عَلَيْهِمْ وَعَلَى أَمْثَالِهِمْ مِنْ
 الْيَهُودِ وَالْمَنْتَصِرِينَ . وَفِي تَعْيِينِ
 سَبْعِ آيَةٍ إِشَارَةٌ إِلَى أَنَّ عَمْرَ الدُّنْيَا
 سَبْعَةٌ كَمَا أَنَّ أَيَّامَ أُسْبُوعِنَا سَبْعَةٌ .
 وَمَا نَدْرَى حَقِيقَةَ السَّبْعَةِ عَلَيَّ
 وَجِهَ التَّحْقِيقِ أَهَى آلَافٍ كَأَلْفِنَا
 أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ وَلَكِنَّا نَعْلَمُ أَنَّهُ مَا
 بَقِيَ مِنَ السَّبْعَةِ إِلَّا وَاحِدًا وَقَدْ
 أَرَادَ اللَّهُ تَصْرِفَاتٍ جَدِيدَةً بَعْدَ
 انْقِضَائِهَا فَيُهْلِكُ الْقُرُونِ الْأُولَى
 عِنْدَ اخْتِمَامِهَا وَيَخْلُقُ الْآخِرِينَ .
 وَفِي آيَةِ السَّادِسَةِ يَعْنِي صِرَاطَ
 الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
 نَكْتَةٌ أُخْرَى وَهِيَ أَنَّ آدَمَ قَدْ
 خُلِقَ فِي يَوْمِ السَّادِسِ وَأُنْعِمَ
 عَلَيْهِ وَنُفِخَ فِيهِ رُوحُ الْحَيَاةِ فِي
 الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَذَلِكَ
 يُخْلَقُ رَجُلٌ فِي الْأَلْفِ السَّادِسِ
 وَهُوَ آدَمُ قَوْمِ أَضَاعُوا إِيْمَانَهُمْ

ہے اور آخری غَيْرِ الْمَعْصُوبِ عَلَيْهِمْ
 وَلَا الضَّالِّينَ ہے۔ پہلی آیت میں ابتداء آفرینش
 کا بیان ہے اور آخری آیت میں اشارہ اس قوم
 اور یہود و نصاریٰ میں سے ان جیسوں کی طرف
 ہے جن پر قیامت برپا ہوگی۔ اور سات آیات
 معین کرنے میں یہ اشارہ ہے کہ دنیا کی عمر سات
 ہے۔ جیسا کہ ہمارے ہفتے کے سات دن ہیں
 اور اس سات کے عدد کی حقیقت پورے طور پر
 ہمیں معلوم نہیں کہ وہ ہمارے ہزار سالوں کی
 طرح ہزار سال ہیں یا کچھ اور۔ البتہ ہم یہ
 جانتے ہیں کہ ان سات میں سے صرف ایک باقی
 ہے اور یہ کہ ان کے گزر جانے کے بعد اللہ نے
 نئے نئے تصرفات کا ارادہ فرمایا ہے۔ تب (اللہ)
 ان کے اختتام پر قرونِ اولیٰ کو ہلاک کر دے گا اور
 آخرین کو پیدا فرمائے گا۔ اور چھٹی آیت
 صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
 میں ایک اور نکتہ ہے اور وہ یہ کہ آدم چھٹے روز
 پیدا کئے گئے اور ان پر انعام فرمایا گیا اور ان میں
 جمعہ کے دن عصر کے بعد زندگی کی روح پھونکی
 گئی۔ اسی طرح چھٹے ہزار میں ایک عظیم انسان
 پیدا کیا جائے گا جو ان لوگوں کا آدم ہے جنہوں
 نے اپنے ایمان کو ضائع کر دیا۔ سو وہ آئے گا

اور ان کے دلوں کو زندہ کرے گا اور انہیں بالکل تازہ بتازہ عرفان عطا کرے گا اور انہیں ان کی غفلت کی نیند سے بیدار کرے گا۔

آیت **إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ** میں صحیح معرفت کی دعا کے لئے اشارہ اور ترغیب ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں تعلیم دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ اپنی صفات کی ماہیت تمہیں دکھائے اور تمہیں شکر گزار بندوں میں سے بناوے کیونکہ پہلی قومیں اللہ تعالیٰ کی صفات، اُس کے انعامات اور اس کی خوشنودی کی معرفت سے اندھا ہونے کے بعد ہی گمراہ ہوئی ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی کے دن ایسے اعمال میں ضائع کر دیئے جن اعمال نے انہیں گناہوں میں اور بھی آگے بڑھا دیا۔ پس اُن پر خدا کا غضب نازل ہوا اور اُن پر خواری مسلط کر دی گئی اور وہ ہلاک ہونے والوں میں شامل ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام **غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ** میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ سیاق کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا غضب انہی لوگوں کا رخ کرتا ہے جن پر اس غضب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے انعام کئے ہوں۔ پس اس آیت میں

فیجیء و یحییٰ قلوبہم ویہب لہم عرفانا غصاً طریاً ویجعلہم بعد نومہم من المستیقظین .
وفی آیة **إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ** إشارة وحث علی دعاء صححة المعرفة كأنه یعلمنا ویقول ادعوا اللہ أن یریکم صفاته کما هی ویجعلکم من الشاکرین لأن الأمم الأولى ما ضلوا إلا بعد کونہم عمیاً فی معرفة صفات اللہ تعالیٰ وإنعاماته ومرضاته فکانوا یفانسون الأيام فیما یزید الآثام فحل غضب اللہ علیہم فضربت علیہم الذلّة وکانوا من الهالکین . وإلیہ أشار اللہ تعالیٰ فی قوله **غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ** و سیاق کلامہ یعلم أن غضب اللہ لا یتوجه إلا إلی قوم أنعم اللہ علیہم من قبل الغضب فالمراد

مِنَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ فِي
الآيَةِ قَوْمٌ عَصَوْا فِي نِعْمَاءِ
وَأَلَاءِ رِزْقِهِمُ اللَّهُ خَاصَّةً
وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ وَنَسُوا
الْمَنْعِمَ وَحَقَّهُ وَكَانُوا مِنَ
الْكَافِرِينَ. وَأَمَّا الضَّالُّونَ فَهَمُ
قَوْمٌ أَرَادُوا أَنْ يَسْلُكُوا
مَسْلَكَ الصَّوَابِ وَلَكِنْ
لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ مِنَ الْعُلُومِ
الصَّادِقَةِ وَالْمَعَارِفِ الْمُنِيرَةِ
الْحَقَّةُ وَالْأُدْعِيَةُ الْعَاصِمَةُ
الْمَوْفُوقَةُ بَلْ غَلَبَتْ عَلَيْهِمُ
خَيَالَاتٌ وَهَمِيَّةٌ فَرَكَنُوا إِلَيْهَا
وَجَهَلُوا طَرِيقَهُمْ وَأَخْطَأُوا
مَشْرِيبَهُمْ مِنَ الْحَقِّ فَضَلُّوا
وَمَا سَرَّحُوا أَفْكَارَهُمْ فِي
مِرَاعِي الْحَقِّ الْمُبِينِ. وَالْعَجَبُ
مِنْ أَفْكَارِهِمْ وَعَقُولِهِمْ
وَأَنْظَارِهِمْ أَنْهُمْ جَوَّزُوا عَلَى
اللَّهِ وَعَلَى خَلْقِهِ مَا يَأْتِي مِنْهُ
الْفِطْرَةَ الصَّحِيحَةَ وَالْإِشْرَاقَاتِ
الْقَلْبِيَّةِ وَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ الشَّرَائِعَ

الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان نعمتوں اور برکتوں کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر انہیں عطا فرمائی تھیں اس (کے احکام) کی نافرمانی کی اور اپنی خواہشات کی پیروی کی اور انعام کرنے والے خدا اور اس کے حق کو بھول گئے اور ناشکروں میں شامل ہو گئے۔ اسی طرح ضالین سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے صحیح رستہ چلنے کا ارادہ تو کیا لیکن صحیح علوم، روشن اور حقیقی معارف اور محفوظ رکھنے والی اور توفیق بخشنے والی دعائیں ان کے شامل حال نہ ہوئیں۔ بلکہ ان پر توہمات غالب آ گئے اور وہ ان کی طرف جھک گئے۔ (اپنے صحیح) راستوں سے بھٹک گئے اور سچے مشرب کو بھول گئے۔ پس وہ گمراہ ہو گئے اور انہوں نے اپنے افکار کو واضح اور کھلی سچائی کی چراگا ہوں میں نہیں چھوڑا۔ اور ان کے افکار، ان کی عقلوں اور نظروں پر تعجب ہے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق پر وہ کچھ جائز قرار دیدیا جس کو فطرت صحیحہ اور قلبی انوار ہرگز قبول نہیں کرتے۔ وہ نہیں جانتیکہ شریعتیں (دراصل)

تخدم الطبائع والطبيب معينٌ
للطبيعة لا منازعٌ لها فيا حسرةً
عليهم ما ألهاهم عن صراط
الصادقين!-

وفي هذه السورة يُعلم
اللّٰه تعالى عباده المسلمين
فكأنه يقول يا عباد إنكم
رأيتم اليهود والنصارى فاجتنبوا
شبه أعمالهم واعتصموا بحبل
الدعاء والاستعانة ولا تنسوا
نعماء اللّٰه كاليهود فيحلّ
عليكم غضبه ولا تتركوا العلوم
الصادقة والدعاء ولا تهنوا
من طلب الهداية كالنصارى
فتكونوا من الضالين. وحث
على طلب الهداية إشارةً
إلى أن الثبات على الهداية
لا يكون إلا بدوام الدعاء
والتضرع في حضرة اللّٰه.
ومع ذلك إشارة إلى
أن الهداية أمرٌ من لديه
والعبد لا يهتدى أبدًا من غير

طباع کی (بطورِ علاج) خدمت کرتی ہیں اور
طبيب طبیعت کا معاون ہوتا ہے نہ کہ اس کا
مخالف۔ پس افسوس ہے کہ یہ لوگ صادقوں کی
راہ سے کتنے غافل ہیں۔

﴿۸۲﴾

اس سورت میں اللہ تعالیٰ اپنے فرمانبردار
بندوں کو تعلیم دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ اے
میرے بندو! تم نے یہود و نصاریٰ کو دیکھ لیا
ہے۔ پس تم ان جیسے اعمال کرنے سے
اجتناب کرو اور دعا اور استعانت کے طریق
کو مضبوطی سے پکڑو اور یہود کی طرح اللہ تعالیٰ
کی نعمتوں کو نہ بھولو۔ ورنہ تم پر خدا تعالیٰ کا
غضب نازل ہوگا۔ نیز تم سچے علوم اور دعا
کو ترک نہ کرو اور ہدایت کی تلاش میں
عیسائیوں کی طرح سُستی نہ کرو ورنہ تم بھی
گمراہوں میں شامل ہو جاؤ گے۔ اور اس
نے طلبِ ہدایت کی ترغیب یہ اشارہ
کرتے ہوئے دی کہ ہدایت پر ثابت
قدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا اور گریہ
وزاری میں دوام کے بغیر ممکن نہیں۔
مزید برآں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ
ہدایت ایک ایسا امر ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف
سے ہی ملتا ہے اور جب تک کہ خدا تعالیٰ خود

أَنْ يَهْدِيَهُ اللَّهُ وَيُدْخِلَهُ
فِي الْمَهْدِيِّينَ. وَإِشَارَةٌ
إِلَى أَنْ الْهَدَايَةَ غَيْرَ مَتْنَاهِيَةِ
وَتَرْقَى النُّفُوسَ إِلَيْهَا بِسَلَامٍ
الدُّعَاوَاتِ وَمَنْ تَرَكَ الدُّعَاءَ
فَأَضَاعَ سُلْمَهُ فَإِنَّمَا الْحَرِيُّ
بِالْإِهْتِدَاءِ مَنْ كَانَ رَطْبَ
اللِّسَانِ بِالدُّعَاءِ وَذَكَرَ
رَبَّهُ وَكَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَدَاوِمِينَ.
وَمَنْ تَرَكَ الدُّعَاءَ وَادَّعَى
الْإِهْتِدَاءَ فَعَسَى أَنْ يَتَزَيَّنَ
لِلنَّاسِ بِمَا لَيْسَ فِيهِ وَيَقَعُ
فِي هَوَاةِ الشُّرْكِ وَالرِّيَاءِ
وَيَخْرُجُ مِنْ جَمَاعَةِ
الْمُخْلِصِينَ. وَالْمُخْلِصُ
يَتَرَقَّى يَوْمًا فَيَوْمًا حَتَّى
يَصِيرَ مُخْلِصًا بِفَتْحِ اللَّامِ
وَتَهَبُ لَهُ الْعِنَايَةُ سِرًّا
يَكُونُ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَهُ
وَيَدْخُلُ فِي الْمَحْبُوبِينَ
وَيَنْزِلُ مِنْزِلَةَ الْمَقْبُولِينَ.
وَالْعَبْدُ لَا يَبْلُغُ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ

بندہ کی رہنمائی نہ کرے اور اسے ہدایت یافتہ
لوگوں میں داخل نہ کر دے وہ ہرگز ہدایت نہیں
پاسکتا۔ پھر اس (امر کی) طرف بھی اشارہ ہے
کہ ہدایت کی کوئی انتہاء نہیں اور انسان دعاؤں
کی سیڑھی کے ذریعہ ہی اس تک پہنچ سکتے ہیں اور
جس شخص نے دعا کو چھوڑ دیا اس نے اپنی سیڑھی
کھودی۔ یقیناً ہدایت پانے کے قابل وہی ہے
جس کی زبان ذکرِ الہی اور دعا سے تر رہے اور وہ
اس پر دوام اختیار کرنے والوں میں سے ہو اور
جس کسی نے بھی دعا کو چھوڑ کر ہدایت یافتہ ہونے
کا دعویٰ کیا تو قریب ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے
ایسی چیزوں سے اپنے آپ کو آراستہ ظاہر کرے
جو اس میں نہیں (پائی جاتیں) اور وہ شرک اور
ریا کاری کے گڑھے میں گر جائے اور مخلصوں کی
جماعت سے نکل جائے اور مخلص بندہ دن بدن
ترقی کرتا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مخلص (بفتح لام
بمعنی چنیدہ) بن جاتا ہے اور (باری تعالیٰ)
کی عنایت اسے ایک ایسا راز عطا کرتی ہے جو
صرف خدا اور اس کے درمیان ہی ہوتا ہے اور وہ
محبوبوں کے زمرہ میں داخل ہو جاتا اور مقبول
بندوں کا مرتبہ حاصل کر لیتا ہے اور بندہ ایمان
کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ

مِنَ غَيْرِ أَنْ يَفْهَمَ حَقِيقَةَ
 الْإِخْلَاصِ وَيَقُومَ عَلَيْهَا
 وَلَا يَكُونُ مَخْلَصًا وَعِنْدَهُ
 عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ شَيْءٌ يَتَّكَأُ
 عَلَيْهِ أَوْ يَخَافُهُ أَوْ يَحْسِبُهُ مِنَ
 النَّاصِرِينَ . وَلَا يَنْجُو أَحَدٌ
 مِنْ غَوَائِلِ النَّفْسِ وَشُرُورِهَا
 إِلَّا بَعْدَ أَنْ يَتَقَبَّلَهُ اللَّهُ
 بِإِخْلَاصِهِ وَيَعْصِمَهُ بِفَضْلِهِ
 وَحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ وَيَذِيقَهُ مِنَ
 شَرَابِ الرُّوحَانِيِّينَ لِأَنَّهَا
 خَبِيثَةٌ وَقَدْ انْتَهَتْ إِلَى غَايَةِ
 الْخَبِيثِ وَصَارَتْ مَنْشَأَ الْأَهْوِيَةِ
 الْمَضَلَّةِ الرَّدِيَّةِ الْمُرْدِيَةِ فَعَلَّمَ
 اللَّهُ تَعَالَى عِبَادَهُ أَنْ يَفِرُوا
 إِلَيْهِ بِالْإِدْعَاءِ عَائِذَا مِنْ
 شُرُورِهَا وَدَوَاهِيهَا لِيُدْخِلَهُمْ
 فِي زُمْرِ الْمُحْفَوظِينَ . وَإِنْ
 مَثَلُ جَذَبَاتِ النَّفْسِ كَمَثَلِ
 الْحُمِيَّاتِ الْحَادَّةِ فَكَمَا
 تَجِدُ عِنْدَ تِلْكَ الْحُمِيَّاتِ
 أَعْرَاضًا هَائِلَةً مُشْتَدَّةً مِثْلَ

اخلاص کی حقیقت کو سمجھ نہ لے اور اس پر قائم نہ
 ہو جائے (اسی طرح وہ) مخلص نہیں بن سکتا جس
 کے نزدیک زمین میں ایسی چیز موجود ہو جس پر
 بھروسہ کرتا ہو یا وہ اس سے ڈرتا ہو یا اسے منجملہ
 دوسرے مددگاروں کے گمان کرتا ہو۔ کوئی شخص
 نفس کی ہلاکتوں اور شرارتوں سے نجات حاصل
 نہیں کر سکتا جب تک اس کے اخلاص کی وجہ سے
 اللہ تعالیٰ اسے قبول نہ کر لے اور اپنے فضل،
 طاقت اور قوت سے اس کی حفاظت نہ کرے اور
 اسے روحانی لوگوں کی شراب نہ چکھائے کیونکہ وہ
 (یعنی نفسِ امارہ) پلید ہے اور وہ اپنی پلیدی میں
 انتہا کو پہنچا ہوا ہے اور ہلاکت خیز اور گمراہ کن بُری
 خواہشات کے نشوونما پانے کا محل ہے۔ پس
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ
 دُعائیں کرتے ہوئے اور اس (نفس) کی
 بُرائیوں اور آفات سے پناہ مانگتے ہوئے اس
 (خدا تعالیٰ) کی طرف دوڑے چلے آئیں تاکہ
 وہ انہیں محفوظ لوگوں کے گروہ میں داخل کر
 لے۔ یقین جانیں کہ نفس کے جذبات کی مثال
 تیز بخاروں کی مانند ہے۔ پس جس طرح ان
 بخاروں کے دوران (مختلف قسم کے)
 خوفناک اور شدید عوارض پائے جاتے ہیں مثلاً

النافض والبرد والقشعريرة
ومثل العرق الكثير والرعاف
المفرط والقىء العنيف
والإسهال المضعف والعطش
الذى لا يُطاق ومثل السبات
الكثير والأرق اللازم وحسونة
اللسان وقحل الفم ومثل
العطاس الملیح والصداع
الصعب والسعال المتواتر
وسقوط الشهوة والفواق وغيرها
من علامات المحمومين.
كذلك للنفس جذبات
وعلامات موادها تفور وأمواجها
تمور وأعراضها تدور وبقراتها
تخور وأسيرها يبور وقل من كان
من الناجين. فطلب الهداية
كمثل الرجوع إلى الطيب
الحاذق والاستطراح بين يدي
المعالجين. والإنعام الذى أشار
الله إليه لعباده هو تبطل العبد إلى
الله وإحماء وداده ودوام إسعاده
ورجوع الله إليه ببركاته

﴿۸۳﴾

تپ لرزہ۔ سردی، کپکپاہٹ یا مثلاً بے انتہا پسینہ،
بہت زیادہ نکسیر، سخت قے، کمزور کردینے والے
اسہال، ناقابل برداشت پیاس، یا مثلاً زیادہ
نیند، لگاتار بے خوابی، زبان کا کھر دراپن، منہ
سوکھنا یا مثلاً لگاتار چھینکیں، سخت سردرد، متواتر
کھانسی، بھوک کی بندش اور بیچکی وغیرہ جو بخار کے
مریضوں کی علامات ہیں اسی طرح نفس کے
جذبات اور علامات ہیں جس کے مواد جوش
مارتے رہتے ہیں اور اس کی موجیں ٹھاٹھیں مارتی
رہتی ہیں اس کے عوارض چکر لگاتے رہتے ہیں
اس کی گائیں ڈکارتی رہتی ہیں اس کے قیدی
ہلاک ہوتے رہتے ہیں اور بہت ہی کم لوگ ہیں
جو (اس نفس سے) بچے رہتے ہیں۔ پس ہدایت
کا طلب کرنا کسی حاذق طبیب کی طرف رجوع
کرنے اور اپنے آپ کو معالجوں کے سپرد کر
دینے کی طرح ہے اور اپنے بندوں کے لئے جس
انعام کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ کیا ہے وہ
بندے کا دنیا سے کٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف
پوری طرح جھک جانا، محبت الہی میں سرگرم ہونا
اور اس کی طرف سے ہمیشہ سعادت دیا جانا اور
اپنی سعادت مندی کو ہمیشہ قائم رکھنا ہے اور
اللہ تعالیٰ کا اس کی طرف اپنی برکات، الہامات اور

وإلهاماته واستجاباته
وَجَعَلَهُ طَوْدًا مِنْ أَطْوَادِهِ
وإدخاله في عبادة المحفوظين
وقوله **يَنَارٌ كُونِي بَرْدًا**
وَسَلْمًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وجعله
من الطيبين الطاهرين فهذا هو
الشفاء من حُمَى المعاصي
والعلاج بأوفق الأدوية والأغذية
والتدبير اللطيف الذي لا يعلمه
إلا رب العالمين.

ثم اعلم أن الله في هذه السورة
المباركة يُبين للمؤمنين ما كان
آخر شأن أهل الكتاب و يقول إن
اليهود عصوا ربهم بعد ما نزلت
عليهم الإنعامات و تواترت
التفضلات فصاروا قوما مغضوبا
عليه والنصارى نسوا صفات
ربهم وأنزلوه منزل العبد الضعيف
العاجز فصاروا قوما ضالين.

وفي السورة إشارة إلى أن
أمر المسلمين سيؤول إلى أمر

قبولیت دعا سے رجوع کرنا اور اسے اپنے جلیل
القدر لوگوں میں سے جلیل القدر بنانا اور اسے اپنے
زیر حفاظت بندوں میں داخل کر لینا ہے۔ اس کے
لئے اللہ کا فرمان **يَنَارٌ كُونِي بَرْدًا**
وَسَلْمًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ۔ اور اس کا
اپنے پاک اور مقدس بندوں میں شمار کرنا ہی
گناہوں کے بخار کی شفاء اور موافق دواؤں
اور غذاؤں سے علاج کرنا ہے اور ایسی لطیف
تدبیر ہے جسے رب العالمین کے سوا اور کوئی
نہیں جانتا۔

پھر جان لو کہ اللہ تعالیٰ اس مبارک سورۃ میں
مومنوں پر یہ واضح کرتا ہے کہ اہل کتاب کا کیا انجام
ہوا اور فرماتا ہے کہ یہودیوں نے اپنے اوپر
(اللہ تعالیٰ کے) انعامات نازل ہونے اور
(اُس کے) فضلوں کے پئے درپئے اُترنے کے
بعد اپنے پروردگار کی نافرمانی کی پس وہ ایک
مغضوب علیہم قوم بن گئے۔ اور نصاریٰ نے اپنے
رب کی صفات کو بھلا دیا اور اُسے ایک کمزور اور عاجز
بندہ قرار دے دیا پس وہ ایک گمراہ قوم بن گئے۔

اور اس سورۃ میں اس طرف اشارہ ہے
کہ مسلمانوں کا معاملہ بھی آخری زمانہ میں

۱۔ اے آگ! تو ابراہیم کے لئے ٹھنڈی بھی ہو جا اور اس کے لئے سلامتی کا باعث بھی بن جا۔ (الانبیاء: ۶۰)

أهل الكتاب في آخر الزمان
فيشابهونهم في أفعالهم
وأعمالهم فيدرّكهم الله تعالى
بفضلٍ من لدنه وإنعامٍ من عنده
ويحفظهم من الانحرافات
السُّبُعِيَّةِ والبهيمية والوهمية
ويُدخلهم في عباده الصالحين.

وفي السورة إشارة إلى
بركات الدعاء وإلى أنه
كل خير ينزل من السماء
وإلى أنه مَنْ عَرَفَ الحق
وَتَبَّتْ نفسه على الهدى
وتهدَّب وصلاح فلا يُضيعه
اللَّه ويُدخله في عباده
المنعمين. والذي عصى
ربه فيكون من الهالكين.

وفي السورة إشارة إلى
أن السعيد هو الذي كان
فيه جيش الدعاء لا يعبأ
ولا يلغَّب ولا يعبس
ولا يبأس ويثق بفضل ربه
إلى أن تدرّكه عناية الله

اہل کتاب کا سا ہو جائے گا پس وہ اپنے افعال اور
اعمال میں ان (اہل کتاب) کے مشابہ ہو جائیں
گے پھر (دوبارہ) اللہ تعالیٰ انہیں اپنے خاص
فضل اور اپنے انعام سے نوازے گا اور انہیں
بہیمیت، درنگی اور توہمات والی خرابیوں اور
لغزشوں سے محفوظ رکھے گا اور انہیں اپنے صالح
بندوں میں داخل کر لے گا۔

نیز اس سورۃ میں دعا کی برکات کی جانب
بھی اشارہ ہے اور یہ کہ ہر خیر اور بھلائی آسمان
سے نازل ہوتی ہے، نیز اس طرف بھی اشارہ
ہے کہ جس شخص نے حق کو پہچان لیا اور اپنے
آپ کو ہدایت پر قائم کر لیا اور مہذب اور نیک
بن گیا تو اللہ اسے ضائع نہیں کرے گا بلکہ اسے
اپنے انعام یافتہ لوگوں میں داخل کرے گا اور جو
اپنے رب کی نافرمانی کرے گا تو وہ ہلاک
ہونے والوں میں شامل ہوگا۔

اور اس سورۃ میں اس طرف بھی اشارہ ہے
کہ خوش بخت وہ ہے جس کے اندر دعا کے لئے
جوش ہو اور وہ کسی چیز کی پروا نہیں کرتا، نہ وہ تھکتا
ہے اور نہ چیں بچیں ہوتا ہے اور نہ وہ مایوس ہوتا
ہے بلکہ وہ اپنے رب کے فضل پر اس حد تک بھروسہ
کرتا ہے کہ اللہ کی عنایت اس کے شامل حال

فيكون من الفائزين .

وفى السورة إشارة إلى
أن صفات الله تعالى مؤثرة
بقدر إيمان العبد بها وإذا
توجه العارف إلى صفة من
صفات الله تعالى وأبصره
ببصر روحه وآمن ثم آمن
ثم آمن حتى فنى في إيمانه
فتدخل روحانية هذه الصفة
في قلبه وتأخذه منه فيرى
السالك باله فارغاً من
غير الرحمن وقلبه مطمئناً
بالإيمان وعيشه حلواً
بذكر المنان ويكون من
المستبشرين . فتتجلى تلك
الصفة له وتستوى عليه
حتى يكون قلب هذا العبد
عرش هذه الصفة وينصبغ
القلب بصبغها بعد ذهاب
الصبغ النفسانية وبعد
كونه من الفائزين .

فإن قلت من أين علمت

ہو جاتی ہے اور وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔

نیز اس سورۃ میں اس طرف بھی اشارہ ہے
کہ اللہ تعالیٰ کی صفات عین اس کے مطابق اپنا
اثر دکھاتی ہیں جتنا بندے کو ان (صفات) پر
ایمان ہو اور جب کوئی عارف اللہ تعالیٰ کی
صفات میں سے کسی صفت کی جانب متوجہ ہوتا
ہے اور اُسے اپنی روحانی نگاہ سے دیکھ لیتا ہے
اور اس پر ایمان لاتا، پھر ایمان لاتا اور پھر اتنا
ایمان لاتا ہے کہ وہ اپنے ایمان میں فنا ہو جاتا
ہے تو اس صفت کی روحانی تاثیر اس کے دل میں
داخل ہو جاتی ہے اور اس پر قبضہ کر لیتی ہے تب
ساک یہ دیکھتا ہے کہ اس کا سینہ غیر اللہ کی محبت
سے خالی ہے اور اس کا دل ایمان سے مطمئن
ہے اور اس کی زندگی محسن خدا کے ذکر سے
شیریں بن گئی ہے۔ تو وہ خوش و خرم ہو جاتا ہے۔
پھر اس پر اس صفت کی مزید تجلی ہوتی ہے اور وہ
اس پر مستولی ہو جاتی ہے، یہاں تک کہ اس
بندے کا دل اس صفت کا عرش بن جاتا ہے اور
نفسانیت کا رنگ بالکل ڈھل جانے اور اس کے
فانی فی اللہ ہو جانے کے بعد اس کا دل اس
صفت کے رنگ میں خوب رنگین ہو جاتا ہے۔

اور اگر تو یہ کہے کہ تجھے کہاں سے یہ معلوم ہوا

أَنْ هَذِهِ الْإِشَارَةُ تَوْجِدُ فِي الْفَاتِحَةِ. فَاعْلَمْ أَنَّ لَفْظَ الْحَمْدِ لِلَّهِ يَدُلُّ عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى مَا قَالَ "قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ" بَلْ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَكَأَنَّهُ أَنْطَقَ فِطْرَتَنَا وَأَرَانَا مَا كَانَ مَخْفِيًّا فِي فِطْرَتِنَا. وَهَذِهِ إِشَارَةٌ إِلَى أَنَّ الْإِنْسَانَ قَدْ خُلِقَ عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَأُدْخِلَ فِي فِطْرَتِهِ أَنْ يَحْمَدَ اللَّهَ وَيَسْتَيْقِنَ أَنَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ وَرَحْمَنٌ وَرَحِيمٌ وَمَالِكٌ يَوْمَ الدِّينِ. وَأَنَّهُ يُعِينُ الْمُسْتَعِينِ وَيَهْدِي السَّائِغِينَ. فَثَبَتَ مِنْ هَهُنَا أَنَّ الْعَبْدَ مَجْبُولٌ عَلَى مَعْرِفَةِ رَبِّهِ وَعِبَادَتِهِ وَقَدْ أُشْرِبَ فِي قَلْبِهِ مَحَبَّتَهُ فَتَظْهَرُ هَذِهِ الْحَالَةُ بَعْدَ رَفْعِ الْحِجَابِ وَتَجْرِي ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى اللِّسَانِ مِنْ غَيْرِ اخْتِيَارٍ وَتَكَلَّفٍ وَتَنْبَتُ شَجَرَةُ الْمَعَارِفِ وَتَشْمُرُ وَتَوْتِي أَكْلَهُ كُلَّ حِينٍ.

کہ یہ اشارہ سورہ فاتحہ میں موجود ہے تو یاد رہے کہ الحمد لله کا لفظ اس پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم الحمد لله کہو بلکہ صرف "الحمد لله" فرمایا ہے۔ گویا اس نے ہماری فطرت سے یہ (الفاظ) کہلوائے ہیں اور جو چیز ہماری فطرت میں پوشیدہ ہے۔ وہ اس نے ہمیں دکھائی ہے اور یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان فطرتِ اسلام پر تخلیق کیا گیا ہے اور اس کی فطرت میں یہ بات داخل کر دی گئی ہے کہ وہ اللہ کی حمد کرے اور یہ یقین رکھے کہ وہ رب العالمین اور رحمن اور رحیم اور مالکِ یوم الدین ہے۔ اور یہ کہ وہ ہر مدد مانگنے والے کی مدد فرماتا ہے اور دعا کرنے والوں کو ہدایت دیتا ہے۔ پس یہاں سے یہ ثابت ہوا کہ بندہ فطرتاً اپنے رب کی معرفت اور اس کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور اس کے دل میں اس کی محبت گھر کر گئی ہے۔ پس یہ حالت پر دوں کے اُٹھ جانے کے بعد ہی ظاہر ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر زبان پر بے اختیار اور بلا تکلف جاری ہو جاتا ہے اور معارف کا درخت اُگتا اور پھل دینے لگتا ہے اور ہر موسم میں اپنا تازہ بنا زہ پھل دیتا رہتا ہے

وفى قوله تعالى صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
إشارة أخرى وهو أن الله تعالى خلق الآخرين مشاكِلين بالأولين. فإذا اتصلت أرواحهم بأرواحهم بكمال الاقتداء ومناسبة الطباع فينزل الفيض من قلوبهم إلى قلوبهم ثم إذا تم إفضاء المستفيض إلى المفيض وبلغ الأمر إلى غاية الوصلة فيصير وجودهما كشيء واحد ويغيب أحدهما في الآخر وهذه الحالة هي المعبر عنها بالاتحاد وفى هذه المرتبة يُسمى السالك فى السماء تسمية الأنبياء لمشابهته إياهم فى جوهرهم وطبعهم كما لا يخفى على العارفين.

وحاصل الكلام أن الله تعالى يُبشِّرُ لأمّة نبينا صلى الله عليه وسلم فكأنه يقول يا عبادِ إنكم خُلقتُم على طبائع المنعمين

اور اللہ تعالیٰ کے کلام صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ میں ایک اور اشارہ ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے بعد میں آنے والوں کو پہلے آنے والوں کے مشابہ پیدا کیا ہے۔ پھر جب ان کی روحوں ان کی روحوں سے بوجہ کامل پیروی اور طبیعتوں کی مناسبت سے باہم متصل ہوتی ہیں تو ایک خاص فیض ان کے دلوں سے ان کے دلوں پر نازل ہوتا ہے پھر جب فیض چاہنے والے کی رسائی فیض پہنچانے والے تک ہو جاتی ہے اور اتصال باہمی کا معاملہ اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو ان دونوں کا وجود ایک ہی وجود کی طرح ہو جاتا ہے اور وہ ایک دوسرے میں غائب ہو جاتے ہیں۔ اور یہی وہ حالت ہے جسے اتحاد سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس مرتبہ میں سالک کو آسمان میں نیوں کا نام دیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے کہ طبیعت اور جوہر میں وہ ان سے مشابہت رکھتا ہے۔ جیسا کہ (یہ امر) عارفوں پر مخفی نہیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کو خوشخبری دیتا ہے گویا وہ یہ کہتا ہے کہ اے میرے بندو! تم پہلے انعام یافتہ لوگوں کی طبیعتوں پر پیدا کئے گئے ہو اور تم میں ان

السابقين وفيكم استعداداتهم
 فلا تُضيعوا الاستعدادات
 وجاهدوا التحصيل الكمالات
 واعلموا أن الله جوادٌ
 كريم وليس ببخيل ضنين.
 ومن ههنا يُفهم سرُّ نزول
 المسيح الذي يختصم الناس
 فيه فإنَّ عبدًا من عباد الله
 إذا اقتدى هدى المهتمدين
 وتبع سنن الكاملين وتأهَّبَ
 للانصباغ بصبغ المهديين
 وعطف إليهم بجميع إرادته
 وقوّته وجنانه وأدى شرط
 السلوك بحسب إمكانه
 وشَفَعَ الأقوال بالأعمال
 والمقالَ بالحال ودخل في
 الذين يتعاطون كأس المحبة
 للقادر ذي الجلال ويقتدحون
 زنادَ ذكر الله بالتضرع
 والابتهاال ويكون مع الباكين
 فهناك يفور بحر رحمة الله
 ليطهره من الأوساخ والأدران

کی استعدادیں رکھی گئی ہیں پس تم ان
 استعدادوں کو ضائع نہ کرو اور کمالات حاصل
 کرنے کے لئے مجاہدات کرو اور جان لو کہ
 اللہ تعالیٰ بڑا ہی سخی اور کریم ہے اور وہ بخیل اور
 کنجوس نہیں اور یہاں سے نزولِ مسیح کا وہ راز سمجھا
 جاسکتا ہے جس کے بارہ میں لوگ جھگڑتے ہیں
 کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک
 بندہ ہدایت یافتہ لوگوں کے طریق کی پیروی
 کرے اور کامل لوگوں کے طریقوں کا مُتَّبِع ہو
 اور ہدایت یافتہ لوگوں کے رنگ سے رنگین
 ہونے کے لئے تیار ہو اور اپنے سارے
 ارادے اور قوت اور دل سے اُن کی طرف مائل
 ہو اور حتی الامکان سلوک کی شرائط ادا کرے اور
 اپنے اقوال کو اعمال سے اور قال کو حال سے
 مطابق کرے اور ان لوگوں میں داخل ہو جائے
 جو خدائے قادر ذوالجلال کی محبت کا پیالہ پیتے ہیں
 اور ذکر اللہ کے چقماق سے تضرّع اور عاجزی
 کے ذریعہ روشنی حاصل کرتے ہیں اور رونے
 والوں کے ساتھ روتے ہیں تب (بندہ کے اس
 مقام پر پہنچنے پر) اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سمندر
 جوش مارتا ہے تا اُس شخص کو تمام قسم کی
 روحانی میل کچیل سے پاک کرے اور تا اُسے

ولترويه بإفاضة التهتان ثم
يأخذ يده ويُرقيه إلى أعلى
مراتب الارتقاء والعرفان
ويُدخله في الذين خلوا من
قبله من الصالحاء والأولياء
والرسل والنبيين فيُعطي
كمالاً كمثلاً كمالهم وجمالاً
كمثلاً جمالهم وجمالاً
كمثلاً جلالهم وقد يقتضى
الزمان والمصلحة أن يُرسل
هذا الرجل على قدم نبى
خاص فيُعطي له علماً كعلمه
وعقلاً كعقله ونوراً كنوره
واسماً كاسمه ويجعل الله
أرواحهما كمرآيا متقابلة
فيكون النبى كالأصل والولى
كالظل من مرتبته يأخذ
ومن روحانيتها يستفيد
حتى يرتفع منهما الامتيازُ
والغيرية وتَرِدُ أحكامُ الأوّل
على الآخر ويصيران كشيء
واحد عند الله وعند مَلئِهِ الأعلى

موسلا دھار (روحانی) بارش کے فیضان سے
سیراب کرے۔ پھر وہ اُس کی دستگیری فرماتا ہے
اور اُسے ارتقاء اور عرفان کے اعلیٰ مراتب پر پہنچاتا
ہے اور اُس کو اُن لوگوں میں داخل کر دیتا ہے جو
صالحین، اولیاء، رسولوں اور نبیوں میں سے اُس
سے پہلے گزر چکے ہیں۔ پس اُسے اُن کے
کمالات کی طرح کمال اور اُن کے جمال کی طرح
جمال اور اُن کے جلال کی طرح جلال عطا کیا جاتا
ہے۔ اور کبھی زمانہ اور مصلحت اس امر کی مقتضی
ہوتی ہے کہ ایسا شخص ایک خاص نبی کے قدم پر
بھیجا جائے پھر اُسے اُس نبی کا معلم، اور اُس کی
عقل کی سی عقل، اور اس کے نور کا سا نور، اور اُس
کے نام کا سا نام دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُن
دونوں کی روحوں کو اُن آئینوں کی طرح بنا دیتا
ہے جو آئینے سامنے ہوں۔ پس نبی اصل کی طرح
ہوتا ہے اور ولی ظل کی طرح۔ وہ اس کے مرتبہ
سے (حصہ) لیتا ہے اور اُس کی روحانیت سے
استفادہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اُن کے درمیان
امتياز اور غیریت اٹھ جاتے ہیں اور پہلے
(اصل) کے احکام دوسرے (ظل) پر وارد ہو
جاتے ہیں تب وہ دونوں اللہ اور مَلَائِکِ اَعْلٰی کے
نزدیک ایک ایک شے کی طرح ہو جاتے ہیں اور

وینزل علی الآخر إرادة
 اللّٰه وتصريفه إلى جهة و
 أمره ونهيه بعد عبوره علی
 روح الأول وهذا سرٌّ من
 أسرار اللّٰه تعالی لا يفهمه
 إلا من كان من الروحانيين.
 واعلم أن ذلك الرجل
 الذی یتشابه قلبه بقلب نبی
 بمشابهة قویة شديدة تامة
 كاملة لا یأتی إلا إذا اشتدت
 الضرورة لمجئته فلما قامت
 الضرورة لوجود مثل ذلك
 الرجل یتأثر اللّٰه عبداً من
 عباده لهذا الأمر فیدّٰنیه
 رحمته كما كانت دانت
 مؤثرته وینزل علیه سرّ روحه
 وحقیقة جوهره وصفاء سیرته
 و شأن شمائله ویجعل إرادته
 فی إراداته وتوجهاته فی
 توجهاته حتی یتجلی فیہ
 جمیع شؤون النبی المشبه به
 ویصیر مغموراً فی معنی الاتحاد

﴿ ۸۶ ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارادہ اور اللہ کا اُسے ایک چہت کی
 طرف پھرانا اور اس کا امر اور اُس کی نبی پہلے
 (اصل) کی روح پر عبور کرنے کے بعد اُس
 دوسرے (ظلّ) پر اُترتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے
 اسرار میں سے ایسا سرّ ہے جس کو سوائے روحانی
 لوگوں کے اور کوئی نہیں سمجھتا۔ اور یاد رہے کہ ایسا
 شخص جس کا دل نبی کے دل کے ساتھ نہایت
 قوی مشابہت تامہ و کاملہ رکھتا ہوگا وہ صرف اُسی
 وقت آئے گا جب آئندہ اس کے آنے کی اشد
 ضرورت ہوگی پس جب ایسے مثیل وجود کی
 ضرورت پیدا ہو جائے گی۔ تب اللہ اس امر کے
 لئے اپنے بندوں میں سے کسی ایک بندے کو
 ترجیحاً منتخب کر لے گا۔ اور وہ اپنی رحمت کو اس
 کے قریب کرے گا۔ جتنا کہ رحمت اس کے
 مورث (نبی) کے قریب تھی۔ نیز وہ اس پر اس
 کی روح کا سرّ نہاں، اور اس کے جوہر کی حقیقت
 اور اس کی پاکیزہ سیرت اور اس کے اوصاف و شمائل
 کی شان نازل فرمائے گا اور اُس کے ارادے اس
 کے ارادوں میں اور اُس کی توجہات کو اس کی
 توجہات میں یوں شامل کر لے گا کہ مشبہ بہ نبی کی
 جملہ شانیں اس میں جلوہ گر ہو جائیں گی اور وہ
 ایک اتحاد کے مفہوم کے نیچے آ جائے گا اور

فیصیران حقیقۃً واحداً یقع علیہما اسم واحد وینسبون الی مثال واحد کأن النبی المشبه به نزل من السماء الی اهل الأرضین. فهذا معنی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نزول عیسی ابن مریم علیہ السلام وهو الحق لا یخالف القرآن ولا یعارضه وقد مضی مثله فی الأولین. فلا تجادل بغير الحق ولا تکن من المنکرین. قد توفی عیسی کما توفی الذین خلوا من قبله وجاءوا من بعده. فلا تخف قومًا ترکوا کتاب اللہ ونصوصه وآثروا غیر القرآن علی القرآن وآثروا الشک علی الیقین وخف اللہ وقهره واعتزل تلک الفرق کلها واعتصم بحبل اللہ المتین. ومن صرف عنان التوجه الی هذه الآیة وأمعن فیہ حق الإیمان فیری أنها شاهد علی بیاننا هذا ویكون من المدعین.

وہ دونوں (مُشَبَّہ اور مُشَبَّہ بہ) ایک ایسی حقیقتِ واحدہ بن جائیں گے کہ وہ ایک ہی نام سے موسوم اور ایک ہی نسبت سے منسوب ہو جائیں گے۔ گویا مُشَبَّہ بہ نبی خود آسمان سے اہل زمین پر اتر آیا ہے۔ پس (حضرت) عیسیٰ ابن مریم کے نزول کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا یہی مطلب ہے اور یہی وہ حقیقت ہے جو قرآن کے مخالف و معارض نہیں اور اس کی مثال پہلوں میں گزر چکی ہے۔ اس لئے تو ناحق بحث نہ کرو اور منکروں میں سے نہ ہو۔ (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) بھی اسی طرح فوت ہوئے ہیں جیسے آپ سے پہلے لوگ اور آپ کے بعد کے لوگ اس جہاں سے گزر گئے۔ پس تو ایسے لوگوں سے نہ ڈر جنہوں نے کتاب اللہ اور اس کی نصوص کو ترک کر دیا اور غیر قرآن کو قرآن پر مقدم رکھا اور شک کو یقین پر ترجیح دی۔ اللہ اور اس کے قہر سے ڈرا اور ان تمام فرقوں سے الگ ہو جا اور اللہ کی محکم رسی کو مضبوطی سے تھام لے۔ اور جو شخص اپنی عنانِ توجہ کو اس آیت کی طرف پھیرے گا اور اس پر پورا غور و خوض کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ یہ آیت ہمارے اس بیان پر شاہد ہے اور وہ اس کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کر دے گا۔

فلا تعذلونی بعد ما قلت سرّہ وَأَثْبَتَهُ بِدَلَائِلِ الْفَرْقَانِ
پس تم اس کے بعد کہ میں نے اس راز کی حقیقت کو بیان کر دیا ہے اور اسے قرآنی دلائل
سے ثابت کر دیا ہے مجھے ملامت مت کرو۔

وَقَدْ بَانَ بَرَهَانِي بِقَوْلٍ وَاضِحٍ وَأَنَا صَدَقِي عِنْدَ ذِي الْعُرْفَانِ
واضح بیان کے ذریعہ میری دلیل کھل کر سامنے آگئی اور عارفوں پر میری صداقت روشن ہوگئی۔
وَعَلَيْكَ بِالصَّدَقِ النَّقِيِّ وَسُبُلِهِ وَلَوْ أَنَّهُ أَلْفَاكٌ فِي النَّيْرَانِ
اور تم پر لازم ہے کہ پاک و صاف سچائی اور اس کی تمام راہوں کو اختیار کرو خواہ ایسا کرنے پر تمہیں
طرح طرح کی آگ میں ڈالا جائے۔

پھر واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ کی بعض صفات ذاتی
ہیں جو اس کی ذات کے تقاضا سے پیدا ہونے والی
ہیں اور انہیں پر سب جہانوں کا مدار ہے اور وہ چار
ہیں۔ ① ربوبیت۔ ② رحمانیت۔ ③ رحیمیت
اور ④ مالکیت۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورت
میں ان کی طرف اشارہ کیا ہے اور فرمایا ہے۔
① رَبِّ الْعَالَمِينَ ، ② الرَّحْمَنِ ،
③ الرَّحِيمِ ، ④ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۔
پس یہ ذاتی صفات ہر چیز پر سبقت رکھتی ہیں اور
ہر چیز پر محیط ہیں۔ تمام اشیاء کا وجود، ان کی
استعدادیں، ان کی قابلیت اور ان کا اپنے کمالات
کو پہنچنا انہیں (صفات) کے ذریعہ سے ہے لیکن
غضب کی صفت خدا تعالیٰ کی ذاتی صفت نہیں

ثم اعلم أنّ لله تعالى صفات
ذاتية ناشية من اقتضاء ذاته
وعليها مدار العالمين كلها وهي
أربع ربوبية ① ورحمانية ②
ورحيمية ③ ومالكية ④ كما أشار
الله تعالى إليها في هذه السورة
وقال رَبِّ الْعَالَمِينَ ① الرَّحْمَنِ ②
الرَّحِيمِ ③ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ④.
فهذه الصفات الذاتية سابقة على
كلّ شيء ومحيطة بكلّ شيء
ومنها وجودُ الأشياء واستعدادها
وقابليتها ووصولها إلى
كمالاتها. وأما صفة الغضب

فليست ذاتية لله تعالى بل هي ناشية من عدم قابلية بعض الأعيان للكمال المطلق وكذلك صفة الإضلال لا يبدو إلا بعد زيع الضالين. وأما حصر الصفات المذكورة في الأربع فنظراً على العالم الذي يوجد فيه آثارها. ألا ترى أن العالم كله يشهد على وجود هذه الصفات بلسان الحال وقد تجلت هذه الصفات بنحو لا يشك فيها بصيرٌ إلا من كان من قوم عمين. وهذه الصفات أربعٌ إلى انقراض النشأة الدنيوية ثم تتجلى من تحتها أربع أخرى التي من شأنها أنها لا تظهر إلا في العالم الآخر وأول مَطالِعِها عرشُ الرب الكريم الذي لم يتدنس بوجود غير الله تعالى وصار مظهرًا تامًّا لأنوار ربِّ العالمين وقوائمه أربعٌ ربوبية ورحمانية ورحيمية ومالكية يوم الدين. ولا جامع

ہے بلکہ وہ بعض موجودات کے مطلق کمال کی عدم قابلیت کے باعث پیدا ہوتی ہے اور اسی طرح گمراہ ٹھہرانے کی صفت کا ظہور بھی گمراہ ہونے والوں میں کجروی پیدا ہونے کے بعد ہی ہوتا ہے۔ لیکن صفات مذکورہ کا حصر چار کے عدد میں اس عالم کو مد نظر رکھ کر ہے جس میں ان صفات کے آثار پائے جاتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہ عالم سارے کا سارا بزبان حال ان (چاروں) صفات کے وجود پر شہادت دے رہا ہے اور یہ چاروں صفات اس طور سے جلوہ افروز ہیں کہ کوئی صاحب بصیرت ان میں شک نہیں کر سکتا سوائے اس کے جو اندھوں میں سے ہو اور یہ صفات اس دنیا کے اختتام تک چار (کی تعداد میں ہی) رہیں گی۔ پھر ان ہی میں سے چار اور صفات جلوہ گر ہوں گی۔ جن کی شان یہ ہے کہ وہ دوسرے جہان میں ہی ظاہر ہوں گی اور ان کی پہلی جلوہ گاہ ربِّ کریم کا عرش ہوگا۔ جو کبھی غیر اللہ کے وجود سے آلودہ نہیں ہوا اور وہ عرش پروردگار عالم کے انوار کا مظہر تام ہے۔ اور اس کے پائے چار ہیں۔ ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت اور مالکیت یوم الدین۔ اور ظلی طور پر ان چاروں

لهذه الأربع على وجه الظليّة إلا
 عرشُ الله تعالى وقلبُ الإنسان
 الكامل وهذه الصفات أمهات
 لصفات الله كلها ووقعت
 كقوائم العرش الذي استوى الله
 عليه وفي لفظ الاستواء إشارة
 إلى هذا الانعكاس على الوجه
 الأتم الأكمل من الله الذي هو
 أحسن الخالقين. وتنتهي كل
 قائمة من العرش إلى ملكٍ هو
 حاملها ومدبّر أمرها وموردُ
 تجلياتها وقاسمها على أهل السماء
 والأرضين. فهذا معنى قول الله
 تعالى وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ
 فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَنِيَّةٌ فَإِنَّ
 الملائكة يحملون صفاتاً فيها
 حقيقة عرشية. والسرّ في ذلك
 أن العرش ليس شيئاً من أشياء
 الدنيا بل هو برزخ بين الدنيا
 والآخرة ومبدأً قديماً للتجليات
 الربانية والرحمانية والرحيمية
 والمالكية لإظهار التفضلات

صفات کا مکمل طور پر جامع اللہ تعالیٰ کے عرش یا
 انسان کامل کے دل کے سوا اور کوئی نہیں اور یہ
 (چاروں) صفات اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کے
 لئے اصولی صفات ہیں۔ اور وہ اس عرش کے لئے
 بمنزلہ پایوں کے ہیں جس پر خدا تعالیٰ مستوی
 (جلوہ گر) ہے اور خدا کے مستوی ہونے میں
 ذات باری تعالیٰ کی صفات کے کامل انعکاس کی
 طرف اشارہ ہے جو بہترین خالق ہے۔ پھر
 عرش کا ہر پایہ ایک فرشتہ تک پہنچتا ہے جسے وہ
 اُٹھائے ہوئے ہے اور اسی پایہ کے متعلق امر
 کا انتظام کرتا ہے۔ وہ اس کی تجلیات کا مورد
 بنتا ہے اور ان تجلیات کو آسمانوں اور زمینوں
 کے رہنے والوں پر تقسیم کرتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ
 کے قول وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ
 فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَنِيَّةٌ^۱ کے یہی معنی
 ہیں۔ کیونکہ ملائکہ ان صفات الہیہ کو اُٹھائے
 ہوئے ہیں جو عرش کی حقیقت سے متعلق ہیں۔
 اور اس میں بھی یہ ہے کہ عرش اس دنیا کی
 چیزوں میں سے نہیں بلکہ وہ دنیا اور آخرت
 کے درمیان برزخ اور صفات ربوبیت،
 رحمانیت، رحیمیت اور مالکیت کی تجلیات کا ازلی
 منبع ہے۔ تا احسانات الہیہ کا اظہار اور جزا

۱ اور اس دن تیرے رب کے عرش کو اُٹھ فرشتے اٹھارے ہوں گے۔ (الحاقۃ: ۱۸)

وتكتميل الجزاء والدين . وهو داخل في صفات الله تعالى فإنه كان ذا العرش من قديم ولم يكن معه شيء فكن من المتدبرين . وحقيقة العرش واستواء الله عليه سر عظيم من أسرار الله تعالى وحكمة بالغة ومعنى روحاني وسمى عرشاً لتفهيم عقول هذا العالم ولتقريب الأمر إلى استعداداتهم وهو واسطة في وصول الفيض الإلهي والتجلي الرحماني من حضرة الحق إلى الملائكة ومن الملائكة إلى الرسل . ولا يقدر في وحدته تعالى تكثراً قوابل الفيض بل التكثراً ههنا يوجب البركات لبني آدم ويعينهم على القوة الروحانية وينصرهم في المجاهدات والرياضات الموجبة لظهور المناسبات

سزا کی تکمیل ہو اور یہ عرش اللہ تعالیٰ کی صفات میں داخل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ازل سے صاحب عرش ہے اور اس کے ساتھ ازل میں کوئی اور چیز نہ تھی۔ پس ان باتوں پر غور و فکر کرنے والوں میں سے بنو۔ اور عرش کی حقیقت اور اللہ تعالیٰ کا اس پر متمکن ہونا الہی اسرار میں سے ایک بہت بڑا سر ہے اور ایک بلوغت حکمت اور روحانی معنی پر مشتمل ہے اور اس کا نام عرش اس لئے رکھا گیا ہے تا اس جہان کے اہل عقل کو اس کا مفہوم سمجھایا جائے اور اس بات کا سمجھنا ان کی استعدادوں کے قریب کر دیا جائے۔ اور وہ (عرش) الہی فیض اور رحمانی تجلی کو اللہ کی درگاہ سے ملائکہ تک اور ملائکہ سے رسولوں تک پہنچانے کا واسطہ ہے۔ خدا کی توحید پر یہ بات حرف نہیں لاتی کہ اس کے فیض کو قبول کرنے والے اور آگے پہنچانے والے وجود بکثرت ہوں۔ بلکہ اس مقام میں (وسائط کی) کثرت بنی آدم کے لئے برکات کا موجب ہے اور روحانی قوت کے حصول میں ان کو مدد دیتی ہے۔ اور انہیں ان مجاہدوں اور ریاضتوں میں مدد دیتی ہے جو ان مناسبتوں کے ظہور کا موجب

التي بينهم وبين ما يصلون
إليه من النفوس كنفوس
العرش والعقول المجردة
إلى أن يصلون إلى المبدأ
الأول وعلة العلل. ثم إذا
أعان السالك الجذبات
الإلهية والنسيم الرحمانية
فيقطع كثيرا من حجبهِ
وينجيهِ من بُعد المقصد
وكثرة عقباته وآفاته وينوره
بالنور الإلهي ويدخله في
الواصلين. فيكمل له الوصول
والشهود مع رؤيته عجائب
المنازل والمقامات. ولا شعور
لأهل العقل بهذه المعارف
والنكات ولا مدخل للعقل
فيه والاطلاع بأمثال هذه
المعاني إنما هو من مشكاة
النبوة والولاية وما شئت
العقل رائقته وما كان
لعاقل أن يضع القدم في
هذا الموضوع إلا بجذبة

بنتی ہیں جو بنی آدم اور نفوس عالیہ مثلاً نفس عرش
اور عقول مجردہ میں موجود ہیں جن تک بنی آدم
نے پہنچنا ہے۔ یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں
تک کہ بنی آدم مبداءِ اوّل اور علتِ علل
(ذات باری) تک پہنچ جائیں۔ پھر جب
الہی کشش اور اس کی رحمانیت کی بادِ نسیم
سالمک کی مدد کریں تو اللہ تعالیٰ اس کے بہت
سے پردے دور کر دیتا ہے اور اُسے مقصد کی
دُوری سے اور بہت سی درمیانی روکوں اور
آفات سے نجات دے دیتا ہے۔ اور اُس
(سالمک کو) الہی نور سے منور کر دیتا ہے۔ اور
زُمرہ واصلین میں داخل کر دیتا ہے۔ اور
(راہ سلوک کی) منزلوں اور مقامات کے
عجائبات دیکھنے کے ساتھ ساتھ وہ وصالِ الہی
اور دیدارِ الہی کے مرتبہ وصول و شہود کو پالیتا
ہے۔ لیکن فلسفیوں کو ان معارف اور نکات کا
کچھ بھی پتہ نہیں اور نہ ہی محض عقل کو اس میں
کوئی دخل ہے۔ اور ایسے مطالب اور معانی پر
آگہی صرف مشکوٰۃ نبوت اور ولایت سے
حاصل ہوتی ہے اور عقل اس کی مہک کو نہیں
پاسکتی۔ اور نہ کسی عاقل کے لئے ممکن ہے کہ
وہ اس مقام پر بجز رب العالمین کی کسی کشش

کے قدم مار سکے۔

اور جب پاک اور کامل روحیں ان مادی جسموں سے الگ ہو جاتی ہیں اور وہ مکمل طور پر (گناہوں کی) میل کچیل سے پاک ہو جاتے ہیں تو وہ فرشتوں کے وساطت سے عرش کے نیچے اللہ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں تب وہ ایک نئے طور سے ربوبیت سے ایسا حصّہ پاتے ہیں جو پہلی ربوبیت سے بالکل مختلف ہوتا ہے اور اسی طرح رحمانیت سے حصّہ پاتے ہیں جو پہلی رحمانیت سے مختلف ہوتا ہے پھر وہ رحیمیت اور مالکیت سے ایسا حصّہ پاتے ہیں جو دنیا میں ملنے والے حصّہ سے مختلف ہوگا۔ اس وقت ان صفات کی تعداد آٹھ ہو جائے گی۔ جن کو اللہ تعالیٰ کے آٹھ فرشتے احسن الخالقین کے اذن سے اٹھائیں گے اور ہر ایک صفت کے لئے ایک فرشتہ مقرر ہوگا۔ جو بڑے منظم طریق سے اس صفت (کی برکات) کو بانٹنے اور اُسے بر محل رکھنے کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ کے کلام **فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا** میں اشارہ ہے پس تو بھی غور کر اور غافلوں میں شامل نہ ہو۔

آخرت میں ملائکہ حاملین عرش کی تعداد کی زیادتی خدا کی ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت اور

من جذبات ربّ العالمین۔

وإذا انفكّت الأرواح الطيبة الكاملة من الأبدان ويتطهرون على وجه الكمال من الأوساخ والأدران يُعَرَضُونَ عَلَى اللَّهِ تَحْتَ الْعَرْشِ بِوَسْطَةِ الْمَلَائِكَةِ فَيَأْخُذُونَ بِطُورٍ جَدِيدٍ حَظًّا مِنْ رَبُّوبِيَّتِهِ بِغَيْرِ رَبُّوبِيَّةٍ سَابِقَةٍ وَحَظًّا مِنْ رَحْمَانِيَّةٍ مَغَايِرِ رَحْمَانِيَّةِ أَوْلَى وَحَظًّا مِنْ رَحِيمِيَّةٍ وَمَالِكِيَّةٍ مَغَايِرِ مَا كَانَ فِي الدُّنْيَا. فَهَذَا كَمَا تَكُونُ ثَمَانِي صِفَاتٍ تَحْمِلُهَا ثَمَانِيَّةٌ مِنْ مَلَائِكَةِ اللَّهِ بِإِذْنِ أَحْسَنِ الْخَالِقِينَ. فَإِنَّ لِكُلِّ صِفَةٍ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ قَدْ خُلِقَ لِتَوْزِيْعِ تِلْكَ الصِّفَةِ عَلَى وَجْهِ التَّدْبِيرِ وَوَضَعَهَا فِي مَحَلِّهَا وَإِلَيْهِ إِشَارَةٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا﴾ فَتَدْبِيرٌ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ.

وزيادة الملائكة الحاملين في الآخرة لزيادة تجليات ربانية

۱۔ پھر (دنیا کا) کام (چلانے) کی تدبیروں میں لگ جاتی ہیں۔ (النازعات: ۶)

ورحمانية ورحيمية ومالكية عند
 زيادة القوابل فإن النفوس
 المطمئنة بعد انقطاعها
 ورجوعها إلى العالم الثانی
 والرب الکریم تترقی فی
 استعداداتها فتتموج الربوبية
 والرحمانية والرحيمية
 والمالكية بحسب قابلياتهم
 واستعداداتهم كما تشهد عليه
 كشوف العارفين. وإن كنت
 من الذين أُعطِيَ لَهُمْ حِطٌّ مِنْ
 القرآن فتجد فيه كثيرا من مثل
 هذا البيان فانظر بالنظر الدقيق
 لتجد شهادة هذا التحقيق من
 كتاب اللّٰه رب العالمين .
 ثم اعلم أن في آية إهدينا
 الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ
 الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
 إشارة عظيمة إلى تزكية النفوس
 من دقائق الشرك واستيصال

﴿۸۹﴾

مالکیت کی تجلیات کی زیادتی کی وجہ سے ہے
 جبکہ نفوسِ مُطْمَئِنَّہ کی قابلیتوں میں اضافہ
 ہو جائے گا۔ کیونکہ نفوسِ مُطْمَئِنَّہ اس دنیا
 سے تعلق توڑ کر دوسرے عالم اور رب کریم کی
 طرف واپس لوٹنے کے بعد اپنی استعدادوں
 میں ترقی کرتے ہیں پس ان کی قابلیتوں اور
 استعدادوں کے مطابق ربوبیت، رحمانیت،
 رحیمیت اور مالکیت موجزن ہوتی ہیں۔ جیسا
 کہ عارف باللہ لوگوں کے کشوف اس امر پر گواہ
 ہیں۔ اور اگر تم ان لوگوں میں سے ہو جنہیں
 قرآن کریم کے فہم کا کچھ حصہ عطا کیا گیا ہے تو
 تمہیں بھی اس (قرآن کریم) میں ایسے بہت
 سے بیانات ملیں گے پس تم گہری نظر سے دیکھو
 تا تمہیں اللہ تعالیٰ پروردگارِ عالم کی کتاب سے
 (میری اس) تحقیق کی تصدیق مل جائے۔

پھر جان لو کہ آیت إهدينا الصِّرَاطَ
 الْمُسْتَقِيمَ. صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ
 عَلَيْهِمْ لٰكِي آیت میں باریک درباریک شرک
 اور اس کے اسباب کی بیخ کنی کر کے نفوس کو پاک
 کرنے کی طرف عظیم اشارہ (پایا جاتا) ہے۔ اسی

۱۔ ہمیں سیدھے راستے پر چلاؤ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا ہے۔ (الفاتحة: ۷، ۶)

أسبابها ولأجل ذلك رغب الله
 في الآية في تحصيل کمالات
 الأنبياء واستفتاح أبوابها فإن
 أكثر الشرك قد جاء في الدنيا
 من باب إطراء الأنبياء والأولياء
 وإن الذين حسبوا نبهم وحيداً
 فريداً ووحده لا شريك له
 كذات حضرة الكبرياء فكان
 مآل أمرهم أنهم اتخذوه إلهاً
 بعد مدة وهكذا فسدت
 قلوب النصارى من الإطراء
 والاعتداء . فالله يشير في هذه
 الآية إلى هذه المفسدة والغواية
 ويومئ إلى أن المنعمين من
 المرسلين والنبیین والمحدثين
 إنما يُبعثون ليصطبغ الناس بصغ
 تلك الكرام لا أن يعبدوهم
 ويتخذوهم آلهة كالأصنام
 فالغرض من إرسال تلك
 النفوس المهذبة ذوى الصفات
 المطهرة أن يكون كل متبع قريع
 تلك الصفات لا قارع الجبهة

لئے اللہ تعالیٰ نے (لوگوں کو) اس آیت میں
 نبیوں کے کمالات کے حاصل کرنے اور ان
 (کمالات) کے دروازوں کو کھولے جانے کی
 استدعا کی ترغیب دی ہے کیونکہ زیادہ تر شرک
 نبیوں اور ولیوں کے متعلق غلو کرنے کی وجہ سے
 دنیا میں آیا ہے اور جن لوگوں نے اپنے نبی کو
 ایسا یکتا اور منفرد اور ایسا وحدہ لا شریک گمان کیا
 جیسے ذات رب العزت ہے تو ان کا مالِ کار یہ ہوا
 کہ انہوں نے کچھ مدت کے بعد اسی نبی کو معبود
 بنا لیا۔ اسی طرح (حضرت عیسیٰ کی تعریف
 میں) مبالغہ آرائی کرنے اور حد سے بڑھنے کی وجہ
 سے عیسائیوں کے دل بگڑ گئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ
 اس آیت میں اسی فساد اور گمراہی کی طرف
 اشارہ فرماتا ہے اور اس طرف بھی اشارہ فرماتا ہے
 کہ (اللہ تعالیٰ سے) انعام پانے والے لوگ یعنی
 رسول، نبی اور محدث اس لئے مبعوث کئے جاتے ہیں
 کہ لوگ ان بزرگ ہستیوں کے رنگ میں رنگین
 ہوں۔ نہ اس لئے کہ وہ ان کی عبادت کرنے لگیں اور
 انہیں بتوں کی طرح معبود بنالیں۔ پس ان بااخلاق
 پاکیزہ صفات والی ہستیوں کو دنیا میں بھیجنے کی غرض یہ
 ہوتی ہے کہ (ان کا) ہر متبع ان صفات سے متصف
 ہو نہ یہ کہ انہیں کو پتھر کا بت بنا کر اُس پر ماتھا رگڑنے

على هذه الصِّفَةِ. فَأَوْماً اللهُ فِي
هذه الآية لأولى الفهم والدراية
إلى أن كمالات النبيين ليست
ككمالات رب العالمين وأن الله
أحدٌ صمدٌ وحيدٌ لا شريك له
في ذاته ولا في صفاته وأما
الأنبياء فليسوا كذلك بل جعل
الله لهم وارثين من المتبعين
الصادقين فأمّتهم وراثاً وهم
يجدون ما وجد أنبياءهم
إن كانوا لهم متبعين. وإلى
هذا أشار في قوله عزّ وجل:
قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ
اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحِبُّكُمْ اللهُ
فانظر كيف جعل الأمة أحبّاء الله
بشروط اتّباعهم واقتدائهم بسيد
المحبوبين. وتدل آية إهْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ. صِرَاطَ
الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ.
أن تراث السابقين من المرسلين

والا ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں سمجھ بوجھ
اور عقل رکھنے والوں کو اشارہ فرمایا ہے کہ نبیوں کے
کمالات پروردگارِ عالم کے کمالات کی طرح نہیں
ہوتے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں اکیلا،
بے نیاز اور یگانہ ہے۔ اُس کی ذات اور صفات میں
اُس کا کوئی شریک نہیں۔ لیکن نبی ایسے نہیں ہوتے
بلکہ اللہ تعالیٰ اُن کے سچے متبعین میں سے اُن کے
وارث بناتا ہے۔ پس اُن کی اُمّت اُن کی وارث
ہوتی ہے۔ وہ سب کچھ پاتے ہیں جو اُن کے نبیوں
کو ملا ہو بشرطیکہ وہ اُن کے پورے پورے متبع
ہیں۔ اور اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے آیت قُلْ
إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهُ فَاتَّبِعُونِي
يُحِبُّكُمْ اللهُ^۱ میں اشارہ فرمایا ہے۔
پس دیکھو کس طرح اللہ تعالیٰ نے افرادِ اُمّت
کو اپنے محبوب قرار دیا ہے بشرطیکہ وہ محبوبوں
کے سردار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی
کریں اور آپ کے نمونہ پر چلیں۔ پھر آیت
إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ
الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ اس بات
پر دلالت کرتی ہے کہ پہلے مرسلوں اور صدیقیوں

^۱ تو کہہ کہ (اے لوگو) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو (اس صورت میں) وہ (بھی) تم

سے محبت کرے گا۔ (ال عمران: ۳۲)

و الصّٰدِقِیْنَ حَقًّا وَ اَجِبًّا غَیْرُ
مَجْدُوذٍ وَ مَفْرُوْضٍ لِّلْحٰقِقِیْنَ
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ الصّٰلِحِیْنَ اِلٰی
یَوْمِ الدِّیْنِ . وَ هُمْ یَرِثُوْنَ
الْاَنْبِیَاءَ وَ یَجِدُوْنَ مَا وَجَدُوْا
مِنَ اِنْعَامَاتِ اللّٰهِ . وَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ
فَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ .

وَ اَمَّا سِرُّ ذٰلِكَ التَّوَارِثِ وَ لِمِیَّةِ
الْمُوْرِثِ وَ الْوَارِثِ فَتَنْكَشِفُ مِنْ
تِلْكَ الْاٰیَةِ التِّیْ تُعَلِّمُ التَّوْحِیْدَ
وَ تُعَظِّمُ الرَّبَّ الْوَحِیْدَ فَاِنَّ اللّٰهَ
الْمَعِیْنَ وَ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اِذَا عَلِمَ
دَقَائِقَ التَّوْحِیْدِ وَ بَالَغَ فِی التَّلْقِیْنَ
وَ قَالَ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ
نَسْتَعِیْنُ فَاَرَادَ عِنْدَ هٰذَا
التَّعْلِیْمِ وَ التَّفْهِیْمِ اَنْ یَّقْطَعَ
عُرُوْقَ الشِّرْكَ كَلِّهَا فِضْلًا
مِنْ لَدُنْهِ وَ رَحْمَةً مِنْهُ عَلٰی اُمَّةٍ
خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ لِنَجْحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ
مِنْ اَفَاةٍ وَ رَدَّتْ عَلٰی

کی وراثت ایک لازمی اور نہ ختم ہونے والا حق
ہے اور بعد میں آنے والے نیکو کار مومنوں کے
لئے قیامت تک اس ورثہ کا ملنا ضروری ہے۔
پس وہ نبیوں کے وارث بنتے ہیں اور اللہ تعالیٰ
کے وہ سب انعامات پاتے ہیں جو نبیوں نے
پائے اور یہی حق بات ہے۔ پس تو شک کرنے
والوں میں (شامل) نہ ہو۔

اس تَوَارِثِ کا راز اور مُوْرِثِ اور وَارِثِ بننے کا
اصل سبب اس آیت سے منکشف ہوتا ہے جو توحید
سکھاتی اور اُس واحد و لاشریک پروردگار کی عظمت
بیان کرتی ہے کیونکہ پوری مدد کرنے والے اور سب
سے زیادہ رحم کرنے والے خدا نے جب توحید کے
دقائق سکھائے اور اُن کی خوب تلقین کی اور فرمایا
اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ^۱ تو اس
تعلیم و تفہیم سے اُس نے یہ ارادہ فرمایا کہ خاتم
النَّبِیِّیْنَ کی اُمت پر اپنے خاص فضل سے اور اپنی
خاص رحمت فرماتے ہوئے شرک کی تمام رگیں
کاٹ دے تا اس اُمت کو اُن آفات سے نجات
دے جو پہلوں پر وارد ہوئی تھیں۔ پس اُس نے
بطور اپنے کرم اور احسان کے ہمیں ایک دعا سکھائی

۱ (اے خدا) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں (الفاتحة: ۵)

المتقدمين. فعلمنا دعاء
مَبْرَةً وَعَطَاءً وَجَعَلْنَا مِنْهُ
مِنَ الْمُسْتَخْلِصِينَ. فنحن
ندعو بتعليمه ونطلب
منه بتفهيمه فرحين برِفْدِهِ
مفصحين بحمده قائلين :
إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ
صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ . ونحن
نسأل الله لنا في هذا الدعاء كلَّ
ما أُعْطِيَ لِلْأَنْبِيَاءِ مِنَ النِّعَمَاءِ
ونسأله أنْ نُنْتَهَبَ كَالْأَنْبِيَاءِ عَلَى
الصِّرَاطِ وَنَتَجَافَى عَنِ الْإِشْتِطَاطِ
وَنُدْخَلَ مَعَهُمْ فِي مَرْبَعِ حَظِيرَةِ
الْقُدُسِ مَتَطَهِّرِينَ مِنْ كُلِّ أَنْوَاعِ
الرَّجَسِ وَمُبَادِرِينَ إِلَى ذَرْيِ رَبِّ
العَالَمِينَ . فلا يخفى أن الله جعلنا
في هذا الدعاء كأضلال الأنبياء
وأورثنا وأعطانا المعلوم
والمكتوم والمعكوم والمختوم
ومن كل الآلاء والنعماء

اور اس کے ذریعہ ہمیں (اپنے) برگزیدہ بندوں
میں شامل کر لیا۔ پس ہم اُس کے سکھانے کے
مطابق دُعا مانگتے ہیں اور اس کے سمجھانے کے
مطابق اُس سے طلب کرتے ہیں۔ اس حالت میں
کہ ہم اُس کے انعام پر بہت خوش ہیں اور اُس کی حمد
بیان کرتے ہوئے ان الفاظ میں دعا کرتے ہیں
إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ
الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ - اور
ہم اس دعا میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے وہ تمام
نعمتیں مانگتے ہیں جو نبیوں کو دی گئی تھیں اور اُس
سے ہم یہ بھی مانگتے ہیں کہ ہم نبیوں کی طرح
صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رہیں اور ظلم سے بچیں اور
ہر قسم کی ناپاکی اور پلیدی سے پاک ہو کر اور
پروردگار عالم کی بارگاہ کی طرف جلدی کرتے ہوئے
ان (نبیوں) کے ساتھ ہی حَظِيرَةُ الْقُدُسِ کی
منزل میں داخل ہو جائیں۔ پس یہ بات مخفی نہیں کہ
اللہ تعالیٰ نے اس دعا میں ہمیں نبیوں کے اضلال
قراردیا ہے اور ہمیں تمام ظاہر اور مخفی اور بندھی ہوئی
اور مہر کی ہوئی، غرض ہر قسم کی برکتوں اور نعمتوں کا
وارث ٹھہرایا اور عطا کی ہیں جن میں سے ہم نے
اپنے مقدور بھراٹھالی ہیں اور اتنی لے آئے ہیں جو

فاحتمَلْنَا مِنْهَا وَقَرْنَا وَ
رَجَعْنَا بِمَا يَسُدُّ فِقْرَنَا وَ
سَالَتْ أَوْ دِيَّةً بِقَدْرِهَا فَأَحْلَلْنَا
مَحَلَّ الْفَائِزِينَ. وَهَذَا هُوَ
سِرُّ إِرْسَالِ الْأَنْبِيَاءِ وَبِعْثِ
الْمُرْسَلِينَ وَالْأَصْفِيَاءِ لِنُصَبِّغَ
بِصَبْغِ الْكِرَامِ وَنُنْتَظِمَ فِي
سَلَكِ الْإِلْتِيَامِ وَنَرِثِ الْأَوْلِيَاءِ
مِنَ الْمُقَرَّبِينَ الْمُنْعَمِينَ.

وَمَعَ ذَلِكَ قَدْ جَرَتْ سُنَّةُ
اللَّهِ أَنَّهُ إِذَا أُعْطِيَ عَبْدًا كَمَالًا
وَطَفِقَ الْجُهَّالُ يَعْبدُونَهُ ضَالًّا
وَيُشْرِكُونَهُ بِالرَّبِّ الْكَرِيمِ عِزَّةً
وَجَلَالًا بَلْ يَحْسَبُونَهُ رَبًّا فَعَالًا
فِيخْلُقُ اللَّهُ مِثْلَهُ وَيُسَمِّيهِ بِتَسْمِيَّتِهِ
وَيَضَعُ كِمَالَاتِهِ فِي فِطْرَتِهِ
وَكَذَلِكَ يَجْعَلُ لغيرِهِ لِيُبْطِلَ مَا
خَطَرَ فِي قُلُوبِ الْمُشْرِكِينَ.
يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَلَا يُسْأَلُ عَمَّا
يَفْعَلُ وَهُمْ مِنَ الْمَسْئُولِينَ.
يَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ كَالذَّرِّ السَّائِعِ
لِلْإِغْتِزَاءِ أَوْ كَالذَّرَّةِ الْبَيْضَاءِ فِي

ہماری احتیاج کو دُور کر سکیں اور وادیاں (اپنی) اپنی
گنجائش کے مطابق بہ نکلیں (یعنی جتنے انعام کسی
کے ظرف میں سما سکتے تھے وہ اُسے مل گئے) پس
ہم کامیاب و کامران لوگوں کے مقام اور مرتبہ پر
اُتارے گئے۔ نبیوں کے بھیجنے اور رسولوں اور برگزیدہ
لوگوں کی بعثت کا یہی راز ہے کہ ہم اُن بزرگ لوگوں
کے رنگ میں رنگین ہو جائیں اور اُن کے ساتھ اتحاد
کی لڑی میں پروئے جائیں اور پہلے انعام یافتہ لوگوں
اور مقررین کے وارث بن جائیں۔

اور اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی یہ سنت رہی
ہے کہ جب وہ اپنے کسی بندہ کو کوئی کمال عطا کرتا
ہے اور جاہل لوگ اپنی گمراہی کی وجہ سے اس کی
عبادت کرنے لگ جاتے ہیں اور اُسے عزت و
جلال میں رب کریم کا شریک قرار دے دیتے ہیں
بلکہ اُسے ربِّ فَعَالِ خیال کرنے لگ جاتے ہیں تو
اللہ تعالیٰ اس کا کوئی مثیل پیدا کر دیتا ہے اور اسے
اُس کا نام دیتا ہے اور اُس کے کمالات بھی اُس
(مثیل) کی فطرت میں رکھ دیتا ہے اور وہ اپنی
غیرت کی بنا پر ایسا کرتا ہے تا مشرکوں کے دلوں
میں جو خیالات پیدا ہوئے انہیں غلط ثابت
کر دے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو وہ کرتا ہے
اُس کے متعلق وہ جواب دہ نہیں ہوتا حالانکہ

اللمعان والصفاء ويسوق إليه
 شرباً من التسنيم ويضمّخه
 بالطيب العميم حتى يسفر عن
 مَرَأَى وسيم وأرج نسيم
 للناظرين. فالحاصل أنه تعالى
 أشار في هذا الدعاء لطلاب
 الرشاد إلى رحمة العامّة
 والوداد فكأنه قال إنني
 رحيم وَسِعَتْ رَحْمَتِي كُلَّ
 شَيْءٍ أَجْعَلْ بَعْضَ الْعِبَادِ وَارثًا
 لِبَعْضٍ مِنَ التَّفْضُلِ وَالْعَطَاءِ
 لِأَسَدِّ بَابِ الشَّرْكَ الَّذِي
 يَشِيْعُ مِنْ تَخْصِيصِ الْكَمَالَاتِ
 لِبَعْضِ أَفْرَادٍ مِنَ الْأَصْفِيَاءِ .
 فهذا هو سرُّ هذا الدعاء
 كأنه يُبَشِّرُ النَّاسَ بِفَيْضِ
 عَامٍ وَعَطَاءٍ شَامِلٍ لِأَنْعَامٍ
 وَيَقُولُ إِنِّي فَيَّاضٌ وَرَبُّ
 الْعَالَمِينَ وَلَسْتُ كَبَخِيلِ
 وَضَنِينِ. فاذكروا بَيْتَ فَيْضِي
 وَمَا تَمَّ فَإِنَّ فَيْضِي قَدْ عَمَّ
 وَتَمَّ وَإِنْ صَرَاطِي صَرَاطِ قَدْ

دوسرے لوگ جواب دہ ہوتے ہیں۔ وہ جس کو
 چاہتا ہے غذا کے لئے خوشگوار دودھ کی مانند بنا دیتا
 ہے اور جسے چاہے چمک اور صفائی میں روشن موتی
 کی طرح بنا دیتا ہے اور اُس تک تسنیم کا مشروب
 پہنچا دیتا ہے۔ اُسے عطر عمیم کی خوشبو سے مسح کر
 دیتا ہے یہاں تک کہ دیکھنے والوں کے لئے اُس
 کے خوبصورت چہرہ اور خوشبو کی مہک سے پردہ اٹھا
 دیتا ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس
 دعائیں طالبانِ ہدایت کے لئے اپنی عام رحمت اور
 محبت کی طرف اشارہ فرمایا ہے گویا کہ اس نے یوں
 کہا ہے کہ میں رحیم ہوں اور میری رحمت ہر چیز پر
 چھائی ہوئی ہے۔ میں بعض بندوں کا بعض کو ازراہ
 فضل و عطا وارث بناتا ہوں تاکہ میں اُس شرک کا
 دروازہ بند کر دوں جو بعض بزرگزیدوں کے ساتھ
 بعض کمالات کے مخصوص کئے جانے کی وجہ سے
 پھیل سکتا ہے۔ پس یہ ہے راز اُس دعا کا۔ گویا کہ
 اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایک عام فیض اور ہمہ گیر
 عطا کی بشارت دیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ میں فیاض
 ہوں اور پروردگار عالم ہوں اور میں بخیل اور کنجوس
 نہیں ہوں۔ پس تم میرے فیض کے گھر کو اور جو
 کچھ وہاں ہے یاد کرو کیونکہ میرا فیض عام بھی ہے
 اور مفید بھی۔ اور میرا راستہ وہ راستہ ہے جو

سُوَّى وَمُدَّ لِكُلِّ مَنْ نَهَضَ وَأَعْتَدَ
وَاسْتَعَدَّ وَطَلَبَ كَالْمَجَاهِدِينَ .
وهذه نكتة عظيمة في آية
إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ
صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ وهي إزالة الشرك
وسدُّ أبوابه فالسلام على قوم
استخلصوا من هذا الشرك
وعلى مَنْ لَدَيْهِمْ وَعَلَى كُلِّ مَنْ
تَبِعَهُمْ مِنَ الطَّالِبِينَ الصَّادِقِينَ .

وفى الآية إشارة أخرى وهي
أن الصراط المستقيم هو النعمة
العظمى ورأس كل نعمة وبابُ
كل ما يُعْطَى وَيُنْتَابُ الْعَبْدَ نِعْمَ
اللَّهِ مُدُّ أُعْطِيَ لَهُ هَذِهِ الدَّوْلَةُ
الْكَبْرَى وَمُلْكٌ لَا يَبْلَى . وَمَنْ
تَأَهَّبَ لِهَذِهِ النِّعْمَةِ وَوَقَّفَ لِلثَّبَاتِ
عَلَيْهَا فَقَدْ دُعِيَ إِلَى كُلِّ أَنْوَاعِ
الْهُدَى وَرَأَى الْعَيْشَ النَّصِيرِ
وَالنُّورَ الْمُنِيرَ بَعْدَ لِيَالِي الدُّجَى .
نَجَّاهُ اللَّهُ مِنْ كُلِّ الْهَفَوَاتِ قَبْلَ
الْفَوَاتِ وَأَدْخَلَهُ فِي زَمَرِ

ہموار اور کشادہ کیا گیا ہے ہر اُس شخص کے لئے
جو اُٹھے، توجہ کرے اور تیار ہو جائے اور مجاہدہ
کرنے والوں کی طرح تلاش کرنے لگے۔

آیت إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ
صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
میں یہی عظیم نکتہ ہے یعنی شرک کا ازالہ اور اُس
کا سد باب کرنا۔ پس سلامتی ہو ان لوگوں پر جو
اس شرک سے خلاصی پا گئے اور ان پر بھی جو
ان کے ساتھی ہیں اور ان پر بھی جو طالبوں اور
صادقوں میں سے ان کے متبع بن گئے ہیں۔

اس آیت میں ایک اور اشارہ بھی ہے کہ صراطِ
مستقیم نعمتِ عظمیٰ ہے اور ہر نعمت کی معراج ہے
اور ہر عطا کا دروازہ ہے اور جب بندہ کو یہ بڑی
حکومت اور نہ مٹنے والی بادشاہت عطا کی جاتی ہے تو
اُس پر اللہ کی نعمتیں پے در پے نازل ہوتی ہیں۔ اور
جو اس نعمت کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائے اور
اس پر ثابت قدمی کی توفیق پالے تو وہ ہر قسم کی
ہدایت کی طرف بلا یا گیا۔ اور اندھیری راتوں کے
بعد اُس نے خوشگوار زندگی اور روشن کرنے والے نور
کو پالیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے موقع ہاتھ سے نکل
جانے سے قبل ہر قسم کی لغزش سے نجات دیتا ہے۔
نافرمانوں کے اختلاط کے بعد اللہ تعالیٰ اُسے

التُّقَاةُ بَعْدَ مُقَانَاةِ الْعُصَاةِ
وَأَرَاهُ سَبَلَ الَّذِينَ أَنْعَمَ
عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّالِّينَ. وَأَمَّا حَقِيقَةُ
الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ الَّتِي أُرِيدْتُ
فِي الدِّينِ الْقَوِيمِ فَهِيَ
أَنْ الْعَبْدَ إِذَا أَحَبَّ رَبَّهُ
الْمَنَّانَ وَكَانَ رَاضِيًا بِمَرْضَاتِهِ
وَفَوَّضَ إِلَيْهِ الرُّوحَ وَالْجَنَانَ
وَأَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ
الْإِنْسَانَ وَمَا دَعَا إِلَّا إِيَّاهُ
وَصَافَاهُ وَنَاجَاهُ وَسَأَلَهُ
الرَّحْمَةَ وَالْحَنَانَ وَتَنَبَّأَ
مِنْ غَشِيهِ وَاسْتَقَامَ فِي
مَشِيهِ وَخَشِيَ الرَّحْمَنَ وَشَغَفَهُ
اللَّهُ حُبًّا وَأَعَانَ وَقَوَّى
الْيَقِينَ وَالْإِيمَانَ فَمَالَ
الْعَبْدَ إِلَى رَبِّهِ بِكُلِّ قَلْبِهِ
وَأَرْبَهُ وَعَقْلِهِ وَجَوَارِحِهِ
وَأَرْضِهِ وَحَقْلِهِ وَأَعْرَضَ
عَمَّا سِوَاهُ وَمَا بَقِيَ لَهُ إِلَّا رَبُّهُ
وَمَا تَبِعَ إِلَّا هَوَاهُ وَجَاءَهُ

﴿۹۲﴾

متقیوں کے زُمرہ میں داخل کر دیتا ہے اور اُسے
منعم علیہم کی راہیں دکھاتا ہے نہ کہ مغضوب
علیہم کی نہ ضالین کی۔ صراطِ مستقیم
کی حقیقت جو دینِ متین کے مدِ نظر ہے وہ یہ ہے
کہ جب بندہ اپنے فضل و احسان والے خدا سے
محبت کرنے لگے۔ اُس کی رضا پر راضی
رہے۔ اپنی رُوح اور دل اُس کے سپرد کر دے
اور اپنے آپ کو اُس خدا کو سونپ دے جس نے
انسان کو پیدا کیا ہے۔ اُس کے علاوہ کسی اور کو نہ
پکارے۔ اُسی سے خالص محبت رکھے۔ اُسی سے
مناجات کرے اور اُسی سے رحمت و شفقت
مانگے۔ اپنی بے ہوشی سے ہوش میں آجائے۔ اپنی
چال سیدھی کرے اور خدائے رحمان سے ڈرے۔
محبتِ الہی اُس کے رگ و ریشہ میں سرایت کر
جائے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی مدد کرے اور اُس کے
یقین اور ایمان کو پختہ کرے۔ تب بندہ اپنے
پورے دل، اپنے فہم، اپنی عقل، اپنے اعضاء اور
اپنی زمین اور کھیتی باڑی سب کے ساتھ کُلّی طور پر
اپنے رب کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور اس کے سوا
سب سے منہ موڑ لیتا ہے۔ اُس کے لئے اس کے
اپنے رب کے سوا اور کچھ بھی باقی نہیں رہ جاتا۔
وہ اپنے محبوب ہی کی پیروی کرتا ہے۔ اور

بقلب فارغ عن غیرہ
وما قصد إلا اللہ فی سبل
سیرہ وتاب من کل إدلال
واغترار بمال وذی مال
وحضّر حضرة الرب
کالمساکین ووذّر العاجلة
وألغاهما وأحبّ الآخرة و
ابتغاهما وتوکل علی اللہ
وکان لله وفنی فی اللہ
وسعی إلى اللہ کالعاشقین .
فهذا هو الصراط المستقیم
الذی هو منتهی سیر السالکین
ومقصد الطالبین العابدین .
وهذا هو النور الذی لا یحلّ
الرحمة إلا بعد حلوله و
لا یحصل الفلاح إلا بعد
حصوله وهذا هو المفتاح
الذی یُناجی السالک منه
بذات الصدور وتُفتح
علیه أبواب الفراسة ویجعل
مُحدّثًا من اللہ الغفور .
ومن ناجی ربّه ذات بكرة

خالی دل کے ساتھ اللہ کے حضور حاضر ہو جاتا ہے
اور اپنی راہ سلوک میں اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا
کوئی مقصود نہیں ہوتا اور وہ مال اور صاحب مال پر
کسی قسم کا ناز کرنے یا ان سے دھوکا کھانے سے
تائب ہو جاتا ہے۔ اور بارگاہ رب العزت میں
مسکینوں کی طرح حاضر ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا کو
ترک کر دیتا ہے اور اس سے الگ ہو جاتا ہے اور
آخرت سے محبت کرتا ہے اور اُسے ہی چاہتا
ہے۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اور خدا کا ہی ہو
جاتا ہے اور خدا میں ہی فنا ہو جاتا ہے اور
عاشقوں کی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑتا آتا
ہے پس یہی وہ صراط مستقیم ہے جو سالکوں کے
سلوک کی انتہاء ہے اور طالبوں اور عابدوں
کا آخری مقصود ہے اور یہی وہ نور ہے کہ جس
کے اُترنے کے بغیر رحمت الہی نازل نہیں ہوا
کرتی اور اس کے حصول کے بغیر کوئی حقیقی
کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ یہ وہ کلید ہے جس کے
ذریعہ سالک اپنے سینے کی باتیں رب کے حضور
مناجات میں ذکر کرتا ہے۔ اور اس پر فراست
کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور خدائے
غفور کی طرف سے اُسے محدث قرار دیا جاتا
ہے۔ اور جو شخص صبح کے وقت اخلاص، خالص

بہذا الدعاء بالإخلاص
وإمحاء النية ورعاية
شرائط الاتقاء والوفاء
فلا شك أنه محلّ محلّ
الأصفياء والأحباء والمقربين.
ومن تأوّه آهة الثكلان
في حضرة الربّ المنان
وطلب استجابة هذا الدعاء
من اللّٰه الرحمن خاشعاً متبهلاً
وعيناه تذرفان فيستجاب
دعاؤه ويكرم مثواه ويعطى
له هداة وتقوى له عقيدته
بالائل^۱ المنيرة كاليقوت
ويقوى له قلبه الذي كان
أوهن من بيت العنكبوت
ويوفق لتوسعة الدرع ودقائق
الورع فيدعى إلى قري
الروحانيين ومطائب الربانيين.
ويكون في كل حال غالباً على
هوى مغلوبٍ ويقوده برعاية
الشرع حيث يشاء كأشجع

ثبیت ، پرہیزگاری اور وفاداری کی شرائط
کی پابندی سے پوشیدہ طور پر خدا تعالیٰ سے
یہ دُعا مانگے تو بلاشبہ وہ برگزیدہ لوگوں ، خدا
کے محبوں اور مقربوں کا مقام حاصل کر لیتا
ہے اور جو شخص گم کردہ اولاد والے کی طرح
خدائے محسن کی جناب میں آہ و زاری
کرے اور خدائے رحمان سے عاجزی ،
انکساری کرتے ہوئے جبکہ اُس کی آنکھیں
بہہ رہی ہوں اس دعا کی قبولیت کی التجا
کرے تو اُس کی دعا قبول کر لی جاتی ہے
اور اُسے عزّت والی جگہ ملتی ہے۔ اُس کو
اُس کے مناسب حال ہدایت دی جاتی
ہے۔ اس کا عقیدہ یا قوت کی مانند روشن
دلائل سے پختہ کیا جاتا ہے اُس کا دل جو
ککڑی کے گھر سے بھی زیادہ کمزور تھا مضبوط
کیا جاتا ہے۔ اُسے وسعتِ اخلاق اور
تقویٰ کی باریک راہوں کی توفیق دی جاتی
ہے۔ اور وہ روحانی لوگوں کی ضیافت اور
ربّانی لوگوں کی عمدہ چیزوں کی طرف بلایا
جاتا ہے۔ وہ ہر حال میں مغلوب خواہش پر
غالب رہتا ہے اور اپنی خواہشِ نفس کو

۱ "بالائل" سہو کا تب ہے درست لفظ "بالدلائل" ہے۔ (ناشر)

راكب على أطوع مر كوب
ولا يبغى الدنيا ولا يتعنى
لأجلها ولا يسجد لعجلها
ويتولاه الله وهو يتولى
الصالحين. وتكون نفسه
مطمئنة ولا تبقى كالمبيد
المُضِلّ ولا تُحمَلُ حَمَلَةً
الباز المُطَلّ ويرى مقاصد
سلوكه كالكرام ولا تكون
سُجبه كالجهام بل يشرب
كل حين من ماء معين.
وَحَثَّ اللهُ عِبَادَهُ عَلَى
أَنْ يَسْأَلُوهُ إِدَامَةَ ذَلِكَ
الْمَقَامِ وَالتَّشَبُّتِ عَلَيْهِ وَ
الْوَصُولِ إِلَى هَذَا الْمَرَامِ
لأنه مقام رفيع ومرام منيع
لا يحصل لأحد إلا بفضل
ربه لا بجهد نفسه فلا بد
من أن يضطر العبد لتحصيل
هذه النعمة إلى حضرة
العزة ويسأله إنجاح هذه
المُنِيَّةِ بِالْقِيَامِ وَالرُّكُوعِ

شریعت کی نگرانی میں جدھر چاہے ہانکتا ہے جیسے
ایک بہادر ترین سوار مطیع ترین سواری پر سوار ہو کر
اسے ہانکتا ہو۔ وہ دنیا کو نہیں چاہتا۔ نہ اُس کی خاطر
اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتا ہے۔ نہ دنیا کے
پچھڑے کو سجدہ کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کا متولی ہو
جاتا ہے اور وہی صالحین کا متولی ہے۔ اس کا نفس
مطمئن ہو جاتا ہے اور وہ ہلاک اور گمراہ کرنے
والے کی طرح نہیں رہتا۔ اور بلندی سے شکار پر
جھانکنے والے باز کی طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر
دنیا کی طرف نہیں دیکھتا۔ اور معزز لوگوں کی طرح
اپنے سلوک کے مقاصد دیکھتا ہے۔ اس کی
(فیاضی کے) بادل ابر بے آب کی طرح نہیں
ہوتے۔ بلکہ وہ ہر وقت دوسروں کو صاف جاری
پانی پلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
ترغیب دلائی ہے کہ وہ اُس سے ان کے اس
مقام پر دوام، ثابت قدمی اور اس مقصد تک پہنچنے
کے لئے التجا کیا کریں۔ کیونکہ وہ ایک بہت
ہی ارفع مقام ہے اور بلند مقصد ہے جو صرف
فضل الہی سے ہی کسی کو حاصل ہوتا ہے نہ کہ نفس
کی کوشش سے۔ پس ضروری ہے کہ بندہ اس
نعمت کو حاصل کرنے کے لئے بڑے اضطراب سے
بارگاہِ ایزدی کی طرف بڑھے اور اُس سے اس

وَالسَّجْدَةُ وَالتَّمَرُّغُ عَلَى تُرْبِ
الْمَذَلَّةِ بِاسْطِطَا ذَيْلِ الرَّاحَةِ
وَمُتَعَرِّضًا لِلِاسْتِمَاحَةِ كَالسَّائِلِينَ
الْمُضْطَرِّينَ .

وَجَمَلَةٌ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ
عَلَيْهِمْ إِشَارَةٌ إِلَى رِعَايَةِ
حَسَنِ الْآدَابِ وَالتَّأْدَبِ مَعَ
رَبِّ الْأَرْبَابِ فَإِنَّ لِلدَّعَاءِ
آدَابًا وَلَا يَعْرِفُهَا إِلَّا مَنْ
كَانَ تَوَّابًا وَمَنْ لَا يُبَالِي
الْآدَابِ فَيَغْضَبُ اللَّهُ عَلَيْهِ
إِذَا أَصْرَعَ عَلَى الْغَفْلَةِ وَ
مَاتَ ابْنَ فُلَايِرِي مَنْ
دَعَاهُ إِلَّا الْعَقُوبَةَ وَالْعَذَابَ
فَلَأَجَلَ ذَلِكَ قَلَّ الْفَائِزُونَ
فِي الدَّعَاءِ وَكَثُرَ الْهَالِكُونَ
لِحُجْبِ الْعُجْبِ وَالْغَفْلَةِ
وَالرِّيَاءِ . وَإِنْ أَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَدْعُونَ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ
وَإِلَى غَيْرِ اللَّهِ مُتَوَجِّهُونَ
بَلْ إِلَى زَيْدٍ وَبَكْرٍ يَنْظُرُونَ
فَاللَّهُ لَا يَقْبَلُ دَعَاءَ الْمُشْرِكِينَ

آرزو میں کامیابی کے لئے قیام، رکوع اور سجدہ
کرتے ہوئے سوائیوں اور مجبوروں کی طرح
تذلل کی خاک میں لتھڑ کر ہاتھ پھیلا پھیلا کر
بخشش مانگتے ہوئے التجائیں کرتا رہے۔

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ کے جملہ میں حَسَنِ
ادب کی رعایت رکھنے اور خدائے پروردگار کے
ساتھ ادب کا طریق اختیار کرنے کی طرف اشارہ
ہے کیونکہ دعا کرنے کے بھی کچھ آداب ہیں اور
انہیں وہی شخص سمجھ سکتا ہے جو (اللہ تعالیٰ کی
طرف) جھکنے والا ہو۔ جو شخص ان آداب کی پروا
نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اُس سے ناراض ہو جاتا
ہے۔ جب وہ (اپنی) غفلت پر اصرار کرتا ہے اور
توبہ نہیں کرتا تو اُسے اپنی دعا سے (اپنی بد اعمالیوں
کی) سزا اور عذاب کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔
پس اسی لئے دعائیں کامیابی حاصل کرنے والے
لوگ بہت کم ہوتے ہیں اور تکبر، غفلت اور ریاء
کے پردوں کی وجہ سے ہلاک ہونے والے زیادہ
ہوتے ہیں کیونکہ اکثر لوگ جب دعا کرتے ہیں تو
ساتھ ہی شرک کے مرتکب ہوتے ہیں اور غیر اللہ کی
طرف متوجہ ہوتے ہیں بلکہ زید و بکر کی طرف نگاہ
امید رکھتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ایسے مشرکوں کی
دعاؤں کو قبول نہیں کیا کرتا اور انہیں اپنے بیابانوں

وَيَسْرِكُهُمْ فِي بِيَدَائِهِمْ تَائِهِينَ
 وَإِنْ حَبْوَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ
 الْمُنْكَسِرِينَ. وَلَيْسَ الدَّاعِي
 الَّذِي يَنْظُرُ إِلَى أَطْرَافٍ
 وَأَنْحَاءٍ وَيُخْتَلَبُ بِكُلِّ بَرْقٍ
 وَضِيَاءٍ وَيُرِيدُ أَنْ يُتْرَعَ كَمُّهُ
 وَلَوْ بَسَائِلِ الْأَصْنَامِ وَيَعْلُو
 كُلَّ رِبْوَةٍ رَاغِبًا فِي حَبْوَةِ
 وَيَبْغِي مَعْشُوقَ الْمَرَامِ وَلَوْ
 بِتَوْسَلِ اللَّئَامِ وَالْفَاسِقِينَ. بَلِ
 الدَّاعِي الصَّادِقُ هُوَ الَّذِي
 يَتَبَتَّلُ إِلَى اللَّهِ تَبَتُّلًا وَ
 لَا يَسْأَلُ غَيْرَهُ فِتْيَلًا وَيَجِيءُ
 اللَّهُ كَالْمَنْقَطَعِينَ الْمَسْتَسْلِمِينَ
 وَيَكُونُ إِلَى اللَّهِ سِيرُهُ وَ
 لَا يَعْأُ بِمَنْ هُوَ غَيْرُهُ وَلَوْ كَانَ
 مِنَ الْمَلُوكِ وَالسَّلَاطِينِ.
 وَالَّذِي يَكْتَبُ عَلَى غَيْرِهِ
 وَلَا يَقْصِدُ الْحَقَّ فِي سِيرِهِ
 فَهُوَ لَيْسَ مِنَ الدَّاعِينَ الْمَوْحِدِينَ
 بَلِ كَزَامِلَةِ الشَّيَاطِينِ فَلَا يَنْظُرُ
 اللَّهُ إِلَى طَلَاوَةِ كَلِمَاتِهِ وَيَنْظُرُ

میں حیران و پریشان چھوڑے رکھتا ہے۔ البتہ اللہ
 تعالیٰ کے انعامات منکسر المزاج لوگوں کے بہت
 قریب ہیں۔ (لیکن) وہ شخص دعا کرنے والا نہیں
 ہے جو (خدا کے سوا) ادھر ادھر دیکھتا رہتا ہے۔
 ہر چمک اور روشنی سے دھوکا کھا جاتا ہے اور چاہتا
 ہے کہ وہ اپنا دامن بھر لے خواہ بتوں کے وسیلہ سے
 ہی ہو۔ اور بھیک حاصل کرنے کے شوق میں اونچی
 (دشوار گزار) جگہ پر پہنچتا ہے۔ وہ اپنے مزعومہ
 معشوق کو ڈھونڈتا ہے خواہ کمینوں اور بدکرداروں
 کے تو سئل سے ہی ہو۔ لیکن سچا دعا گو وہ ہے جو
 صرف اللہ تعالیٰ کی طرف پوری طرح منقطع ہو
 جاتا ہے اور اُس کے غیر سے کچھ نہیں مانگتا اور تبتل
 اختیار کرنے والوں اور فرماں برداروں کی طرح
 اللہ تعالیٰ کی طرف آتا ہے۔ اُس کی دوڑ خدا کی
 طرف ہی ہوتی ہے اور وہ اُس کے غیر کی پروا
 نہیں کرتا۔ خواہ وہ بادشاہوں یا سلاطین میں سے
 ہی ہو اور جو شخص خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور (کی
 دلہیز) پر جھکتا ہے اور راہ سلوک میں اللہ تعالیٰ کو
 مقصود نہیں بناتا وہ موحد دعا کرنے والوں
 میں سے نہیں بلکہ شیطانوں کے ساتھیوں کی طرح
 ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اُس کے رنگینی کلام کی پروا
 نہیں کرتا بلکہ اُس کی نیتوں کی خباثوں کو دیکھتا ہے

اور ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک اپنی زبان کی مٹھاس اور طرزِ بیان کی خوبصورتی کے باوجود ایسے گوبر کی طرح ہے جس پر چاندی کا ملمع کیا گیا ہو یا ایسے بیت الخلاء کی طرح ہے جس پر سفیدی کی گئی ہو۔ اُس کے ہونٹ تو مؤمن ہیں مگر وہ دل سے کافر ہے۔

پس یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب بھڑکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلام مَغْضُوبٍ عَلَیْهِمْ سے بھی یہی لوگ مراد ہیں۔ ان لوگوں کو حق کے راستوں کی طرف بلایا گیا لیکن انہوں نے ان راستوں کو دیکھ لینے کے باوجود انہیں چھوڑ دیا اور بد اعمالیوں کے مفسد کو اُن کی خباثت کو جاننے کے باوجود اختیار کر لیا۔ وہ بائیں طرف چل پڑے اور انہوں نے دائیں طرف رُخ نہ کیا۔ وہ جھوٹ کی طرف ایسے مائل ہو گئے حتیٰ کہ دو نیزہ بھر فرق بھی باقی نہ رہا۔ انہوں نے حق کو پہچان لینے کے بعد اس سے تہی دست ہو گئے۔ لیکن وہ گمراہ لوگ جن کی طرف خدائے عزوجل کے کلام الضَّالِّین میں اشارہ ہے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اندھیری رات میں مٹا ہوا راستہ پایا مگر وہ کسی پختہ دلیل کے ظہور سے قبل ہی اس راہ سے بھٹک گئے اور غافل ہو کر باطل پر قائم ہو گئے۔ نہ کوئی چراغ ملا جو انہیں لغزش سے بچاتا اور انہیں راہِ حق کے آثار دکھاتا۔ پس وہ نادانستہ

إِلَى خَبْثَةِ نِيَّاتِهِ وَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَ اللَّهِ
مَعَ حَلَاوَةِ لِسَانِهِ وَحَسَنِ بَيَانِهِ
كَمِثْلِ رُوْثٍ مَفْضُضٍ أَوْ كَنَيْفٍ
مَبْيُضٍ قَدْ آمَنْتُ شَفْتَاهُ وَقَلْبُهُ مِنْ
الْكَافِرِينَ.

فَأُولَئِكَ الَّذِينَ غَضِبَ اللَّهُ
عَلَيْهِمْ وَهُمْ الْمَرَادُونَ مِنْ قَوْلِهِ
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ إِنَّهُمْ دُعُوا إِلَى
سُبُلِ الْحَقِّ فَتَرَكَوْهَا بَعْدَ رُؤْيَيْهَا
وَتَخَيَّرُوا الْمَفْاسِدَ بَعْدَ التَّنْبِهِ عَلَى
خَبْثَتِهَا وَأَنْطَلَقُوا ذَاتَ الشَّمَالِ
وَمَا أَنْطَلَقُوا ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِنَّهُمْ
رَكَنُوا إِلَى الْمَيْمَنِ وَمَا بَقِيَ إِلَّا قَيْدُ
رُمَحَيْنٍ وَعَدَمُوا الْحَقَّ بَعْدَ مَا
كَانُوا عَارِفِينَ. وَأَمَّا الضَّالُّونَ
الَّذِينَ أُشِيرَ إِلَيْهِمْ فِي قَوْلِهِ عَزَّ
وَجَلَّ الضَّالِّينَ فَهَمَّ الَّذِينَ وَجَدُوا
طَرِيقًا طَامِسًا فِي لَيْلٍ دَامَسَ
فَزَاغُوا عَنِ الْمَحْجَّةِ قَبْلَ ظَهْوَرِ
الْحِجَّةِ وَقَامُوا عَلَى الْبَاطِلِ
غَافِلِينَ. وَمَا كَانَ مَصْبَاحَ يُؤَمِّنُهُمُ
الْعَثَارَ أَوْ يَبِينُ لَهُمُ الْآثَارَ فَسَقَطُوا

فِي هَوَّةِ الضَّلَالِ غَيْرِ مُتَعَمِّدِينَ .
 وَلَوْ كَانُوا مِنَ الدَّاعِينَ بِدَعَاءِ
 إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ
 لَحَفِظْتَهُمْ رَبُّهُمْ وَلَأَرْاهِمُ الدِّينَ
 الْقَوِيمَ وَلِنَجَّاهُم مِّن سَبْلِ
 الضَّلَالَةِ وَلَهْدَاهُم إِلَى طَرَقِ
 الْحَقِّ وَالْحِكْمَةِ وَالْعَدَالَةِ
 لِيَجِدُوا الصِّرَاطَ غَيْرِ مَلُومِينَ .
 وَلَكِنَّهُمْ بَادَرُوا إِلَى الْأَهْوَاءِ
 وَمَا دَعَوْا رَبَّهُمْ لِلاِهْتِدَاءِ
 وَمَا كَانُوا خَائِفِينَ بَل لَّوَّا
 رُؤُوسَهُمْ مُّسْتَكْبِرِينَ . وَسَرَتْ
 حُمْيَا الْعُجْبِ فِيهِمْ فَرَفَضُوا
 الْحَقَّ لَهْفَوَاتٍ خَرَجَتْ مِّن
 فِيهِمْ وَلَفِظْتُهُمْ تَعْصَبَاتُهُمْ
 إِلَى بَوَادِي الْهَالِكِينَ . فَالْحَاصِلُ
 أَنَّ دَعَاءَ ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ
 الْمُسْتَقِيمَ﴾ يُنَجِّى الْإِنْسَانَ مِّن
 كُلِّ أَوْدٍ وَيُظْهِرُ عَلَيْهِ الدِّينَ
 الْقَوِيمَ وَيُخْرِجُهُ مِّن بَيْتِ قَفْرِ إِلَى
 رِيَاضِ الثَّمَرِ وَالرِّيَاحِينَ . وَمَنْ زَادَ
 فِيهِ إِحْسَانًا زَادَهُ اللَّهُ صَلَاحًا .

گمراہی کے گڑھے میں جا کرے۔ اگر وہ اِہْدِنَا
 الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کی دعا کرنے والے ہوتے
 تو اُن کا پروردگار انہیں ضرور محفوظ رکھتا اور انہیں سچا
 دین دکھاتا اور انہیں ضلالت کے رستوں سے
 نجات دیتا اور اُن کی حق و حکمت اور عدل کے
 راستوں کی طرف راہنمائی کرتا تا وہ صحیح راستہ پا
 لیتے اِس طرح اُن پر کوئی ملامت نہ ہوتی۔ لیکن
 انہوں نے نفسانی خواہشات کی طرف جلد قدم
 بڑھایا اور ہدایت کے لئے اپنے پروردگار سے دعا
 نہ کی اور نہ ہی خدا تعالیٰ سے خائف ہوئے بلکہ
 انہوں نے تکبر کرتے ہوئے اپنے سر پھیر لئے اور
 خود بینی کا جوش اُن میں سرایت کر گیا۔ پس انہوں
 نے ان فضول باتوں کی وجہ سے جو اُن کے منہ سے
 نکلیں حق کو چھوڑ دیا اور ان کے تعصبات نے ان کو
 ہلاک ہونے والے لوگوں کے جنگلوں میں پھینک
 دیا۔ پس خلاصہ یہ ہے کہ اِہْدِنَا الصِّرَاطَ
 الْمُسْتَقِيمَ کی دعا انسان کو ہر کجی سے نجات دیتی
 ہے اور اُس پر دین تویم کو واضح کرتی ہے اور اُس کو
 ویران گھر سے نکال کر پھلوں اور خوشبوؤں بھرے
 باغات میں لے جاتی ہے۔ اور جو شخص بھی اس دعا
 میں زیادہ آہ و زاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو خیر و
 برکت میں بڑھاتا ہے۔ نبیوں نے دعا سے ہی

والنبيون أنسوا منه أنسَ الرحمن
فما فارقوا الدعاء طرفة عين إلى
آخر الزمان. وما كان لأحد أن
يكون غنياً عن هذه الدعوة ولا
معرضاً عن هذه المُنية نبياً أو
كان من المرسلين. فإن مراتب
الرشد والهداية لا تتم أبداً بل
هي إلى غير النهاية ولا تبلغها
أنظار الدراية فلذلك علّم الله
تعالى هذا الدعاء لعباده وجعله
مدار الصلاة ليتمتعوا برشاده
وليكمل الناس به التوحيد
وليذكروا المواعيد وليستخلصوا
من شرك المشركين ومن
كمالات هذا الدعاء أنه يعم
كل مراتب الناس وكل فرد من
أفراد الأناس. وهو دعاء غير
محدود لا حد له ولا انتهاء
ولا غاي ولا أرجاء فطوبى
للذين يداومون عليه بقلب
دامي القرح وروح صابرة
على الجرح ونفس مطمئنة

﴿۹۵﴾

خدائے رحمان کی محبت حاصل کی اور اپنے
آخری وقت تک ایک لمحہ کے لئے بھی دعا کو نہ
چھوڑا اور کسی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اس
دعا سے لاپرواہ ہو، یا اس مقصد سے منہ پھیر
لے خواہ وہ نبی ہو یا رسولوں میں سے۔ کیونکہ
رُشد اور ہدایت کے مراتب کبھی ختم نہیں ہوتے
بلکہ وہ بے انتہا ہیں اور عقل و دانش کی نگاہیں ان
تک نہیں پہنچ سکتیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے
اپنے بندوں کو یہ دعا سکھائی اور اسے نماز کا مدار
ٹھہرایا تا لوگ اس کی ہدایت سے فائدہ
اٹھائیں اور اس کے ذریعہ توحید کو مکمل کریں
اور (خدا تعالیٰ کے) وعدوں کو یاد رکھیں اور
مشرکوں کے شرک سے نجات پائیں۔ اس دعا
کے کمالات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ لوگوں
کے تمام مراتب پر حاوی ہے اور ہر فرد پر بھی
حاوی ہے۔ وہ ایک غیر محدود دعا ہے جس کی
کوئی حد بندی یا انتہا نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی
غایت یا کنارہ ہے۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ
جو خدا کے عارف بندوں کی طرح اس دعا پر
زخمی دلوں کے ساتھ جن سے خون بہتا ہے اور
ایسی رُحوں کے ساتھ جو زخموں پر صبر کرنے
والی ہوں اور نفوسِ مُطمئنہ کے ساتھ

كعباد اللّٰه العارفين. وانه
 دعاء تَضَمَّنَ كُلَّ خَيْرٍ وَ
 سَلَامَةٍ وَسَدَادٍ وَاسْتِقَامَةٍ
 وَفِيهِ بَشَارَاتٌ مِنَ اللّٰهِ
 رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَقِيلَ إِنَّ
 الطَّرِيقَ لَا يُسَمَّى صِرَاطًا
 عِنْدَ قَوْمٍ ذَوِي قَلْبٍ وَنُورٍ
 حَتَّى يَتَضَمَّنَ خَمْسَةَ أُمُورٍ
 مِنْ أُمُورِ الدِّينِ وَهِيَ
 الْإِسْتِقَامَةُ ^(۱) وَ الْإِيصَالُ ^(۲) إِلَى
 الْمَقْصُودِ بِالْيَقِينِ وَقُرْبُ ^(۳)
 الطَّرِيقِ وَسَعْتُهُ ^(۴) لِلْمَارِّينِ
 وَتَعْيِينُهُ ^(۵) طَرِيقًا لِلْمَقْصُودِ
 فِي أَعْيُنِ السَّالِكِينَ. وَهُوَ
 تَارَةٌ يُضَافُ إِلَى اللّٰهِ إِذْ هُوَ
 شَرَعَهُ وَهُوَ سَوَّى سُبُلَهُ
 لِلْمَاشِينَ. وَتَارَةٌ يُضَافُ إِلَى
 الْعِبَادِ لِكُونِهِمْ أَهْلَ السَّلُوكِ
 وَالْمَارِّينَ عَلَيْهَا وَالْعَابِرِينَ.

وَالآن نَرَى أَنَّ نَوَازِنَ هَذَا
 الدُّعَاءِ بِالْإِسْتِقَامَةِ الَّذِي عَلَّمَهُ
 الْمَسِيحُ فِي الْإِنْجِيلِ لِيَتَّبِعِينَ لِكُلِّ

مداومت اختیار کرتے ہیں۔ یہ وہ دعا ہے جو
 ہر خیر، سلامتی، پختگی اور استقامت پر مشتمل ہے
 اور اس دعا میں رب العالمین خدا کی طرف
 سے بڑی بشارتیں ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ
 صاحب دل اور روشن ضمیر لوگوں کے نزدیک
 طریق (راستہ) کو اس وقت تک صراط کا نام
 نہیں دیا جاسکتا جب تک کہ وہ اُمورِ دین میں
 سے پانچ اُمور پر مشتمل نہ ہو اور وہ یہ
 ہیں (۱) مستقیم ہونا (۲) یقینی طور پر مقصود
 تک پہنچانا (۳) اُس کا نزدیک ترین
 (راہ) ہونا (۴) گزرنے والوں کے لئے
 اس کا وسیع ہونا اور (۵) سالکوں کی نگاہ میں
 مقصود تک پہنچنے کے لئے اس راستہ کا متعین کیا
 جانا۔ اور صراط کا لفظ کبھی تو خدا تعالیٰ کی طرف
 مضاف کیا جاتا ہے کیونکہ وہ اُس کی شریعت
 ہے اور وہ چلنے والوں کے لئے ہموار راستہ
 ہے۔ اور کبھی اسے بندوں کی طرف مضاف کیا
 جاتا ہے کیونکہ وہ اس پر چلنے والے اور گزرنے
 والے اور اسے عبور کرنے والے ہیں۔

اور اب ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ کی
 دُعا کا اس دُعا سے موازنہ کریں جو حضرت مسیح علیہ
 السلام نے انجیل میں سکھائی ہے تاہر منصف پر یہ

مُنْصَف أَيُّهُمَا أَشْفَى لِلْعَلِيلِ وَأَدْرَأُ
لِلْغَلِيلِ وَأَرْفَعُ شَأْنَا وَأَنْتُمْ بَرَهَانَا
وَأَنْفَعُ لِلطَّالِبِينَ. فاعلم أن في
إنجيل لوقا قد كُتِبَ في الإصحاح
الحادى عشر أن المسيح عَلَّمَ
الدعاء هكذا (٢) فقال لهم يعنى
للحواريين متى صَلَّيْتُمْ فقولوا
ابانا الذى فى السماوات ليتقدس
اسْمُكَ لِيَأْتِ مَلَكُوتُكَ لِتَكُنْ
مَشِيئَتُكَ كَمَا فِي السَّمَاوَاتِ
كَذَلِكَ عَلَى الْأَرْضِينَ. خُبِّرْنَا
كَفَافَنَا أَعْطِنَا كُلَّ يَوْمٍ وَاغْفِرْ لَنَا
خَطَايَانَا لِأَنَّنا نَحْنُ أَيْضًا نَغْفِرُ لِكُلِّ
مَنْ يُذْنِبُ إِلَيْنَا (يعنى نغفر
للمذنبين). وَلَا تُدْخِلْنَا فِي
تَجْرِبَةٍ لَكِنْ نَجِّنَا مِنَ الشَّرِيرِ.
هذا دعاء عَلَّمَ لِلْمَسِيحِيِّينَ.

فاعلم أنه دعاء يفرط في
الصفات الربانية وكذلك ما
يحيط على مقاصد الفطرة
الإنسانية بل يزيد سورة الحسرة
الروحانية ويحرك القوى

بات واضح ہو جائے کہ ان دونوں میں سے
کونسی (دعا) بیمار کو زیادہ شفاء دینے والی یا
پیا سے کی پیاس کو زیادہ بجھانے والی ہے اور
شان میں زیادہ بلند۔ دلیل کے لحاظ سے زیادہ
مکمل اور طالبانِ حق کے لیے زیادہ نفع رساں
ہے۔ اب جان لو کہ انجیل لوقا باب ۱۱ آیت
نمبر ۲ میں لکھا ہے کہ مسیح علیہ السلام نے
حواریوں کو اس طرح کی دُعا سکھائی اور انہیں
کہا: جب تم دُعا کرو تو کہو اے ہمارے باپ
جو آسمانوں پر ہے تیرے نام کی تقدیس ہو۔
تیری بادشاہت آوے۔ تیری مراد جیسی
آسمانوں پر ہے زمینوں پر بھی بر آوے۔
ہماری روز کی روٹی ہر روز ہمیں دے اور
ہمارے گناہوں کو بخش کیونکہ ہم بھی اپنے تمام
قصور واروں کا قصور بخشتے ہیں اور ہمیں
آزمائش میں نہ ڈال بلکہ ہمیں شریر سے بچا۔
یہ دُعا ہے جو مسیحیوں کو سکھائی گئی۔

معلوم رہے کہ یہ دُعا ربانی صفات کو گھٹا
کر پیش کرتی ہے۔ نیز یہ دُعا فطرتِ انسانی
کے تمام مقاصد پر بھی حاوی نہیں بلکہ
روحانی حسرت کی شدت کو اور بھی بڑھاتی
ہے اور یومِ آخرت کی سعادتوں سے غافل

لطلب الأهواء الفانية والشهوات
المتفانية مع الذهول عن
سعادات يوم الدين. ومن جملة
جَمَلِه فقرَةٌ أعنى لِيَتَقَدَّسُ
اسمک فانظر فيها بعقلک
وفهمک هل تجده حَرِيْبًا
بشأن الأکمل الذی لیست له
حالة منتظرة من حالات الکمال
ولا مرتبة مترقبة من مراتب
التقدس والجلال. فإن المحامد
والتقدسات کلها ثابتة لحضرة
العزرة ولا ینتظر شیء منها فی
الأزمنة الآتية وهذا هو تعلیم
القرآن وتلقین کلام اللہ الرحمن
کما مرّ کلامنا فی هذا البیان.
ومن أقبل علی الفرقان المجید
وفهمه وتدبّر ونظره بالنظر
السدید فینکشف علیه أن
الفرقان قد اکمل فی هذا الأمر
البیان وصرّح بأن لله کمالاً تاماً
وکل کمال ثابت له بالفعل
ولیس فیہ کلام وتجویز الحالة

کر کے نفسانی قوی کو فانی خواہشوں اور مادی
آرزوؤں کے حصول پر ابھارتی ہے۔ اس دُعا
کے تمام جملوں میں ایک فقرہ یہ ہے یعنی ”تیرے
نام کی تقدیس ہو“۔ اب اپنی عقل اور فہم سے کام
لے کر اس پر غور کیجئے کہ آیا آپ اس دُعا کو اس
کامل ترین ذات کے شان شایان پاتے ہیں جس
کے جملہ کمالات کے لئے کوئی حالت منتظرہ باقی
نہیں اور نہ اس کے تقدّس اور جلال کے مراتب
میں سے کوئی مرتبہ متوقع الحصول ہے۔ یقیناً تمام
تعریفیں اور پاکیزگیاں اس بارگاہِ عزّت کے لئے
ثابت ہیں۔ ان میں سے کوئی چیز ایسی نہیں جس کا
کسی آئندہ زمانہ میں (ملنے کا) انتظار ہو۔ یہی
قرآن کریم کی تعلیم ہے اور خدائے رحمان کے
کلام کی تلقین ہے جس کے متعلق ہم قبل ازیں
وضاحت کر چکے ہیں۔ اور جس شخص نے بھی
قرآن مجید کی طرف توجہ کی۔ اُسے سمجھا۔ اس میں
تدبّر سے کام لیا اور اس پر صحیح طور سے غور کیا اُس
پر یہ بات منکشف ہو جائے گی کہ قرآن کریم نے
اس معاملہ کو مکمل طور پر بیان کیا ہے اور اس بات
کی تصریح کر دی ہے کہ ہر انتہائی کمال اللہ تعالیٰ کو
حاصل ہے اور اُس کے لئے ہر کمال بالفعل ثابت
ہے اور اس میں کوئی کلام نہیں اور اس کے لئے کسی

المنتظرة له جهل و ظلم
واجترام. وأما الإنجيل
فيجعل البارئ عز اسمه
محتاجاً إلى الحالة المنتظرة
وضاجراً الكمالات مفقودة
غير الموجودة ولا يقبل
وجود كمال شجرته بل
يُظهر الأمانى لإيناع ثمرته
وليس قائل استنارة بدره
بل ينتظر زمان علو قدره.
كأن ربَّ الإنجيل واجم
من فقد المرادات وعاجز
عن إمضاء الإرادات. وكم
من ليلة باتها ينتظر كمالات
ويترقب تغير حالات حتى
يئس من أيام رشاده وأقبل
على عباده ليتمنوا له حصول
مراده وليعقدوا الهمم لزوال
كمدّه وعلاج رمدّه. سبحان
ربنا إن هذا إلا بُهتان مبين.
إنما أمره إذا أراد شيئاً
أن يقول له كن فيكون.

حالتِ منتظرہ کا تجویز کرنا جہالت، ظلم اور گناہ
ہے۔ لیکن انجیل خدائے باری تعالیٰ کو حالتِ
منتظرہ کا محتاج اور بعض مفقود اور غیر موجود کمالات
کے لئے بے چین قرار دیتی ہے۔ اور انجیل خدائی
درخت کے کامل ہونے کو تسلیم نہیں کرتی بلکہ اُس
کے پھل کے پکنے کی صرف آرزو ظاہر کرتی ہے۔
خدا کے بدرمتور ہونے کی قائل نہیں بلکہ وہ اس
کی قدر و منزلت کے بڑھنے کے زمانہ کی منتظر ہے
گویا انجیل کا خدا مرادوں کے بر نہ آنے کے رنج
کی وجہ سے خاموش ہے اور اپنے ارادوں کو پورا
کرنے سے عاجز ہے۔ اُس نے کتنی ہی راتیں
اپنے کمالات (کے عروج کو پہنچنے) کا انتظار
کرتے ہوئے اور حالات کے پلٹا کھانے کی
اُمید میں گزاردیں یہاں تک کہ وہ کامیابی کے
ایام سے مایوس ہو گیا اور اپنے بندوں کی طرف
متوجہ ہوا تا وہ اُس کی مراد بر آنے کی دعائیں
کریں اور تا وہ اُس کے غم کے مٹنے اور اُس کے
آشوبِ چشم کے علاج کے لئے اپنی کمرِ ہمت
باندھ لیں۔ پاک ہے ہمارا رب۔ یہ اس پر کھلا کھلا
بہتان ہے۔ اس کا تو یہ عالم ہے کہ جب وہ کسی
چیز کا ارادہ کرتا ہے کہ وہ ہو جائے اور صرف
کہہ دیتا ہے کہ وہ ہو جائے تو وہ ہو جاتی ہے۔

مَا لِلْبَلْبَالِ وَرَبِّ ذِي الْجَلَالِ
 رَبِّ الْعَالَمِينَ. ثم دعاء المسيح
 دعاءٌ لا أثر فيه من غير التنزيه
 كأنه يقول إن الله منزّه
 عن الكذب والتمويه ولكن
 لا توجد فيه کمالات أخرى
 ولا من الصفات الثبوتية أثرٌ
 أدنى فإن التنزيه والتقديس
 من الصفات السلبية كما
 لا يخفى على ذوى المعرفة
 والبصيرة وأما الصفات السلبية
 فهى لا تقوم مقام الإثبات
 كما ثبت عند الثقات. وأما
 ما علّمنا القرآن من الدعاء
 فهو يشتمل على جميع
 صفات كاملة توجد فى
 حضرة الكبرياء ألا ترى
 إلى قوله عز وجل الْحَمْدُ
 لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ
 الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ.
 كيف أحاط صفات الله جموعها
 وتابّط أصولها وفروعها

بھلا ربّ ذوالجلال اور ربّ العالمین سے
 پریشانی کا کیا تعلق؟ پھر مسیحؑ کی دُعا ایک
 ایسی دُعا ہے جس میں خدا کو عیب سے پاک
 قرار دینے کے سوا کوئی نتیجہ نہیں۔ گویا یہ دُعا
 یہ کہتی ہے کہ خدا تعالیٰ جھوٹ اور بناوٹ
 سے تو پاک ہے لیکن نہ اس میں دیگر کمالات
 پائے جاتے ہیں اور نہ (اس میں) مثبت
 صفات کا کوئی معمولی سا بھی نشان (پایا
 جاتا) ہے کیونکہ عیوب سے منزہ اور پاک
 ہونا صفات سلبيه (منفی صفات) میں سے
 ہے جیسا کہ صاحب معرفت و بصیرت لوگوں
 پر مخفی نہیں اور منفی صفات مثبت صفات کا
 مرتبہ نہیں رکھتیں یہ حقیقت مستند لوگوں کے
 نزدیک ثابت شدہ ہے۔ لیکن قرآن کریم نے
 جو دُعا ہمیں سکھائی ہے وہ ان تمام صفات کاملہ
 پر مشتمل ہے جو حضرت کبریا میں پائی جاتی
 ہیں۔ کیا تم خدائے عزوجل کے کلام
 الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ
 الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ۔ کو نہیں
 دیکھتے کہ کس طرح وہ تمام صفات الہیہ پر
 حاوی ہے اور کس طرح اُس نے ان کے
 اصول اور فروع کو اپنے اندر سمیٹ لیا

ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں یہ اشارہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس کی نہ صفات شمار کی جاسکتی ہیں اور نہ اس کے کمالات گنے جاسکتے ہیں۔ رَبِّ الْعَالَمِينَ میں یہ اشارہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی بارش آسمانوں اور زمینوں پر نیز تمام جسمانی و روحانی وجودوں پر عام ہے۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں یہ اشارہ فرمایا ہے کہ رحمت مع اپنی تمام اقسام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہے جو قیوم و قدیم اور خلاق و کریم ہے اُس نے اپنے قول مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ میں یہ اشارہ فرمایا ہے کہ جزا و سزا کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اس کے سوا مخلوق میں سے اور کوئی مالک نہیں۔ اُس کی جزا کے سمندر جاری ہیں اور وہ ہر وقت بادلوں کی طرح چل رہے ہیں اور بندہ اعمالِ صالحہ، صدق اور اپنے صدقات کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسانات میں سے جو کچھ بھی پاتا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی جزا (دینے والی صفت) کا کرشمہ ہوتا ہے۔ (خدا کی) اِن صفتِ حسنہ میں اس امر پر اعلیٰ و ارفع اشارے اور لطیف اور بلند پایہ رہنمائی ہے کہ ہر کمال اللہ تعالیٰ کے لئے سزاوار ہے جو ہر جلال و جمال کا جامع ہے۔ پھر یہ تو ظاہر ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں جو الف لام ہے وہ استغراق کے

و اُشار فی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اَن اللّٰہ ذاتٌ لَا تُحصى صفاته وَلَا تُعَدّ کمالاته و اُشار فی رَبِّ الْعَالَمِينَ اَن وِبَلْ رُبوبيته یعمّ السماواتِ و الارضین و الجسمانیین و الروحانیین. و اُشار فی الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَن الرحمة بجمع اَنواعها من اللّٰہ القیوم القدیم و الخلاق الکریم و اُشار فی قوله یَوْمِ الدِّیْنِ اَن مالکِ المجازات هو اللّٰہ لا غیره من المخلوقین و اَن اَبْحُرِ المجازات جاریة و هی تمرّ مرّ السحاب کل حین و کل ما یرى عبدٌ من فضل اللّٰہ و احساناته بعد اعمالٍ صالحہ و صدقہ و صدقاتہ فإنما هو صنیعة مجازاته. ففی هذه المحامد اِشارات رفیعة عالیة و دلالات لطیفة متعالیة علی کل کمالٍ لحضرة اللّٰہ جامع کلّ جمال و جلال. ثم من المعلوم اَن اللام فی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ لِلاستغراق

فهو يشير إلى أن المحامد كلها لله بالاستحقاق. وأما دعاء الإنجيل أعني "ليقدس اسمك" فلا يشير إلى كمال بل يخبر عن خطرات زوال ويُظهر الأمانى لتقدیس الرحمن كأن التقديس ليس له بحاصل إلى هذا الآن. فما هذا الدعاء إلا من نوع الهديان فإنك تعلم أن الله قدوس من الأزل إلى الأبد كما هو يليق بالأحد الصمد فهو منزّه ومقدس من كل التدنسات في جميع الأوقات إلى أبد الأبدین وليس محروما ومن المنتظرین.

ثم قوله تعالى الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ رَدُّ لَطِيفِ عَلَى الدَّهْرِيِّينَ وَالْمَلْحِدِينَ وَالطَّبِيعِينَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِصِفَاتِ اللَّهِ الْمَجِيدِ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ كَعِلَّةٍ مَوْجِبَةٍ وَليْسَ بِالْمَدْبَّرِ الْمُرِيدِ وَلَا يُوْجِدُ فِيهِ

لئے ہے اور اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ سب صفات حسنہ بطور حق کے اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (واجب) ہیں لیکن انجیل کی یہ دعا کہ "تیرے نام کی تقدیس ہو" کسی کمال کی طرف اشارہ نہیں کرتی بلکہ زوال کے خطرات کی خبر دیتی ہے اور خدائے رحمن کی تقدیس کے لئے محض خواہشات کا اظہار کرتی ہے گویا اُسے ابھی تک تقدس حاصل نہیں۔ پس یہ دعا ایک قسم کا بے معنی کلام ہے اور کچھ نہیں کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ جیسا کہ اُس کی شانِ احدیت و بے نیازی کے شایاں ہے وہ ازل سے ابد تک ہمیشہ قدوس ہے اور وہ تمام عیوب سے ہمیشہ ہمیش کے لئے ابدالآباد تک منزہ اور مقدس ہے۔ وہ نہ کسی خوبی سے محروم ہے اور نہ آئندہ کسی بھلائی کے ملنے کا منتظر ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے کلام پاک الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ تک کی آیات میں ایک لطیف پیرایہ میں دہریوں، ملحدوں اور نیچریوں کے خیالات کی تردید ہے جو خدائے بزرگ و برتر کی صفات پر ایمان نہیں رکھتے اور کہتے ہیں کہ وہ علتِ موجبہ کی طرح تو ہے لیکن وہ مدبّر بالارادہ نہیں اور اس میں انعام

إرادة كالمنعمين والمعطين .
 فكأنه يقول كيف لا تؤمنون
 برب البرية وتكفرون
 بربوبيته الإلادية وهو
 الذي يُربّي العالمين ويغمر
 بنواله ويحفظ السماوات
 والأرض بقدرته وجلاله
 ويعرف من أطاعه ومن
 عصا فيغفر المعاصي
 أو يؤدّب بالعصا ومن
 جاءه مطيعاً فله جنتان
 وحقّت به فرحتان فرحة
 يصيبه من اسم الرحيم
 وأخرى من الرحمن ﴿٩٨﴾
 القديم فيجزى جزاءً
 أوفى من الله الأعلى ويدخل
 في الفائزين . ولا شك
 أن هذه الصفات تجعل
 الله مستحقاً للعبادة
 معطياً من عطايا السعادة وأما
 التقديس وحده كما ذكر في
 الإنجيل فلا يُحرّك الروح

کرنے والے اور فیاض لوگوں کی طرح ارادہ نہیں
 پایا جاتا (تو تردید میں) گویا اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے
 کہ تم کس لئے مخلوقات کے پروردگار پر ایمان نہیں
 لاتے اور اس کی بالا ارادہ ربوبیت کا انکار کرتے
 ہو۔ حالانکہ وہی تو تمام جہانوں کی پرورش کرتا ہے
 اور وہ (سب کو) اپنے احسانات سے ڈھانپتا اور
 اپنی قدرت اور جلال کیساتھ آسمانوں اور زمین کی
 حفاظت فرماتا ہے۔ جو لوگ اس کی اطاعت کرتے
 ہیں ان کو بھی اور جو نافرمانی کرتے ہیں ان کو بھی
 خوب جانتا ہے۔ پس گناہگاروں کے گناہ معاف
 کر دیتا ہے یا سزا سے ان کی اصلاح کرتا ہے لیکن
 جو شخص فرمانبردار بن کر اس کے پاس آئے۔ اس
 کے لئے دو جنتیں ہیں اور دو خوشیاں اس کا احاطہ کر
 لیتی ہیں ایک خوشی تو اسے صفت رحیمیت سے ملتی
 ہے اور دوسری خوشی رحمانیت کی قدیم صفت سے
 ملتی ہے۔ پس اسے اللہ بلند و برتر کی طرف سے
 پوری پوری جزادی جاتی ہے۔ اور وہ با مراد لوگوں
 میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ لآریب یہ صفات
 اللہ تعالیٰ کو عبادت کا مستحق اور سعادت کے
 انعامات بخشنے والا قرار دیتی ہیں۔ لیکن
 صرف اس کی تقدیس کا بیان جیسا کہ انجیل
 میں مذکور ہے روح میں عبادت کے لئے حرکت

للعبادة بل يتركها كالنائم العليل. وأما سرُّ هذا الترتيب الذي اختاره في الفاتحة ربُّنا المجد ذو المجد والعزّة و ذكر المحامد قبل ذكر الدعاء والعبادة فاعلم أنه فعل ذلك ليذكّر عباده عظمة صفات الباري ذي المجد والعلاء قبل الدعاء ويشير إلى أنه هو المولى لا مُنعم إلا هو ولا راحم إلا هو ولا مُجازي إلا هو ومنه يأتي كلُّ ما يأتي العباد من الآلاء والنعماء. وهذا الترتيب أحسن وللروح أنفع فإنه يُظهر على السعيد من الله الرحيم ويجعله مستعدًّا ومقبلاً على حضرة القدير الكريم ويظهر منه تموّج تامّ في أرواح الطلبة كما لا يخفى على أهل الدهاء.

پیدا نہیں کرتا بلکہ اُسے سوئے ہوئے بیمار کی طرح رہنے دیتا ہے۔ باقی اس بات کا راز کہ بزرگ و برتر خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں جس ترتیب کو اختیار کیا ہے اور دعا اور عبادت کے ذکر سے پہلے اپنے محامد کا ذکر فرمایا ہے سو یوں جاننا چاہئے کہ اس نے ایسا اس لئے کیا ہے تا بزرگ و برتر ذاتِ باری دعا سے قبل اپنے بندوں کو اپنی صفات کی عظمت یاد دلائے اور اس طرف اشارہ کرے کہ وہی حقیقی آقا ہے اس کے سوا نہ تو کوئی نعمتیں دینے والا ہے اور نہ اس کے سوا کوئی رحم کرنے والا اور جزا سزا دینے والا ہے۔ بندوں کو جو بھی انعام و اکرام ملتے ہیں وہ اُسی کی طرف سے آتے ہیں (سورۃ فاتحہ کی) یہ ترتیب بہترین ہے اور روح کے لئے بہت فائدہ بخش ہے۔ وہ سعید انسان پر خدائے رحیم کے احسانوں کو خوب ظاہر کرتی ہے۔ اور اُسے خدائے قدیر و کریم کی بارگاہ میں آنے کے لئے تیار کرتی اور اس کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ اور اس ترتیب سے طالبانِ حق کی روحوں میں پورا جوش پیدا ہوتا ہے جیسا کہ عقلمندوں پر پوشیدہ نہیں

وأما تخصيص ذكر الربوبية
والرحمانية والمالكية في
الدُّنيا والآخرة فلاجل
أن هذه الصفات الأربعة
أُمَّهَاتٌ لجميع الصفات
المؤثِّرة المفيضة ولا شك
أنها محرّكات قويّة لقلوب
الداعيين.

ثم الإنجيل يذكر الله تعالى
باسم الأب والقرآن يذكره باسم
الرب وبينهما بون بعيد ويعلمه
من هو زكى وسعيد وإن لم يعلمه
من كان من الجاهلين. فإن لفظ
الأب لفظٌ قد كثر استعماله في
المخلوقين فنقله إلى الرب تعالى
فعلٌ فيه رائحة من الإشراك
وهو أقرب للإهلاك كما
لا يخفى على المتدبرين.

ثم اعلم أن شكر المحسن
المنان أمرٌ معقول مسلمٌ عند
ذوى العقول والعرفان وإذا كان
المحسن مع إحسانه العام

لیکن ان چاروں صفات ربوبیت،
رحمانیت، رحیمیت اور مالکیت کا ذکر
جن کا تعلق دنیا و آخرت سے ہے خاص طور
پر اس لئے کیا گیا ہے کہ یہ چاروں صفات
خدا کی باقی تمام مؤثر اور فیض رساں
صفات کی اصل ہیں اور بلاشبہ یہ دُعا
کرنے والوں کے دلوں میں زبردست
تحریک پیدا کرنے والی ہیں۔

پھر انجیل خدا تعالیٰ کا ذکر اَب نام سے کرتی
ہے جبکہ قرآن اس کا ذکر رب کے نام سے کرتا
ہے اور ان دونوں (الفاظ) میں بہت بڑا فرق
ہے جسے ہر ذہین اور سعادت مند سمجھتا ہے
اگرچہ اسے نادان نہ سمجھیں کیونکہ اَب
(باپ) کا لفظ مخلوقات میں کثرت سے استعمال
ہوتا ہے اور اُسے خدا تعالیٰ کے لئے استعمال کرنا
ایک ایسا فعل ہے جس میں شرک کی بُو پائی جاتی
ہے اور انسان کو ہلاک کرنے کے زیادہ قریب
ہے جیسا کہ تدبیر کرنے والوں پر مخفی نہیں۔

پھر تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ مُحسن و منان کا
شکر بجالانا تمام اہل عقل و عرفان کے نزدیک
ایک معقول اور مسلم امر ہے۔ پھر جب ایک
مُسن اپنے عام احسان کے ساتھ اور اپنے

ورحمہ التام خالق الأشياءِ
 وقیوم العالم من الابتداء
 إلى الانتهاء وکان فی یدہ
 کل أمر الجزاء فیضطر
 الإنسان طبعاً لیرجع إلى
 جنابه ویتذلل علی بابہ
 وینجو من تبابہ وإذا
 وجده فلا یتأوُّبُه عنده همٌّ
 ولا یفزعُہ وَهْمٌ ویكون
 من المطمئنین. وهذا الأمر
 داخلٌ فی فطرته و مرکوز
 فی جبلته و متنقشٌ فی مُهجته
 أنه یطلبُ صاحبَ هذه الصفات
 عند الترددات و یؤمُّ به
 المخرج من المشکلات.
 والطالبون یتعاطون بذکره
 كأس المنافثة و یقتدحون
 لطلبه زناد المباحثة و یجوبون
 البراری و الفلوات و یطلبون
 أثر ذلك الجامع للبرکات
 وقاضی الحاجات و بیبتون
 مجاہدین. فبشر اللہ عباده

پورے رحم کے ساتھ ابتدا سے انتہا تک تمام اشیاء کا
 خالق اور کل جہاں کا قائم کرنے والا بھی ہو اور جزا
 اور سزا کا ہر معاملہ اس کے ہاتھ میں ہو تو طبعاً ہر
 انسان اس کی جناب کی طرف رجوع کرنے اور
 اس کے در پر تذلل اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتا
 ہے اور اپنی تباہی سے بچ جاتا ہے۔ اور جب
 (انسان) اُس (خدا) کو پالیتا ہے تو کوئی دکھ
 اس کے پاس نہیں پھٹکتا اور کوئی وہم اُسے
 خوفزدہ نہیں کر سکتا اور وہ اطمینان پانے والوں
 میں سے ہو جاتا ہے اور یہ امر اس کی فطرت
 میں داخل اور اس کی جبلت میں مرکوز اور اس کی
 روح میں نقش ہے کہ وہ ہر تردد کے موقع پر ان
 صفات کی حامل ہستی کی جستجو کرے۔ اور اس کی
 مدد سے مشکلات سے نکلنے کی راہ ڈھونڈے۔
 حق کے طالب اس کے ذکر پر مشتمل گفتگو کے
 جام نوش کرتے ہیں اور اُس کی طلب کے لئے بحث
 مباحثے کے چقماق رگڑ کر روشنی حاصل کرتے ہیں۔
 ریگستانوں اور جنگلوں میں گھومتے اور اس جامع
 البرکات اور قاضی الحاجات خدا کے نشان تلاش
 کرتے ہیں اور مجاہدہ کرتے ہوئے راتیں گزارتے
 ہیں۔ پس اللہ نے اپنے بندوں کو بشارت دی
 کہ وہ وہی ہستی ہے (جس کے وہ متلاشی ہیں)

أنه هو وأنه مقصد ملامح
 عيونهم ومقصود مرامى
 لحظهم ومدار شؤونهم فليطلبوه
 إن كانوا طالبين. ومن هذا
 المقام يظهر عظمة الفاتحة
 وكونه من الله العلام فإنها
 مملوءة من كل دواء وعلاج
 لكل داء ومنجى من كل بلاء
 يقوى الضعفاء ويبشّر الصالحاء
 ويفتح أبواب الخير وسدده
 ويعطى كل ذي رشد رشده
 إلا الذى أحاط عليه غباوته
 وشقاوته فصار من الهالكين.
 وانظر إلى كمال ترتيب الفاتحة
 من الله ذى الجلال والعزة
 كيف قدّم ذكر اسم الله فى
 العبارة وجعله سرّاً مجملاً
 لتفاصيل الصفات الأربعة
 وزين العبارة بكمال لطائف
 البلاغة ثم أردفه صفة
 الربوبية العامة فإن الله
 كان ككنز مخفى من أعين

اور وہی ان کی نگاہ چشم کا مقصود اور ان کی
 نظروں کا مطلوب اور ان کے اعمال کا مدار
 ہے پس اگر وہ سچے طالب حق ہیں تو اسی ہستی
 کو تلاش کریں۔ اور اس مقام سے سورۃ
 فاتحہ کی عظمت اور اس کا خدائے علام کی طرف
 سے ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ ہر مرض کی
 دوا اور اس کے علاج سے پُر ہے اور ہر بلا
 سے نجات دیتی ہے۔ جو ضعیفوں کو قوت بخشتی
 ہے اور نیک لوگوں کو بشارت دیتی ہے اور خیر
 کے باب و درکھولتی ہے اور ہر صاحبِ رشد کو
 ہدایت دیتی ہے۔ بجز ایسے شخص کے کہ جس پر
 اس کی غباوت اور شقاوت نے گھیرا ڈال
 رکھا ہو۔ پس وہ ہلاک ہونے والوں میں
 سے ہو گیا۔ خدائے عزیز و جلّ کی طرف سے
 سورہ فاتحہ کی ترتیب کے کمال پر نگاہ
 ڈال! کہ عبارت میں کس طرح اللہ کے نام
 کے ذکر کو مقدم کیا اور اسے چاروں صفات
 کی تفصیل کے لئے مجمل راز بنایا اور
 عبارت کو بلاغت کی کمال درجہ لطافتوں
 سے مزین کیا۔ اس کے بعد ربوبیت عامہ
 کی صفت کو بیان کیا۔ کیونکہ اللہ اہل معرفت
 کی نگاہوں سے ایک پوشیدہ خزانہ تھا۔ پس

أهل المعرفة فأول ما عرفه
كانت ربوبيته بكمال
الحكمة والقدرة. ثم ذكر
الله في الفاتحة رحمانية
وبعدها رحيمية وقفاها
مالكية فوضعها طباقاً
وطبقها إشراقاً وجعل
بعضها فوق بعض وضعاً
كما كان مدارجها طبعا
وفيه آيات للمتدبرين. وعلم
الله عباده أن يقدموا هذه
المحامد بين يديه ويسألوا
الهداية والاستقامة بعد
الثناء عليه لتكون هذه الصفات
وتصورها سبباً لفور عيون
الروحانية ووسيلة للحضور
والذوق والمواجيد التعبدية
وليستجاب الدعاء بهذا
الحضور ويكون موجبا
لأنواع السرور والنور
والبعد عن المعاصي والفجور
لأن العبد إذا عرف أنه يعبد

سب سے پہلی چیز جس نے اس کی معرفت
دلانی وہ کمال حکمت و قدرت سے اس کی
صفت ربوبیت کا اظہار تھا۔ اس کے بعد اللہ
نے سورہ فاتحہ میں رحمانیت کا ذکر کیا اور
پھر اس کے بعد رحیمیت کا اور پھر اس کے
بعد مالکییت کا۔ پس اس نے ان صفات کو
درجہ وار رکھا اور انہیں روشن کرنے کے لئے
ترتیب دی اور ان کے طبعی مدارج کے لحاظ
سے انہیں وضعی طور پر ایک دوسرے پر فوقیت
دی اور اس میں تدبیر کرنے والوں کے لئے
بہت سے نشان ہیں اور اللہ نے اپنے بندوں کو
یہ تعلیم دی کہ وہ پہلے ان محامد کو اس کے حضور
پیش کریں اور اس کی ثناء کرنے کے بعد اس
سے ہدایت اور استقامت طلب کریں تاکہ یہ
صفات اور ان کا تصور روحانیت کے چشموں کے
زور سے پھٹنے کا سبب اور حضور قلب کا ذریعہ اور
ذوق و شوق اور عبادت میں سوز و گداز اور لذت
پیدا کرنے کا وسیلہ بنے۔ اور تا اس حضور قلب کی
وجہ سے دعا قبول کی جائے اور طرح طرح کے
سرور اور نور کا اور معاصی اور فسق و فجور سے
دوری کا موجب ہو۔ کیونکہ جب کوئی بندہ اس
بات کی معرفت حاصل کر لیتا ہے کہ وہ ایک

رَبًّا أَحَاطَ ذَاتَهُ جَمِيعَ أَنْوَاعِ
 الْمُحَامِدِ وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى
 أَنْ يَسْتَجِيبَ جَمِيعَ أَدْعِيَةِ
 الْمُحَامِدِ وَعَرَفَ أَنَّهُ رَبُّ عَظِيمٍ
 يُوْجَدُ فِيهِ جَمِيعَ أَنْوَاعِ الرُّبُوبِيَّةِ
 وَرَحْمَنٌ كَرِيمٌ يُوْجَدُ فِيهِ جَمِيعَ
 أَقْسَامِ الرَّحْمَانِيَّةِ وَرَحِيمٌ قَدِيمٌ
 يُوْجَدُ فِيهِ كُلُّ أَصْنَافِ الرَّحِيمِيَّةِ
 وَمَالِكٌ مُجَازَاتٌ يَقْدِرُ عَلَى
 أَنْ يَجْزِيَ كُلَّ ذِي مَرْتَبَةٍ فِي
 الْإِخْلَاصِ عَلَى حَسَبِ الْمَرْتَبَةِ
 فَيُجَدُّ ذَاتَهُ عَظِيمَ الشَّأْنِ فِي
 الْقُدْرَةِ وَيُجَدُّ عَظْمَةَ صِفَاتِهِ
 خَارِجَةً مِنَ الْإِحَاطَةِ فَيَسْعَى إِلَى
 بَابِهِ وَيَبَادِرُ إِلَى جَنَابِهِ قَائِلًا
 إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ
 فَيُجْمَعُ فِي هَذَا الْكَلَامِ انْكَسَارُ
 الْعَبْدِ وَجَلَالُ رَبِّ الْعَالَمِينَ. فَهَذَا
 الْاجْتِمَاعُ الْمُبَارَكُ يَقْطَعُ عِرْقَ
 الْإِسْتِرَابَةِ وَيَكُونُ سَبَبًا قَرِيبًا
 لِلْإِسْتِجَابَةِ فَيَكُونُ الدَّاعِيَ مِنَ
 الْمَقْبُولِينَ بَلْ مِمَّنْ لَا يَشْقَى بِهِمْ

﴿۱۰۰﴾

ایسے رب کی عبادت کر رہا ہے جس کی ذات نے
 ہر نوع کی حمد کا احاطہ کر رکھا ہے اور وہ حمد کرنے
 والے کی تمام دعاؤں کو قبول کرنے پر قادر ہے
 اور وہ (بندہ) یہ جان لیتا ہے کہ وہ ایسا عظیم رب
 ہے جس میں ربوبیت کی تمام انواع جمع ہیں اور
 وہ رحمن کریم ہے جس میں رحمانیت کی تمام اقسام
 پائی جاتی ہیں اور وہ رحیم ازلی ہے جس میں
 رحیمیت کی تمام اصناف موجود ہیں۔ اور وہ
 جزا سزا کا مالک ہے جو اس پر قدرت رکھتا ہے
 کہ وہ اخلاص میں ہر ذی مرتبت کو اس کے
 حسب مرتبہ جزا دے تو وہ ذات باری کو قدرت
 میں عظیم الشان اور اُس کی صفات کی عظمت کو
 بے انتہا پائے گا۔ تب وہ اس کے در پر بھاگتا
 ہوا آئے گا اور اس کی بارگاہ میں **إِيَّاكَ**
نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ کہتے ہوئے لپکے
 گا۔ اس طرح اس کلام میں بندے کا انکسار اور
 رب العالمین کا جلال جمع ہو جاتا ہے اور یہ مبارک
 اجتماع ہر شک و شبہ کی رگ کاٹ دیتا ہے اور
 قبولیت دعا کا فوری سبب بن جاتا ہے۔ جس کے
 نتیجے میں دعا کرنے والا مقبول لوگوں میں سے ہو
 جاتا ہے بلکہ وہ ان میں سے ہو جاتا ہے جن کا
 ہمنشین اُن کی برکت سے کبھی بد بخت نہیں ہوتا اور

جليس ولا يقربهم غولٌ
ولا تلبس ولا يخيب فيهم
مظنون وتُرفع حُجُبهم
فلا يُطوى دونهم مكنون
فيطلع على ما حَكَّ في
صدور الناس وعلى أمور
سماوية متعالية عن طور
العقل والقياس ويدخل
في أهل السرِّ والقرب
والمكلمين. ويكون له
الرب الكريم كالخَلِّ الودود
والخِذْن المودود بل أقرب
من كل قريب وأحب من
كل حبيب ويكون كلامه
أحلى من كل شربة و
إلهامه ألذ من كل لذة
ويدخل الله في القلب
ويشغفه حُبًّا وينظر إلى
المُحِبِّ فيجعله لُبًّا ويصبغه
بصبغ المتبتلين. ويأتيه منه
البرهان والنور واللمعان
والعلم والعرفان فلا يسعه

تباہی کا عفریت اور التباس قریب نہیں پھٹکتا اور
ان کے بارے میں کیا جانے والا ہر حسن ظن
درست ہوتا ہے۔ اُن کے تمام حجاب اٹھادیئے
جاتے ہیں اور اُن سے کوئی حقیقت چھپائی نہیں
جاتی اور وہ لوگوں کے دلوں میں خلش پیدا
کرنے والی چیز پر اور اُن امور سماوی پر جو عقل
اور قیاس سے بالاتر ہوتے ہیں اطلاع پالیتا
ہے اور راز دانوں، مقربوں اور اللہ سے
ہمکلام ہونے والے لوگوں کے گروہ میں
داخل ہو جاتا ہے اور رب کریم اس کا پیار
کرنے والا دوست اور محبت کرنے والا یار ہو
جاتا ہے بلکہ ہر قریبی سے قریب تر اور ہر حبیب
سے حبیب تر ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ اللہ
کا کلام ہر آبِ شیریں سے زیادہ شیریں اور
اس پر ہونے والا الہام ہر لذیذ شے سے زیادہ
لذیذ ہو جاتا ہے۔ اللہ اُس کے دل میں داخل
ہو جاتا ہے اور اُس کے دل میں اللہ کی محبت گھر
کر جاتی ہے۔ وہ اپنے عاشق کی طرف دیکھتا
ہے اور اُسے جو ہر خالص بنا دیتا ہے اور اسے
تبتّل کرنے والوں کے رنگ میں رنگین کر دیتا
ہے اور اُسے اللہ کی طرف سے وہ برہان، نور،
روشنی، علم اور عرفان عطا ہوتا ہے جو چھپائے نہیں

چھپتا۔ خواہ وہ دنیا جہان کی زمینوں کی گہرائیوں کے اندر مخفی ہو۔ پس پاک ہے۔ ہمارا رب جو تمام اولین اور آخرین کا رب ہے۔

اے ناظرین اور اہل بصیرت علماء! جان لو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا سے پہلے ایک تمہید سکھائی ہے اور قرآن کریم نے (بھی) دعا سے قبل ایک تمہید سکھائی ہے اور عقل مندوں کے نزدیک ان دونوں تمہیدوں میں فرق ظاہر ہے کیونکہ قرآن کریم کی تمہید روح کو خدائے رحمان کی عبادت کی تحریک کرتی ہے اور بندوں کو ترغیب دیتی ہے کہ وہ خلوص نیت اور صفائی قلب سے حضرت باری کی تلاش میں لگ جائیں۔ نیز (یہ تمہید) انہیں بتاتی ہے کہ خدا تعالیٰ تمام رحمتوں کا سرچشمہ اور تمام نوازشوں کا منبع ہے اور رب، رحمان، رحیم اور دیان (جزا سزا کا مالک) کے ناموں سے مخصوص ہے۔ جن لوگوں کو ان صفات کا علم ہو جاتا ہے وہ ان کے مالک (اللہ تعالیٰ) سے جُدا نہیں ہوتے خواہ وہ موت کے بیابانوں میں جاگریں بلکہ وہ اُس کی طرف دوڑتے ہیں اور صدقِ قلب اور صحتِ نیت سے اُسی کے پاس ڈیرے جما لیتے ہیں۔ اس کی طرف اپنے گھوڑے دوڑاتے ہیں۔ اُس کی طرف والہانہ بڑھتے ہیں۔

الکتمان ولو اختفی فی مغارة
الأرضین فسبحان ربنا رب
الأولین والآخرین .

واعلموا أيها الناظرون
والعلماء المستبصرون أن
عیسیٰ علیہ السلام علّم تمهیدًا
قبل الدعاء والقرآن علّم تمهیدًا
قبل الدعاء والفرق بینهما ظاہر
علی أهل الدهاء فإن تمهید
القرآن یحرّک الروح إلی عبادة
الرحمن و یحرّک العباد إلی أن
ینتجعوا حضرتہ بامحاض النیة
و إخلاص الجنان و یظہر علیهم
أنه عینُ کل رحمة و ینبوعُ جمیع
أنواع الحنان و مخصوص باسم
الربّ والرحمن والرحیم
والدیان فالذین یطلعون علی هذه
الصفات فلا یزایلون أهلها ولو
سقطوا فی فلوات الممات بل
یسعون إلیه و یوطنون لیدیہ
بصدق القلب و صحّة النیات
و یتراکضون إلیه خیلمهم و یسعون

كالمشوق ويضطرم فيهم هوى
المعشوق فلا يناقش أهواءُ
أخرى عند غلبة هواربِّ
العالمين. فثبت أن في تمهيد
هذا الدعاء تحريكا عظيماً
للعابدين.

فإنَّ العبد إذا تدبَّرَ في صفات
جعلها الله مقدِّمةً لدعاء الفاتحة
وعلم أنها مشتملة على صفات
كماله ونُعوت جلاله باستيفاء
الإحاطة ومحركة لأنواع الشوق
والمحبة وعلم أن ربّه مبدأً
لجميع الفيوض ومنبع لجميع
الخيرات ودافع لجميع الآفات
ومالكٌ لكل أنواع المجازات
منه يبدأ الخلق وإليه يرجع كل
المخلوقات وهو منزّه عن
العيوب والنقائص والسيئات
ومستجمع لسائر صفات
الكمال وأنواع الحسنات فلا
شك أنه يحسبه مُنَجِّحَ جميع
الحاجات ومُنَجِّجاً من سائر

اُن کے اندر (اپنے) معشوق کی محبت کی آگ
بھڑک اُٹھتی ہے۔ پس رب العالمین کی محبت
کے غلبہ کے وقت دوسری خواہشات اس کے
مزاحم نہیں ہوتیں پس ثابت ہوا کہ اس دعا کی
تمہید میں عبادت کرنے والوں کے لئے ایک
زبردست تحریک ہے۔

جب انسان خدا تعالیٰ کی ان صفات پر تدبیر کرتا
ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے سورت فاتحہ کی دعائیں
مقدم رکھا ہے اور سمجھ لیتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے
کمال اور اس کے جلال کی تمام صفات اور ثناتوں
پر مشتمل پورے طور پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اور
ہر قسم کے شوق اور محبت کے لئے محرک ہے اور یہ
بھی جان لیتا ہے کہ اس کا رب تمام فیوض کا
سرچشمہ، تمام بھلائیوں کا منبع، تمام آفات کو دور
کرنے والا اور ہر قسم کی جزاسزا کا مالک ہے نیز یہ
کہ (مخلوق کی) پیدائش اسی سے شروع ہوئی ہے
اور آخر کار تمام مخلوقات اسی کی طرف لوٹائی جائیں
گی۔ اور وہ عیوب و نقائص اور بُرائیوں سے پاک
ہے اور تمام صفات کمال اور ہر قسم کی خوبیاں اس
میں جمع ہیں۔ تب انسان لازماً اللہ تعالیٰ کو ہی تمام
ضرورتوں کا پورا کرنے والا اور تمام ہلاکتوں سے
نجات دینے والا یقین کر لیتا ہے۔ اور اس کی

الموبقات فيكابد في
ابتغاء مرضاته كل المصائب
و لو قُتل بالسهم الصائب
ولا يُعجزه الكروب و
لا يدري ما اللغوب ويجذبه
المحسوب ويعلم أنه هو
المطلوب وييسر له
استقراء المسالك لتطلب
مرضاة المالك فيجاهد
في سبله ولو صار كالهالك
ولا يخشى هول بلاء
وينبى لکل ابتلاء و
لا يبقى له من دون حُبّه
الأذكار ولا تستهويه الأفكار
وينزل من مطية الأهواء
ليمتطى أفراس الرضاء
ويضفر أزيمة الابتغاء
ليقطع المسافة النائية
لحضرة الكبرياء و يظلّ
أبدًا له مُدانيًا ولا يجعل
له ثانيًا من الأحياء و
لا يعتور قلبه بين الشركاء

رضا کی تلاش میں ہر قسم کے مصائب کو برداشت
کرتا ہے۔ چاہے وہ نشانہ پر لگنے والے تیر سے قتل
کیوں نہ کر دیا جائے رنج و غم اسے بے بس نہیں کر
سکتے۔ اور نہ وہ جانتا ہے کہ تھکان کیا ہوتی ہے
خدائے محبوب اسے اپنی طرف کھینچتا ہے اور بندہ
جانتا ہے کہ وہی (اس کا) مطلوب ہے۔ اس کے
لئے اپنے مالک کی رضا حاصل کرنے کے راستوں
کی تلاش آسان ہو جاتی ہے لہذا وہ اس کی (طرف
لے جانے والی) راہوں میں پوری کوشش کرتا ہے
خواہ وہ ہلاک کیوں نہ ہو جائے۔ اور وہ کسی
آزمائش کے خوف سے نہیں ڈرتا۔ بلکہ ہر ابتلا
کے لئے سینہ سپر ہو جاتا ہے اور اس کے لئے
اس کی محبت کے تذکرہ کے سوا اور کوئی ذکر باقی
نہیں رہتا۔ دوسرے افکار اُسے فریفتہ نہیں
کرتے اور وہ خواہشات کی سواری سے اتر پڑتا
ہے تا وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے گھوڑوں پر سوار ہو
اور وہ جستجو کی باگیں بٹتا ہے تا وہ خدا کے حضور
پہنچنے کے لئے دُور کی مسافت طے کر لے اور وہ
ہمیشہ اس کے قرب میں رہتا ہے۔ اور اپنے
پیاروں میں سے کسی کو بھی اس کا ثانی نہیں بناتا
اور اس کا دل (خدا کے) شریکوں (یعنی
معبودانِ باطلہ) کے درمیان بھٹکتا نہیں پھرتا۔

وَيَقُولُ يَا رَبِّ تَسَلَّمْ
 قَلْبِي وَتَكْفِينِي لِحَبِيبِي
 وَجَلْبِي وَلَنْ يُصِيبَنِي حَسَنُ
 الْآخِرِينَ . هَذِهِ نَتَائِجُ تَمْهِيدِ
 دَعَاءِ الْفَاتِحَةِ . وَأَمَّا تَمْهِيدُ
 دَعَاءِ عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
 فَقَدْ عَرَفْتَ حَقِيقَتَهُ وَمَا فِيهِ
 مِنَ الْآفَةِ فَلَا حَاجَةَ إِلَيَّ
 الْإِعَادَةَ فَتَفَكَّرْ فِي إِيْمَانِي
 وَتَنَدَّمْ مِنْ زَمَانِ مَاضِي وَكُنْ
 مِنَ التَّائِبِينَ .

ثم بعد ذلك ننظر إلى
 دعاء علمه عيسى وإلى
 دعاء علمه ربنا الأعلى
 ليتبين ما هو الفرق بينهما
 لذى النهى ولينتفع به من
 كان من الصالحين .

فَاعْلَمْ أَنَّ عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
 عَلَّمَ دَعَاءً يَتَزَرَّى عَلَيْهِ
 إِنْصَافِنَا أَعْنَى خُبْرِنَا كِفَافِنَا
 وَأَمَّا الْقُرْآنُ فَعَافَ ذِكْرُ
 الْخُبْرِ وَالْمَاءِ فِي الدَّعَاءِ

وہ یہی دعا مانگتا رہتا ہے کہ اے میرے رب
 میرے دل کو اپنے قبضہ میں محفوظ رکھ۔ مجھے اپنی
 طرف کھینچنے اور مائل کرنے کے لئے تو کافی ہو جا
 اور کسی اور کا حُسن مجھے کبھی فریفتہ نہ کر سکے۔ یہ
 سب نتائج دُعائے فاتحہ کی عمدہ تمہید ہیں۔ اور
 جہاں تک عیسیٰ علیہ السلام کی دعا کی تمہید کا معاملہ
 ہے اس کی حقیقت کو اور اس (دعا) میں جو آفت
 پنہاں ہے اسے تو خوب جان گیا ہے۔ لہذا اُسے
 دوہرانے کی ضرورت نہیں۔ پس تو میرے اس
 اشارے پر غور کر اور گزرے ہوئے زمانے پر نادم
 ہو اور توبہ کرنے والوں میں شامل ہو جا۔

پھر اس کے بعد ہم اُس دعا پر غور کرتے ہیں جو
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سکھائی اور اس دعا پر
 بھی جو ہمارے خدائے بزرگ و برتر نے سکھائی تا
 عقلمند پر واضح ہو جائے کہ ان دونوں کے درمیان
 کیا فرق ہے اور تا جو کوئی بھی نیک لوگوں میں شامل
 ہے اس فرق سے فائدہ اٹھائے۔

﴿۱۰۲﴾

پس جان لو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو
 دعا سکھلائی ہے یعنی یہ کہ ہماری روز کی روٹی ہر روز
 ہمیں دیا کر ہمارا انصاف اسے ناقص قرار دیتا
 ہے۔ اس کے برخلاف قرآن کریم نے (اپنی)
 دعا میں روٹی اور پانی کا ذکر کرنا ناپسند کیا ہے اور

وَعَلَّمَنَا طَرِيقَ الرُّشْدِ وَالْإِهْتِدَاءِ
 وَحَثَّ عَلَيَّ أَنْ نَقُولَ إِهْدِنَا
 الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ وَنَطْلُبْ مِنْهُ
 الدِّينَ الْقَوِيمَ وَنَعُوذْ بِهِ مِنْ طَرِيقِ
 الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَالضَّالِّينَ
 وَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ رَاحَةَ الدُّنْيَا
 وَالْآخِرَةَ تَابِعَةٌ لَطَلْبِ الصِّرَاطِ
 وَإِخْلَاصِ الطَّاعَةِ فَانظُرْ إِلَى دَعَاءِ
 الْإِنْجِيلِ وَدَعَاءِ الْقُرْآنِ مِنَ الرَّبِّ
 الْجَلِيلِ وَكُنْ مِنَ الْمُنْصَفِينَ. وَأَمَّا
 مَا جَاءَ فِي دَعَاءِ عِيسَى تَرْغِيبِ
 فِي الْإِسْتِغْفَارِ فَهُوَ تَأْكِيدٌ لِدَعَاءِ
 طَلْبِ الْخَبْزِ كَأَهْلِ الْإِضْطِرَّارِ
 لَعَلَّ اللَّهَ يَرْحَمُ وَيُعْطِي خَبْزًا
 كَثِيرًا عِنْدَ هَذَا الْإِقْرَارِ
 فَالْإِسْتِغْفَارُ تَضَرُّعٌ لَطَلْبِ
 الرِّغْفَانِ وَأَصْلُ الْأَمْرِ هُوَ طَلْبُ
 الْخَبْزِ مِنَ اللَّهِ الْمَنَّانِ. وَيُثَبِّتُ مِنْ
 هَذَا الدَّعَاءِ أَنْ أَكْثَرَ أُمَّمِ عِيسَى
 كَانُوا عَشَّاقَ الذَّهَبِ وَاللُّجَيْنِ
 وَهَاجِرِي الْحَقِّ لِلْحَجَرَيْنِ وَبِأَعْيِ
 الدِّينِ بِبَخْسٍ مِنَ الدَّرَاهِمِ

ہمیں رُشد و ہدایت کا طریق سکھایا ہے اور اس
 بات کی طرف ترغیب دی ہے کہ ہم اِهْدِنَا
 الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کہیں اور اللہ تعالیٰ سے
 دینِ قویم طلب کریں اور مَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ اور
 ضَالِّينَ کی راہوں سے اُس کی پناہ مانگیں۔ اِس
 دُعا میں اِس طرف بھی اشارہ فرمایا ہے کہ دنیا اور
 آخرت کی راحت صحیح راہ کی تلاش اور مخلصانہ
 فرمانبرداری پر منحصر ہے۔ پس انجیل کی دُعا پر بھی
 نگاہ ڈالو اور قرآن کی دُعا پر بھی جو اللہ جلَّ شَانُهُ
 کی طرف سے ہے اور انصاف کرو۔ حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام کی دعا میں استغفار کے متعلق جو ترغیب
 آئی ہے وہ بھی (در اصل) بے قراروں کی طرح
 صرف روٹی مانگنے کی دعا کرنے کی تاکید ہی ہے تا
 اللہ تعالیٰ رحم کرے اور اس اقرار پر بہت سی روٹیاں
 دیدے۔ پس (ان کا) استغفار بھی صرف روٹیاں
 مانگنے کی خاطر آہ وزاری ہے۔ اصل مقصد خدائے
 بخشندہ سے روٹی مانگنا ہی ہے۔ (انجیل کی) اِس
 دعا سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ کے اکثر پیروکار
 ہمیشہ سے سونے چاندی کے ہی عاشق ہیں اور وہ
 سونے چاندی کی خاطر خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے
 ہیں۔ چند سکوں کی خاطر دین کو بیچ ڈالتے ہیں اور
 چاندی سونے کے سکوں کو ہی اپنے کپڑوں میں

وَمُخْتَبِنِي خَلَاصَةَ النَّصِّ وَتَارِكِي
ذِيْلِ الرَّبِّ الرَّاحِمِ وَالْعَاقِبِينَ
عَاصِينَ. وَحُبِّ إِلَيْهِمْ أَنْ يَتَّخِذُوا
الطَّمْعَ شِرْعَةً وَحُبِّ الدُّنْيَا نَجْعَةً.
فَاسْتَشْرِفِ الْأُنَاجِيلَ لِيُظْهِرَ
عَلَيْكَ صِدْقَ مَا قَبِلَ وَأَتَّقِ الرَّبَّ
الْجَلِيلَ وَدَعْ الْأَقْوَابِلَ وَلَا
تَحْسَبِ الْحَقَّ الصَّرِيحَ
كَالْمَعْضَلَاتِ وَاسْتَوْضِحْ مِنْ
الْمَشْكَالَاتِ لِأَخْبِرَكَ عَنْ أَنْبَاءِ
الْعُصَاةِ وَالْمَنْجِيَاتِ وَالْمَهْلِكَاتِ
فَفَتِّشِ الْحَقَّ قَبْلَ حُمُومِ الْحِمَامِ
وَهَجُومِ الْأَلَامِ وَنَزْعِ الرُّوحِ
وَحَصْرِ الْكَلَامِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْخَيْرَ
كُلَّهُ فِي الْإِسْلَامِ فَطُوبَى لِلَّذِي
ضَرَبَ الْخِيَامَ فِي هَذَا الْمَقَامِ
وَقَوَى يَقِينَهُ بِالْإِلَهَامِ وَوَحَى اللَّهِ
الْعَلَامِ وَرَدَّاهُ اللَّهُ رَدَاءَ الْإِكْرَامِ.
إِنَّ الْمُسْلِمِينَ قَوْمٌ سَجَايَاهُمْ
إِعْلَاءُ كَلِمَةِ التَّوْحِيدِ وَبَذْلُ
النَّفْسِ ابْتِغَاءً لِمَرْضَاتِ اللَّهِ
الْوَحِيدِ وَصِلْحَانِهِمْ يَتَأَفَّفُونَ مِنْ

چھپائے پھرتے ہیں اور رحم کرنے والے رب کے
دامن کے تارک ہیں اس حال میں کہ مفسد و
نافرمان ہیں۔ انہیں اسی بات کا شوق دلایا گیا ہے
کہ وہ لالچ کو اپنا طریق قرار دے لیں اور دنیا کی
محبت کو اپنا مقصود بنا لیں۔ پس انا جیل کا گہرا
مطالعہ کرو تا آپ پر ہمارے قول کی صداقت ظاہر
ہو جائے اور اللہ جل شانہ سے ڈرو اور فضول
باتوں کو چھوڑ دو۔ صریح واضح حق کو پیچیدہ مت
خیال کرو۔ اور مشکلات کی مجھ سے وضاحت طلب
کرو تا کہ میں تمہیں نافرمانوں کی خبروں اور نجات
دینے والے اور ہلاک کرنے والے امور سے مطلع
کروں۔ موت کے آنے، دکھوں کے حملے، جان
کے نکلنے اور قوت گویائی کے سلب ہونے سے پہلے
پہلے حق کو تلاش کرو اور جان لو کہ تمام تر بھلائی
اسلام میں ہے۔ پس خوشخبری ہو اس شخص کے لئے
جس نے اس مقام میں خیمے گاڑے اور الہام اور
خدائے علام کی وحی کے ذریعہ اپنے یقین کو قوت
دی اور اللہ نے اسے عزت و اکرام کی ردا پہنائی۔
مسلمان وہ قوم ہے کہ کلمہ توحید کی سر بلندی اور
خدائے یگانہ کی رضا جوئی کے لئے جان کی بازی
لگانا ان کے اخلاق میں شامل ہے۔ اس قوم کے
صلحاء دنیا سے بلکہ دنیوی حکومت سے بھی کراہت

الدنيا بل من الإمرة ولا يتخيرون
 لأنفسهم إلا وجه رب ذي العزة
 ولا يُشجِهم إلا أن غفلة من
 ذكر الحضرة يتوكلون عليه
 ويطلبون منه هداة ولا يركنون
 إلى الخلق بل يتغون حُباه
 ويمشون في الأرض هوناً
 ولا يبطشون جبارين. وشأنهم
 إطالة الفكرة وتحقيق الحق
 وتنقيح الحكمة. يراعون في
 الرياسة تهذب السياسة وفي
 أوان الخصاصة والافتقار آداب
 التبصر والاصطبار. ولا تفاضل
 فيهم إلا بتفاضل التقوى والتقات
 ولا ربّ لهم إلا ربّ الكائنات.
 وكل ذلك أنوار حاصلة من
 الفاتحة كما لا يخفى على أهل
 الفطرة الصحيحة والتجربة.

﴿۱۰۳﴾

فالحق أن الفاتحة أحاطت
 كل علم ومعرفة واشتملت على
 كل دقيقة حق وحكمة وهي
 تجيب كل سائل وتذيب كل

کرتے ہیں اور اپنے نفسوں کے لئے رب العزت
 کے وجہ کریم کے سوا کسی چیز کو اولیت نہیں دیتے
 اور حضرت احدیت کے ذکر سے غفلت کی گھڑی
 کے سوا انہیں کوئی چیز غمزدہ نہیں کرتی۔ اُسی پر
 توکل کرتے اور اُسی سے اس کی ہدایت طلب
 کرتے ہیں اور مخلوق کا سہارا نہیں لیتے۔ بلکہ
 خدا کی عطا چاہتے ہیں اور زمین پر عاجزی سے
 چلتے ہیں وہ جابرانہ گرفت نہیں کرتے۔ ہمہ جہتی،
 طویل فکری، حق کی تحقیق اور حکمت کی تنقیح ان کا
 شیوہ ہوتا ہے۔ وہ انتظام ریاست میں مہذب
 سیاست کی رعایت رکھتے ہیں۔ اور تنگی اور مفلسی
 کے مواقع پر صبر و استقامت کے اطوار ملحوظ خاطر
 رکھتے ہیں۔ ان میں پرہیزگاری اور تقویٰ کی
 فضیلت کے علاوہ کوئی اور چیز وجہ فضیلت نہیں
 ہوتی۔ ربّ کائنات کے سوا ان کا کوئی ربّ
 نہیں۔ اور یہ سب انوار سورہ فاتحہ سے حاصل
 ہوتے ہیں جیسا کہ یہ امر فطرت صحیحہ اور اہل تجربہ
 سے مخفی نہیں۔

پس حق بات یہی ہے کہ سورت فاتحہ ہر علم اور
 معرفت پر محیط ہے وہ سچائی اور حکمت کے تمام
 نکات پر مشتمل ہے اور یہ ہر سائل کے سوال کا
 جواب دیتی اور ہر جملہ آردشمن کو تباہ کرتی ہے۔ نیز

عدوّ صائل ويطعم كلّ نزيل
إلى التضيّف مائلٍ ويسقى
الواردين والصادرين. ولا شك
أنّها تزيل كلّ شك خيب
وتجیح كلّ هم شيبّ وتعید
كلّ هُدوّ تغيبّ وتُحجّل كلّ
خصيم نيّب ويشر الطالبين.
ولا معالج كمثل له لسّم الذنوب
وزيغ القلوب وهو الموصل
إلى الحق واليقين.

وأما الهداية التي قد أمرنا
لطلبها في الفاتحة فهو
اقتداءً محامد ذات الله
وصفاته الأربعة وإلى هذا
يشير اللام الذي موجود
في إهدنا الصراط المستقيم
ويعرفه من أعطاه الله الفهم
السليم. ولا شك أن هذه
الصفات أمّهات الصفات
وهي كافية لتطهير الناس
من الهنات وأنواع السيئات
فلا يؤمن بها عبد إلا بعد

ہر مسافر کو جو مہمان نوازی چاہتا ہے کھلاتی اور
آنے والوں اور جانے والوں کو پلاتی ہے۔
بے شک وہ ہر شبہ کو جو ناکامی کی حد تک پہنچانے
والا ہو زائل کر دیتی ہے اور ہر غم کو جس نے
بوڑھا کر دیا ہو جڑ سے اکھیڑ دیتی ہے اور ہر گرم شدہ
راہنما کو (راہ راست پر) واپس لاتی ہے اور ہر
خطرناک دشمن کو شرمندہ کرتی ہے۔ طالبان ہدایت
کو بشارت دیتی ہے۔ گناہوں کے زہر اور دلوں
کی کچی کے لیے اس جیسا کوئی اور معالج نہیں اور
وہ حق اور یقین تک پہنچانے والی ہے۔

جس ہدایت کے طلب کرنے کا ہمیں سورۃ فاتحہ
میں حکم دیا گیا ہے وہ ذات الہی کی خوبیوں اور اس
کی چاروں (مذکورہ) صفات کی پیروی کرنا ہے اور
اسی کی طرف وہ الف لام اشارہ کر رہا ہے جو
إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ میں موجود ہے۔
اس بات کو وہ شخص سمجھ سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے
عقل سلیم عطا فرمائی ہو اور کچھ شک نہیں کہ یہ چاروں
صفات أمّهات الصفات ہیں اور یہ لوگوں کو قابل
نفرت باتوں اور قسماتم کی بُرائیوں سے پاک
کرنے کے لئے کافی ہیں۔ پس کوئی بندہ اُس وقت
تک ان پر ایمان نہیں لاتا جب تک کہ وہ ان میں

أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ صِفَةِ حَظَّهُ
وَيَتَخَلَّقَ بِأَخْلَاقِ رَبِّ الْكَائِنَاتِ.
فَمَنْ اسْتَفَاضَ مِنْهَا فُيْفَتْحَ عَلَيْهِ
بَابَ عَظِيمٍ مِنْ مَعْرِفَةِ الرَّبِّ
الْمُحِبُّوبِ وَتَتَجَلَّى لَهُ عَظَمَتُهُ
فَتَحْضُلُ الْأَمَانَةُ وَالتَّنْفُرُ مِنَ
الذُّنُوبِ وَالسَّكِينَةُ وَالْإِخْبَاتُ
وَالْإِمْتِثَالُ الْحَقِيقِيُّ وَالْخَشْيَةُ
وَالْأَنْسُ وَالذُّوقُ وَالشُّوقُ
وَالْمَوَاجِيدُ الصَّحِيحَةُ وَالْمُحِبَّةُ
الذَّاتِيَّةُ الْمُفْنِيَّةُ الْمُحْرِقَةُ بِإِذْنِ
اللَّهِ مُرَبِّي السَّالِكِينَ.

وهذه كلها ثمرات التدبر
في مضامين الفاتحة فإنها
شجرة طيبة تؤتي كل حين
أكلاً من المعرفة ويروى من
كأس الحق والحكمة فمن
فتح باب قلبه لقبول نورها
فيدخل فيه نورها ويطلع
على مستورها ومن غلق الباب
فدعا ظلمته إليه بفعله ورأى
التيابَ ولحق بالهالكين.

سے ہر صفت سے اپنا حصہ نہ لے لے اور پروردگار
عالم کے اخلاق کو اختیار نہ کر لے۔ پس جو کوئی بھی
ان سے فائدہ اٹھاتا ہے اُس پر محبوب رب کی
معرفت کا ایک عظیم دروازہ کھولا جاتا ہے اور اس
(رب) کی عظمت اس کے لئے جلوہ گر ہو جاتی
ہے۔ پس (اسے) اللہ تعالیٰ کے اِذن سے جو
ساکین کی تربیت کرنے والا ہے، امان میسر آتی ہے،
گناہوں سے نفرت، سکینت، تواضع، حقیقی اطاعت،
خشیت، اُنس، ذوق و شوق۔ صحیح وجدانی کیفیات اور
فنا (فی اللہ) کرنے والی اور (گناہوں کو) بھسم کر
ڈالنے والی ذاتی محبت حاصل ہو جاتی ہے۔

اور یہ سب کچھ سورۃ فاتحہ کے مضامین پر غور و فکر
کے ثمرات ہیں۔ فاتحہ ایک ایسا پاکیزہ درخت ہے جو
ہر وقت معرفت کے پھل دیتا ہے اور حق و حکمت کے
جام سے سیراب کرتا ہے۔ جو شخص بھی اپنے دل کے
دروازہ کو اس کا نور قبول کرنے کے لئے کھول دیتا ہے
تو اس کا نور اس میں داخل ہو جاتا ہے اور وہ اس سورۃ
کے پوشیدہ اسرار سے آگاہ ہو جاتا ہے اور جو شخص
اس دروازہ کو بند کرتا ہے وہ خود ہی اپنے فعل سے اپنی
گمراہی کو دعوت دیتا ہے اور اپنی تباہی کا مشاہدہ کرتا
ہے اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ جا ملتا ہے۔

ثم اعلم أن قوله تعالى ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ يدل على أن السعادة كلها في اقتداء صفات ربِّ العالمين. وحقيقة العبادۃ الانصباغُ بصِغِ المعبود وهو عند أهل الحق كمال السعود فإن العبد لا يكون عبداً في الحقيقة عند ذوی العرفان إلا بعد أن تصیر صفاته أظلال صفات الرحمن فمن أمارات العبودية أن تتولد فيه ربوبية كربوبية حضرة العزة وكذلك الرحمانية والرحيمية وصفة المجازات أظلالاً لصفات الحضرة الأحدية. وهذا هو الصراط المستقيم الذي أمرنا لنطلبه والشرعة التي أوصينا لنرقبها من كريم ذی الفضل المبين.

ثم لما كان المانع من تحصيل تلك الدرجات الرياء الذي يأكل الحسنات والكبر

پھر واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ کا قول اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ تمام کی تمام سعادت ربِّ العالمین کی صفات کی پیروی کرنے میں ہے اور عبادت کی حقیقت معبود کے رنگ میں رنگین ہونا ہے۔ اور یہی راستبازوں کے نزدیک سعادت کا کمال ہے۔ چنانچہ خدا شناس بزرگوں کے نزدیک بندہ درحقیقت اسی وقت عَبْد کہلا سکتا ہے جب اس کی صفات خدائے رحمان کی صفات کا پَرْتُو بن جائیں۔ پس عبودیت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ انسان میں بھی حضرت العزّت کی ربوبیت کی مانند ربوبیت پیدا ہو جائے اور اسی طرح حضرت احدیت کی صفات رحمانیت، رحیمیت اور مالکیت یوم الدین ظلی طور پر اس میں پیدا ہو جائیں۔ یہی وہ صراطِ مستقیم ہے جس کے متعلق ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اسے طلب کریں اور یہی وہ راستہ ہے جس کے متعلق ہمیں تاکید کی گئی ہے کہ کھلے کھلے فضل والے خدائے کریم سے اس (کے ملنے) کی امید رکھیں۔

پھر چونکہ ان درجات کے حصول میں بڑی روک ریا کاری ہے جو نیکیوں کو کھا جاتی ہے اور تکبر ہے جو بدیوں

کی جڑ ہے اور گمراہی ہے جو سعادت کی راہوں سے دُور لے جاتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے (اپنے) کمزور بندوں پر رحم فرماتے ہوئے جو خطا کاریوں پر آمادہ ہو سکتے ہیں اور راہِ راست پر قدم مارنے والوں پر ترس کھا کر ان مہلک بیماریوں کی دوا کی طرف اشارہ فرمایا پس اُس نے حکم دیا کہ لوگ اِيَّاكَ نَعْبُدُ کہا کریں تا وہ ریا کی بیماری سے نجات پائیں اور اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ کہنے کا حکم دیا تا وہ کبر اور غرور کی مرض سے بچ جائیں پھر اس نے اِهْدِنَا کہنے کا حکم دیا تا وہ گمراہیوں اور خواہشاتِ نفسانیہ سے چھٹکارا پائیں۔ پس اس کا قول اِيَّاكَ نَعْبُدُ خلوص اور عبودیتِ تامہ کے حصول کی ترغیب ہے۔ اور اس کا قول اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ قوت، ثابت قدمی اور استقامت کے طلب کرنے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور اس کا قول اِهْدِنَا الصِّرَاطَ ازراہِ مہربانی بطور کرامت اس سے علم اور اس کی جناب سے ہدایت طلب کرنے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پس ان آیات کا ماحصل یہ ہے کہ خدا کا راہِ سلوک اس وقت تک مکمل

الذی ہو رأس السيئات والضلّال الذی يُبعد عن طرق السعادات أشار إلى دواء هذه العلل المهلكات رحمةً منه على الضعفاء المستعدين للخطيات وترحمًا على السالكين فأمر أن يقول الناس ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ﴾ لِيُستخلصوا من مرض الرياء وأمر أن يقولوا ﴿اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ لِيُستخلصوا من مرض الكبر والخيلاء وأمر أن يقولوا ﴿اِهْدِنَا﴾ لِيُستخلصوا من الضلالات والأهواء. فقوله ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ﴾ حثُّ على تحصيل الخلوص والعبودية التامة وقوله ﴿اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ إشارة إلى طلب القوّة والثبات والاستقامة وقوله ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ﴾ إشارة إلى طلب علمٍ من عنده وهدايةٍ من لدنه لطفًا منه على وجه الكرامة. فحاصل الآيات أن أمر السلوك لا يُتمّم

أَبْدًا وَلَا يَكُونُ وَسِيلَةً لِلنَّجَاةِ
 إِلَّا بَعْدَ كَمَالِ الْإِخْلَاصِ وَ
 كَمَالِ الْجُهْدِ وَ كَمَالِ فَهْمِ
 الْهَدَايَاتِ بَلْ كُلُّ خَادِمٍ
 لَا يَكُونُ صَالِحًا لِلْخِدْمَاتِ
 إِلَّا بَعْدَ تَحَقُّقِ هَذِهِ الصِّفَاتِ.
 مَثَلًا إِنْ كَانَ خَادِمٌ مَخْلُصًا
 وَمَوْصُوفًا بِأَوْصَافِ الْأَمَانَةِ
 وَالْخُلُوصِ وَالْعِفَّةِ وَلَكِنْ كَانَ
 مِنَ الْكَسَالِيِّ وَالْوَانِينِ الْقَاعِدِينَ
 وَكَالضَّجْجَةِ النَّوْمَةِ لَا مِنْ
 أَهْلِ السَّعْيِ وَالْجُهْدِ وَالْجِدِّ
 وَالْقُوَّةِ فَلَا شَكَّ أَنَّهُ كَلٌّ
 عَلَى مَوْلَاهُ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَّبِعَ
 هِدَاةً وَيَكُونَ مِنَ الْمَطَاوِعِينَ.
 وَخَادِمٌ آخِرٌ مَخْلُصٌ أَمِينٌ
 وَمَعَ ذَلِكَ مُجَاهِدٌ وَلَيْسَ
 بِقَاعِدٍ كَالْآخِرِينَ وَلَكِنَّهُ جَهُولٌ
 لَا يَفْهَمُ هَدَايَاتِ مَخْدُومِهِ
 وَيُخْطِئُ ذَاتَ مَرَارٍ كَالضَّالِّينَ؛
 فَمَنْ جَهَلَهُ رَبَّمَا يَجْتَرِّءُ عَلَى
 الْمَمْنُوعَاتِ وَيُوقِعُ نَفْسَهُ فِي

نہیں ہو سکتا اور نہ ہی وہ نجات کا وسیلہ بن سکتا
 ہے جب تک انتہائی اخلاص، انتہائی کوشش
 اور ہدایات کے سمجھنے کی پوری اہلیت حاصل نہ
 ہو جائے بلکہ جب تک کسی خادم میں یہ صفات
 نہ پائی جائیں وہ درحقیقت خدمات کے قابل
 نہیں ہوتا۔ مثلاً اگر کوئی خادم مخلص بھی ہے اور
 نیک نیتی، امانت، اخلاص اور پاک دامنی
 کی صفات سے متصف بھی ہے لیکن وہ سست
 بے ہمت اور (بیکار) بیٹھ رہنے والوں میں
 سے ہے یا ہر وقت لیٹے رہنے اور سوئے رہنے
 والے شخص کی طرح ہے اور وہ کوشش،
 جدوجہد اور ہمت کرنے والوں میں سے نہ ہو
 تو بلاشبہ ایسا خادم اپنے مالک پر ایک بوجھ ہی
 ہوگا۔ اور اپنے آقا کی ہدایت کی پیروی نہیں
 کر سکے گا۔ اور اس کے فرمانبرداروں میں
 شمار نہ ہو سکے گا۔ جبکہ ایک اور خادم جو مخلص
 بھی ہو۔ امین اور دیانت دار بھی ہو اور ساتھ
 ہی محنتی بھی ہو اور دوسروں کی طرح بیٹھ رہنے
 والا نہ ہو لیکن بے وقوف ہو اور اپنے آقا کی
 ہدایات کو نہ سمجھ سکتا ہو اور گمراہوں کی طرح
 بار بار غلطیاں کرتا ہو، اپنی جہالت کی وجہ سے
 کئی دفعہ ممنوع کاموں پر جرأت کر بیٹھتا ہو، اپنے

المخاطرات والمحظورات
 ویبعد عن مرضات المولی
 من جهل جاذب من
 الجهلات وربما یضیع
 نفائس المولی وڈرره
 وجواهره من کمال جهله
 وحمقه وسوء فهمه
 ویضع الأشياء فی غیر
 محلها من زیغ و همه
 فهذا الخادم ایضا
 لا یتطیع أن یتحصل
 مرضات المخدم ویسقطه
 جهله کل مرة عن أعین
 مولاه فیکی کالموقوف
 وكذلك یعیش دائما
 کالملعون الملوم ولا یكون
 من الممدوحین. بل یراه
 المولی کالمنحوس الذی
 لا یأتی بخیر فی سیر و
 یخرب بقعته ورحاله وأمواله
 فی کل حین.

وأما الخادم المبارک والعبد

آپ کو خطرے کے مقامات اور ممنوع جگہوں
 میں ڈال دیتا ہو اور انتہائی بے وقوفی کی بناء
 پر آقا کی خوشنودی حاصل نہ کر سکتا ہو اور بسا
 اوقات وہ اپنے مالک کی عمدہ عمدہ چیزوں کو،
 اس کے موتیوں کو اور اس کے جواہرات کو
 اپنی کمال بے وقوفی، حماقت اور ناسمجھی کی وجہ
 سے ضائع کر دیتا ہو اور اپنی کج فکری کی وجہ
 سے اشیاء کو ان کی اصل جگہ کے علاوہ کہیں
 اور جگہ رکھ دیتا ہو تو ایسا خادم بھی آقا کی
 خوشنودی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور اس کی
 جہالت اسے ہر بار اپنے مالک کی نظروں
 سے گرا دیتی ہے۔ پس وہ ذلیل و محروم
 انسان کی طرح روتا رہتا ہے اور اس طرح
 ہمیشہ ایک قابل ملامت ملعون انسان کی مانند
 زندگی کے دن پورے کرتا ہے۔ وہ کبھی
 قابل تعریف لوگوں میں شامل نہیں ہو سکتا۔
 بلکہ اس کا مالک اسے (ہمیشہ) منحوس جیسا
 سمجھتا ہے۔ جو اپنی بھاگ دوڑ سے کبھی بھی
 کسی بھلائی (کی خبر) نہیں لاتا۔ وہ (خادم)
 اس کی زمینوں، اس کے مکانات اور اس کے
 اموال کو ہر وقت برباد کرتا رہتا ہے۔

لیکن مبارک خادم اور مستبرک بندہ وہ ہوتا ہے

المتبرک الذی یُرضی مولاه
ولا یتبرک نکتۃ من ہداه
ویسمع مرحبہا فہو الذی
یجمع فی نفسہ ہذہ الثلاث
سویًّا ولا یؤذی مولاه بخیانۃ
وحدل ولا یطحطحہ بکسل
أو جہل فیصیر عبدًا مرضیًّا.
فہذہ ہی الأشرط الثلاثۃ
للذین یسلکون سبل ربہم
مسترشدین. وفی ﴿إِیَّاکَ
نَعْبُدُ﴾ إشارة إلی الشرط
الأول وإلی الشرط الثانی
فی ﴿إِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ وإلی
الثالث فی ﴿إِھْدِنَا الصِّرَاطَ﴾
فتوبی للذین جمعوا ہذہ
الثلاث ورجعوا إلی ربہم
کاملین وتأدبوا مع ربہم
بکل الأدب وسلکوا بکل
شریطۃ غیر قاصرین. فأولئک
الذین رضی اللہ عنہم
ورضوا عنہ ودخلوا حظیرۃ
القدس آمنین. ولما کانت

جو اپنے مالک کو راضی رکھتا ہے اور اس کی ہدایت
کے کسی نکتہ کو نظر انداز نہیں کرتا۔ مالک کی طرف
سے خوش آمدید سنتا ہے تو یہی (ایسا شخص) ہے جو
اپنی ذات میں ان تین (صفات) کو کامل طور پر
جمع کرتا ہے اور اپنے آقا کو اپنی بددیانتی اور
بے انصافی سے دکھ نہیں دیتا اور نہ اُسے کا ہلی یا
جہالت سے برباد کرتا ہے اور وہ ایک پسندیدہ
عبد بن جاتا ہے۔ پس یہی تین شرائط ہیں ان
لوگوں کے لئے جو پورے طالب ہدایت ہو کر
اپنے رب کے راستوں پر چلتے ہیں۔ اِیَّاکَ
نَعْبُدُ میں پہلی شرط کی طرف اشارہ ہے اور
دوسری شرط کی طرف اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میں۔
اور تیسری شرط کی طرف اِھْدِنَا الصِّرَاطَ میں
اشارہ ہے۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو ان
تینوں (صفات) کو اپنے اندر جمع کر لیں اور
کامل ہو کر اپنے رب کی طرف لوٹیں۔ وہ اپنے
رب کے ساتھ پورے ادب کا لحاظ رکھتے ہیں
اور منازل سلوک ہر شرط کے مطابق بغیر کسی
کو تاہی کے طے کرتے ہیں۔ پس یہی وہ لوگ
ہیں جن سے خدا تعالیٰ راضی ہے اور وہ خدا تعالیٰ
سے راضی ہیں۔ وہ بارگاہِ قدس میں امن کے
ساتھ داخل ہو گئے ہیں۔ پس چونکہ یہ شرائط اس

هذه الشرائط أهم الأمور
لِلذی قصد سبل النور جعلها
اللَّهُ الحکیم من أجزاء الدعاء
لِيتدبر السالکُ كالعقلاء
وليستين سبيل الخائنين.

وهذا آخر ما أردنا في
هذا الكتاب بفضل ربِّ
الأرباب والحمد لله رب
العالمين. والسلام على سيدنا
ورسولنا محمد خاتم النبيين.
رَبِّ أَمْطِرْ مَطَرَ السَّوْءِ عَلَيَّ
مَكْذِبِيهِ وَاجْعَلْنا مِنَ الْمَنْصُورِينَ.
آمین۔

شخص کے لئے اہم امور میں سے تھے جو نور کی
راہوں کا قصد کرتا ہے اس لئے حکیم خدا نے ان
(شرائط) کو دعا کے حصے بنا دیا ہے۔ تاہر سالک
تفلمندوں کی طرح غور و فکر کرے اور خیانت کرنے
والوں کی راہ بھی پوری طرح واضح ہو جائے۔

اور یہ آخری بات ہے جس کا ہم نے رَبُّ
الْأَرْبَابِ کے فضل سے اس کتاب میں ارادہ
کیا ہے اور تمام تعریفیں صرف اللہ کو زیبا ہیں جو
رَبُّ الْعَالَمِينَ ہے اور سلامتی ہو ہمارے سید و
مولیٰ رسول (حضرت) محمد خاتم النبیین
پر۔ اے خدا! تو آنحضرت کے مکذوبوں پر
بدترین عذاب کی بارش برسا اور ہمیں
منظور و منصور لوگوں میں سے بنا۔ آمین



احقر العباد غلام محمد امرتسری عفی عنہ جو
حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و
مہدی مسعود کے مریدوں میں سے ہے نے
اس تحریر کو قلم زن کیا۔



بقلم احقر العباد من المريدين
لحضرت المسيح الموعود
والمهدى المسعود العبد المفتقر الى
الله الاحد غلام محمد الامرتسرى
عفى عنه -



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين
الرحمن الرحيم مالك يوم
الدين. والصلاة والسلام على
سيد ولد آدم سيد الرسل
والانبياء اصفى الاصفياء محمد
خاتم النبیین وآله واصحابه
اجمعين.

أما بعد فيقول العبد الضعيف
المفتقر إلى الله القوي الأمين
نور الدين عصمه الله من الآفات
وأدخله في زمرة الآمين وجعله
كاسمه: نور الدين إني قد كنتُ
لهجتُ مُد رأيتُ المفسد من
أهل الزمان وشاهدت تغير
الأديان أن أرزق رؤية رجل يجدد
هذا الدين ويرجم الشياطين.
وكنت أرجو هذه المنية لأن الله
قد بشر المؤمنين في كتاب مبين
وقال وهو أصدق القائلين:
وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا
رب ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا بن مانگے دینے
والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن
کا مالک ہے۔ اور درود و سلام ہو سید ولد آدم نبیوں
اور رسولوں کے سردار، تمام مخلصین میں سے
بزرگ ترین محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
آپ کی آل اور آپ کے تمام صحابہ پر۔

أما بعد! خدائے قوی و امین کا عاجز،
محتاج بندہ نور الدین کہتا ہے اللہ اسے
آفات سے بچائے اور امن پانے والوں
کے گروہ میں داخل کرے اور اسے اپنے
نام کی طرح نور الدین بنا دے۔ جب سے
میں نے اہل زمانہ کے مفسد دیکھے اور
ادیان کا بگاڑ مشاہدہ کیا تو میں ایسی عظیم
ہستی کے دیکھنے کا مشتاق تھا جو اس دین کی
تجدید کرے اور شیطانوں کو سنگسار کرے
اور میری یہ خواہش اس لئے تھی کہ اللہ نے
اپنی کتاب مبین میں مومنوں کو بشارت
دیتے ہوئے فرمایا اور وہ سب سچوں سے
سچا ہے۔ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا
مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ

فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ إِلَى آخِرِ مَا
قال رب العالمين. وكذا قال
الذي ما ينطق عن الهوى إن هو
إلا وحيٌ يوحى وهو الصدوق
الأمين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. إن
اللَّهِ يبعث في هذه الأمة على
رأس كل مائة سنة من يَجِدُّ لها
دينها فكنْتُ لِرَحْمَتِهِ مِنَ الْمُنْتَظَرِينَ.
فقصدتُ لهذه البُغْيَةِ بَيْتَ اللَّهِ
مهبطَ أنوارِ الحقِّ واليقينِ فكنْتُ
أجوبُ البراري وأقطع الصحاري
وَأستقري عبداً من العبادِ الرَبَّانِيِّينَ.
فَنَسَمْتُ فِي البَقْعَةِ الْمَبَارَكَةِ
المَكْرَمَةِ شَيْخِي الشَّيْخِ السَّيِّدِ
حَسِينِ الْمَهَاجِرِ الْوَرَعِ، الزَّاهِدِ،
التَّقِيِّ وَشَيْخِي الشَّيْخِ مُحَمَّدِ
الْخَزْرَجِيِّ الْأَنْصَارِيِّ وَفِي طَابَةِ
الطَّيْبَةِ تَشْرَفْتُ بِلِقَاءِ شَيْخِي وَ
سَيِّدِي وَمَوْلَائِي الشَّيْخِ عَبْدِ الْغَنِيِّ
الْمَجْدِيِّ الْأَحْمَدِيِّ وَكُلِّهِمْ كَانُوا

﴿ب﴾

فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِهِمْ..... الخ اسی طرح اس ہستی نے
فرمایا جو اپنی نفسانی خواہش سے کلام نہیں کرتی
اور آپ کا ہر فرمان وحی پر ہی مبنی ہوتا ہے اور
آپ صدوق اور امین ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔
یقیناً اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر اس امت میں
ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو اس کے دین کی
تجدید کرے گا اور میں اس کی اس رحمت کا منتظر
تھا۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے میں نے
بیت اللہ جو حق اور یقین کے انوار کی جلوہ گاہ ہے
کا قصد کیا۔ پس میں جنگلوں میں پھرتا رہا اور
صحراؤں کو عبور کرتا رہا اور خدا کے ربّانی بندوں
میں سے کسی عظیم الشان بندہ کی جستجو کرتا رہا۔

پس میں نے مبارک اور مکرم جگہ
(مکہ مکرمہ) میں اپنے استاد محترم سید حسین
مہاجر صاحب کو جو نیک، زاہد اور متقی تھے
اور اپنے استاد محترم محمد الخزرجی الانصاری
سے شرفِ نیاز حاصل کیا اور مدینہ طیبہ میں
اپنے استاد اور بزرگ محترم شیخ عبد الغنی
المجددی الاحمدی سے ملاقات کا شرف
حاصل کیا اور وہ سب میری دانست میں متقی

۱۔ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور
زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا..... الخ (النور: ۵۶)

تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں میری طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔ اللہ ان تمام بزرگوں پر رحم فرمائے۔ وہ تقویٰ اور علم کے اعلیٰ مراتب پر فائز تھے لیکن دین اسلام کے دشمنوں سے نبرد آزمانہ تھے نہ ان کے شبہات کی بیخ کنی کرنے والے تھے بلکہ اپنے حجروں میں عبادت میں مشغول اور خلوت گاہوں میں اپنے رب سے راز و نیاز میں لگن تھے۔

میں نے علماء میں سے کوئی نہ دیکھا جو عیسائیوں، آریوں، برہمنوں، دھریوں، فلسفیوں، معتزلیوں اور ان جیسے دیگر گمراہ کرنے والے فرقوں کے پراپیگنڈہ کی طرف توجہ کرتا ہو بلکہ میں نے ہندوستان میں قریباً نو لاکھ طالب علم دیکھے جنہوں نے دینی علوم کو مسترد کیا اور ان کے بالمقابل انگریزی علوم اور یورپین زبانوں کو اختیار کر لیا اور مومنوں کو چھوڑ کر دوسروں کو دلی دوست بنا لیا۔

اور چھ کروڑ سے زائد رسالے اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت میں شائع کئے گئے۔ ایک طرف یہ مصیبت تھی اور اس پر مستزاد یہ کہ ہم مشائخ اور ان کے پیروکاروں سے سنتے تھے کہ

كما أظن من المتقين جزاهم الله
عني أحسن الجزاء آمين يا رب
العالمين. وهؤلاء الشيوخ
رحمهم الله كانوا على أعلى
المراتب من التقوى والعلم
ولكن لم يكونوا على أعداء
الدين من القائمين ولا لشبهاتهم
مستأصلين بل في الزوايا
متعبدين وبمناجاة ربهم مُتخلين.

وما رأيت في العلماء من
توجه إلى دعوة النصارى والآرية
والبراهمة والدهرية والفلاسفة
والمعتزلة وأمثالهم من الفرق
المضلين. بل رأيت في الهند ما
ينيف على تسع مائة ألف من
الطلبة رفضوا العلوم الدينية
واختاروا عليها العلوم الإنكليزية
والألسنة الأوربية واتخذوا
بطانة من دون المؤمنين.

وَأزِيد من ستين ألف ألف
رسالة طُبعت في مقابلة الإسلام
والمسلمين. هذه المصيبة وعليها
نسمع المشائخ وأتباعهم أنهم

يقولون إن الدعوة والمناظرات
 خلاف دَيِّنِ أَهْلِ الْكَمَالِ وَ
 أَصْحَابِ الْيَقِينِ. وَعُلَمَاؤُنَا إِلَّا
 مَنْ شَاءَ اللَّهُ مَا يَعْلَمُونَ مَا يَفْعَلُ
 بِالذِّينِ وَأَهْلِ الدِّينِ. وَالمَتَكَلِّمُونَ
 مَنْتَهَى تَدْقِيقَاتِهِمْ مَسْأَلَةَ إِمْكَانِ
 كَذْبِ الْبَارِئِ (نَعُوذُ بِاللَّهِ) وَ
 امْتِنَاعِهِ لَا لِتَبْكِيتِ الْكَافِرِينَ وَرَدِّ
 مَكَائِدِ الْمُعَانِدِينَ. وَمَعَ هَذِهِ الشُّكُورِ
 فَنَشْكُرُ مَسَاعِيَ الشَّيْخِ الْأَجَلِّ
 وَأَسْتَاذِي الْأَكْمَلِ رَحْمَةَ اللَّهِ
 الْهِنْدِيِّ الْمَكِّيِّ وَالدُّكْتُورِ وَزِيرِ خَانَ
 رَحِمَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى وَالسَّيِّدِ الْإِمَامِ
 أَبِي الْمَنْصُورِ الدَّهْلَوِيِّ وَالزُّكِّيِّ
 الْفِطَنِ السَّيِّدِ مُحَمَّدِ عَلِيِّ الْكَانْفُورِيِّ
 وَالسَّيِّدِ اللَّيْبِيِّ مُصَنِّفِ تَنْزِيهِهِ
 الْقُرْآنِ وَأَمْثَالِهِمْ سَلِّمَهُمُ اللَّهُ فَشَكَرَ
 اللَّهُ سَعِيهِمْ وَهُوَ خَيْرُ الشَّاكِرِينَ.
 لَكِنْ جِهَادَهُمْ مَعَ شَعْبَةٍ وَاحِدَةٍ
 مِنْ مَخَالَفِي الْإِسْلَامِ ثُمَّ مَا كَانَ
 بِالْآيَاتِ السَّمَاوِيَّةِ وَالْبَشَارَاتِ الْإِلَهِيَّةِ.
 وَكُنْتُ حَرِيصًا عَلَيَّ رُؤْيَا

وہ کہتے ہیں کہ تبلیغ اور مناظرہ اہل کمال
 اور اصحاب یقین کے طریق کے برخلاف
 ہے اور ہمارے علماء کو، اِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ
 اس بات سے کوئی سروکار نہیں تھا کہ دین
 اور اہل دین پر کیا بیت رہی ہے۔ اور
 متکلمین کی تحقیقات کا منتہی (نعوذ باللہ)
 باری تعالیٰ کے جھوٹ بول سکتے یا نہ بول
 سکتے کا مسئلہ تھا نہ کہ کافروں کا منہ بند کرنا
 اور معاندین کی سازشوں کا رد کرنا۔ یہ
 شکوہ اپنی جگہ ہم شیخ اجل اپنے استادِ کامل
 رحمت اللہ ہندی مکئی اور ڈاکٹر وزیر خان
 صاحب، اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحم فرمائے
 اور امام سید ابوالمنصور دہلوی اور پاکباز ذہین
 فطین سید محمد علی کانپوری اور دانش مند مصنف ☆
 تنزیہ القرآن اور ان جیسے دیگر کی مساعی کا
 شکر یہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ ان پر سلامتی
 فرمائے۔ اللہ ان کی مساعی کی قدر دانی
 فرمائے اور وہ بہترین قدر دان ہے۔
 لیکن ان کا مخالفین اسلام سے جہاد صرف
 ایک پہلو سے تھا اور ان کے ساتھ آسمانی
 نشانات اور الہی بشارات نہ تھیں۔
 میں تو ایک ایسے شخص کے دیدار کا حریص تھا

☆ تنزیہ القرآن کے مصنف مکرم مولوی محمد بشیر صاحب سہوانی تھے۔ (ناشر)

رَجُلٍ أَى رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْ أَفْرَادِ
الدَّهْرِ قَائِمٍ فِي الْمَضْمَارِ لِتَأْيِيدِ
الدِّينِ وَإِفْحَامِ الْمُخَاصِمِينَ .
فَرَجَعْتُ إِلَى الْوَطَنِ وَأَنَا كَالْهَائِمِ
الْوَالِهَانَ أَخْبِطُ وَرَقَّ نَهَارِي بَعْصَا
تَسْيَارِي وَمَنْ الْمَتَعِطَشِينَ الطَّالِبِينَ .
فَبَيْنَمَا أَنْتَظِرُ النِّدَاءَ مِنَ الصَّادِقِينَ .
إِذْ جَاءَ تَنِي بِشَارَةَ مِنْ جَنَابِ
السَّيِّدِ الْأَجَلِّ وَالْعَالِمِ الْحَبْرِ
الْأَبْلِّ مَجْدِدِ الْمَائَةِ وَمَهْدِي
الزَّمَانِ وَمَسِيحِ الدُّورَانِ
مُؤَلَّفِ الْبِرَاهِينِ . فَجِئْتُهُ لِأَنْظُرَ
حَقِيقَةَ الْحَالِ فَتَفَرَّسْتُ أَنَّهُ هُوَ
الْمَوْعُودِ الْحَكَمِ الْعَدْلِ وَأَنَّهُ
الَّذِي انْتَدَبَهُ اللَّهُ لِتَجْدِيدِ الدِّينِ
فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ .
فَسَجَدْتُ لَهُ شُكْرًا عَلَيَّ هَذِهِ
الْمِنَّةَ الْعَظِيمَةَ . لَكَ الْحَمْدُ
وَالشُّكْرُ وَالنِّعْمَةُ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ . ثُمَّ اخْتَرْتُ مَحَبَّتَهُ
وَاسْتَحْسَنْتُ بَيْعَتَهُ حَتَّى غَمَرْتُنِي
رَأْفَتُهُ وَغَشِيَتْنِي مَوَدَّتُهُ وَصِرْتُ

جو زمانے کے افراد میں سے منفرد اور یکتا ہو اور
دین کی تائید اور مخالفین کا منہ بند کرنے کے لئے
میدان میں کھڑا ہو۔ پس میں وطن واپس لوٹ
آیا۔ میں سرگردان اور حیران و ششدر تھا اور دن
رات سفر کرتا تھا اور تشنہ لبوں کی طرح (روحانی پانی
کا) طالب رہا اور اسی اثناء میں صادقوں میں سے
ایک منادی کا منتظر رہا۔

کہ مجھے جناب جلیل القدر عالم تبصر، مجددِ صدی،
مہدیِ زمان، مسیحِ دورانِ مؤلفِ براہینِ احمدیہ کی
بشارت ملی۔ پس میں حقیقتِ حال جاننے کے لئے
آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اپنی فراست
سے جان لیا کہ آپ ہی مسیح موعود اور حکم و عدل
ہیں اور یہ کہ آپ ہی وہ ہستی ہیں جس کو اللہ نے تجدید
دین کے لئے مقرر فرمایا ہے اور آپ نے اس پر
لَبَّيْكَ يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ (اے جہانوں کے معبود میں
حاضر ہوں) کہا۔ پس میں اس عظیم احسان پر اللہ کا شکر
ادا کرتے ہوئے سجدہ ریز ہو گیا۔ اے ارحم الراحمین خدا!
سب حمد اور شکر اور احسان تیرا ہی ہے۔ پھر میں نے
آپ کی محبت کو اپنا لیا اور آپ کی بیعت کرنا عمدہ
جانا حتیٰ کہ آپ کی مہربانی اور شفقت نے مجھے
ڈھانپ لیا اور آپ کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی
اور میں آپ کی محبت میں دیوانہ ہو گیا پس میں نے

فِي حَبْهٍ مِنَ الْمَشْغُوفِينَ .
فَأَثَرَتْهُ عَلَى طَارِفِي وَتَالِدِي
بَلْ عَلَى نَفْسِي وَأَهْلِي وَ
وَالِدِي وَأَعَزَّتِي الْأَقْرَبِينَ .
أَصْبَى قَلْبِي عِلْمُهُ وَعِرْفَانُهُ
فَشَكَرًا لِمَنْ أَنَا ح لِي لُقْيَانُهُ .
وَمِنْ سَعَادَةِ جَدِّي أُنَى آثَرْتُهُ
عَلَى الْعَالَمِينَ فَشَمَّرْتُ فِي
خِدْمَتِهِ تَشْمِيرَ مَنْ لَا يَأْلُو
فِي مِيدَانِ مِنَ الْمِيدَانِ
فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْسَنَ إِلَيَّ
وَهُوَ خَيْرُ الْمُحْسِنِينَ .

اپنے خود کمائے ہوئے اور موروثی مال بلکہ اپنی
جان، اپنے اہل و عیال، اپنے والد اور اپنے
اعزاء و اقارب پر آپ کو ترجیح دی۔ آپ کے
علم اور عرفان نے میرے دل کو موہ لیا۔ میں اس
ہستی کا شکر گزار ہوں جس نے آپ سے
ملاقات کا مجھے موقعہ فراہم کیا اور میری خوش بختی
ہے کہ میں نے آپ کو تمام جہانوں پر فضیلت
دی اور میں آپ کی خدمت میں اس شخص کی طرح
مستعد ہو گیا جو خدمت کے میدانوں میں کوئی دقیقہ
فرو گذاشت نہیں کرتا۔ پس سب تعریفیں اس اللہ
کے لئے ہیں جس نے مجھ پر احسان فرمایا اور وہ
سب محسنوں سے بڑھ کر احسان کرنے والا ہے۔

فَوَاللَّهِ مُدُّ لَأَقْيَيْتُهُ زَادَنِي الْهُدَى
پس اللہ کی قسم جب سے مجھے آپ سے شرف ملاقات حاصل ہوا ہے مجھے آپ نے ہدایت میں
بڑھایا ہے اور میں نے اس احمد کے فہم دلانے سے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا ہے۔

وَكَمِّ مِنْ عَوِيصٍ مُشْكَلٍ غَيْرٍ وَاضِحٍ أَنَا زَ عَلِيٍّ فَصْرْتُ مِنْهُ مُسَهِّدًا
کتنے ہی الجھے ہوئے، مشکل اور مبہم امور تھے جو آپ نے مجھ پر روشن فرمائے جس سے
میں بیٹا ہو گیا۔

وَمَا إِنْ رَأَيْنَا مِثْلَهُ بَطْلًا بَدَا
ہم نے نہیں دیکھا کہ آپ جیسا بطل جلیل کبھی ظاہر ہوا ہو اور نہ ہی ہم نے آپ جیسا کوئی
دشمنوں کو نابود کرنے والا دیکھا۔

وَأَكْفَرَهُ قَوْمٌ جَهُولٌ وَظَالِمٌ وَكَذَّبَهُ مَنْ كَانَ فَظًّا وَمُلْجِدًا
اور انتہائی جاہل، ظالم قوم نے آپ کی تکفیر کی اور ہر سخت بد خلق اور ملحد شخص نے آپ کی تکذیب کی۔
وَهَذَا عَلَى الْإِسْلَامِ إِحْدَى الْمَصَائِبِ يُكْفَرُ مَنْ جَاءَ النَّبِيَّ مُؤَيِّدًا
اسلام پر نازل ہونے والی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت یہ ہے کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
مؤید بن کر آیا ہے اسے کافر قرار دیا گیا ہے۔

أَفَى الْقَوْمِ تُمْدَحُ يَا مُكْفَرًا صَادِقٍ أَلَا إِنَّ أَهْلَ الْحَقِّ سَمَّوْكَ مُفْنِدًا
اے صادق کی تکفیر کرنے والے! کیا قوم میں تیری تعریف کی جائے گی۔ غور سے سن!
اہل حق نے تیرا نام پاگل رکھا ہے۔

نَبَذَتْ هُدَى الْعِرْفَانَ جَهْلًا وَبَعْدَهُ أَخَذَتْ طَرِيقًا قَدْ دَعَاكَ إِلَى الرَّدَى
تو نے جہالت کی وجہ سے عرفان کی ہدایت کو پھینک دیا ہے اور اس کے بعد تو نے ایسا
طریق اختیار کر لیا ہے جو یقیناً تجھے ہلاکت کی طرف بلا رہا ہے۔

وَإِنْ كُنْتَ تَسْعَى الْيَوْمَ فِي الْأَرْضِ مَفْسِدًا فَتُحْرَقَ فِي يَوْمِ النَّشُورِ مُزَوِّدًا
اور اگرچہ آج تو زمین میں مفسد بن کر دوڑتا پھرتا ہے مگر حشر نشر کے دن تو اچھی طرح
آگ میں جلایا جائے گا۔

وَلَوْ قَبْلَ إِكْفَارٍ تَفَكَّرْتَ سَاعَةً لَعَمْرِي هُدَيْتُ وَمَا أَبَيْتَ تَبْدُدًا
اور اگر تکفیر کرنے سے پہلے لمحہ بھر بھی غور کر لیتا تو میری عمر کی قسم! تو ضرور ہدایت پا جاتا اور
پراگندہ خیالی کے سبب انکار نہ کرتا۔

فَصَدَّتْ لِرَضَى الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ نِيَّةٍ وَكَانَ رِضَى الْبَارِي أْتَمَّ وَأَوْكَدًا
تو نے بد نیتی سے لوگوں کو راضی کرنے کا قصد کیا حالانکہ رضاء باری تعالیٰ سب سے
کامل اور یقینی ہے۔

وما فی یدیک لَتُبْعِدَنَّ مَقْرَبًا إِلَهَ الْبَرَايَا قَدْ دَنَاهُ وَأَحْمَدًا
تیرے پاس ہے کیا کہ تو ایک مقرب کو (بارگاہ ایزدی سے) دور قرار دے، جبکہ مخلوق کا
معبود خود اس شخص کے قریب ہوا ہے اور اس کی تعریف فرمائی ہے۔

وَقَدْ كُنْتَ تَقْبَلُ صَدَقَةً وَكُتِبَتْهُ فَمِثْلُكَ كُفْرًا مَا رَأَيْنَا صَفْنَدًا
حالانکہ قبل ازیں تو اس کی سچائی کو قبول کر چکا ہے اور اسے تحریر کو چکا ہے۔ پس تیرے
جیسا انکار کرنے والا احق ہم نے نہیں دیکھا۔

أَلَا إِنَّهُ قَدْ فَاقَ صَدَقًا خَوَاصِّكُمْ وَدَفَّارُؤُسَ الصَّائِلِينَ وَأَزْجَدًا
راستبازی میں وہ تمہارے خواص پر بھی سبقت لے گیا ہے اور اس نے حملہ کرنے والوں
کا سر پھوڑا اور ان پر لرزہ طاری کر دیا۔

أَتُكْفِرُ يَا غُولَ الْبَرَارِي مِثْلَهُ أَتَلْعَنُ مَقْبُولًا يَحِبُّ مُحَمَّدًا
اے غولِ بیابانی! کیا تو اس کے مثل کی تکفیر کرتا ہے اور اس مقبول پر لعنت کرتا
ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق ہے۔

وَتَعَسَا لَكُمْ يَا زُمْرَ شَيْخٍ مَزُورٍ هَلِكْتُمْ وَأُرْدَاكُمْ وَعَفَا وَأَفْسَدًا
اے دھوکہ باز شیخ کے گروہ! تمہارا استیاناس۔ تم مارے گئے اور اس (شیخ) نے
تمہیں برباد کر دیا، مٹا دیا اور بگاڑ دیا۔

لَهُ كُتِبَ السَّبُّ وَالشَّتْمُ حَشْوُهَا شَرِيرٌ وَيَسْتَقْرَى الشَّرُورَ تَعْمُدًا
اس (شیخ) کی کتابیں سب و شتم سے پُر ہیں۔ وہ خود شریر ہے اور عمداً شرکی تلاش میں رہتا ہے۔

أَضَلَّ كَثِيرًا مِنْ ضَلَالَاتٍ وَهَمَّهُ وَبَاعَدَ مِنْ حَقِّ مَبِينٍ وَأَبْعَدًا
اس نے اپنے گمراہ افکار سے بہتوں کو گمراہ کر دیا۔ وہ خود بھی حق مبین سے دور
ہوا اور دوسروں کو بھی دور کر دیا۔

وَمَا إِنَّ أَرَى فِيهِ الْفَضِيلَةَ خَاصَةً نَعَمَ فِي طَرِيقِ الْمَفْسِدِينَ تَفَرَّدَا
میں نے اس میں بطور خاص کوئی فضیلت نہیں دیکھی۔ ہاں۔ وہ مفسدوں کی راہ میں مفرد ہے۔

يُشِيعُ رِسَالَاتٍ لِبَعْغِي تَرَايِدَ وَيَسْجَلِبُ الْحُمُقَى إِلَيْهَا وَيُفْرِدَا
لذیذ کھانوں کی تلاش میں رسائل شائع کرتا ہے تاکہ احمقوں کو ان (رسائل) کی
طرف کھینچ لائے اور انعامات حاصل کر لے۔

وَمَا كَانَ لِي بَغْضٌ بِهِ وَعَدَاوَةٌ وَفِي اللَّهِ عَادِيْنَاهُ إِذْ ذَمَّ أَحْمَدًا
مجھے اس سے کوئی بغض و عداوت نہیں۔ جب اس نے احمد علیہ السلام کی مذمت کی تو
ہم نے اللہ کی خاطر ہی اس سے دشمنی کی۔

﴿ ۵ ﴾

فَخَذَ يَا إِلَهِي رَأْسَ كُلِّ مُعَانِدٍ كَأَخْذِكَ مَنْ عَادَى وَلِيًّا وَشَدَّدَا
اے میرے معبود! ہر دشمن کو سر سے پکڑ لے جس طرح تو اسے پکڑتا ہے جو ولیوں سے
دشمنی کرتا اور اس میں شدت اختیار کرتا ہے۔

لَتَكُونَ آيَاتٍ لِّكُلِّ مُكَذِّبٍ حَرِيصٌ عَلَى سَبِّ مُبَاهِي تَحْسُدَا
تاکہ ہر اس شخص کے لئے (عبرت کے) نشانات ہوں جو حسد کی وجہ سے تکذیب
کرنے والا، سب و شتم کا حریص اور شیخی بگھارنے والا ہے۔

وَيَا طَالِبَ الْعِرْفَانِ خُذْ ذِيْلَ نُوْرِهِ وَذَعْ كُلَّ ذِي قَوْلٍ بِقَوْلِ الْمَهْتَدِي
اے عرفان کے طالب! اس کے نور کا دامن تھام لے اور مہدی کے قول کی خاطر
ہر دوسرے بات کرنے والے کو چھوڑ دے۔

وَفِي الدِّينِ أَسْرَارٌ وَسِبْلٌ خَفِيَّةٌ يَلَاظُهَا بَصْرٌ يَلَاقِي إِثْمَدَا
دین میں ایسے کئی بھید اور مخفی راہیں ہیں جنہیں صرف وہ آنکھ دیکھ سکتی ہے جس نے
(بصیرت کا) سُرمد لگایا ہو۔

وآخر دعوانا أن الحمد كله لربّ رحيم بعث فينا مجددًا
ہماری آخری پکار یہی ہے کہ تمام تعریف اُس ربّ رحیم کے لئے ہے جس نے ہم میں مجدد
مبعوث فرمایا۔

یہ قصائد یہاں مکمل ہوئے اور ہم نے پسند
کیا کہ یہاں ماہر ادیب جناب محمد سعید الشامی
الطرابلسی سَلَّمَهُ اللهُ تعالیٰ کے کلام میں سے
بعض فصیح و بلیغ قصائد شامل کریں جنہیں
انہوں نے سیدنا و مرشدنا حضرت اقدس مسیح
موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں نظم کیا
ہے اور آپ علیہ السلام کے مخالفین اور مسیحی
فرقہ کی ہجو کی ہے۔

قد تمت هذه القصائد وقد
أحببنا أن نلحقها ببعض قصائد
بليغة فصيحة من كلام الأديب
المفلق السيد محمد سعيد
الشامى الطرابلسى سَلَّمَهُ اللهُ
تعالى قد نظمها ومدح بها سيدنا
ومرشدنا المشار إليه فيها وهجا
الفرقة النصرانية ومن خالفه.

خَضَعْتُ لِرَفْعَةِ مَجْدِكَ الْعِظْمَاءُ وَأَتَتْكَ تَسْحَبُ ذِيَلِهَا الْعَلِيَاءُ
بڑے بڑے تیری رفعت شان کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں اور عالی مرتبت لوگ تیری پیشوائی
کے لئے دامن گھسیٹتے ہوئے آتے ہیں۔

وَرَنْتُ إِلَيْكَ مَعَ الْوَقَارِ وَسَلَّمْتُ وَتَفَاخَرْتُ بِمَدِيحِكَ الشُّعْرَاءُ
شعراء سلام کرتے ہیں اور تیری طرف وقار سے دیکھتے ہوئے فخر یہ تیری مدح بیان کرتے ہیں۔

وَلَكِ الْأَمَانُ مِنَ الزَّمَانِ وَمَا عَلَيَّ مَنْ لَإِذْ فَيَكُ مِنَ الزَّمَانِ عَنَاءُ
آپ کو گردش زمانہ سے امان حاصل ہے اور جو آپ کی پناہ میں آجائے اس پر زمانے کی کوئی سختی نہیں۔

قَدْ حُزِنْتُ فَضْلًا مِنْ إِلَهِكَ فَوْقَ مَا قَدْ حَازَهُ مِنْ قَبْلِكَ الْآبَاءُ
آپ سے قبل آپ کے آباء نے جو مراتب حاصل کئے۔ آپ نے خدا کی طرف سے ان سے بڑھ کر فضیلت پائی ہے۔

وَحَوَيْتَ عَلَمًا لَيْسَ فِيهِ مِشَارِكٌ لَكَ فِي الْأَنْعَامِ وَلِلَّاهِ عَطَاءٌ
 آپ کو وہ علم حاصل ہے جس میں ساری مخلوق میں سے کوئی دوسرا آپ کا شریک نہیں اور یہ ساری
 عطاء خدا تعالیٰ کی ہے۔

يَا مَنْ إِذَا نَزَلَ الْوَفُودُ بِبَابِهِ أَغْنَاهُمْ عَمَّا إِلَيْهِ جَاءُوا
 اے وہ ہستی کہ جب آپ کے در پر وفود آتے ہیں تو آپ انہیں حاجت براری کر کے انہیں ان
 سے غنی کر دیتے ہیں۔

أَنْتَ الَّذِي وَعَدَ الرَّسُولُ وَحَبَّذَا وَعَدُّ بِهِ قَدْ صَحَّتِ الْأَنْبَاءُ
 آپ ہی وہ وجود ہیں جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا تھا اور اس موعود کے کیا ہی
 کہنے جس کے متعلق دی گئیں تمام خبریں صحیح ثابت ہوئیں۔

أَنْتَ الَّذِي إِنْ حَلَّ جَدَّبَ فِي الْمَلَأِ وَدَعَوْتَ رَبِّكَ حَلَّهِ الْإِرْوَاءُ
 آپ ہی وہ ذات ہیں کہ جب مخلوق پر قحط وارد ہو۔ اور آپ اپنے رب سے دعا کریں تو
 اس پر سیراب کرنے والی بارش نازل ہوتی ہے۔

طُوبَى لِعَبْدٍ قَدِ رَضِيَ بِكَ مَلْجَأً إِذْ لَا يَخِيبُ وَرَاحَتَاهُ مَلَأُ
 وہ بندہ کتنا خوش قسمت ہے جو آپ کی پناہ پر راضی ہو جائے کیونکہ وہ ناامید نہیں رہتا اور
 مالا مال ہو جاتا ہے۔

طُوبَى لِقَوْمٍ أَنْتَ بَيْضَةُ مُلْكِهِمْ وَكَذَا الْعَصْرَ أَنْتَ فِيهِ ذُكَاؤُ
 بابرکت ہے وہ قوم جن کے وطن کا تو سر تاج ہے اور خوش نصیب وہ زمانہ جس کا تو سورج ہے۔

طُوبَى لِدَارٍ أَنْتَ فِيهَا قَاطِنٌ فَلَقَدْ بَدَتْ فِي سَوْحِهَا الزَّهْرَاءُ ﴿٧﴾
 مبارک ہے وہ گھر جس کا تو مکین ہے پس اس کے آنگن میں پھول کھل اٹھے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الْجَبْرُ الْأَجَلُّ وَمَنْ بِهِ يَرْجَى الْمَرَادُ وَتُكْشَفُ الصَّرَاءُ
 اے فاضل اجل! اور وہ ہستی جس کے طفیل امیدیں برآتی ہیں اور تکالیف چھٹ جاتی ہیں۔

إِنِّي لأرغب أن أرى لك سيدى وجهًا عليه من الجمال رداءً
 اے میرے آقا! میں آپ کا وہ حسین و جمیل چہرہ دیکھنا چاہتا ہوں جو پیکرِ جمال ہے۔
 يا واحدًا فى ذاته وصفاته قد حَقَّقْتُ بوجودك الأشياءَ
 اے اپنی ذات و صفات میں واحد و یگانہ ہستی تیرے وجود سے چیزیں متحقق ہوتی ہیں۔
 وبك استقامت للعلل أركانہ وتزيّنت بمقامك الجوزاءُ
 آپ کے طفیل شرف کے ستون قائم ہیں اور آپ کے شرف سے ہی جوزاءِ ستارے کو زینت ملی ہے۔
 أَيَّدتْ دينَ الحقِّ يا عَلمَ الهدى وَأَبْنَتْ طَرِيقًا طَمَّهَها الجُهلاءُ
 اے ہدایت کے مینار! تو نے دینِ حق کی تائید کی اور ان راستوں کو روشن کر دیا جن پر
 تاریکی چھائی ہوئی تھی۔

ورفعت للإسلام حصنًا باذخًا تفنى الدهورُ وما يليه فناءً
 تو نے اسلام کے لئے وہ بلند و بالا قلعہ تعمیر کیا کہ زمانے پر زمانہ بیت جائے گا مگر فنا اس
 کے قریب بھی نہیں پھٹکے گی۔

ونكأت أهلَ الشُّركِ حتى أصبحوا فى غيِّهم قد مَسَّهم إقواءُ
 آپ نے مشرکین پر وہ چر کے لگائے کہ وہ اپنی گمراہی میں بے بس ہو کر رہ گئے۔
 وسللت سيفًا للشريعة بينهم لَمَّا رَأوه أَكْبَهَم أعباءُ
 آپ نے شریعت کی تلوار ان کے درمیان بے نیام کی جب انہوں نے اسے دیکھا تو
 اس کی چمک نے انہیں اوندھے منہ گرا دیا۔

مازلت تضرب فيهم حتى انشوا من وَقَعِه فكَأَنَّهُم أهباءُ
 تو ان میں لگاتار تلوار چلاتا رہا یہاں تک کہ وہ اس کی پے در پے ضربوں سے
 ذرہ ذرہ ہو گئے۔

جاؤوا لیتنصروا علیک وما دَرَوَا أَنِ الْإِلَٰهَ عَلَیْکَ مِنْهُ لِوَاءُ
وہ آئے تاکہ تجھ پر غالب ہوں لیکن یہ نہیں جانتے تھے کہ خدا تعالیٰ ان سے حفاظت کے
لئے تیری سپر ہے۔

صَالُوا وَرَامُوا أَنِ يَفُوزُوا بِالذِّی قَصَدُوا إِلَیْهِ فَصَدَّهُمْ إِعْيَاءُ
انہوں نے حملہ کیا اور ارادہ کیا کہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں مگر بے بسی نے انہیں روک دیا۔
وَتَفَرَّقَتْ أَحْزَابُهُمْ لَمَّا رَأَوْا أَسَدًا هَضُورًا كَفَّهُ عَضْبَاءُ
جب انہوں نے خونخوار شیر کو دیکھا جس کے پنجے تیغ براں کی طرح ہیں تو ان کے
گروہ تتر بتر ہو گئے۔

مَا ضَرَّهُمْ لَوْ آمَنُوا إِذْ جَسَّتْهُمْ بِلْ كَذَّبُوكَ فَخَابَتِ الْآرَاءُ
اگر وہ اس وقت ایمان لے آتے جب تو ان کے پاس آیا تھا تو ان کا کیا بگڑتا تھا بلکہ
انہوں نے تیری تکذیب کی۔ پس ان کی تمام آراء نامراد رہیں۔

هِيَ هَاتِ أَنْ يَصِلُوا إِلَى مَا أَمَلُوا حَتَّى تَلِينَ وَتُنَبِّتِ الصَّمَاءُ
ان کا اپنی امیدوں کو حاصل کرنا ایسا ہی بعید از قیاس ہے جیسا کہ ایک ٹھوس
چٹان کا نرم ہو کر روئیدگی اُگانا۔

بِئْسَ الَّذِی قَصَدُوا إِلَیْهِ مِنَ الرَّدَى وَتَنْزَلَتْ بِقُلُوبِهِمْ بَأْسَاءُ
کیا یہی بُری ہے وہ ہلاکت جس کا وہ قصد کر بیٹھے ہیں اور ان کے دلوں پر پے در پے
مصیبتیں ٹوٹ رہی ہیں۔

ضَلُّوا وَقَالُوا إِنَّ عِيسَى لَمْ يَمُتْ بَلْ فِي السَّمَاءِ وَأَيْنَ مِنْهُ سَمَاءُ
وہ گمراہ ہو گئے اور کہتے رہے کہ عیسیٰ فوت نہیں ہوا بلکہ آسمان میں ہے۔ مگر کجا عیسیٰ اور کجا
آسمان (پر جانا)۔

قَدَمَاتِ عِيسَىٰ مِثْلَ مَوْتِ أُمِّهِ وَالْمَوْتُ حَقٌّ لَيْسَ فِيهِ خَفَاءٌ
 حضرت عیسیٰؑ اپنی والدہ کے فوت ہونے کی مانند فوت ہو گئے اور موت برحق ہے، کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔
 مَنْ كَانَ يَنْكُرُ ذَلِكَ فليَسْ بِمُؤْمِنٍ فِيمَا أَرَىٰ وَالرُّبُّ مِنْهُ بَرَاءٌ
 جو شخص اس بات کا انکار کرے تو وہ میری دانست میں مومن نہیں اور اللہ اس غلط عقیدہ سے بری ہے۔
 إِنَّ كَانَ عِيسَىٰ يَأْتِيَنَّ بُعِيدًا مَا ذَاقَ الْحِمَامَ فَهَكَذَا الْقَدَمَاءُ
 اگر عیسیٰؑ نے موت کا مزہ چکھنے کے کچھ عرصہ بعد ضرور واپس آنا ہے تو ضرور تمام
 سابقہ لوگوں کو بھی اسی طرح واپس آنا چاہیے۔

لَا مَرْحَبًا بِهِمْ وَلَا أَهْلًا وَلَا سَهْلًا وَلَا حَمَلْتَهُمُ الْغِبْرَاءُ
 انہیں کوئی اہلاً و سہلاً و مَرَحَبًا کہنے والا نہیں اور نہ زمین نے ان کا بوجھ اٹھایا ہے۔
 كَلَّا وَلَا بَرِحْتُ صَبَاحًا مَسَا مَرَّ الدَّهْوَرِ تَجُدُّهُمْ حَصْبَاءُ
 ہرگز نہیں۔ زمین ایسی ہی رہے گی اور صبح، شام کے ساتھ زمانے بنتے رہیں گے اور زمین
 انہیں ریزہ ریزہ کرتی رہے گی۔

قَوْمٌ كَأَنَّهُمُ الذِّيَابُ إِذَا عَوْتُ فَاسْتَحْوَذْتُهَا أَكْلُبُ وَرُعَاءُ
 وہ لوگ ایسے بھیڑیوں کی طرح ہیں جو چرواہوں اور ان کے (محافظ) کتوں کے غالب
 آجانے پر چلاتے ہیں۔

لَا يَقْرَبُونَ مِنَ الْحَلَالِ وَعِنْدَهُمْ إِنَّ الْحَلَالَ طَرِيقَةٌ شَنْعَاءُ
 وہ حلال کے قریب بھی نہیں پھٹکتے اور حلال ان کے نزدیک نہایت قبیح راستہ ہے۔
 وَإِلَى الْحَرَامِ شَوَاحِصٌ أَبْصَارُهُمْ إِنَّ الْحَرَامَ لَمَنْ يَرُمُهُ غَدَاءُ
 وہ حرام کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہیں۔ یقیناً جو شخص حرام کا قصد کرے تو
 حرام ہی اُس کی غذا ہے۔

يَا أَيُّهَا الْبَحْرُ الَّذِي مَا مِثْلُهُ بَحْرٌ وَمَا لَجْمِيلِهِ إِحْصَاءُ
اے (معرفت کے) سمندر! جس جیسا نہ کوئی اور سمندر ہے اور نہ اس کی خوبیوں
کی کوئی حد بست ہے۔

بَلْ أَيُّهَا الْغَيْثُ الَّذِي أَنْوَاؤُهُ فَعَلَتْ بِمَا لَا تَفْعَلُ الْأَنْوَاءُ
ہاں اے وہ رحمت کی بارش! جس کی عطائے وہ کام کیا جو نزولِ بارش کی طرف منسوب
ستارے نہیں کر سکتے۔

حَيَّاكَ رَبِّي كُلَّمَا هَبَّتْ صَبَا نَجِدُ وَمَا قَدْ غَنَّتِ الْوَرَقَاءُ
جب جب نجد کی بادِ صبا چلے اور قمریاں گیت گائیں تو میرے رب کا تجھے سلام پہنچے۔
أَوْ مَا تَرَنَّمْ فِي مَدِيحِكَ مُنْشِدٌ خَضَعَتْ لِرَفْعَةِ مَجْدِكَ الْعِظْمَاءُ
یا جب کوئی تیری مدح میں نغمہ سرا ہوگا تو بڑے بڑے تیری رفعتِ شان کے
آگے سر تسلیم خم کریں گے۔

السید محمد سعید الشامی

وله رحمه الله تعالى

محترم محمد سعید شامی رحمہ اللہ کا ایک اور قصیدہ

حَمْدٌ غَزِيرٌ صَادِقُ الْإِذْعَانِ لِلَّهِ رَبِّ دَائِمِ الْغَفْرَانِ
اللہ، ہمیشہ مغفرت کرنے والے رب کے لئے بے پناہ حمد اور سچی تابعداری ہے۔
فَرْدٌ كَثِيرُ الْعَفْوِ وَالْإِحْسَانِ مُنْشَى الْأَنْامِ وَمُنْزِلُ الْفِرْقَانِ
وہ اُحد ہے۔ بہت عفو و احسان کرنے والا، مخلوق کو پیدا کرنے والا اور فرقانِ حمید کو
نازل کرنے والا ہے۔

إِذْ قَدْ أُبِيرْتُ دَوْلَةُ الصَّلْبَانِ مِنْ وَقْعِ شَهْمٍ حَاذِقِ الطَّعَانِ
 ماہر نشانہ لگانے والے بطل جلیل کے وار سے صلیبوں کی حکومت تباہ ہو گئی۔
 فِي الْحَرْبِ إِذْ يَعْدُو بِحَدِّ سِنَانٍ مُحْيِي الْمَنُونِ وَمُوقِدِ النِّيرَانِ
 جب وہ (بطل جلیل) جنگ میں نیزہ کی آئی کے ساتھ حملہ کرتا ہے تو وہ حشر نثر پیا
 کرنے والا اور آتشِ حَرَبِ بھڑکانے والا ہوتا ہے۔

كَتَالِيثِ صَادَفَ رَعْلَةَ الضَّبْعَانِ فِي يَوْمٍ مَخْمَصَةٍ عَلَى أَسْوَانِ ﴿ح﴾
 اُس شیر کی مانند جسے بھوک والے دن چٹان پر لگڑ بگڑ کے بچے مل گئے ہوں۔
 أَسَدٌ هَزَبٌ ثَابِتُ الْجَنَانِ لَمْ يَكْتَرِثُ بِكَثْرَةِ الْفِرْسَانِ
 مضبوط دل زبردست شیر کی طرح جسے شہسواروں کی کثرت کی کوئی پروا نہیں۔
 بَتَلِ الشُّكُوكِ بِقَطَاعِ الْبِرْهَانِ وَدَلَائِلِ قَرَّتْ بِهَا الْعَيْنَانِ
 آپ نے شکوک و شبہات کو برہان کی تیز تلوار سے اور ایسے دلائل سے جن سے
 آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں کاٹ کے رکھ دیا ہے۔

حَبْرٌ أَمَدٌ مَوَائِدِ الْعِرْفَانِ وَأَسْحَ أَبْحَرَهَا عَلَى الظَّمَانِ
 آپ وہ عالمِ اَجَلِ ہیں جنہوں نے عرفان کے دسترخوان بچھائے اور پیاسوں پر
 معرفت کے سمندر بہا دیئے۔

رَدَعَ الْخُصُومَ بِقَدْرَةِ الْمَنَانِ يَدْعُونَ وَيَسْلَانُ نَكْسَ الْأَذْقَانِ
 آپ نے خدائے مَنَانِ کی قدرت کے طفیل دشمن کا منہ موڑ دیا۔ وہ (دشمن)
 اوندھے منہ پڑے ہلاکت کو پکار رہے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الْمَوْلَى الْعَظِيمُ الشَّانِ هِيَهَاتَ عَيْنِي أَنْ تَرَى لَكَ ثَانَ
 اے عظیم الشان آقا! میری آنکھ سے یہ بعید ہے کہ تجھ سا کوئی اور دیکھے۔

إذ كنتَ عَلَمًا فخرَ كلِّ زمانٍ ولقد تناقلَ فضلكَ الثَّقَلانِ
کیونکہ تو ہر زمانے کا فخر اور روشنی کا مینار ہے اور جن و انس تیرے ہی فضل سے حصہ
لیتے چلے جا رہے ہیں۔

فانعمُ وُدُّمُ بالعزِّ والأمانِ ما هزَّ ريحُ مُيِّدِ الأغصانِ
تو خوش باش اور سدا عزت و امان کے ساتھ رہے۔ جب تک کہ بادِ صبا شاخوں کو ہلاتی رہے۔

وَلَهُ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى مُتَغَزِّلاً وَمَمْتَدِحًا

لجناب المشارِ إِلَيْهِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور تعریف میں آپ رحمہ اللہ کا ایک اور قصیدہ

ألا لا أرى مَنْ أَحَبَّ بعيني وعدوى أراه بكرةً وأصيلا
میں اپنے محبوب کو آنکھ سے نہیں دیکھ رہا جبکہ اپنے دشمن کو میں صبح و شام دیکھتا ہوں۔
يا القومى ويا لصحبي الحَقُونى وأدرِ كونى فقد غدوتُ قتيلا
اے میری قوم اور اے میرے ساتھیو! مجھے آملو اور میرے ساتھ شامل ہو جاؤ میں تو
قتیلِ عشق ہو گیا۔

مِنْ لِحَاظِ رَاشِقَاتِ بقلبي أسهَمًا عنه لا ترى تحويلا
ایسی نگاہوں سے جو میرے دل میں تیروں کی طرح کھب چکی ہیں اور وہ تیر نگاہ
میرے دل سے الگ ہونا نہیں چاہتے۔

وحدودٍ أینعَ الشقيقُ عليها ورُضابٍ مِزاجه زنجبِلا
ایسے رُخسار سے جن پر گلِ لالہ کھلے ہوتے ہیں اور ایسے لعابِ دہن سے جس میں زنجبیل کی آمیزش ہے۔

طَبِيَّةٍ مِنْ قَادِيَانِ سَبْتَنِي إِذْرَنْتَ رَنْوَةً وَ طَرْفًا كَحِيَلَا
 قَادِيَانِ كَ غَزَالِ نَے مجھے اپنا اسیر کر لیا جب اس نے محبت بھری نگاہ اور سر مئی
 آنکھ سے (مجھے) دیکھا۔

حَبْدًا قَدْهَا إِذَا يَتَشَنِي كَتَشَنِي الْغَصُونِ ذُلَّتْ تَذَلِيلًا
 اس کی قامت کے کیا کہنے جب وہ پھلوں سے لدی شاخوں کے جھکنے کی طرح جھکتی ہے۔

مَا الشَّمْسُ عِنْدِي وَلَا الْبَدْرُ فَاعْلَمُ فِي حُلَاهَا أَرَى لَهَا تَمَثِيلًا
 سورج اور چودھویں کے چاند کو میں اُس کی خوبصورتی میں اس کا مثل نہیں پاتا۔

كَلَّا وَلَسْتُ فِي الْجَنَانِ بِرَاضٍ بِسَوَاهَا إِنْ أَرَاهَا بَدِيلًا
 بلاشبہ میں جنتوں میں اس محبوب کے سوا کسی اور متبادل پر راضی نہیں۔

وَلَقَدْ أَرَانِي بَعْدَ مَا كُنْتُ لَيْشًا مُصَمَّمَةً عَمَّهًا خَنْشَلِيًّا
 کبھی میں خود کو ایک مضبوط بہادر اور طاقتور شیر پاتا تھا۔

يَرْهَبُ الْأَحْمَسُ الْمَدَجَّحَ صَوْتِي وَبِعَيْنِي يَرَى الْعَزِيزَ ذَلِيلًا
 اور اسلحہ سے لیس بہادر کو میری آواز خوفزدہ کر دیتی تھی اور میری آنکھوں
 میں غالب بھی مغلوب نظر آتا تھا۔

تَسَحَّبُ النَّمْلَةُ يَا فِدَيْتُكَ جِسْمِي وَابْنُ آوَى يَدْعُو عَلَيَّ الْعَوِيلًا

لیکن اے میرے محبوب میں تیرے قربان جاؤں۔ اب (میں عشق میں اس قدر
 لاغر ہو گیا ہوں کہ) چیونٹی میرا جسم گھسیٹی پھرتی ہے اور گیدڑ بھی مجھ پر بھونکتا ہے۔

غَيْرَ أَنِّي وَإِنْ جُنِنْتُ غَرَامًا فِي هَوَاهَا لِأَصْبِرَنَّ جَمِيلًا
 اُس محبوب کے عشق میں اگرچہ میں دیوانہ ہو گیا لیکن میں صبر جمیل ہی کروں گا۔

فَعَسَى الْهُمَامُ الَّذِي إِلَيْهِ الْمَطَايَا قَدْ تَخَطَّتْ تَلَانِعًا وَسَهُولًا
 امید ہے کہ وہ امام ہمام جس کی طرف سواریاں ٹیلوں اور میدانوں کو پھلانگتی ہوئی آرہی ہیں۔
 خَيْرُ عَبْدٍ يَرَاهُ أَشْرَفُ قَوْمٍ مَنْ لَعِيسَى الْمَسِيحِ أَضْحَى مِثْلًا
 اور قوم کے معزز لوگ اسے سب سے بہترین عبد پاتے ہیں ، جو عیسیٰ مسیح کے لئے
 بطور مثال ہو گیا ہے۔

إِنْ يَرَانِي وَيَكْشِفُ مَا بِي عَنْ قَرِيبٍ قَبْلَ أَنْوَى الرِّحِيلَا
 بس وہ مجھے دیکھ لے اور میرا حال اس پر جلدی ظاہر ہو جائے قبل اس کے کہ
 میں کوچ کا ارادہ کروں۔

وقال رحمه الله تعالى مقرّظاً على هذا الكتاب المبارك

ومادحاً للجناب الأقدس نفع الله به المسلمين

اس کتاب مبارک کی تعریف کرتے ہوئے اور حضرت اقدس علیہ السلام (خدا آپ علیہ السلام
 کے وجود کو مسلمانوں کے لئے نفع رسا بنائے) کی مدح سرائی میں آپ کا ایک اور قصیدہ

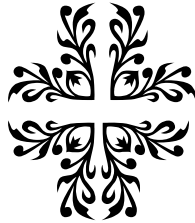
كِتَابٌ حَكِي زَهْرَ الرَّبِيعِ نَضَارَةً وَحَوَى مِنَ النِّظْمِ الْبَدِيعِ طُورِ سَا
 یہ وہ کتاب ہے جو اپنی تازگی میں موسم بہار کے پھولوں کی مانند ہے اور
 بے نظیر نظم پر مشتمل صحیفہ ہے۔

يُغْنِي الْأَدِيبَ فَكَاهَةً وَمَسْرَةً عَنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ الْحَبِيبُ جَلِيسَا
 لطافت اور مسرت میں ادیب کو ہم جلیس دوست سے مستغنی کر دیتی ہے۔

قد صاغه الحَبْرُ الذى أنواره تَدْعُ الليالَ إذا دَجِينُ شُموسا
 اس کو ایسے جلیل القدر عالم نے لکھا ہے کہ جس کے انوار سیاہ تاریک راتوں کو سورج بنا دیتے ہیں۔
 لِلّٰهِ دَرُّ القادِیانِ فإِنَّها كَالشّامِ حیثِ أقامَ فیها عیسیٰ
 خوش نصیب اے قادیان! کیونکہ تو ارضِ شام کی طرح ہے جہاں عیسیٰؑ مبعوث ہوئے۔
 بلدٌ بها غیثُ المواهبِ قد هَمّی وتقدستُ أرجاءُها تقدیسا
 یہ ایسی بستی ہے جس میں عنایاتِ الہی کی بارش برسی اور اس کا ہر گوشہ بہت مقدس ہو گیا۔
 فكأنما هی إلیاءٌ إذ حوَّتْ جبالاً حباه رَبُّه النّاموسا
 گویا کہ یہ بیت المقدس ہے کیونکہ اس نے اُس پہاڑ کو اپنے اندر لے لیا ہے جس کو اس کے
 رب نے وحی سے نوازا۔

قَرْمٌ تَقَاصَرَ عن ثناءِ خِصّالِہ فُوهُ الزمانِ ولا یرای تدلیسا
 آپ ایسے عظیم الشان سردار ہیں جن کی خوبیوں کے بیان سے زمانے کی زبان قاصر ہے اور
 اس تعریف میں کوئی عیب نہیں۔

بحرٌ تَلَظَمَ بالمعارفِ موجه شَهْمٌ علازُتَبَ الكمالِ عروسا
 ایسا سمندر ہے جس کی موجیں معارف سے تلاطم خیز ہیں اور ایسا اعلیٰ اخلاق والا بہادر ہے جو
 کمال کے رتبوں پر دلہے کی طرح فائز ہے۔



وَقَالَ مَقْرَظًا عَلَيْهِ

أَيْضًا

بِإِذْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .
وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ .
أَمَا بَعْدَ فَإِنِّي قَدْ سَرَّحْتُ طَرْفِي
فِي مَضْمَارِ حَلْبَةِ الْبِيَانِ وَأَجَلْتُ
قِدَاحَ فِكْرِي فِي حَدِيقَةِ بَسْتَانِ
الْأَذْهَانِ أَعْنَى الْعُجَالَةِ الَّتِي
ابْتَكَّرَهَا نَتِيجَةُ أَفْكَارِ الزَّمَانِ
وَمَحَطُّ رِجَالِ الْعِرْفَانِ نَابِغَةُ دَهْرِهِ
وَسَحْبَانُ قَطْرِهِ سَيِّدُنَا وَمُرْشِدُنَا
مَسِيحُ الزَّمَانِ مَرْكَزُ الْعِزِّ وَالْأَمَانِ
الشَّيْخُ الْعَالِمُ الْعَلَامَةُ الْحَبْرُ
الْفَاضِلُ الْجِهْدِيُّ الْفَهَامَةُ سَمِيُّ مَنْ
أُنزِلَ عَلَيْهِ الْفَرْقَانُ سَيِّدُ وُلْدِ
عَدْنَانَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
أَحْمَدُ الْفِعَالِ وَالْخِصَالِ أَدَامَ اللَّهُ
عَلَيْهِ سِوَابِ الْإِجْلَالِ وَمِنَابِعِ
الْأَفْضَالِ وَلَا زَالَ مَرْفُوعِ

آپ نے اس (کتاب) کی تعریف

میں مزید فرمایا۔

بِإِذْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ

سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں اور
اللہ نے رسولوں کے سردار (ﷺ) پر درود بھیجا ہے۔
اما بعد! میں نے اپنی نظر کو بیان کی
جو لان گاہ میں دوڑایا اور اپنے فکر
کے تیروں کو ذہنوں کے باغوں میں
گھمایا یعنی اس قلم برداشتہ کتاب میں
جس کو افکارِ زمان کے ثمر اور ابطالِ
معرفت کے مرکز نے تخلیق کیا ہے جو
نابغہ روزگار، سَحْبَانِ اَرْضِ سَيِّدِنَا وَمُرْشِدِنَا
مَسِيحِ الزَّمَانِ، مرکزِ عزت و امان،
الشَّيْخِ، عالم، علامہ، ماہر، فاضل، نقاد،
عظیم الشان ذہین و فہیم، جن پر
قرآن نازل ہوا یعنی سید کو نین محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کے ظلّ، اپنے افعال و
خصال کے لحاظ سے احمد، اللہ ان پر
ہمیشہ بزرگی کا لبادہ اور افضال کے

الجناب مقبَل الأعتاب
فوجدتها القِدْح المعلى
والدُرّة اليتيمة والروضه
الأريضة والحديقة المثمرة
وكيف لا وموجودها
حبرٌ يشار إليه بالأنامل
وبحرٌ ليس له من ساحل
فكأنما قد عنيته بقولي إذ
كان به أحرى وبسره أدرى.

هيهاَت يوجد في الزمان نظيره
ولقد حلفتُ بأنه لا يوجدُ
باللّهِ ربُّ الراقصاتِ إلى منى
والقائمين ظلامهم يتهجّدوا
فللهِ درّه ولا فضُّ فوه
ولا عدمه بنوه إذ قد
أحسنَ وأجادَ وبألغَ فيما
به أفاد.

چشمے جاری رکھے۔ آپ ہمیشہ خدا کی جناب میں
بلند مرتبہ اور شرف باریابی پاتے رہیں۔ پس میں نے
اس کو عالی نصیب گوہر نایاب اور سرسبز بستان اور
پھلدار باغ پایا اور یہ کیوں نہ ہوتا کہ اس کا لکھنے والا
ایسا ماہر مصنف ہے جس کی عظمت شان کی طرف
انگلیوں سے اشارہ کیا جاتا ہے۔ اور بحر بیکراں
ہے۔ گویا کہ میں نے اپنے ان اشعار میں آپ کو ہی
مراد لیا ہے کیونکہ آپ اس کے سب سے مستحق اور
اس کے راز کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

زمانے میں اس کی نظیر ملنا بعید ہے اور میں قسم کھاتا ہوں
کہ اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ اللہ کی قسم جو منیٰ کی طرف
جانے والی سوار یوں اور کھڑے ہوئے افراد جو راتوں
کو اندھیروں میں تہجد ادا کرتے ہیں کارب ہے۔

پس آپ کی شان اقدس کے کیا کہنے۔
آپ کا حسن دائمی رہے اور اس کی عمر لمبی ہو،
کیونکہ آپ نے اسے بہت ہی اچھا اور عمدہ بنایا
اور اسے اپنی افادیت میں انتہا تک پہنچایا۔

تَمَّت

تَمَّت

﴿ک﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اہل معرفت کے دلوں میں ہدایت کے سورج طلوع کئے اور گمراہوں کے نفوس میں مغفرت کے چشموں پر وارد ہونے کی طمع پیدا کی۔ اور عمدہ اخلاق کے چشمے جاری کئے تاکہ ہر پیاسا اُن کے آبِ زلال پر اترے اور تقدیس و تحمید کے منبر بلند کئے اور بہتانوں کے علم سرنگوں کر دیئے اور ہر لحظہ و آن درود و سلام ہو سید ولد آدم اور ہمارے آقا و مولیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو قرآن مبین لے کر آئے اور درود و سلام ہو آپ کی آل پر، اور اصحاب پر اور ازواجِ مطہرات پر۔

اما بعد! اپنے گناہ کا اسیر اور اپنے رب مٹان کی مغفرت کا محتاج محمد طرابلسی شامی جو حمیدان کے لقب سے مشہور ہے۔ کہتا ہے۔ جب میں ہند میں داخل ہوا اور قادیان کی بستی میں پہنچا اور اس کے عالم بلکہ تمام دنیا کے سب سے تبحر عالم مولانا و سیدنا الشیخ میرزا غلام احمد امام وقت اور مسیح الزمان سے ملا اور اس کتاب پر اطلاع پائی، تو یہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْلَعَ شَمُوْسَ الْهُدَايَةِ فِیْ قُلُوْبِ اَهْلِ الْعِرْفَانِ وَاَطْمَعَ نَفُوْسَ اَهْلِ الْغَوَايَةِ فِیْ وِرْوَدِ مَنْهَلِ الْغُفْرَانِ وَاَنْبَعَ يَنْبَاعِ الْمَكَارِمِ لِيَرْدَ عَلٰی زَلَالِهَا كُلُّ ظَمْآنٍ وَّرَفَعَ مَنَابِرَ التَّقْدِیْسِ وَالتَّحْمِیْدِ وَخَفَضَ اَعْلَامَ الْبُهْتَانِ. وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ وُلْدِ عَدْنَانَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ الَّذِیْ اَتٰی بِالْبَيَانِ وَعَلٰی آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَزْوَاجِهِ فِیْ كُلِّ وَقْتٍ وَاَوَانٍ.

أما بعد فيقول أسيرُ ذنبه و فقير عفو ربه المنان محمد الطرابلسي الشامي الشهير بحميدان إنني لما دخلت الهند وبلدة قاديان واجتمعتُ بحبرها بل وخبير جميع البلدان مولانا و سيدنا الشيخ ميرزا غلام أحمد صاحب الوقت و مسيح الزمان واطلعتُ

على هذا الكتاب فإذا كتاب إذا
ما لمحتُه استملحتُه وإنی أراه قد
انتضى الحجج لإزعاج
المخالفين وإفحام المخاصمين
ذو العوج أعطى كل ذي سهم
سهمه وما أخطأ سهمه. يدعو
الضالين إلى الصلاح وما يدع
نكتة من لوازم الفلاح وحب
على المسلمين إطاعة أمره وقد
أشرب قلبى أنه من الصادقين
والله حسيب وهو يعلم سرّ
الناس وجهرهم ويعلم ما فى
السموات والأرضين وآخر
دعوانا أن الحمد لله ربّ
العالمين -

کتاب ایسی ہے کہ جب میں نے اسے دیکھا
تو میں نے اسے بہت عمدہ پایا۔ اور میں نے
دیکھا کہ آپ نے دلائل کی تلوار مخالفین کو زچ
کرنے اور کجی کے شکار بحث مباحثہ کرنے
والوں کا منہ بند کرنے کے لئے سوئی ہے۔
آپ نے ہر حصہ دار کو اس کا حصہ دیا اور آپ
کا تیر خطا نہیں گیا۔ آپ گمراہوں کو خیر کی
طرف بلاتے ہیں اور فلاح کے لوازم میں سے
کوئی نکتہ نہیں چھوڑتے۔ مسلمانوں پر آپ کے
حکم کی اطاعت واجب ہے اور میرے دل میں
یہ بات بٹھا دی گئی ہے کہ آپ صادقوں میں
سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ لوگوں کے
ظاہر و باطن کو خوب جانتا ہے۔ اور وہ جانتا ہے
جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے و آخر
دعوانا ان الحمد لله رب العالمین -

رؤیا غریبة

اعلموا أنى قمت فى عجز
الليل على العادة لصلاة الفجر ثم
بعد أدائها غلبتني عيني بالنوم
فرأيت كأن مرشدنا رحمه الله
تعالى قد صنع طعاماً كثيراً فاخراً
ودعا إليه جماً غفيراً من الخلق

ایک عجیب خواب

جان لو! میں عادت کے مطابق رات کے آخری
حصہ میں فجر کی نماز کے لئے کھڑا ہوا۔ نماز کی ادائیگی
کے بعد نیند سے مغلوب ہو کر میری آنکھ لگ گئی۔
میں نے دیکھا کہ گویا ہمارے مرشد رحمہ اللہ نے
بہت کثیر مقدار میں شاہانہ کھانا تیار کیا ہے اور مختلف
ممالک عرب و عجم سے لوگوں کے جم غفیر کو

من بلاد مختلفة عرباً و عجمًا ثم
بسط سُفراً و موائد عديدة
و جلس عليها أولئك القوم
عشرة عشرة و أنا معهم في
أخراهم فأكلوا و قاموا و بقيتُ
منفردا. فداخلى الخجلُ و قمتُ
غيرَ شبعٍ فنظرتُ عن يميني
مكانا مملؤا من المرقِ فصرتُ
أغبُّ منه حتى اكتفيت ثم
انتهيت و انتهى الناس إلى مكان
المذكورِ و قد فرش بأنواع
الفرش النفيسة فجلسوا بحسب
مراتبهم و فيهم العلماء و الأمراء
و غيرهم. فقام رجل منهم يعظ
الناس على طريقة الفقهاء
الحنفية و كأنه نسب قولاً إلى
الأولياء فقال أحد أهل المحفل
لعن الله آباء الأولياء إن كانوا
يقولون بهذا. فقلت لا بل
أباك لم تكذب أولياء الله.
و جرى ذكر الإمام الجوهري
فسبّه رجلٌ منهم فغضبتُ عليه

اس کی دعوت دی ہے۔ پھر آپ نے بہت سے
دسترخوان بچھائے اور ان پر وہ لوگ دس دس (کی
ٹولیوں) میں بیٹھے اور میں ان کے ساتھ ان کے آخر
پر ہوں۔ پس انہوں نے کھانا کھایا اور اٹھ کھڑے
ہوئے اور میں اکیلا رہ گیا۔ مجھ پر شرمندگی طاری
ہوگئی اور میں بغیر سیر ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ میں نے
اپنی دائیں جانب ایک جگہ شور بے سے بھری ہوئی
دیکھی۔ میں اس میں سے غٹا غٹ پینے لگا۔
یہاں تک کہ میں سیر ہو گیا۔ پھر میں نے بس کر
دیا اور میں اور دوسرے لوگ موصوف کے مکان پر
پہنچے اور اس میں قسما قسم کے خوبصورت نفیس قالین
بچھے ہوئے تھے۔ پس وہ حسب مراتب بیٹھ گئے۔
ان میں علماء رؤساء اور دیگر لوگ تھے پھر ان میں
سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور حنفی فقہاء کے طریق پر
لوگوں کو وعظ کرنے لگا اور (یوں محسوس ہوا کہ) گویا
اُس نے کسی بات کو اولیاء کی طرف منسوب کیا۔ اس
پر اہل محفل میں سے ایک نے کہا کہ اولیاء کے آباء
پر خدا کی لعنت ہو اگر انہوں نے یہ کہا تھا۔ میں نے
جواب دیا کہ نہیں بلکہ تیرے آباء پر، تو کیوں اولیاء اللہ
کی تکذیب کرتا ہے اور امام جوہری کا ذکر چل نکلا۔
ان میں سے ایک آدمی نے آپ کو گالی دی۔ پس
میں اس شخص پر غضبناک ہوا اور کہا کہ تو لعنت عرب

وقلت أتشتتم إمام الدنيا في اللغات العربية ولا تخاف من الله تعالى ورأيت كأن المذكور أيدته الله تعالى قد أخذ بيدي وسلک بي منفردا طريقاً مستقيماً محفوراً بالأزهار والأشجار وقال لي إني قد أردت الإقامة إماماً في الشام أو في أمرتس فما رأيك في هذا فقلت له إن رأيي أن تقيم في الشام فإنها أرض الله ومَعْقِلُ المسلمين وبها تتأهل وتبني لك بيتاً وتتخذ بستاناً وأرضاً وإن أقمت معي في مكاني حيث ذكرت لك فإنه أحسن وأتكفل لك بجميع ذلك. فقال لي إن شاء الله أفعل ما أشرت به. ورأيت كأن قد جىء برجلٍ مديد القامة أصهب الوجه واللحية في ثياب رثة وهيئة قبيحة كأنه يراد قتله. ثم هببت من رقدي

میں دنیا کے امام کو گالیاں دیتا ہے اور تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔ اور میں نے دیکھا کہ گویا مذکورہ ہستی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجھے میرے ہاتھ سے پکڑ لیا اور مجھے لے کر علیحدہ ایک سیدھے راستے پر جو پھولوں اور درختوں سے گھرا ہوا تھا چل پڑے اور آپ نے مجھے کہا میں نے شام یا امرتسر میں سکونت اختیار کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے۔ میں نے جواب دیا کہ میری رائے یہ ہے کہ آپ شام میں رہیں کیونکہ وہ اللہ کی زمین اور مسلمانوں کا قلعہ ہے اور یہاں آپ شادی کریں اور اپنے لئے ایک گھر بنائیں اور باغ اور زمین لیں۔ اگر آپ میرے ساتھ میرے مکان میں جس کا میں نے ذکر کیا ہے رہیں تو وہ آپ کے لئے سب سے اچھا ہے اور میں آپ کی ان تمام ضروریات کا متکفل ہوں۔ انہوں نے مجھ سے کہا انشاء اللہ میں وہی کروں گا جس کا آپ نے اشارہ کیا ہے اور میں نے دیکھا کہ ایک شخص لایا گیا جو طویل القامت، سرخی مائل، سفید چہرے والا اور داڑھی والا، پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے اور بد حال ہے گویا کہ اس کے قتل کا ارادہ کیا گیا ہے۔ اس کے بعد میں اپنی نیند سے اس خواب پر متعجب حالت

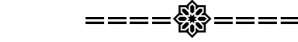
متعجبا من ذلك وأظنه خيرا
وإقبالا للمذكور وأمنأ له من
نوائب الزمان. هذا ما رأيته
وعبرته والله أعلم بالصواب
وإليه المرجع والمآب.

السيد محمد سعيد الشامي



علماء اور مشائخ میں سے سب
مکفرین پر اتمام حجت

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد! اے بھائیو!
میں نے سنا ہے کہ تم نے میری تکفیر و تکذیب کی اور
تم نے مجھے مفتری سمجھا ہے اور تم میرا مقابلہ کر
رہے ہو یہاں تک کہ ترکش تیروں سے خالی ہو گئے
اور حق واضح ہو گیا اور جو ہونا تھا وہ ظاہر ہو گیا۔
لیکن تمہارا شور شرابہ نہ رُکا اور نہ تم پر حق کی ہیبت
طاری ہوئی۔ بلکہ تم مقصد سے بہت دور نکل گئے۔
اور تم نے حق کو سخت ناپسندیدہ چیز سمجھا اور اپنی
باتوں پر مصر رہے۔ پس جب تم میرے معاملے
میں شک میں مبتلا ہو گئے اور تم شیطان کے ساتھی
اور وسوسہ ڈالنے والے کے رازدان بن گئے۔ میں
نے سنا جو تمہارے خیالات میں مخفی تھا تو میں



إتمام الحجة على المكفرين
من العلماء والمشايخ
كلهم أجمعين

السلام عليكم ورحمة الله
وبركاته. وبعد فإنني قد سمعتُ
أنكم أيها الإخوان كفرتموني
وكذبتموني وحسبتموني مفترياً
وناضلتموني حتى نثلت الكنائنُ
وتبيّن الحق وظهر الأمر الكائن
ولكن ما ركذت زعازِعُكم وما
أخذتكم هيبة الحق بل جُزّتم عن
القصد جدّاً وحسبتم الحق شيئاً
إدّاً وكنتم على قولكم من
المصرّين. فلما ارتبتم في أمري
وصرتم قرينَ الخناسِ ونجّيَّ
الوسواسِ توجّست ما هجّس في

أفكاركم وفطنت لما بطن من
استنكاركم فصنفتُ كتبًا قد
حُسُن ترتيها وُصِفَّ فوجُ
تَعاجيها وجمعتُ على التحقيق
صفاء الدرِّ وسكَّرَ الرحيق وفُنِّئ
العقيق وكان فيها إزعاجُ أوهام
المتوهمين وعلاجُ نزغات
الشياطين وإصلاحُ نزوات
المفسدين وبيانُ إعناتِ الباغين
ومعانةِ الطاغين ومعادةِ العادين
وحيلِ المحتالين وسطوةِ
الجائرين وكيدِ الكائدين مع
كثير من الدلائل والبراهين.
وكانت أسماؤها ^①فتح الإسلام
و ^②توضيح المرام و ^③إزالة
الأوهام و ^④مرآة كمالات
الإسلام. ولكنكم ما رأيتم
وتعاميتم وكفرتم داعي
الله وعصيتم وكنتم قومًا
عادين. وأصررتم على
إنكاركم حتى انتهى أمركم
إلى تكفير المسلمين
ولعن المؤمنين وكذبتم أسرارًا

تمہارے چھپے ہوئے انکار کو سمجھ گیا۔ پس میں
نے کئی کتابیں تصنیف کیں، جن کی ترتیب بہت
حسین بنائی گئی اور اس کے عجائبات کی فوج
صف آراء کی گئی اور میں نے تحقیق کر کے موتی
کی چمک، شراب کا نشہ اور عقیق کی سُرخی جمع
کی۔ اور اس میں وہم کرنے والوں کے تمام
اوہام کا قلع قمع اور شیطانی صدموں کا علاج
اور فساد یوں کے حملوں کی اصلاح ہے۔ اور
باغیوں کی سختیوں اور سرکشوں کی طرف سے دی
جانے والی مصیبتوں اور دشمنوں کی دشمنی،
دھوکے بازوں کی مکاری اور ظالموں کے ظلم و ستم
اور سازشیوں کی سازش کا بہت سے دلائل و براہین
کے ساتھ بیان ہے اور رد اور علاج ہے۔
ان کتابوں کے نام فتح اسلام ^①، توضیح مرام ^②،
ازالہ اوہام ^③ اور آئینہ کمالات اسلام ^④ ہیں لیکن
تم نے نہ دیکھا اور آنکھیں بند کر لیں اور تم
نے اللہ کی طرف بلانے والے کی تکفیر کی اور
نافرمانی کی اور تم سرکش قوم ہو۔ اور تم نے
اپنے انکار پر اصرار کیا یہاں تک کہ تمہارا
معاملہ مسلمانوں کی تکفیر کرنے اور مؤمنین پر
لعنت ڈالنے تک جا پہنچا اور تم نے ان اسرار
کی تکذیب کی جن کا تم احاطہ نہ کر سکتے۔

لم تحيطوا بها و عنفتوموني على
 ما لم تعلموا حقيقته و كنتم
 تضحكون على مرتاحين . و كم
 من دلوٍ ادليتُها الي انهار كم لعلّي
 اجد قطرة من علمكم و اخباركم
 ولكنها لم ترجع ببِلّةٍ ولم تحتلب
 نفعَ غلّةٍ و ما زادني سُؤلي منكم
 غير يأسٍ و قنوطٍ و دُرْخَمين .
 فاسترجعتُ على انقراض العلم
 و دروسه و افولِ اقماره و شموسه
 و ذرفتُ عيناي على حال قوم فيه
 تلك العلماء الذين هم معروف
 العظم و المبعّدون من اسرار
 الدين . ومع ذلك و جدتُ كل
 واحد منكم سادراً في غلوائه
 و سادلاً ثوب خيلائه و مُفارقاً
 من ارجاء حيائه و من اكابر
 المفسدين . فلما انسرتُ جلبابُ
 خُفركم و اُماطت جذبات النفس
 خضراء قفركم و تواترتُ ريحُ
 دُفركم فهمتُ ان النصح لا يأخذ
 فيكم و لا ينفعكم قول ناصح

اور جس کی حقیقت تم نہ جان سکتے اس پر تم مجھ سے
 شدت اور سختی سے پیش آئے اور تم بڑے آرام
 سے میرا مذاق اڑاتے تھے اور کتنے ہی ڈول میں
 نے تمہاری نہروں میں ڈالے تاکہ شاید میں
 تمہارے علم اور حقائق کا کوئی قطرہ حاصل کر
 سکوں۔ لیکن وہ گیلے ہو کر بھی نہ لوٹے اور اتنا بھی
 نہ لائے جس سے پیاس بجھ سکے۔ اور تم سے
 سوال کرنے نے مجھے یاس و قنوطیت اور رنج میں
 ہی بڑھایا۔ پس میں نے علم کے ختم ہونے اور
 مٹ جانے اور اس کے چاندوں اور سورجوں
 کے غروب ہو جانے پر اِنَّا لِلّٰہِ پڑھا اور میری
 آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ اس قوم کے حال
 پر جس میں ایسے علماء ہیں جو (دیدنی لحاظ سے)
 علم سے عاری اور دین کے اسرار سے دور ہیں اور
 باوجود اس کے میں نے تم (علماء) میں سے ہر ایک
 کو اپنے غلو میں بڑھا ہوا، تکبر کا لبادہ اوڑھے، حیاء
 سے بالکل عاری اور بڑے مفسدوں میں سے پایا۔
 پس جب تمہاری حیاء کی چادریں اُتر گئیں اور
 جذبات نفسانیہ نے تمہاری بنجر زمین کی رہی سہی
 روئیدگی بھی مٹادی اور تمہاری بدبودار ہوا مسلسل
 چلنے لگی تو میں سمجھ گیا کہ تمہیں نصیحت کا کوئی فائدہ
 نہیں اور نہ کسی ناصح کا قول تمہیں نفع پہنچا سکتا ہے

كما لا ينفع المتمردين.
فتأوهت آهة الثكلان
وعيناي تهملان ودعوت
اللّه أياماً سُجّداً وقياماً
وخررت أمام حضرتہ
واستطرحت بين يديه مبتغيّاً
إليه أذيال وسيلته ورفعْتُ
صرخي كعقيرة المتألمين.

فرأى اللّهُ برحائي واعتداء
أعدائي وقلة أخلائي وبشرني
بفتوحات وآيات وكرامات
ومنّ عليّ بتأييده المبين.
فمنها ما وعدني ربي في
عشيرتي الأقربين أنهم كانوا
يكذبون بآيات اللّهِ وكانوا بها
يستهزؤون ويكفرون باللّهِ
ورسوله وقالوا لا حاجة لنا
إلى اللّهِ ولا إلى كتابه ولا إلى
رسوله خاتم النبيين. وقالوا
لا نتقبل آية حتى يُرينا اللّهُ آية
في أنفسنا وإنّا لا نؤمن بالفرقان
ولا نعلم ما الرسالة وما الإيمان

کیونکہ وہ سرکشوں کو نفع نہیں پہنچاتا۔ تو میں نے
اُس عورت کی طرح آہ بھری جس کا بچہ گم ہو گیا ہو
اور میری آنکھیں آنسوؤں سے چھلکنے لگیں۔ اور
میں نے قیام و سجود میں ایک عرصہ تک اللہ سے دعا
کی اور میں اس کے حضور گر گیا۔ اور میں نے اس
کے وسیلہ کے دامن کے حصول میں خود کو اس کے
سامنے ڈال دیا اور میں نے اپنی چیخ و پکار سخت
تکلیف میں مبتلا لوگوں کی آواز کی طرح بلند کی۔

پس اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف اور میرے
دشمنوں کی زیادتی اور میرے دوستوں کی کمی پر نظر کی
اور مجھے فتوحات، نشانات اور کرامات (ملنے) کی
بشارت دی اور مجھ پر اپنی کھلی کھلی تائید سے احسان
فرمایا۔ مجملہ ان کے وہ وعدہ ہے جو میرے رب
نے مجھ سے قریبی عزیزوں کے بارے میں کیا ہے
کیونکہ وہ اللہ کی آیات کی تکذیب کرتے اور ان
سے استہزاء کرتے تھے اور اللہ اور رسول کا انکار
کرتے تھے اور کہتے تھے ہمیں اللہ، اس کی کتاب
اور اس کے رسول خاتم النبيین کی کوئی ضرورت
نہیں۔ اور انہوں نے کہا ہم کوئی نشان قبول نہیں
کریں گے یہاں تک کہ اللہ ہمیں ہمارے نفوس
میں نشان دکھائے اور ہم فرقان حمید پر ایمان نہیں
رکھتے اور ہم نہیں جانتے کہ رسالت کیا ہے اور

وَإِنَّا مِنَ الْكٰفِرِينَ . فَدَعُوْا رَبِّيْ بِالْتَضَرُّعِ وَالْاِبْتِهَالِ وَ مَدَدْتُ اِلَيْهِ اَيْدِيَ السُّؤَالِ فَالْهَمْنِيْ رَبِّيْ وَقَالَ سَأْرِبْهُمُ آيَةٌ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاخْبِرْنِيْ وَقَالَ اِنْنِيْ سَأَجْعَلُ بِنْتًا مِنْ بِنَاتِهِمْ آيَةٌ لَهُمْ فَسَمَّاهَا وَقَالَ اِنْهِيَ سَيُجْعَلُ ثِيْبَةً وَيَمُوْتُ بِعَلْهٰهَا وَاَبُوْهَا اِلَى ثَلَاثِ سَنَةٍ مِنْ يَوْمِ النِّكَاحِ ثُمَّ نَرَدَهَا اِلَيْكَ بَعْدَ مَوْتِهِمَا وَلَا يَكُوْنُ اَحَدُهُمَا مِنَ الْعٰصِمِيْنَ . وَقَالَ اِنَّا رَادُّوْهَا اِلَيْكَ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ اِنْ رَبِّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يَرِيْدُ . فَقَدْ ظَهَرَ اَحَدٌ وَعَدِيْهِ وَمَاتَ اَبُوْهَا فِيْ وَقْتٍ مَوْعُوْدٍ فَكُوْنُوْا لَوَعْدِهِ الْاٰخِرِ مِنَ الْمُنْتَظَرِيْنَ . فَتَأْمَلُوْا فِيْ هٰذَا تَأْمَلِ الْمُنْتَقِدَ وَاَنْظُرُوْا بِالْمَصْبٰحِ الْمُنْتَقِدِ هَلْ هُوَ فَعْلٌ اللّٰهُ تَعَالٰى اَوْ كَيْدِ الْمَفْتَرِيْنَ . وَهَلْ يَجُوْزُ اَنْ يَسْتَجِيْبَ اللّٰهُ دَعَاً مَلْحَدٍ كٰفِرٍ كَمَا يَسْتَجِيْبُ

ایمان کیا ہے اور ہم کافروں میں سے ہیں۔ پس میں نے اپنے رب کو تضرع وابتہال سے پکارا اور اس کی طرف دستِ سوال دراز کیا پس میرے رب نے مجھے الہام کیا اور فرمایا ”میں ضرور انہیں ان کے نفوس میں نشان دکھاؤں گا اور مجھے خبر دیتے ہوئے فرمایا! میں ان کی بیٹیوں میں سے ایک بیٹی کو ان کے لئے نشان بناؤں گا اور اُس کا نام بھی بتایا اور فرمایا کہ اُسے بیوہ کر دیا جائے گا اور اس کا خاوند اور اس کا والد اس کے نکاح کے دن سے تین سال کے عرصے میں مرجائیں گے۔ پھر ان دونوں کی موت کے بعد ہم اسے تیری طرف لوٹائیں گے اور ان دونوں میں سے کوئی بچانے والوں میں سے نہ ہوگا۔“ اور فرمایا۔ ”ہم اسے تیری طرف لوٹانے والے ہیں۔ خدا کے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یقیناً تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے۔“ پس اُس کے ان دونوں وعدوں میں سے ایک ظاہر ہو چکا ہے اور اُس کا باپ وقت مقررہ کے اندر مر گیا۔ پس اُس کے دوسرے وعدہ (کے پورا ہونے) کے منتظر رہو۔ اس (پیشگوئی) میں ایک نقاد کی طرح غور و فکر کرو اور روشن چراغ کے ساتھ اسے دیکھو کہ کیا یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے یا افترا کرنے والوں کی سازش۔ اور کیا یہ جائز ہے کہ خدا الملحد، کافر کی دعا اسی طرح قبول

دعاء المقبولین . و کیف
 یخفی أمر رجل یمیثُ
 اللّٰهُ لأجل إعزازه وإجلاله
 رجُلین ویجعلہ فی أنبائه
 الغیبیة من الصادقین . إن
 اللّٰهُ لا یظہر علی غیبه
 أحدًا إلا من ارتضى من
 رسول الذی أرسله لإصلاح
 الخلق فی زی الأنبیاء
 والمحدثین . ومنها ما وعدنی
 ربی واستجاب دعائی فی
 رجل مفسد عدو اللّٰهُ و
 رسوله المسمی لیکھرام
 الفشاوری وأخبرنی أنه من
 الهالکین . إنه کان یسبّ
 نبی اللّٰهُ یتکلم فی شأنه
 بکلمات خبیثة فدعوتُ
 علیہ فبشّرنی ربی بموته
 فی ستّ سنة إن فی ذلک
 لآیة للطالبین .

ومنها ما وعدنی ربی إذ
 جادلنی رجل من المتصرین

کرے جس طرح وہ مقبول بندوں کی دعا قبول
 کرتا ہے۔ اور ایسے شخص کا معاملہ کس طرح مخفی
 رہ سکتا ہے جس کے اعزاز و تکریم کی خاطر خدا تعالیٰ
 دو شخصوں کو مار دے اور اس (شخص) کو خدا کی
 اخبار غیبیہ بتانے میں سچا ٹھہرائے۔ اللہ تعالیٰ
 کسی کو اپنے غیب پر اطلاع نہیں دیتا سوائے
 اپنے رسول کے جسے وہ چن لیتا ہے اور
 اصلاح خلق کے لئے انبیاء و محدثین کے
 لہادے میں بھیجتا ہے۔ منجملہ ان پیشگوئیوں کے
 یہ بھی ہے جو میرے رب نے مجھے وعدہ دیا ہے
 اور میری دعا کو ایک مفسد شخص، اللہ اور اس کے
 رسول کا دشمن جس کا نام لیکھرام پشاوری ہے،
 کے بارے میں قبول فرمایا ہے اور مجھے خبر دی
 ہے کہ وہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہے۔
 وہ اللہ کے نبی (ﷺ) کو گالیاں دیتا تھا اور
 آپ کی شان میں ناپاک کلمات بولتا تھا۔ پس
 میں نے اس کے خلاف دعا کی تو میرے رب
 نے مجھے چھ سال کے عرصہ میں اس کی موت کی
 بشارت دی۔ یقیناً اس میں (حق کے) طالبوں
 کے لئے عظیم الشان نشان ہے۔

ان نشانات میں سے وہ بھی ہے جو میرے رب
 نے مجھے وعدہ دیا ہے جب نصاریٰ میں سے

الذی اسمہ عبد اللہ آتھم العنبر سری إنہ کان أراد أن یشدّ جبائر الحیل علی دین النصارى ویواری سوءَ تہ . فصال علی الإسلام وکان من المتشددین . وباحتنی فی حلقة مغتصّة بالأنام مختصّة بالزحام وزخرف مکائده لإرضاء الکافرین . فثبیتُ إلیه عنانی وأبثتہ من معارف بیانی وجعلته من المفحّمین .

فما وجم من قلة الحیاء وکان یجمع فی جهلاته ویسدر فی الغلواء . وامتدت المباحثة إلی نصف الشهر وکنا نغدو إلیه بعد صلاة الفجر ونرجع فی وقت الهجیر عند اشتداد حرّ الظهيرة وترکنا الاستراحة کالمجاهدین . فبینما أنا فی فکر لأجل ظفر الإسلام وإفحام اللثام فإذا بشرنی ربی بعد دعوتی

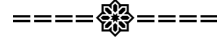
ایک شخص نے جس کا نام عبداللہ آتھم امرتسری ہے مجھ سے مباحثہ کیا۔ اُس نے ارادہ کیا تھا کہ وہ مگاریوں کی پٹیاں دین نصاریٰ (کے گرد) باندھے اور اس کی لاش کو چھپائے۔ پس اُس نے اسلام پر حملہ کیا اور وہ شدت پسندوں میں سے تھا۔ اُس نے مجھ سے لوگوں سے بھری ہوئی مجلس میں جو اس ہجوم کے لئے مختص تھی مباحثہ کیا اور کافروں کو راضی کرنے کے لئے اپنی مگاریوں پر طبع سازی کی۔ پس میں نے اپنی توجہ اُس کی طرف موڑی اور اپنے بیان کے معارف اس کے سامنے کھول کر رکھے اور اس کا منہ بند کر دیا۔ لیکن حیاء کی کمی کی وجہ سے وہ چپ نہ ہوا اور اپنی جہالت میں سرکشی دکھائی اور غلو میں بڑھتا گیا۔ اور یہ مباحثہ نصف مہینہ تک ممتد ہو گیا۔ ہم نماز فجر کے بعد اُس کے پاس جاتے تھے اور دوپہر کے وقت جبکہ گرمی کی شدت ہوتی تھی واپس لوٹتے تھے اور ہم نے مجاہدین کی طرح آرام ترک کر دیا تھا۔ اسی دوران جبکہ میں غلبہ اسلام اور کمینوں کا منہ بند کرنے کی فکر میں تھا تو میرے رب نے مجھے میری دعا کے بعد

بموتہ إلى خمسة عشر أشهر من
یوم خاتمة البحث فاستيقظت
و كنت من المطمئنين . ثم
جئناه واجتمعت الحلقة و
حضر الخاص والعام وأحضرت
الدواة و الأقلام فما لبثت
أن قعدت و أنبأت من كل
ما أُخبرْتُ من ربِّ الأرباب
و أمليته في الكتاب ثم ارتحلت
من دار غربتي و حسبت ذلك
البحث أفضل قُربتي و حسبت
ذلك النبأ نعمة من نعماء رب
العالمين . فتفكروا عافاكم الله
ولا تعجلوا في تكفيرى ولا
تسبُّوا ولا تقدِّفوا وإن كنتم في
شك فانظروا هذه الأنبياء
المذكورة فإنها معيار لصدقى
و كذبنى . وإن لم تنتهوا فقد تمَّت
عليكم حجة الله و حجَّتى
ولن تضرونى شيئاً و ستسألون

بحث کے خاتمہ سے لیکر پندرہ ماہ تک اس کی
موت کی بشارت دی۔ پس میں بیدار ہوا اور میں
مطمئن تھا۔ پھر ہم اس کے پاس آئے اور
مجلس لگ گئی اور خاص و عام حاضر ہو گئے اور
دوات اور قلمیں لائی گئیں۔ پس بیٹھے ہی میں
نے وہ تمام خبر جو مجھے ربِّ الارباب کی طرف
سے دی گئی تھی بتادی۔ اور اسے کتاب میں لکھوا
دیا پھر میں اپنے مسافر خانہ سے روانہ ہوا۔ اور
میں اس بحث کو اپنے افضل ترین تقربِ اِلَى اللہ
کے کاموں سے سمجھتا ہوں اور میں اس خبر کو
ربِّ العالمین کی نعمتوں میں سے عظیم نعمت پاتا
ہوں۔ پس تم غور و فکر کرو اللہ تمہیں عافیت سے
رکھے۔ میری تکفیر کرنے میں جلدی نہ کرو اور نہ
گالیاں دو اور نہ ہی بہتان تراشی کرو۔ اور اگر تم
شک میں ہو تو ان مذکورہ بالا خبروں (کے پورا
ہونے) کا انتظار کرو کیونکہ یہ میری سچائی اور
جھوٹ کے لئے ایک معیار ہے۔ اور اگر تم باز
نہ آئے تو اللہ کی اور میری حجّت تو تم پر تمام ہو
چکی ہے اور تم مجھے ہرگز کوئی ضرر نہیں پہنچا سکو
گے اور مالکِ یومِ الدین کے ہاں تم ضرور

عند مالک يوم الدين. وإن
تتوبوا وتتقوا فالله لا يُضيع
أجر المحسنين۔

پوچھے جاؤ گے۔ اور اگر تم توبہ کرو اور تقویٰ
اختیار کرو تو اللہ احسان کرنے والوں کے اجر کو
ضائع نہیں کرتا۔



حاشیہ متعلقہ ص ۱۶۲۔ و اسم بعلمها
سلطان محمد ابن محمد بیک و
محمد بیک ابن نظام الدین و اسم
عم بعلمها محمود بیک و هم سكان
قرية منحوسة المسماة فتی فی
ضلع لاهور. و اسم أبيها مرزا
أحمد بیک و تُوقِي بعد إلهامی
هذا فی ميعاد الإلهام. و أما بعلمها
سلطان محمد فَحَيٌّ و بقي من
ميعاد موته قريبا من السنة. ربنا افتَحْ
بيننا و بين قومنا بالحق و أنت خير
الفاتحين. منه. اصفى سنة ۱۳۱۱ هـ

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۶۲۔ اور اس کے خاوند کا
نام سلطان محمد ابن محمد بیگ ابن نظام الدین
ہے اور اس کے خاوند کے چچا کا نام محمود
بیگ ہے اور وہ ضلع لاہور میں ایک منحوس بستی
پٹی کے رہنے والے ہیں۔ اور اس کے باپ
کا نام مرزا احمد بیگ ہے اور وہ میرے اس
الہام کے بعد الہام کی میعاد کے اندر فوت
ہو گیا اور رہ گیا اس کا خاوند سلطان محمد
تو وہ زندہ ہے اور اس کی موت کی
میعاد میں سے تقریباً ایک سال باقی ہے۔
ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر
الفاتحین۔ یکم صفر ۱۳۱۱ھ

تَرْغِيبُ الْمُؤْمِنِينَ

فِي

إِعْلَاءِ كَلِمَةِ الدِّينِ

(اردو ترجمہ)

تصنيف

حضرت مرزا غلام احمد قادياني

مسيح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

هَذِهِ رِسَالَةٌ كَرِيمَةٌ الْجَاءَتْ نِيَّ الْيَتِيمِ مَضِيحَةً عَظِيمَةً وَسَمِيحَةً

یہ ایک اعلیٰ رسالہ ہے مجھے اس کے (لکھنے کے) لئے
ایک عظیم مصلحت نے آمادہ کیا ہے اور میں نے اس کا نام

تَرْغِيبُ الْمُؤْمِنِينَ
فِي

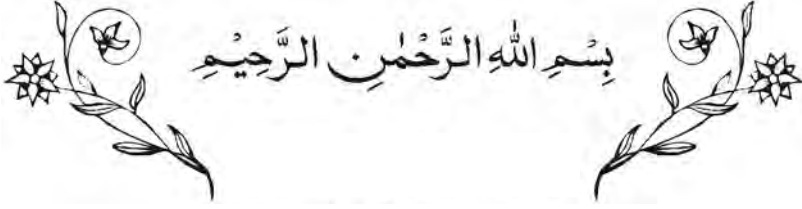
اعْلَاءِ كَلِمَةِ الدِّينِ

رکھا ہے۔

طُبِعَتْ فِي مَطْبَعِ ضِيَاءِ الْإِسْلَامِ قَادِيَانِ

فِي سَنَةِ ١٣١٦ مِنَ الْهَجْرَةِ الْمَقْدِسِيَّةِ

یہ رسالہ ضیاء الاسلام پریس قادیان میں ۱۳۱۶ھ میں شائع ہوا۔



﴿۲﴾

سب تعریفیں اس رحمن (خدا) کے لئے ہیں جس نے اپنے فضلوں سے (ہر چیز کا) آغاز فرمایا اور اس نے عمل کرنے والوں کے کسی عمل کے صادر ہونے سے پہلے اپنی عطاء کو کامل کیا۔ وہ کریم ہے جس نے ہم سے مکروہات کو دور فرمایا اور ہم پر اپنی قسمت کی نعمتوں کو کمال تک پہنچایا اور اس نے ہمیں ہر چیز سوال سے پہلے اور امیدوں کے اظہار سے پہلے عطا فرمائی۔ اس نے ہمارے لئے شنائل وخصائل میں افضل رسول کریم مبعوث فرمایا جو کمال کی ہر قسم کی انتہاؤں میں بہت زیادہ سبقت لے جانے والا اور خاتم الرسل اور خاتم النبیین ہے۔ وہی اُمّی نبی جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ وہ فیض پانے والوں کی زبانوں سے بہت تعریف کیا گیا۔ اور اس وجہ سے بھی کہ آپ نے اُمت کے لئے انتہائی جدوجہد فرمائی اور دین کو مضبوط کیا اور اس وجہ سے بھی کہ وہ ہمارے لئے کتاب مبین لائے

الْحَمْدُ لِلرَّحْمٰنِ الَّذِیْ اَبْتَدِءَ بِالْاِفْضَالِ . وَ اَسْبَغَ مِنَ الْعَطَاءِ مِنْ غَیْرِ عَمَلٍ سَبَقَ مِنْ الْعُمَالِ . الْكَرِیْمِ الَّذِیْ نَضَحَ عَنَّا الْمَكَارِهَ وَ اَتَمَّ عَلَیْنَا اَنْوَاعَ النِّوَالِ . وَ اعْطَانَا كُلَّ شَیْءٍ قَبْلَ السُّوَالِ وَ اَظْهَرَ الْاَمَالَ . بَعَثَ لَنَا رَسُوْلًا كَرِیْمًا بَارِعًا فِی الْخِصَالِ . سَبَّاقَ غَايَاتِ فِی كُلِّ نَوْعِ الْكِمَالِ . خَاتَمَ الرِّسْلِ وَ النَّبِیِّیْنَ . النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ هُوَ مُحَمَّدٌ بِمَا حُمِدَ عَلَی السَّنِّ الْمُسْتَفِیْضِیْنَ . وَ بِمَا بَذَلَ الْجُهْدَ لِلْاُمَّةِ وَ شَادَ الدِّیْنَ . وَ بِمَا جَاءَ لَنَا بِكِتَابِ مَبِیْنٍ . وَ بِمَا اَوْذَى

لنا عند تبلیغ رسالات
 ربّ العلمین. وبما اکمل
 کلّ ما لم یُکمل فی الکتب
 الاوّلی. و اعطى شریعة
 منزّهة عن الافراط والتفریط
 و نقائص اخری. و اکمل
 الاخلاق و اتمّ ما حرّی.
 و احسن الی طوائف الوری.
 و علم الرشد بغير البیان
 و وحی اجلی. و عصم من
 الضلالة و تحامی. و انطق
 العجماوات و نفخ فیهم روح
 الہدی. و جعلهم ورثاء کافة
 المرسلین. و طہرهم و زکّاهم
 حتی فنوا فی مرضات
 الحضرة. و اراقوا دمائهم
 لله ذی العزة. و اسلموا
 وجوہهم منقادین. و کذا لک
 علم معارف مبتکرة. و لطائف
 مکنونة. و نکات نادرة. حتی
 بلغنا الفضل باغتراف فضالته.
 و عرفنا ادلة الحق باختلاف

اور بوجہ اس کے کہ ربّ العالمین کے پیغامات
 کی تبلیغ کے سبب آپ کو ہمارے لئے تکلیف
 دی گئی اور بسبب اس کے کہ آپ نے کتب
 سابقہ میں جو کچھ نامکمل تھا اسے مکمل کر دیا اور
 افراط و تفریط اور دیگر نقائص سے پاک
 شریعت عطا کی اور آپ نے اخلاق کو کامل
 فرمایا اور جو ناقص تھا اسے پورا کیا اور مخلوق
 کے ہر طبقے پر احسان فرمایا اور عمدہ فصیح بیان
 اور روشن وحی سے ہدایت سکھائی اور آپ نے
 ضلالت سے بچایا اور حفاظت کی۔ آپ نے
 گونگوں کو نطق بخشا اور ان میں ہدایت کی روح
 پھونک دی اور ان کو تمام رسولوں کا وارث بنایا
 اور ان کو پاک کیا اور ان کا تزکیہ کیا یہاں تک
 کہ وہ رضائے الہی میں فنا ہو گئے اور انہوں
 نے اللہ عزوجل کی خاطر اپنے خون بہائے اور
 اطاعت کرتے ہوئے اپنا آپ (اس کے)
 سپرد کر دیا اور اسی طرح آپ نے نئے،
 اچھوتے معارف، مخفی لطائف اور نادر نکات
 سکھائے، یہاں تک کہ ہم نے آپ کے فضل
 سے خوشہ چینی کرتے ہوئے فضل کو پالیا اور ہم
 نے آپ کی راہنمائی کے چنیدہ ثمر سچق کے
 دلائل کی معرفت پائی اور ہم زمین میں دھسے

دلالتہ. و سعدنا الی السّماء بعد ما کنا خاسفین. اللهم فصلّ علیہ و سلّم الی یوم الدین. و علی آلہ الطاہرین الطیبین. و اصحابہ الناصرین المنصورین. نخب اللہ الذین آثروا اللہ علی انفسہم و اعراضہم و اموالہم و البنین. و السلام علیکم یا معشر الاخوان. لقیتم خیرا و وقّیتم شرور الزمان. و رزقتم مرضات ربّ العالمین.

اما بعد فاعلموا ایہا الاخوان. و الاحباب و الاقران. انّ الزمان قد اظہر العجب. و ارانا الشجی والشجب. و سخر بوم لیلة الیلاء من الدرّة البیضاء و شارف ان تشن الغارات علی دین الرحمن. الذی ضمّخ بالطیب العمیم من العرفان. و اودع لفائف نعیم الجنان. و سیقت الیہ انہار من ماء معین. و تفصیل ذالک

ہونے کے بعد اب آسمان کی بلندیوں تک پہنچ گئے ہیں۔ اے اللہ! اب تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی مطہر و طیب آل پر اور آپ کے مددگار و تائید یافتہ اصحاب پر قیامت تک درود و سلام بھیج۔ اللہ تعالیٰ کے چنیدہ جنہوں نے اللہ کو اپنے نفسوں، اپنی عزتوں اور اپنے اموال و اولاد پر ترجیح دی۔ السلام علیکم اے برادران جماعت (اللہ کرے) خیر پاؤ اور تم زمانے کے شرور سے محفوظ رہو اور تمہیں ربّ العالمین کی رضا ملے۔

اما بعد! اے بھائیو، دوستو اور ساتھیو! پس تم جان لو کہ اس زمانے نے عجائب ظاہر کئے ہیں اور ہمیں غم و اندوہ دکھایا ہے اور اندھیری رات کے اُلّو چمکدار موتی کے ساتھ تمسخر کر رہے ہیں اور قریب ہے کہ پتے در پتے اس دینِ رحمن پر حملے ہوں۔ جو عرفان کی غیر معمولی خوشبو سے معطر کیا گیا ہے۔ اور اس میں جنت کی نعماء بکثرت و دیعت کی گئی ہیں اور اس کی طرف صاف شفاف پانی کی نہریں لائی گئی ہیں اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ

ان بعض السفهاء من
المتنصرین. والمرتدین
الضالین. سبوا نبینا محقرین ﴿۲﴾
غیر مبالین. و طعنوا فی
دیننا مستهزئین. مع انهم
اتخذوا الها من دون الرحمن.
و ترکوا اللہ عاکفین علی
الانسان. و جاؤا بافک مبین.
فلا یستحیون بل یؤذون اهل
الحق جالعین. ویفسدون فی
الارض مجترئین. ویصولون
علی المسلمین مغضبین.
و کنا مأمورین لازالة
تماثلهم. و اذاحة اباطیلهم.
و اجاحة تساویلهم. و اقتلاع
اقاویلهم. و الان ظهر الامر
معکوسا. و عاب اللیل شموسا.
وصال المتنصرون علی
المسلمین. و من فتنهم
الجديدة ان رجلا منهم
الف کتابا و سماه امهات
المؤمنین. و سلک فیہ کل

نئے نئے عیسائی ہونے والوں میں سے بعض
بیوقوف اور مرتد اور گمراہ لوگوں نے تحقیر اور
بے باکی سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
گالیاں دیں اور استہزاء کرتے ہوئے
ہمارے دین کے بارے میں طعنہ زنی کی،
باوجود اس کے کہ انہوں نے رحمن خدا کو چھوڑ
کر (عاجز انسان کو) معبود بنا لیا اور انہوں
نے انسان کے سامنے دوزانو ہوتے ہوئے
اللہ کو ترک کر دیا اور انہوں نے کھلا کھلا جھوٹ
گھڑا۔ پس وہ حیا نہیں کرتے بلکہ اہل حق کو
بے شرمی سے دکھ دیتے ہیں اور وہ بے باک
ہو کر زمین میں فساد کرتے اور غضبناک ہو کر
مسلمانوں پر حملہ کرتے ہیں حالانکہ ہم ان کے
بتوں کو توڑنے، ان کی باطل باتوں کو دُور
کرنے، ان کی مَلِّع سازیوں کی بیخ کنی کرنے
اور ان کی جھوٹی باتوں کو جڑ سے اُکھیڑنے کے
لئے مامور ہیں اور اب معاملہ اُلٹ گیا ہے اور
راتیں سورج کی عیب چینی کر رہی ہیں اور نو
عیسائی مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے ہیں۔ اور ان
کے نئے فتنوں میں سے ایک یہ ہے کہ ان میں
سے ایک شخص نے کتاب لکھی اور اس کا نام
اُمہات المؤمنین رکھا ہے اور اس نے اس میں

طریق السبّ و الافتراء
 كالمفسدين الفتّانين . انه
 امرء استعمل السفاهة في
 خطابه . و ابدى عذرة كانت
 في وطابه . و اظهر كانه
 اتمّ الحجة في كتابه . و ختم
 المباحث بفصل خطابه . و لیس
 فی کتابه من غیر السبّ
 و الشتم . و کلمات لایلیق
 لاهل الحیاء و الحزم . بیدانه
 ابداع بارسال کتبہ من
 غیر طلب الی المسلمین
 الغیورین من اعزة القوم
 و نخب المؤمنین . و تلك
 هی النار التي التهت فی حرم
 المتألمین . و احرق قلوب
 المؤمنین المسلمین . فلما
 رأینا هذا الكتاب . و عثرنا
 علی غلوائه و ما سبّ و ذاب .
 قرئنا کلمه المودیة . و آنسنا
 قذفاته المغضبة و شاهدنا
 ضیمه الصریح . و قوله القبیح .

فتنہ باز مفسدوں کی طرح دشنام دہی اور
 افترا پردازی کا ہر طریق اختیار کیا ہے۔ یہ
 ایسا شخص ہے جس نے اپنے خطاب
 (کتاب) میں بے حیائی سے کام لیا ہے اور
 اس نے وہ پلیدی ظاہر کی جو اس کے اندر
 تھی اور اس نے ایسے ظاہر کیا کہ گویا اس
 نے اپنی کتاب میں اتمامِ حجت کر دی اور
 اپنے فیصلہ کن کلام سے بحث کو ختم کر دیا ہے
 حالانکہ اس کی کتاب میں سبّ و شتم کے سوا
 کچھ بھی نہیں اور ایسے کلمات ہیں جو حیا دار
 اور عقلمند شخص کو زیب نہیں دیتے۔ اس نے
 اپنی کتابوں کو بغیر کسی طلب کے قوم کے
 معززین اور چنیدہ مومنین میں سے غیور ﴿۵﴾
 مسلمانوں کو بھیجا۔ اور یہی وہ آگ ہے جس
 نے دردمندوں کی آتش کو اور بھڑکایا ہے
 اور مسلمان مومنوں کے دلوں کو جلایا ہے۔
 پس جب ہم نے اس کتاب کو دیکھا اور اس
 کی بیہودہ گویوں اور دشنام دہی اور عیب تراشی
 پر اطلاع پائی اور اس کے تکلیف دہ کلمات
 پڑھے اور ہم اُس کی غصہ دلانے والی گندی
 گالیوں سے آگاہ ہوئے اور ہم نے اس
 کے صریح ظلم اور قبیح کلام کا مشاہدہ کیا

واجتلینا ما استعمل من جور
 و اعتساف. و قذف و شتم
 کاجلاف. علمنا انه نطق بها
 معتمداً لا غضاب المسلمین.
 و ما تفوه علی وجه الجحد
 کالمسترشدین المحققین.
 بل تکلم فی شان سید الانام
 باقبح الکلام. کما هو عادة
 الاجلاف و اللئام لیوذی قلوب
 المسلمین. و طوائف اهل
 الاسلام. و یغلی قلوب امة خیر
 المرسلین. فظهر کما اراد هذا
 الفتان. و تالم بکلمه کل من فی
 قلبه الايمان. و اصاب
 المسلمین بقذفه جراحة مؤلمة.
 و قرحة غیر ملتئمة. و ظنوا
 انهم من المجرمین. ان لم
 ينتقموا کالمؤمنین المخلصین.
 و ذکرُوا بها ایام الاولین.
 و لو لا منعهم ادب السلطنة
 المحسنة. و تذکر عنایات
 الدولة البرطانية. لعملوا عملاً

اور (بصیرت کی نگاہ سے) اس ظلم و ستم، بہتان تراشی
 اور کمینوں کی طرح فحش گوئی کو دیکھا جو اس نے
 روا رکھی تھی تو ہم نے جان لیا کہ اس نے عمداً
 مسلمانوں کو غصہ دلانے کے لئے یہ باتیں کی ہیں
 اور اس نے رشد و ہدایت کے طالب محققین کی
 طرح تحقیق کر کے یہ بات نہیں کی۔ بلکہ اس نے
 سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فتنج ترین
 کلمات کہے ہیں جیسا کہ یہ سفہ طبع اور کمینوں کی
 عادت ہوتی ہے تاکہ وہ مسلمانوں کے دلوں اور
 اہل اسلام کے فرقوں کو ایذا پہنچائے اور
 خیر المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے دلوں کو
 جوش دلائے پس جیسا کہ اس فتنہ پرداز نے ارادہ
 کیا وہی ہو گیا اور اُس کے ان کلمات کی وجہ سے
 ہر اُس شخص نے تکلیف محسوس کی جس کے دل میں
 ایمان ہے اور اس کے اس بدگوئی کی وجہ سے
 مسلمانوں کو انتہائی تکلیف دہ زخم اور ایسا ناسور لگا جو
 کہ مندمل ہونے والا نہیں ہے اور انہوں نے گمان
 کیا کہ اگر انہوں نے خالص مومنین کی طرح انتقام
 نہ لیا تو ضرور وہ مجرموں میں سے ہوں گے۔ اس
 سے انہوں نے اپنے اسلاف کے زمانے کو یاد کیا
 اور اگر انہیں محسن سلطنت کا ادب مانع نہ ہوتا اور
 برطانوی حکومت کے احسانات یاد نہ آتے تو

کالمجانین. ولا شک ان هذا
السفيه اعتدى في كلماته. و
اغرى العامة بجهلاته. و جاوز
الحد كالعالمين. فلاجل ذلك
قد هاجت الضوضاء. و ارتفعت
الاصوات. و تضاعى الناس برنة
النياحة. و اشتعل الطبايع من
هذه الوقاحة. و ملاء الجرائد
بتلك الاذكار. و قام كل احد
ككامة المضمار. بما آذى
كالمعتدين.

و الحاصل انه افتراء و تجرم.
و اراد ان يستأصل الحق
و يتصرم. و اسبل غطاءً
غليظاً لاغلاط الناس. و اراد
ان يطفئ انوار النبراس.
فنهض المسلمون مستشيطين
مشتعلين. و صاروا طرائق قددا
زاعقين مغتاظين. فذهب
بعضهم الى ان يبلغ الامر الى
الحكام. و يترافع لغرض
الانتقام. و الآخرون مالوا

ضرورہ جنونی لوگوں کی طرح عمل کرتے۔ اور
کوئی شک نہیں کہ اس بے حیا نے اپنے کلمات
میں حد سے تجاوز کیا اور اپنی جاہلانہ باتوں سے
عامۃ المسلمین کو اُکسایا اور غلو کرنے والوں کی
طرح حد سے تجاوز کیا پس اسی وجہ سے شور برپا
ہوا اور آوازیں بلند ہوئیں اور لوگوں نے نوحہ
کرنے والوں کی آواز کی طرح گریہ و زاری
کی اور اس بے حیائی کی وجہ سے طبیعتیں مشتعل
ہو گئیں اور ان کے تذکرہ سے اخبار بھر گئے اور
ہر کوئی مرد میدان حد سے بڑھنے والوں کی
ایذاء کے سبب اُٹھ کھڑا ہوا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اس نے افترا کیا اور معصوم پر
تہمت لگائی اور ارادہ کیا کہ حق کو جڑ سے اکھیڑ دے
اور کاٹ دے اور اُس نے لوگوں کی مغالطہ دہی کے
لئے بھاری پردہ ڈال دیا اور اس نے ارادہ کیا کہ
چراغ کے انوار کو بجھا دے پس مسلمان غضبناک
ہو کر مشتعل ہوتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور
انہوں نے احتجاج کرتے ہوئے، غصہ کی حالت
میں متفرق طریق اختیار کر لئے۔ پس ان میں سے
بعض کی رائے یہ تھی کہ اس معاملہ کو حکام تک پہنچایا
جائے اور انتقام کی غرض سے مقدمہ کیا جائے اور
کچھ دوسرے ان اوہام کے رد کی طرف مائل ہوئے

اور اس ردّ لکھنے کو فرائض اسلام میں سے خیال کیا پس وہ لوگ جنہوں نے حکام تک بات کو پہنچانا پسند کیا انہوں نے اپنی شکایت کو جناب وائسرائے تک پہنچایا اور انہوں نے اس معاملہ میں جو میموریل لکھا تھا وہ بھیج دیا۔ دوسرے گروہ نے کتاب کے ردّ کی طرف توجہ کی اور دیگر لوگ غم و اندوہ سے گم گم ہو گئے۔ اور اسی طرح انہوں نے اپنے اعمال اور آراء میں اختلاف کیا اور ہر ایک نے اپنی عقل کے مطابق جو مناسب سمجھا اسے اختیار کیا۔ پس جس کی ضرورت کو میں نے محسوس کیا اور جسے میری فراست نے مناسب پایا وہ یہ ہے کہ سب سے درست بات یقیناً ردّ لکھنے اور دفاع کرنے کا طریق ہے نہ کہ مقدمہ بازی اور گالیوں کے مقابل گالیاں دینا۔ اور میں مسلمانوں کے غم کی شدت اور جو مومنوں کے دلوں کو موذیوں کی زبانوں سے تکلیف پہنچی ہے اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ لیکن میں خیر اسی بات میں دیکھتا ہوں کہ ہم مقدمہ بازی سے اجتناب کریں اور ہم اپنے نفسوں کو لڑائی جھگڑے میں نہ ڈالیں اور اپنے اموال تنازعات کے جرمانوں اور اپنی عزتیں قاضیوں کے سامنے کھڑے ہونے سے

الی الردّ علیٰ تلک الاوہام۔
و حسبہ من واجبات الاسلام۔
فالذین اختاروا الترافع عرضوا
شکواہم علیٰ حضرة نائب
الدولة۔ و ارسلو ما کتبوا
لهذه الخطة۔ و الفريق الثانی
توجهوا الی ردّ الكتاب۔
والآخرون و جموا من الاکتیاب۔
و کذا لک اختلافوا فی الاعمال
و الآراء۔ و استخلص کل احد ما
هدی الیہ من الدہاء۔ فالذی
أشرب حسی۔ و تلقفہ حدسی۔
ان الاصوب طریق الردّ و الذبّ۔
لا الاستغاثۃ ولا السبّ بالسبّ۔
وانی اعلم بلبال المسلمین۔
وما عری قلوب المؤمنین من
السن الموذین۔ ولکنی اری
الخیر فی ان نجتنب
المحاکمات۔ ولا نوقع انفسنا
فی المخاصمات۔ و نتحامی
اموالنا من غرامات التنازعات۔
و اعراضنا من القیام امام القضاة۔

و نصبر علی ضجر اصابتنا .
و غم اذابتنا . ليعدّمنامبرة
عند احکم الحاکمین .
و مانسینا ما رأینا من
جورٍ و عسفٍ . و ای حرّ
رضی بخسفٍ . و قد اوذینا
فی دیننا القویم و رسولنا
الکریم . و آنسنا ما هیج
الاسف و اجری العبرات .
و شاهدنا ما اضجر القلب
و زجّی الزفرات . بید
ان الدولة البرطانية لهؤلاء
کالا واصر الموملة . و لقسيسين
حقوق علی هذه الدولة .
و نعلم ان نبذ حرمهم امر
لا ترصاه هذه السلطنة
و يُنصبها هذا القصد و تشق
عليها هذه المعدلة . و لها
علینا منن يجب ان لا نلغیها .
فلنصبر علی ما اصابتنا لعلنا
نرضیها . و ما نفعل بتعذیب
المتنصرين و قد رأینا امنا من

بچائیں ۔ اور ہم ہر پہنچنے والے اضطراب اور ہر
گھلا دینے والے غم پر صبر کریں تاکہ (یہ کام)
ہماری طرف سے احکم الحاکمین کے حضور نیکی شمار کی
جائے اور ہم نے جو ظلم اور تعدی دیکھی ہے اسے
بھولے نہیں ہیں اور کون آزاد شخص ذلت پر راضی
ہوتا ہے۔ ہمیں اپنے دینِ قویم اور ہمارے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تکلیف دی گئی اور ہم
نے اس (بات) کا بھی مشاہدہ کیا جس نے افسوس
کو برا لگیتا کیا اور آنسو جاری کئے اور ہم نے اس
بات اور ان طعنوں کا مشاہدہ کیا جس نے دلوں کو
تنگ کیا اور آہوں کا باعث بنا۔ مگر حکومت برطانیہ
ان لوگوں کی جائے امید ہے اور پادریوں کے اس
حکومت پر حقوق ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں کہ ان
پادریوں کی بے حرمتی کرنا ایسا معاملہ ہے جسے یہ
سلطنت پسند نہ کرے گی اور یہ ارادہ کرنا بھی اسے
تکلیف میں ڈالے گا اور یہ کارِ عدالت اُس پر گراں
گزرے گا اور اس حکومت کے ہم پر احسانات ہیں
ضروری ہے کہ ہم انہیں فراموش نہ کریں۔ پس
چاہیے کہ ہم اس تکلیف پر صبر کریں جو ہمیں پہنچی
ہے تاکہ ہم اسے راضی کر سکیں اور نو عیسائیوں کو سزا
دلوا کر ہم کیا کریں گے جبکہ ہم اس کے عادل
حکمرانوں سے امن دیکھ چکے ہیں اور ہم نے ان

حکامها العادلین. و وجدنا
 بہم کثیرا من غض و سرور.
 و خفض و حبور و مامسنا
 منهم شطف فی الدین.
 ولا جنف کالظالمین من
 السلطین. بل اعطونا حریة
 فعلا و قولا. و ارضونا حفاوة
 و طولا. و مارأینا سوءا
 من هذه الدولة. و لا قشفا
 کایام الخالصة. بل ربنا
 تحت ظلها مذمیت عنا
 التمام. و نیطت بنا العمائم.
 و عشنا بکنفها آمین. و جعلها
 اللہ لنا کعین نستسقیها.
 و کعین نجتلی بها. فنحاذر
 ان یفرط الی هذه الدولة
 بعض الشبهات. و تحسبنا
 من قوم یضمرون الفساد فی
 النیات. فلذالک مارضینا
 بان نترافع لتعذیب هذا
 القذاف الشریر. و اعرضنا
 عن مثل هذه التدابیر.

حکام (کے طفیل) بہت سی تروتازگی اور
 خوشی اور آسودگی اور شادمانی پائی ہے اور
 ہمیں ان سے دین کے معاملے میں کسی قسم
 کی تنگی نہیں پہنچی اور نہ ہی ظالم بادشاہوں کا
 سا ظلم بلکہ انہوں نے ہمیں قول و فعل میں
 آزادی دی ہے اور انہوں نے ہمیں اپنی
 مہربانیوں اور احسان سے راضی کیا ہے
 اور ہم نے اس حکومت سے کوئی برائی نہیں
 دیکھی اور نہ ہی سکھوں کے وقت کی طرح
 کی سختی بلکہ جب سے ہم نے ہوش سنبھالا اور
 جوان ہوئے ہم نے اس کے زیر سایہ
 پرورش پائی اور ہم اس کی پناہ میں امن سے
 رہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے ہمارے لئے ایسے
 چشمہ کی طرح بنایا جس سے ہم سیراب ہوتے
 ہیں اور ایسی آنکھ کی طرح جس کے ذریعے
 ہم دیکھتے ہیں پس ہم اس بات سے بچتے ہیں
 کہ اس حکومت کو (ہمارے متعلق) شبہات
 پہنچیں اور وہ ہمیں ایسی قوم میں سے خیال
 کرے جن کی نیٹوں میں فساد چھپا ہوتا ہے
 ۔ پس اس وجہ سے ہم اس بہتان تراش شریر کو
 سزا دلوانے کے لئے مقدمہ بازی پر تیار نہیں
 ہوئے اور ہم نے ایسی تدابیر سے اعراض کیا

و حسبنا انه عمل لا ترصاه
الدولة. و لا تستجاده تلک
السلطنة. فکفنا کالمعرضین.
و سمعتُ ان بعض المستعجلین
من المسلمین. ارسلا رسائل
الی الدولة مستغیثین. و تمنوا
ان یوخذ المؤلف کالمجرمین.
و ان هی الا امانی کامانی
المجانین. و اما نحن فما نری
فی هذا التدبیر عاقبة الخیر.
ولا تفصیاً من الضیر. بل هو
فعل لا نتیجة له من غیر شماتة
الاعداء. ولا یستکفی به
الافتتان بمکائد اهل الافتراء.
ولو سلکنا سبیل الاستغائة
و نترافع لاخذ مؤلف هذه
الرسالة. لنُعزى الی فضوح
الحصر. و نرهق بمعتبة عند
اهل العصر. و یقال فینا احوال
بغوائل الزخرفة. و یقطع
عرضنا بحصائد الالسنة.
و یقول السفهاء انهم عجزوا

اور خیال کیا کہ یہ عمل ایسا ہے جسے حکومت
پسند نہ کرے گی اور نہ ہی یہ سلطنت اسے اچھا
جانے گی پس ہم اعتراض کرنے والوں کی
طرح رُک گئے اور میں نے سنا ہے کہ
مسلمانوں میں سے بعض جلد بازوں نے
فریاد کرتے ہوئے حکومت کو خطوط بھی بھیجے۔
اور انہوں نے خواہش کی ہے کہ اس مؤلف کو
مجرموں کی مانند پکڑا جائے اور یہ صرف دیوانوں
کی خواہشات جیسی خواہشات ہیں اور جہاں تک
ہمارا تعلق ہے تو ہم اس تدبیر کا انجام بخیر نہیں
دیکھتے اور نہ ہی اسے نقصان سے خالی تصور کرتے
ہیں بلکہ یہ ایسا فعل ہے جس کا نتیجہ شامتِ اعداء
کے سوا کچھ نہیں اور نہ ہی اس سے وہ فتنے رک سکتے
ہیں جو مفتریوں کی مکارانہ چالوں سے ظہور پذیر
ہوئے اور اگر ہم مقدمہ بازی کے طریق کو اختیار
کریں اور اس رسالہ کے مؤلف کی پکڑ کے لئے
نالش کرائیں تو جواب نہ دے سکنے کی ذلت
ہماری طرف منسوب کی جائے گی اور ہم اہل زمانہ
کے عتاب کا مورد ہوں گے اور ہمارے بارے
میں گمراہ کن جھوٹی باتیں کی جائیں گی اور زبان کی
کاٹ سے ہماری عزت پر چر کے لگائے جائیں
گے اور بیوقوف کہیں گے کہ یہ لوگ جواب

من الاتیان بالجواب. فلا
جرم توجهوا الی الحکام
من التضرم والاضطراب.
فبعد ذالک لا تبقى لنا معذرة.
و ترجع الینا مندمة و تبة.
فلیس بصواب ان نطلب هذه
المنية. و نرود هذه البغية.
و لیس بحری ان نسعی
کالنادات الی السلطنة.
و نضحی انفسنا من مامن
الحجج البینة. و نضیع اوقاتنا
فی البکاء و الصراخ کالنسوة.
ولا نفکر لهدم بناء هذه الفرقة.
ولا نتوجه الی خزعیلا تهم
ولا نزیح وساوس جهلا تهم.
و نترکهم فی کبرهم و زهوهم.
ولا ننبههم علی غلطهم و
سهوهم. ولا نأخذهم علی
بهتانهم و افتراءهم. ولا نری
الخلق خیانتهم و قلة حیائهم.
و نفرح بماینالهم من الحاکمین.
بل ینبغی ان نجیح او هامهم

دینے سے عاجز رہے۔ بلاشک وہ شدتِ غضب
اور بے چینی کے سبب حکام کی طرف متوجہ ہوئے
پس اس کے بعد ہمارے لئے کوئی عذر باقی نہ
رہے گا اور ہم ندامت اور بُرے انجام سے
دوچار ہوں گے۔ پس یہ طریق درست نہیں ہے
کہ ہم ایسی خواہش کریں اور ایسی آرزو چاہیں
اور یہ مناسب نہیں کہ ہم ماتم کرنے والی عورتوں
کی طرح اس سلطنت کی طرف دوڑیں اور نہ یہ
کہ اپنے نفسوں کو واضح دلائل کی پناہ گاہ سے باہر
نکالیں اور نہ یہ کہ ہم اپنے اوقات عورتوں کی
طرح رونے اور چیخ و پکار کرنے میں ضائع
کریں اور نہ اس فرقہ کی بنیاد کو گرانے کے
متعلق سوچیں اور نہ ہی ان کی خرافات کی
طرف توجہ کریں اور نہ ہی ہم ان کی جہالت
کے وساوس کو دُور کریں اور ان کو ان کے تکبر
اور غرور میں چھوڑ دیں اور ان کو ان کی غلطیوں
اور خطاؤں کے متعلق متنبہ نہ کریں اور انہیں
ان کے بہتانوں اور افتراؤں پر نہ پکڑیں اور
ہم مخلوق کو ان کی خیانت اور بے حیائی نہ
دکھائیں۔ اور ہم اس پر ہی خوش ہو جائیں جو
حکام کی طرف سے انہیں سزا ملے بلکہ ضروری ہے
کہ ہم ان کے اوہام کا قلع قمع کریں اور ان کے

و نکسر اقلامهم. و نجعل
کلمهم مضغة للماضغین.
وان لم نفعل هذا فما فعلنا شیئاً
فی خدمة الدین. وما عرفنا
صنیعة اللہ خیر المحسنین.
وما شکرنا بل انفدنا الوقت
غافلین. فان اللہ وهب لنا
حرية تامّة لهذه الامور لنحقّق
الحق و نبطل ما صنع اهل الزور.
فلولم نمتع بهذه الحریة. فما
شکرنا نعم اللہ ذی الجود
والموهبة. وما کنا من
الشاکرین. الم تروا کیف
نعیش احراراً تحت ظلّ هذه
السلطنة. و کیف خیرنا فی
دیننا و اوتینا حرية فی مباحث
الملة الاسلامیة. و اخرجنا
من حبس کنا فیها فی عهد
دولة الخالصة. و فوضنا الی
قوم راحمین. و ان حکامنا
لا یمنعوننا من المناظرات
والمباحثات. و لا یکفئونا

قلموں کو توڑیں اور ان کی باتوں کو چبانے والوں
کے لئے ترنوالہ بنا دیں اور اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو
گویا ہم نے دین کی خدمت کے لئے کچھ بھی نہ
کیا اور نہ ہی ہم نے سب سے بہترین محسن خدا
کے احسان کو پہچانا اور نہ ہی ہم نے شکر ادا کیا
بلکہ ہم نے غفلت میں زندگی گزار دی۔ یقیناً
اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان معاملات کے لئے مکمل
آزادی دی ہے تاکہ ہم حق کو ثابت کریں اور
جو جھوٹوں نے باتیں بنائی ہیں، انہیں ہم باطل
کریں پس اگر ہم نے اس آزادی سے فائدہ
نہ اٹھایا تو ہم نے قیاض اور سخی اللہ کی نعمتوں
کا شکر ادا نہ کیا اور نہ ہی ہم شکر گزاروں
میں سے ہوئے کیا تم نے دیکھا نہیں کہ ہم کس
طرح آزادی سے اس حکومت کے زیر سایہ
رہتے ہیں۔ اور کس طرح ہمیں ہمارے دین
کے معاملے میں اختیار دیا گیا ہے اور ہمیں ملت
اسلامیہ کے مباحثات میں آزادی دی گئی ہے
اور ہمیں اس قید سے نکالا گیا ہے جس میں ہم
سکھوں کی حکومت کے زمانہ میں تھے اور ہمیں
رحم کرنے والی قوم کے سپرد کیا گیا اور یقیناً
ہمارے حکام ہمیں مناظرات اور مباحثات
سے منع نہیں کرتے اور اگر بحث نرم پیرائے

ان كان البحث في حُلل
الرفق و بصحة النيات .
ولا يحيفون متعصبين .
فاجل ذالك نستسنى
دولتهم و نستغزر ديمة
نصرتهم . فاننا لا نرى تلهب
جذوتهم . عند ردّ مذهبهم .
و آزاء ملتهم . و هذا هو الذي
جذب القلوب الى محبتهم .
و امال الطباع الى طاعتهم .
و احبهم الينا كالسلاطين
المسلمين . و انهم قوم قد
اسرونا بمنتهم . لا بسلاسل
حكومتهم . و قيدونا بايادي
نعمتهم . لا بايادي سطوتهم .
فوالله قد و جب شكرهم
و شكر مبرتهم . و الذين
يمنعون من شكر الدولة
البرطانية و ينددون بانه من
مناهي الملة . فقد جاءوا
بظلم و زور . و تورّدوا مورداً
ليس بماثور . ايحسبونهم

میں اور اچھی نیت سے ہو تو وہ ہمیں نہیں روکتے
اور وہ تعصب کی بناء پر ظلم نہیں کرتے۔ پس اس
وجہ سے ہم ان کی حکومت کو عالی شان پاتے ہیں
اور ان کی نصرت کی بارش کو بکثرت پاتے ہیں۔
پس ہم ان کو ان کے مذہب کے ردّ اور ان کی
ملت پر نکتہ چینی کے وقت اشتعال انگیزی میں
نہیں دیکھتے۔ یہی وہ امر ہے جس نے دلوں کو
ان کی محبت کی طرف کھینچ لیا ہے اور طبائع کو ان
کی اطاعت کی طرف مائل کیا ہے۔ اور ان کو
مسلمان بادشاہوں کی طرح ہمارا محبوب بنا دیا۔
اور یہ وہ قوم ہے جس نے ہمیں اپنے احسان
کے زور سے اسیر کر لیا ہے نہ کہ اپنی حکومت کی
زنجیروں سے، اور انہوں نے ہمیں اپنی نعمتوں
کے احسانات سے قید کر لیا ہے نہ کہ اپنے زور
بازو سے۔ پس اللہ کی قسم ان کی شکرگزاری اور
ان کی نیکی کا شکر ادا کرنا واجب ہو گیا ہے اور
وہ لوگ جو سلطنت برطانیہ کی شکرگزاری سے
منع کرتے ہیں اور یہ مشہور کرتے ہیں کہ
(شکر یہ کرنا) یہ شریعت (اسلام) کی منافی
میں سے ہے پس یقیناً انہوں نے ظلم اور جھوٹ
کا ارتکاب کیا اور ایسا مسلک اختیار کیا جو
کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ کیا وہ ان

ظالمین۔ حاشِ لِلّٰہِ و کَلَّا۔
 بل جلّٰ معروفہم و جَلّٰی۔
 انظروا الیٰ بلادنا و اهلہا
 المخصیین۔ من القانطین
 و المتغربین۔ انظروا ما ایمن
 ہذا السواد۔ و ما ابہج ہذہ
 البلاد۔ عمرت مساجدنا بعد
 تخریبہا۔ و اُحییت سنننا بعد
 تہیبہا۔ و اُنیرت ما اذنا بعد
 اظلامہا۔ و رفعت منا و رہا
 بعد اعدامہا۔ و رأینا النہار
 بعد اللیلۃ اللیلاء۔ و وصلنا
 الانہار بعد فقدان الماء۔
 و فُتِحَ الجوامع و المساجد
 لذكر اللہ الوحید۔ و علاصیت
 التوحید۔ و ترجینا بعد
 تمادی الايام۔ ان یزیح
 سموم الکفر تریاق و عظ
 الاسلام۔ و حفظنا من شر
 کَلِّ مفاجی۔ و عُدننا من
 تیہ الغربۃ الیٰ معاج۔
 و اقترب ماء النضارة من

(حکومت برطانیہ) کو ظالم سمجھتے ہیں؟ بخدا ہرگز
 نہیں بلکہ ان کے احسانات تو بہت عظیم اور
 روشن ہیں تم ہمارے علاقوں اور ان میں رہنے
 والے آسودہ حال لوگوں کو دیکھو خواہ وہ یہاں
 کے رہنے والے ہوں یا باہر سے منتقل ہوئے
 ہوں اور دیکھو کہ کتنے ہی مبارک ہیں یہاں
 کے عوام اور کتنے ہی دلکش ہیں یہ علاقے۔
 ہماری مسجدیں ویرانی کے بعد آباد ہو گئیں۔ اور
 ہمارے دینی شعائر تباہی کے بعد زندہ کر دیئے
 گئے۔ ہمارے اذان دینے کے مینار تاریکی کے
 بعد روشن کئے گئے۔ اور ہماری مساجد کے منار
 منہدم ہونے کے بعد دوبارہ بلند کئے گئے اور ہم
 نے شدید تاریک رات کے بعد دن دیکھا اور
 ہم پانی کے فقدان کے بعد نہروں تک جا پہنچے
 اور اللہ وحید کے ذکر کے لئے جامع اور عام
 مساجد کھول دی گئیں اور توحید کا نعرہ بلند ہوا اور
 ہمیں کافی دنوں کے بعد امید پیدا ہوئی کہ وعظ
 اسلام کا تریاق کفر کے زہروں کو ختم کر دے گا
 اور ہر بلائے ناگہانی کے شر سے ہم محفوظ ہو گئے
 اور ہم بے وطنی کے صحرا سے اپنے گھر لوٹ آئے
 اور شادابی کا پانی ہمارے درخت وجود تک
 پہنچا اور قریب تھا کہ وہ ہمارے آنکھوں میں

سرحتنا. وکاد یحلّ بمنبتنا
 و اصبحتنا آمنین. حتی الفینا
 کل من الوی عنقه من العناد.
 کالاصادق و اهل الوداد.
 و تبدی الاساود کاعوان
 النآد. و قُلب عُجرنا و بُجرنا
 و نقل الی الصلاح و السداد.
 و نَضَرْنَا بدولةِ جَاءت
 کعهاد. عند سنة جماد.
 فرأت هذه الدولة دخيلة
 امرنا. و اطلعت علی ذوبنا
 و ضمرنا. فأوتنا و رحمتنا.
 و واستنا و تفقدتنا. حتی عاد
 امرنا الی نعیم. بعد عذاب
 الیم. فالان نرقد اللیل ملاً
 اجفاننا. ولا نخس ولا وخز
 لابداننا. تغرد فی بساتیننا
 بلابل الثهانی و النعماء.
 مایسة علی دوحه الصفاء
 بعد ما کنا نُصدم من انواع
 البلاء. فانصفوا الیس بواجب
 ان نشکر دولة جعلها اللّٰه

اُترے اور ہم امن پانے والے ہو گئے
 یہاں تک کہ ہم نے ہر اس شخص کو جس نے عناد
 کی بناء پر روگردانی کی سچا دوست اور محبت
 کرنے والوں کی مانند پایا۔ اور سانپ صفت
 دشمن مصیبت کے وقت ہمدرد مددگاروں کی طرح
 ہو گئے۔ ہمارے ظاہر و باطن کو بدل کر اصلاح
 اور راستی کی طرف منتقل کر دیا گیا اور ہم شدید قحط
 سالی کے وقت موسم بہار کی پہلی بارش کی مانند اس
 حکومت کے آنے سے تروتازہ ہو گئے پس اس
 حکومت نے ہمارے اندرونی معاملات کو دیکھا اور
 ہماری لاغری اور ہماری کمزوری پر اطلاع پائی تو اس
 (حکومت) نے ہمیں پناہ دی اور ہم پر رحم کیا۔
 ہماری غمخواری کی اور ہمارا خیال رکھا یہاں تک کہ
 دردناک عذاب کے بعد ہم آسودہ حال ہو گئے۔
 پس اب ہم رات کو پُر سکون نیند سوتے ہیں اس حال
 میں کہ ہمارے جسموں کو کوئی چیز نہ بے سکون کرتی
 ہے نہ تکلیف دیتی ہے۔ ہمارے باغات میں
 اخلاص کے عظیم درخت پر جھولتے ہوئے بلبلیں
 خوشی اور تنعم سے چھپھاتی ہیں۔ بعد اس کے
 کہ ہم طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا تھے۔ پس
 تم انصاف کرو کہ یہ واجب نہیں کہ ہم ایسی حکومت
 کا شکر یہ ادا کریں جسے اللہ تعالیٰ نے ان

سبباً لهذه الانعامات . و اخرجنا
بسيديها من سجن البليات . اليس
بحق ان نرفع لها اكف الضراعة
والابتهال . ونحسن اليها بالدعاء
كما احسنت الينا بالنوال . فان
لنا بها قلوباً طافحة سروراً و
جوهراً متهللة و مستبشرة
حبوراً . و أياماً مُلئت اماناً و
حرية . وليالى ضمخت راحة و
لهنية . و ترى منازل مزدانة
بابهج الزينة . ولا خوف ولا فزع
ولو مررنا على اسود العرينة
ضربت خزي الفشل على
الظالمين . وضاعت الارض على
المرجفين المبطلين . و نعيش
مستريحين آمنين . فای ظلم كان
اکبر من هذا الظلم ان لا نشکر
هذه الدولة المحسنة . و نضم
الحقد و الشر و البغاة . أهذا
صلاح بل فسق ان کنتم عالمين .
فویل للذین یبغون الفساد .
ویضمرون العناد . و اللہ لا یحب

انعامات کا وسیلہ بنایا ہے اور ہمیں اس (حکومت) کے ہاتھوں مصائب کے زندان سے نکالا ہے کیا یہ واجب نہیں کہ ہم تضرع اور ابتهال سے اس (گورنمنٹ) کی خاطر ہاتھ اٹھائیں اور دعا کے ذریعہ اس پر احسان کریں جس طرح اس نے ہم پر اپنی نوازشات سے احسان کیا ہے پس اس کی وجہ سے ہمارے دل خوشی سے معمور ہیں اور چہرے دمک رہے ہیں اور خوش و خرم ہیں اور دن امن اور آزادی سے لبریز ہو گئے ہیں، اور راتیں آرام اور خوش حالی کے عطر سے ممسوح ہیں، اور تو گھروں کو حسین ترین زینت کے سامانوں سے آراستہ دیکھتا ہے، اور کوئی خوف و ڈر نہیں خواہ ہم کچھاروں کے شیروں کے پاس سے گزریں۔ ظالموں پر نامرادی کی رسوائی ڈالی گئی اور جھوٹی افواہیں پھیلانے والے جھوٹے لوگوں پر زمین تنگ ہو گئی ہے اور ہم آرام سے امن میں رہتے ہیں پس اس ظلم سے بڑھ کر اور کیا ظلم ہو سکتا ہے کہ ہم اس محسن حکومت کا شکر ادا نہ کریں اور ہم کینہ اور شر اور بغاوت (دل میں) چھپائے رکھیں۔ کیا یہ نیکی ہے؟ نہیں بلکہ فسق ہے اگر تم جانتے ہو۔ پس ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جو فساد چاہتے ہیں اور دل میں عناد رکھتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

المفسدین. انهم قوم ذهلوا
 آداب الشکر عند رؤية
 النعمة. وانسأهم الشيطان
 کلّ ما نُدب عليه من امور
 الشريعة. وجاء و شيئاً اذا.
 و جازوا عن القصد جدا.
 و ما بقى فيهم الاحمية
 الجاهلية. و فورة النفس
 الابية. و لا يمشون كالذى
 خشى و دلف. و لا يخلعون
 الصلف. و لا يذكرون
 ما سلف فى زمن خالصة
 مغشوشين. الم يعلموا انّ
 الشکر لاهله من وصايا
 القرآن. و اکرام المحسن
 مما نطق به كتاب الرحمن.
 و ان الدولة البريطانية قد
 جعلها الله موابذة حلّنا
 و عقدنا. و حفظاء يقظتنا
 و رقدنا. و انا و صلنا بهم
 الى المراتد المستعذبة.
 و نجونا من الآفات المخوفة.

﴿۱۳﴾

یہ وہ قوم ہیں جنہوں نے نعماء کو دیکھ کر شکر کے
 آداب کو بھلا دیا اور جن امور شریعت کی
 طرف ان کو توجہ دلائی گئی تھی۔ وہ شیطان نے
 انہیں بھلا دیئے اور انہوں نے بہت بُرا کام
 کیا اور میانہ روی سے بہت دُور ہٹ گئے اور
 ان میں صرف جاہلیت کی غیرت اور سرکش
 نفس کا جوش باقی رہ گیا۔ اور وہ اس شخص کی
 طرح نہیں چلتے جو خشیت اختیار کرتا ہے اور
 عاجزی سے چلتا ہے۔ اور وہ لاف زنی کو
 ترک نہیں کرتے اور وہ اس حال کو یاد نہیں
 کرتے جو بددیانت سکھوں کے زمانے میں
 گزرا ہے کیا وہ نہیں جانتے کہ شکر یہ کے مستحق
 لوگوں کا شکر ادا کرنا قرآن مجید کے تاکید
 احکام میں سے ہے اور احسان کرنے والے
 کی عزت کرنا ایسی بات ہے جس کو رحمن خدا
 کی کتاب نے بیان فرمایا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ
 نے حکومت برطانیہ کو ہمارے تمام امور کا
 فیصلہ کرنے والی اور ہمارے سوتے اور
 جاگتے میں ہماری حفاظت کرنے والی
 بنایا ہے اور یقیناً ہم نے اُن کے ذریعے
 خوش کن مرادوں تک رسائی پائی۔ اور ہم نے
 بہت سی خوفناک آفات سے نجات پائی ہے۔

فکیف لا نشکر لهم و نعلم انهم احسنوا الینا. و کیف نفارقهم و ندری انهم حرساء اللہ علینا. و اللہ یحب المحسنین. و کنا قبل ذالک غُصِبَ منا قرانا و عقارنا و خُرب دار قرانا و مقارنا. و دسنا تحت انتیاب النوب و توالی الکرب. و صفرت راحتنا. و فرغت ساحتنا. حتی اُخرجنا من املاک و ارضین. و قصور و بساتین. و اوطان مکتئبین مغتمین. و طردنا کالعجماءات. و وُطئنا کالجماادات. و سلکنا مسلک العباد والغلمان. و لحقنا بالارذلین منزلة من نوع الانسان. و ربما اتمنا بأخف جرح اصاب منا حیواناً. او بما قطعنا اغصانا فقتلنا او صلبنا او اجللنا تارکین اوطانا و متغربین. ثم رحمتنا اللہ

پس کیسے ہم ان کا شکر یہ ادا نہ کریں حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ انہوں نے ہم پر احسان کیا ہے۔ اور ہم کس طرح ان کو چھوڑ سکتے ہیں حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارے نگہبان ہیں اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور اس سے پہلے ہمارے دیہات اور مال و متاع ہم سے چھین لئے گئے اور ہمارے مہمان خانے اور نشست گاہ کو برباد کیا گیا اور ہمیں پے در پے اور مسلسل مصیبتوں سے کچلا گیا اور ہم تہیدست ہو گئے اور ہمارے صحن خالی ہو گئے یہاں تک کہ ہمیں ہماری املاک اور زمینوں اور محلات اور باغوں اور وطنوں سے غمزہ اور کبیدہ خاطر ہونے کی حالت میں نکالا گیا اور ہمیں چوپایوں کی مانند دھتکارا گیا اور ہمیں بے جان چیزوں کی طرح روندنا گیا اور ہم سے غلاموں اور نوکروں کا سا سلوک کیا گیا اور ہم بنی نوع انسان میں سے مرتبے کے لحاظ سے سب سے کم ترین لوگوں سے جا ملے۔ اور بعض دفعہ ہم سے جانوروں کو ہلکا سا زخم لگنے اور ہمیں کسی معمولی سی ٹہنی کاٹنے کے بدلہ میں مجرم ٹھہرایا گیا پھر ہمیں قتل کیا گیا یا ہمیں مصلوب کیا گیا یا ہمیں وطنوں کو چھوڑنے اور غریب الوطنی اختیار کرنے پر مجبور کیا گیا پھر اللہ نے ہم پر رحم فرمایا اور

و اتی بالدولة البريطانية من
ديار بعيدة. و بلاد نائية.
و كان الامر لله يختار لعباده
من يشاء. يوتى الملك من يشاء
و ينزع الملك ممن يشاء. و هو
ارحم الراحمين. انه دفع
الحكومة الى اهلها بعد خبال
الخالصة. ثم بدل تعبنا و نصبنا
بالنعمة و الراحة. و اورثنا ارضنا
مرة اخرى. بعد ما اخرجنا
كاو ابد الفلا. و رجعنا الى اوطاننا
سالمين متسلمين. و ردّ الينا
قرانا و عقارنا و فضّتنا و نضارنا.
الا ماشاء الله و سكننا في بيوتنا
امينين. و انا ما تعلقنا باهداب
هذه السلطنة. الا بعد ما شاهدنا
خصائص هذه الحكومة. و امعنا
النظر في نعمها متوسمين.
و سرحنا الطرف في ميسمها
متفرسين. فاذا هي دواء كرو بنا.
و مداوية نوبنا و خطوبنا. و بها
سيق الينا الاموال. بعد ما

﴿۱۵﴾

دور دراز کے علاقوں سے حکومت برطانیہ کو لایا اور
حکم اللہ ہی کے لئے ہے وہ اپنے بندوں کے لئے
جسے چاہے چن لیتا ہے، وہ جسے چاہتا ہے
بادشاہت دیتا ہے، اور جس سے چاہے بادشاہت
چھین لیتا ہے، اور وہ رحم کرنے والوں میں سے
سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اُس نے
حکومت کو سکھوں کی تباہی کے بعد اس کی اہلیت
رکھنے والوں کے سپرد کر دیا پھر اس نے ہماری
تھکان اور مشقت کو نعمت اور راحت سے بدل دیا،
اور ایک بار پھر ہمیں اپنی زمین کا وارث بنا دیا۔ بعد
اس کے کہ ہمیں جنگل کے جانوروں کی طرح نکال دیا
گیا تھا اور ہم اپنے وطنوں کی طرف صحیح سلامت لوٹ
آئے۔ اور ہمیں ہمارے دیہات اور جاگیریں اور سیم و
زر واپس لوٹا دیا گیا الا ماشاء اللہ، اور ہم اپنے گھروں میں
امن سے رہنے لگے۔ اور اس حکومت کی خصوصیات
کے مشاہدہ کے بعد ہی ہم اس حکومت کے دامن سے
وابستہ ہوئے اور ہم نے اس کی نعماء کو فراست سے
بنظر غائر دیکھا اور بصیرت کے ساتھ ہم نے اس کی
خوبیوں میں اپنی نگاہ دوڑائی تو دیکھا کہ یہی ہماری
بے قراری کا علاج ہے اور ہماری مصیبتوں اور مشکلوں
کا مداوا کرنے والی ہے۔ حالات بدل جانے کے
بعد جب چشمہ خشک ہو گئے (ذرائع معاش تباہ ہو گئے)

استحالت الحال . و غار المنبع و
اعول العیال . و نجینا بہا من
الدھر الموقع . و الفقر المدقع
و کنا من قبل شججنا فلا
الکروب من الشجی . و طوینا
اوراق الراحة من ایدی الطوی .
و ما کانت تعرف اقدامنا الا
الوجی . و ما صدورنا الا
السوی . و مرّ علینا لیالی ما کان
فراشنا فیہا الا الوہاد . و لا
موطأنا الا القناد . فکنا
نجلو الہموم باذکار ہذہ الدولة .
و نجتلی زمننا طلق الوجهہ .
بابشار تلک المعدلة . حتی
اسعف اللہ بمرادنا . و جاء بہذہ
الدولة لاسعادنا . فوصلنا بہا
بشارة تنشی لنا کل یوم نزہة .
و تدرء عن قلوبنا کربة . الی
ان خُلصنا من الخوف
و الاملاق . و نقلنا من عدم العُراق
الی الارفاق . و جاءنا النعم من
الافاق . و نظم الاجانب فی

اور اہل و عیال نے گریہ و زاری کی تو اسی حکومت کے
طفیل ہی ہمارے اموال ہمیں لوٹائے گئے اور ہمیں
اس حکومت کے ذریعے ہولناک زمانے اور خاک
میں ملا دینے والے فقر سے نجات دی گئی اور اس سے
پہلے ہم غموں کے بیابان میں سے غم کی حالت میں
گزرتے تھے اور بھوک کے ہاتھوں ہم نے راحت کی
بساط لپیٹ دی اور ہمارے پاؤں محض زخموں سے آشنا
تھے اور ہمارے سینوں میں محض سوزشِ غم تھی اور ہم پر
کئی راتیں ایسی گزریں کہ ہمارا بستر سوائے نشیب
کے کچھ نہ تھا اور ہمارے چلنے کی جگہ کانٹوں کے سوا
کچھ نہ تھی پس ہم اس حکومت کے ذکر سے ان غموں کو
دور کرتے تھے اور اس عادل حکومت کی خوشخبری کے
ساتھ ہم اپنے زمانے کو خوش رَو دیکھتے تھے۔ یہاں
تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری مرادیں پوری کیں اور
ہماری خوش بختی کے لئے اس حکومت کو لایا پس ہم
اس (حکومت) کے ذریعے ایسی بشارت تک پہنچے
جو روز ہمارے لئے شگفتگی کو پروان چڑھاتی ہے اور
ہمارے دلوں سے بے قراری کو دور کرتی ہے
یہاں تک کہ ہم خوف اور مفلسی سے نجات پا
گئے اور ہمیں تہی دستی سے آسودہ حالی کی طرف
منتقل کیا گیا اور ہمارے پاس اطراف و اکناف
سے نعمتیں آئیں اور اجنبی لوگ دوستوں کی

سلك الرفاق . و فزنا بمرامنا
 بعد خفوق راية الاخفاق . وقد
 كنا فى عهد الخالصة . اخرجنا
 من ديارنا و لفظنا الى مفاوز
 الغربية . و بُلينا باعواز المنية .
 فلما من الله علينا بمجئ
 الدولة البريطانية . فكأنا
 وجدنا ما فقدنا من الخزائن
 الايمانية . فصار نزولها لنا نزل
 العزو و البركة . و مغناه سبب
 الفوز و الغنية . و رأينا بها حبوراً
 و فرحة . بعد ما لبثنا على
 المصائب بُرهةً . و رُفنا من
 ذل اخريات الناس الى مراتب
 رجال هم للقوم كالرأس .
 و نُجينا من قطوب الخطوب .
 و حروب الكروب . و كنا نمذ
 الابصار الى ذالك الوقت
 السعيد . كما تمد الاعين
 لهلال العيد . و كنا نبسط يد
 الدعاء لهذه الدولة . بما اصابنا
 مصائب فى زمن الخالصة .

لڑی میں پروئے گئے اور ہم ناکامی کے بعد اپنے
 مقاصد میں کامیاب ہو گئے اور جب ہم خالصہ کے
 دور میں تھے تو ہمیں ہمارے گھروں سے بے دخل
 کیا گیا اور ہمیں بے وطنی کے جنگلات میں پھینک
 دیا گیا اور خواہشات کی تکمیل نہ ہونے سے ہم
 آزمائے گئے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے حکومت
 برطانیہ کو لا کر ہم پر احسان کیا تو گویا ہم نے ان
 ایمانی خزانوں کو پالیا جن کو ہم نے کھو دیا تھا۔ پس
 اس (حکومت) کا نزول ہمارے لئے عزت اور
 برکت کے نزول کا باعث اور اس کا (خالصہ
 حکومت کی) جگہ لینا کامیابی اور خوشحالی کا سبب
 بنا۔ اور ہم نے ایک عرصہ مصائب میں رہنے کے
 بعد اس حکومت سے خوشی اور فرحت دیکھی اور
 ہمیں ذلیل کم درجہ لوگوں سے بلند کر کے ایسے
 بندوں کے مراتب تک پہنچا دیا جو قوم کے لئے
 سرکی مانند ہیں اور ہمیں شدتِ حوادث
 اور مصائب کی جنگوں سے نجات دی گئی۔ اور ہم
 اپنی آنکھیں اس مبارک وقت کے لئے فرشِ راہ
 کئے ہوئے تھے جیسا کہ آنکھیں عید کے چاند
 کے لئے بچھائی جاتی ہیں اور ہم اس حکومت کے
 لئے دستِ دعا دراز کرتے تھے بوجہ ان
 مصائب کے جو ہمیں سکھوں کے زمانے میں پہنچے

﴿۱۷﴾

اور وطن سے مانوسیت ہمیں راس نہ آئی اور ہمیں اپنی جگہ سے نکال دیا گیا اور ہمارے آباء و اجداد بے وطن ہو گئے۔ کیونکہ ان کو مجبور کیا گیا اور انہیں ہم عمروں سے دُور کیا گیا پس انہوں نے اپنے ریاست کے مرکز اور جتنی بھی اُن کی بستیاں تھیں سب کو چھوڑا اور انہوں نے رات کی سواریوں کو تیز دوڑایا اور انہوں نے اپنے سفر میں سنگلاخ راستوں کو عبور کیا اور انہوں نے راحت اور خوشی کو ترک کیا اور انہوں نے چلا چلا کر اپنے اعلیٰ نسل کے کم مُوگھوڑوں کو دبلا کر دیا اور انہوں نے رات دیکھی نہ دن یہاں تک کہ وہ ایسی ریاست کی پناہ میں چلے گئے جس نے ان کی حفاظت کی ذمہ داری اُٹھائی۔ پس انہوں نے ایک عرصہ تک کے لئے خوف کا احساس اور شعور دور کیا اور انہوں نے دکھوں کے بعد امن کی شگوفے اور اس کے پھول دیکھے، پھر ہم پر حکومت برطانیہ کا سورج طلوع ہوا اور خدائے رحمن کی عنایات کے بادل برسے۔ پس آیام خوف کے بعد ہم نے امن کا لباس پہنا اور ہم آسودہ اور خوش حال ہو گئے۔ پس ہم اور ہمارے آباء اپنے آبائی وطن کی طرف لوٹے اور ہم پر دیس کے جنگلوں سے اپنے آشیانوں کی طرف آئے اور ہم نے خوش ہوتے ہوئے اپنے آپ کو مبارکبادیں دیں

وَنبَا بِنَا مَالْفِ الْوَطَنِ وَ اَخْرَجْنَا
مِنَ الْبِقْعَةِ. وَ كَانَتْ اَبَاءُ نَا
اِقْتَعَدُوا غَارِبَ الْاِغْتِرَابِ. بِمَا
اَكْرَهُوا وَ بُعِدُوا مِنَ الْاِتْرَابِ.
فَتَرَكُوا دَارَ رِيَاْسَتِهِمْ وَ جَمِيعَ
مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الْقَرْيِ. وَ نَصَّوْا
رِكَابَ السَّرِيِّ. وَ جَابُوا فِي
سِيْرِهِمْ وَعَوْرًا. وَ تَرَكَوْا رَاْحَةَ وَ
جُبُورًا. وَ انْضَوْا اِجْرَادَهُمْ
تَسْيَارًا. وَ مَا رَأَوْا الْيَلَا وَ لَا نَهَارًا.
حَتَّى وَرَدُوا حِمَى رِيَاْسَةِ كَفَلْتَهُمْ
بِحِرَاْسَةِ. فَسَرَّوْا اِيْجَاسَ الْخَوْفِ
وَ اسْتَشْعَارَهُ اِلَى اَيَّامٍ. وَ رَأَوْا لِعَاغِ
الْاَمْنِ وَ اِزْهَارِهِ بَعْدَ اَلَامٍ. ثُمَّ
طَلَعَتْ عَلَيْنَا شَمْسُ الدَّوْلَةِ
الْبُرْطَانِيَّةِ وَ امْطَرَتْ مُزْنَ
العِنَايَاتِ الرَّحْمَانِيَّةِ. فَتَسْرَبَلْنَا
لِبَاسِ الْاَمْنِ بَعْدَ اَيَّامِ الْخَوْفِ
وَ صَرْنَا مَخْصِبِيْنَ نَعْمِ الْعَوْفِ.
فَعَدْنَا وَ اَبَاءُ نَا اِلَى مَنبِتِ شُعْبَتِنَا.
وَ مَلْنَا اِلَى الْاَوْكَارِ مِنْ فَلَآ غُرْبَتِنَا
وَ هَنَّا اِنْفَسْنَا فَرْحِيْنَ.

ولو انصفنا لشهدنا ان هذه السلطنة ردت الينا ايام الاسلام. و فتحت علينا ابوابا لنصرة دين خير الانام. و كنا في زمن دولة الخالصة. اوذينا بالسيوف والاسنة. وما كان لنا ان نقيم الصلوة على طريق السنة. و نوذن بالجهر كما نذب عليه في الملة. و لم يكن بد من الضمت على ايداء هم. و لم يكن سبيل لدفع جفاء هم. فرددنا الى الامن والامان عند مجيء هذه السلطنة. و ما بقى الا تطاول قسيسين بالالسننة. و جعل الحرية كل حرب سجالا. و لكنا تركنا القذف بالقذف لئلا نشابه دجالا. و لا نكون من المتعسفين. و ما منعت السلطنة ان نفتح الالسن بالجواب. بل لنا ان نقول اكبر مما قالوا و نصب عليهم مطرا من العذاب. و لكن المرء لا يصدر منه فعل الكلاب.

﴿۱۸﴾

اور اگر ہم انصاف سے کام لیں گے تو ضرور ہم یہ گواہی دیں گے کہ اس سلطنت نے ہمیں اسلام کے آیام واپس لوٹا دیئے اور ہم پر دین خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کے دروازے کھولے جب کہ سکھوں کی حکومت کے زمانے میں ہمیں تلواروں اور نیزوں سے تکلیف دی گئی اور ہمارے لئے ممکن نہ تھا کہ ہم مسنون طریق پر نماز ادا کر سکیں اور باواز بلند اذان دے سکیں جیسا کہ دین میں حکم دیا گیا ہے اور ان کی ایذاء دہی پر خاموشی کے علاوہ ہمارے پاس کوئی چارہ نہ تھا اور ان کے ظلم کو دور کرنے کا کوئی راستہ نہ تھا۔ پس اس سلطنت کے آنے سے ہم امن و امان کی طرف لوٹ آئے اور صرف پادریوں کی زبان درازیاں باقی رہ گئیں۔ اور آزادی نے ہر جنگ کو دونوں فریقوں کے لئے برابر بنا دیا، لیکن ہم نے دشنام دہی کے مقابلے پر دشنام دہی اختیار نہ کی تاکہ ہم بھی دجال کے مشابہ نہ ہو جائیں اور نہ ہی ہم ظالموں میں سے ہوں۔ اور حکومت نے ہمیں ان کو ترکی بہ ترکی جواب دینے سے نہیں روکا بلکہ ہمارے لئے ممکن تھا کہ ہم ان سے بھی بڑی بات کہیں اور ہم ان پر عذاب کی بارش برسائیں لیکن ایک انسان سے کتوں کا فعل تو صادر نہیں ہو سکتا

ولا يستقرى الحمام الجيفة و لو لفظه الجوع الى معامى التباب. أيعيون نبينا على الشغف بالنساء. وكان يسوعهم قد عيب على شره الاكل و شرب الصهباء. وقد ثبت من الانجيل انه آوى عنده بغية. و كانت زانية و فاسقة و شقية. و كانت امرأة شابة فى ثياب نظيفة. مع صورة لطيفة. فما انصرف عنها و ما قام. و ما اعرض عنها و ما الام. بل استأنس بها و آنس بطيب الكلام. حتى جلعت و مسحت على راسه من عطرها التى كان قد كسب من الحرام. و كذلك اقبل على بغية اخرى و كلمها. و سئلت و علمها. و هذه حرکات لا يستحسنها تقى. فما الجواب ان اعترض شقى. و لا شك ان النكاح على وجه الحلال خير من تلك الافعال.

اور نہ کبوتر مُردار پر گرتا ہے چاہے بھوک اسے ہلاکت کے بیابانوں میں پھینک دے۔ کیا وہ ہمارے نبیؐ پر عورتوں کی طرف رغبت کا عیب لگاتے ہیں جبکہ اُن کے یسوع پر تو کھانے کی شدید حرص اور شراب پینے کا الزام لگایا گیا اور انجیل سے بھی ثابت ہے کہ اس نے بدکار عورت کو اپنے پاس پناہ دی اور وہ زانیہ، فاسقہ اور بد بخت تھی اور وہ اُجلے کپڑوں میں ملبوس خوش شکل جوان عورت تھی، پس وہ نہ تو اس سے دُور گیا اور نہ ہی وہاں سے اُٹھا اور نہ ہی اس سے اعراض کیا اور نہ ہی ملامت کی۔ بلکہ اس سے مانوس ہوا اور محبت کا اظہار خوش کلامی سے کیا حتیٰ کہ اس نے بے شرمی دکھائی اور اس (یسوع) کے سر پر اپنا عطر ملا جو اس (عورت) کی حرام کی کمائی کا تھا اور اسی طرح وہ (یسوع) ایک اور بدکار عورت کے پاس گیا اور اس سے بات چیت کی اور اس (بدکار عورت) نے سوال کئے اور اس (یسوع) نے اسے علم سکھایا اور یہ ایسی حرکات ہیں کہ کوئی متقی اسے پسند نہیں کرتا پس اگر کوئی بد بخت اعراض کرے تو اس کا کیا جواب ہے اور کوئی شک نہیں کہ حلال طریق پر نکاح کرنا ایسی حرکتوں سے بہتر ہے اور

و من كان يسوع شابا طريرا
 اغرب مفتقرا الى الازدواج.
 فاي شبهة لا تفجأ القلب عند
 رؤية هذا الامتزاج [☆] فمن كان
 شمّر عن ذراعيه لا اعتراض. و
 لبس الصفاقة لا ارتكاض.
 فليحسر عن ساعده لهذه
 الزراية. فانها احق و اوجب عند
 اهل التقوى والدراية.
 و اما نحن فصبرنا على اقوالهم.
 وثبتنا قلوبنا تحت اثقالهم. لتعلم
 الدولة اننا لسنا بمستشيطين
 مشتعلين. ولا نبغى الفساد
 بالمفسدين.

ولا ننسى احسان هذه
 الحكومة. فانها عصم اموالنا
 و اعراضنا و دماءنا من ايدى
 الفئة الظالمة. فالان تحت ظلها
 نعيش بخفض و راحة. ولا نرد

☆ هذا ما كتبنا من الاناجيل على سبيل
 الالزام. و انا نكرم المسيح و نعلم انه كان
 تقيا و من الانبياء الكرام. منه

جو کوئی یسوع جیسا نوخیز کنوارہ جوان ہو جو شادی
 کا سخت محتاج ہو پس اس میں کیا شبہ ہے کہ اس
 طرح کے اختلاط میسر آنے سے دل نہیں بہکے
 گا۔ [☆] پس جو کوئی اعتراض کے لئے کمر بستہ ہو
 اور بے قراری کی حالت میں بے حیائی کا جامہ
 اوڑھ لے پس اسے چاہیے کہ اس عیب چینی کا
 مقابلہ کرنے کے لئے خود کو تیار کرے۔ کیونکہ یہ
 اعتراض اہل تقویٰ اور دانشمندیوں کے نزدیک
 حق اور واجب ہے پس جہاں تک ہمارا تعلق
 ہے ہم نے ان کے اقوال پر صبر کیا اور ان کے
 بوجھوں تلے اپنے دلوں کو ثابت قدم رکھا تاکہ
 حکومت جان لے کہ ہم غضبناک اور مشتعل
 ہونے والوں میں سے نہیں ہیں اور ہم مفسدوں
 کے مقابلہ پر فساد نہیں کرنا چاہتے۔

اور ہم اس حکومت کا احسان نہیں بھولتے
 کیونکہ اس نے ہمارے اموال، عزتوں
 اور ہمارے خون کو ظالم گروہ کی دسترس سے
 بچایا پس اب ہم اس کے سائے تلے آسودہ
 حالی اور راحت سے رہتے ہیں اور ہمیں

☆ یہ وہ باتیں ہیں جو ہم نے الزامی جواب
 کے طور پر اناجیل سے لکھ دی ہیں اور یقیناً ہم
 مسیح کی عزت کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ
 متقی تھا اور انبیاء کرام میں سے تھا۔ منہ

مورد غرامة من غیر جریمہ۔
 ولا نحل دار ذلة من
 غیر معصیة۔ بل نامن کل تهممة
 و آفة۔ و نکفی غوائل فجرة
 و کفرة۔ فکيف نکفر نعم
 المنعمین۔ و کنا نمشی کاقزل
 قبل هذه الايام۔ و ما کان لنا
 ان نتکلم بشيء فی دعوة
 دین خیر الانام۔ و کان زمان
 الخالصة زمان الذلة و المصيبة
 صغر فيه الشرفاء۔ و اسادت
 الآماء۔ و صبت علينا مصائب
 ينشق القلم بذكرها
 و خرجنا من اوطاننا باکین۔
 فقلّب امرنا بهذه الدولة
 من بؤس الی رخاء۔ و من
 زعرع الی رخاء۔ و فتح لنا
 بعناياتها باب الفرج۔ و اوتينا
 الحرية بعد الاسر و العرج۔
 و صرنا متنعمین مرموق الرخاء۔
 بعد ما کنا فی انواع البلاء
 و رأينا لنا هذه الدولة کریف

بغیر جرم کے چٹی نہیں پڑتی اور بغیر نافرمانی کے
 ہم ذلت کے گھر میں نہیں اُترتے بلکہ ہم ہر
 تہمت اور آفت سے امن میں ہیں اور ہم تمام
 بدکاروں اور کافروں کے مفاسد سے بچائے
 جاتے ہیں پس ہم کس طرح نعمتیں دینے والوں
 کی نعمت کا انکار کریں اور ہم ان ایام سے پہلے
 لنگڑے کی سی چال چلا کرتے تھے اور ہمارے لئے
 ممکن نہ تھا کہ ہم دین خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم
 کی تبلیغ کے لئے کوئی بات کر سکیں۔ اور سکھوں
 کا زمانہ ذلت اور مصیبت کا زمانہ تھا جس میں
 شرفاء کی تحقیر کی گئی اور لونڈیوں نے سرداروں
 کو جنم دیا اور ہم پر ایسے مظالم ڈھائے گئے کہ
 قلم ان کے ذکر سے ٹوٹ جاتا ہے اور ہم اپنے
 وطنوں سے روتے ہوئے نکلے پس اس حکومت
 کی وجہ سے ہمارا معاملہ تنگی سے آسودگی اور
 تیز و تند ہوا سے نرم رفتار ہوا میں بدل
 گیا۔ اور ہمارے لئے اس کی عنایات سے
 کشادگی کا دروازہ کھولا گیا اور ہمیں قید و بند
 کے بعد آزادی دی گئی۔ اور ہم مالدار اور
 رشک سے دیکھے جانے والے ہو گئے بعد
 اس کے کہ ہم مختلف مصیبتوں میں مبتلا تھے
 اور ہم نے اس حکومت کو اپنے لئے قحط

بعد الامحال . او كصحة بعد
 الاعتلال . فلاجل تلك المنن
 والآلاء والاحسانات . وجب
 شكرها بصدق الطوية و اخلاص
 النيات . فندعوا لها بألسنة صادقة
 و قلوب صافية . و ندعو الله
 ان يجعل لهذه الملكة القيصرة
 عاقبة الخير . و يحفظها من انواع
 الغمة والضير . و يصدق عنها
 المكارة والأفات . و يجعل لها
 حظاً من التعرف اليه بالفضل
 والعنايات . انه يفعل ما يشاء
 و انه ارحم الراحمين .

فلما رأينا هذه المنن من هذه
 الدولة . والفينا ارادتها مبنية
 على حسن النية . فهمنا انه لا
 ينبغى ان نؤذيها في قومها بعد
 هذه الصنيعة . ولا يجوز ان
 نطلب منها ما ينصبها لبعض
 مصالح السلطنة . بل الواجب ان
 نجادل القسيسين بالحكمة
 و الموعظة الحسنة . و ندفع

﴿۲۱﴾

کے بعد شادابی یا بیماری کے بعد تندرستی کی
 طرح پایا۔ پس ان احسانات اور نعماء اور
 مہربانیوں کی وجہ سے اس (حکومت) کا
 صدق دل اور خلوص نیت سے شکریہ ادا کرنا
 واجب ہو گیا۔ پس ہم اس حکومت کے لئے
 سچی زبانوں اور صاف دلوں سے دعا کرتے
 ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اس
 ملکہ قیصرہ (ہند) کا انجام بخیر کرے اور اسے
 مختلف قسم کے غموں اور نقصانات سے محفوظ
 رکھے اور اس سے مکروہات اور آفات کو دور
 کرے اور فضل اور عنایات سے اسے اپنی
 معرفت نصیب فرمائے۔ یقیناً وہ جو چاہتا ہے
 وہی کرتا ہے اور وہ ارحم الراحمین ہے۔

پس جب ہم نے اس حکومت کی طرف سے یہ
 احسانات دیکھے اور ہم نے اس کے ارادوں کو
 نیک نیتی پر مبنی پایا تو ہم نے جان لیا کہ یہ مناسب
 بات نہیں کہ ہم اس حکومت کو اس احسان کے بعد
 اس کی قوم کے بارے میں ایذا دیں اور یہ جائز
 نہیں کہ ہم اس (حکومت) سے بعض مصالح
 سلطنت کے خلاف مطالبہ کریں۔ بلکہ واجب یہ
 ہے کہ ہم پادریوں سے حکمت اور موعظہ حسنہ کے
 ساتھ بحث کریں اور ہم اس سے دفاع کریں

بالتی ہی احسن و نترک
 الترافع الی الحكومة. هذا و
 نعلم ان قذف قسیین
 قد بلغ مداه. و جرحت
 قلوبنا مداه. و انهم و ثبوا
 علی عامتنا وثبة الذئب علی
 الخروف. و نزوانزو النمر
 المجوف. فسقی کثیر من
 ایدیهم کاس الحتوف. و بلغوا
 بدجلهم مالیس یبلغ
 بالسیوف. و تراء و امن کل
 حدب ناسلین و قد اتکم من
 اخبار فلا حاجة الی اظهار.
 ولا تغتموا و لا تحزنوا و اربؤا
 ایام الله صابریں.

والامر الذی حدث الآن
 واضجر القلوب. و جدّد
 الکروب. و عظم الخطوب
 و انتشر و اوقد الحروب. و کبر
 و اعضل. و دق و اشکل. و
 خوف بتهاوله و هول. فهو
 رسالة امهات المؤمنین. و قد

جو بہترین ہو اور ہم حکومت سے فریادرسی کو ترک
 کر دیں۔ یہ تو ہوا اور ہم جانتے ہیں کہ
 پادریوں کی بہتان تراشی اپنی انتہا کو پہنچ گئی ہے
 اور اُس کی چھریوں نے ہمارے دلوں کو مجروح
 کر دیا ہے۔ اور انہوں نے ہماری عوام پر ایسے
 حملہ کیا جیسے بھیڑیا بھیڑ کے بچے پر حملہ کرتا ہے
 اور انہوں نے دھاری دار چیتے کی طرح تیزی
 سے حملہ کیا۔ پس ان کے ہاتھوں سے کثیر تعداد
 نے موت کا پیالہ پیا اور انہوں نے اپنے دجل
 سے وہ کام کر دکھایا جو تلواریں سے نہیں کیا جا
 سکتا اور دکھایا کہ وہ ہر بلندی کو پھلانگنے والے
 ہیں اور یقیناً تمہارے پاس ایسی خبریں آ چکی
 ہیں جن کے اظہار کی ضرورت نہیں۔ اور تم غم
 نہ کرو اور دلگیر مت ہو اور صبر کرتے ہوئے اللہ
 کے ایام کی توقع کرو۔

اور وہ معاملہ جو اب ہوا ہے اور جس نے دلوں
 کو بے قرار کر دیا ہے اور دکھوں کو تازہ کر دیا ہے اور
 بات بڑھ گئی اور پھیل گئی اور اس امر نے جنگ کی
 آگ بھڑکادی ہے اور وہ (معاملہ) بہت بڑا ہو گیا
 ہے اور پیچیدہ ہو گیا اور بہت دقیق اور مشکل ہو گیا
 ہے اور اس نے اپنی ہولناکی سے ڈرایا اور خوفزدہ کیا
 ہے پس وہ رسالہ امہات المؤمنین ہے جس کی وجہ

قامت القيامة منها في
المسلمين. وكل من رأى
هذه الرسالة فلعن مؤلفه
بما جمع السبّ والضلالة.
وهو زایل الوطن والمقام.
لکی یا من الحکام. فاختر
المفرّ. لئلا يُسحب و يُجرّ
وبقى منه عذرة کلماته.
و نتن ملفوظاته. و اغلوطه
اعتراضاته. فنترك قذفه
وبذاءه و نجاسة کلماته.
و نفوضه الى الله و يوم
مكافاته. و اما ما افترى من
شبهاته التي تولدت من حمقه
و زيف خيالاته. فذالك امر
و جب ازالته بجميع جهاته.
و ان الحق شيء لا يمكن احدا
التقدم عنه و لا التأخر. ثم غير
الاسلام فرض مؤكّد لمن كان
له الحياء و التدبّر. فان المؤلف
اجترء و هتك حرم الدين.
وصال و بارز فبارزوا کاسد من

﴿۲۲﴾

سے مسلمانوں میں قیمت برپا ہو گئی ہے اور ہر
ایک جس نے یہ رسالہ دیکھا اس نے اس کے
مؤلف پر لعنت بھیجی کیونکہ اس نے اس رسالے
میں سب و شتم اور گمراہی جمع کر دی ہے۔ اور اس
نے وطن اور جگہ کو چھوڑا تاکہ حکام سے امن میں
رہے اور اس نے راہ فرار اختیار کی تاکہ اسے
(مقدمات میں) گھسیٹا اور کھینچنا نہ جائے اب تو
اس سے محض اس کے کلمات کی پلیدی، باتوں کی
بدبُو، اعتراضات کے مغالطے باقی رہ گئے ہیں۔
پس ہم اس کی بہتان تراشی، اس کی بدگوئی اور
کلمات کی نجاست کو چھوڑتے ہیں اور ہم اسے
اللہ تعالیٰ اور یوم مکافات کے سپرد کرتے ہیں۔
پس جو افتراء اس نے ایسے شبہات کے نتیجے میں
کیا ہے جو اس کی حماقت اور کج خیالی کی وجہ سے
پیدا ہوئے ہیں۔ وہ ایسا امر ہے کہ اس کا ہر
جہت سے ازالہ ضروری ہے اور حق ایسی چیز ہے
کہ کسی کے لئے اس سے آگے بڑھنا یا پیچھے رہنا
ممکن نہیں پھر اسلام کی غیرت ہر حیا دار اور تدبّر
کرنے والے پر فرض عین ہے کیونکہ یقیناً
مؤلف نے جسارت کی، دین اسلام کی بے حرمتی
کی، اور اس نے حملہ کیا اور مقابلہ کے لئے
سامنے آیا۔ پس تم بھی شیر کی طرح مقابلہ کے

العمرین . وقد حان ان یکون رجالکم کفسورة و نساء کم کلبوة . و ابناء کم کأشبال . و اعداء کم کسخال . فاتقوا اللّٰه و علیہ توکلوا ان کنتم مؤمنین .

و قد سبق منا الذکر بان القوم تفرقوا فی امر کتابہ . فبعضہم استحسنوا التوجه الی جوابہ . و استہجنوا ان یرفع الشکوی الی السلطنة . فانہا من امارات العجز و المسکنة . و فیہ شیئ ینخالف التأدب بالدولة العالیة . و قالوا ان الترافع لیس من المصلحة . فلا تسعوا الی حکام الدولة . و لا تقصدوا سیئة بانواع الحیلة . بل اصبروا و غیضوا دموعکم المنہلات . و لا تذکروا ما قیل من الجهلات . و اذفعوا بالنسی ہی احسن و انسب بشان الشرفاء . و لا تسعوا الی

لئے کچھار سے نکلوا اور یقیناً وہ وقت آ گیا ہے کہ تمہارے مرد شیروں کی طرح ہوں اور تمہاری عورتیں شیرنیوں کی مانند اور تمہارے بیٹے شیر کے بچوں کی مانند اور تمہارے دشمن بکروٹوں کی طرح ہوں پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اسی پر توکل کرو اگر تم مؤمن ہو۔

اور ہماری طرف سے پہلے ذکر گزر چکا ہے کہ (ہماری) قوم اس کی کتاب کے بارے میں مختلف الآراء تھی۔ پس ان میں سے بعض نے اس کے جواب دینے کی طرف توجہ دینے کو اچھا جانا اور انہوں نے اس بات کو برا سمجھا کہ اس شکوہ کو حکومت تک پہنچایا جائے کیونکہ یہ عاجزی اور بے بسی کی علامات میں سے ہے اور اس میں ایسی چیز ہے جو حکومت عالیہ کے ادب کے خلاف ہے۔ اور انہوں نے کہا کہ میموریل بھیجنا خلاف مصلحت ہے۔ پس تم حکام سلطنت کی طرف نہ بھاگو اور مختلف بہانوں سے بُرائی کا ارادہ نہ کرو بلکہ صبر کرو اور اپنے بہتے ہوئے آنسوؤں کو پونچھ لو اور جو جاہلانہ باتیں کی گئی ہیں ان کو یاد نہ کرو اور ایسی چیز سے دفاع کرو جو اچھی ہو اور شرفاء کی قدر و منزلت کے عین مطابق ہو اور تم عدالتوں

میں پیچھے چلاتے اور روتے ہوئے نہ جاؤ اور یقیناً ہمارے لئے ہر روز دلائل قاطعہ کے ساتھ غلبہ ہے اور براہین یقینیہ کے ساتھ سر توڑ حملہ ہے۔ پس ہمارا دین عقلمندوں کے نزدیک حقیر نہیں اور نہ ہی بیوقوفوں کے تحقیر کرنے سے حقیر ہوتا ہے۔ پس نوحہ کرنے والیوں کی طرح حکومت کی طرف رجوع کرنا ایسا معاملہ ہے کہ غیرت مندوں کے نزدیک مستحسن نہیں اور یہ ایک ہی دشمن نہیں کہ اس کی سزا کے بعد ہم آرام پائیں بلکہ ہم اس جیسے بہت سے (دشمن) دیکھتے ہیں جن کی باتیں اس کی باتوں جیسی ہیں اور پیانہ بھی اس کے پیانے جیسا ہے۔ اس ملک کے شہروں میں سے کوئی شہر اور علاقہ باقی نہیں رہا جہاں انہوں نے ڈیرہ نہ ڈالا ہو اور اُس سر زمین میں فساد کرنے کے لئے خیمہ زن نہ ہوئے ہوں۔ اور وہ اپنے پہلے زمانوں میں زاہدانہ زندگی بسر کیا کرتے تھے اور موحدانہ عقائد رکھتے تھے اور خود بھی ریاضت کرتے تھے اور دوسروں کو بھی ریاضت کروایا کرتے تھے اور اپنی زبانوں کو روکتے تھے اور یا وہ گوئی نہ کرتے تھے پھر ان کے بعد ان کے نااہل جانشین آئے اور وہ اس عادت سے ہٹ گئے اور انہوں نے دین کے احکام کا

المحاکمات بالصراخ والبكاء.
وان لنا کل یوم غلبۃ
بالادلة القاطعة و سطوة
دامغة بالبراهین الیقینیة.
فلا یحتقر دیننا عند العقلاء.
ولا یحقر بتحقیر السفہاء.
فالرجوع الی الحكومة
کالنائحات. امر لا یعدہ غیور
من المستحسنات. و لیس
هذا العدو بواحد فنستریح
بعد نکالہ. بل نرأی کثیراً
من امثالہ. لهم اقوال کاقوالہ.
و مکال کمثل مکالہ. و لم یبق
بلدۃ و لا مدینة من مدائن هذه
البلاد الا نزلوا بہا و تخیموا
للفساد فی الارضین. و کانوا
فی اول زمنہم یتزہدون
و یوحدون و یروضون انفسہم
و یراوضون. و یکفون الالسن
ولا یہذون. ثم خلفوا من
بعدهم خلف عدلوا عن
تلک الخصلة. و رفضوا

وصايا الملة. و هجوا الاتقياء
والاصفياء و تركوا الصلوة
واكلوا الخنزير و شربوا
الخمير و عبدوا انسانا كمثلهم
الفقير. و سبق بعضهم على
البعض في سبّ خير العباد.
وقذفوا عرض خير البرية
بالعناد. ألفوا كتباً مشتملة
على السبّ والشتيم والمكاوحة
والقحة ممزوجةً بأنواع
العذرة مع دجل كثير لا غلاط
العامة. و بلغ عدد بذاءهم
الى حد لا يعلمه الا حضرة
العزة. فانظروا كيف يعضل
الامر عند الاستغاثاة ويلزم
ان نعدو كل يوم الى
المحاكمات. و ان هي الامن
المحالات. هذه دلائل هذه
الفرقة. والآخرون يؤثرون
طرق الاستغاثاة. ولكننا
لا نراى عندهم شيئاً من
الادلة على تلك المصلحة.

انکار کر دیا اور انہوں نے تمقی اور برگزیدہ
لوگوں کی بھوک کی اور انہوں نے نماز ترک کی
اور سور کھایا، شراب پی اور اپنے جیسے
محتاج آدمی کی عبادت کی۔ اور خیر العباد
صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے میں ان
میں سے بعض بعض پر سبقت لے گئے اور
انہوں نے دشمنی سے خیر البریہ صلی اللہ علیہ و
سلم کی عزت پر بہتان تراشی کی۔ انہوں نے
سب و شتم اور دشنام دہی اور بے حیائی اور
مختلف قسم کے گند پر مشتمل اور بہت سے
دھوکہ پر مبنی کتابیں لکھیں تاکہ عام لوگوں کو
مغالطہ میں ڈالیں اور ان کی بدزبانی کی
تعداد اس حد تک پہنچ گئی کہ اسے صرف
حضرت باری تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ پس تم
دیکھو کہ مقدمہ بازی کے وقت معاملہ کس
قدر پیچیدہ ہو جاتا ہے اور ضروری ہو جاتا
ہے کہ ہم ہر روز فیصلوں کے لئے عدالتوں کی
طرف دوڑیں تو یقیناً یہ محالات میں سے
ہے۔ یہ اس گروہ کے دلائل ہیں اور دوسرے
مقدمہ بازی کے راستوں کو ترجیح دیتے ہیں
لیکن ہم ان کے پاس اس مصلحت کے متعلق
کوئی دلائل نہیں دیکھتے یہ تو محض عام معمولی

لوگوں کی مانند انتقام کی حرص ہے اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ ان تدابیر کو ترجیح دے کر تم غلطی کرتے ہو تو وہ عقلمندوں کی طرح اچھا جواب نہیں دے سکتے اور تعصب رکھنے والے بیوقوفوں کی طرح باتیں کرتے ہیں اور ہم نے کہا کہ اے لوگو تم پھر نظر ثانی کرو۔

و ان هو الا حرص لانتقام
كعرض الناس والعامۃ. و اذا قيل
لهم انكم تخطئون بايثار هذه
التدابير. فلا يجيبون بجواب
حسن كالنحارير. و يتكلمون
كالسفهاء المتعصبين. و قلنا
ايها الناس ارجعوا النظر.

